الحمد للہ والمنۃ

کہ رسالہ

حقیقت مرزا

جس مین مرزا غلام احمد قادیانی کی حقیقت ناواقف مسلمانونکی اطلاع کیلیے
بیان کیگئی ہے - کہ مرزا صاحب کو محض صاحب شریعت نبی ہونے کا
دعوے نہین تھا - بلکہ نعوذ باللہ ان کو خدا کا بیٹا اور اس سے
بھی بڑھکر خدا ہونے کا دعوی تھا - آخر مین مرزا صاحب کے قصیدہ
اعجازیہ کی صرفی نحوی عروضی غلطیان بھی
دکھلائی گئی
ہین
۱۲

منشی سراج الدین احمد رحمانی پرنٹر پبلیشر کے
مطبع احمدیہ مونگیر مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران اسلام [illegible] اور افسوس کی جگہ ہے کہ دشمنان اسلام
آج اسلام کی بیخکنی کے لئے کسطرح اور کیسی کیسی ان تھک اور بلیغ کوششین
کر رہے ہین اسکے خلاف ہمارے بھائی مسلمان ہین کہ خواب غفلت مین گہری
نیند سوتے ہین۔ نہ انکو اسکا خیال ہے کہ کتنے یتیم بچے ہمارے عیسائیونکے
شکار ہوئے اور کتنے جاہل مسلمان آریہ کے دام تزویر مین پھنسے اور شدھی ہوگئے
اور کتنے بیخبر مسلمان قادیانیون کے پرفریب جال مین آکر محمد رسول اللہ
خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو چھوڑکر مرزا غلام احمد صاحب
کے غلام بنے۔

مسلمانو۔ اس خواب غفلت سے بیدار ہو اور کمر ہمت باندھو اور درمے
قدمے سخنے خدا اور اسکے پیارے رسول کیلئے اسلام کی
مدد کرو۔ اور روپے فراہم کرکے متعدد انجمن دار التبلیغ قائم کرو۔ اور
انمین ایسے علمائے ربانی رکھے جائین جو مذاہب باطلہ کا تقریراً
و تحریراً رد کرین اور مختلف زبانون مین انکی اشاعت کرین اور
اسلام کی سچی تعلیم کو پیش کرین۔

اب ان دشمنان اسلام کی سعی بلیغ کو ملاحظہ فرمایئے عیسائیونکو

دیکھئے کہ لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے صرف کرکے طمع اور لالچ دیکر جاہل اور مفلس مسلمان اور ان بچوں اور عورتوں کو عیسائی بنا رہے ہین۔ حالانکہ جنکے مذہب کا اصل اصول تثلیث (یعنی تین خدا) اور کفارہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود معصوم اور نبی ہونیکے اپنی گنہگار امت کے عوض مین جہنم مین بھیجے جائین جس سے انکی امت ہمیشہ کے لئے جہنم سے آزاد ہوکر جو چاہے کرے نہ قیامت کا بازپرس نہ جہنم کا ڈر) ہو ایسے عقیدے کے لوگ اسلام اور مسلمانون اور خالص توحید پرستون پر حملہ کرین یہ ہمارے اسلام کی سچی تعلیم سے غفلت کا نتیجہ ہے۔
اسی طرح ہمارے پڑوسی آریہ ہین جنکی بے انتہا کوششون پر نظر کیجئے کہین اپنا کالج بنا کر فن مناظرہ کی تعلیم دیتے ہین اور اسکے ساتھ قرآن مجید پر اعتراض کرنا سکھاتے ہین اور روپے صرف کرکے تبلیغ کے ذریعہ سے جاہل مسلمانون کو شدھی کرتے ہین۔ خدا کی شان نظر آتی ہے کہ جنکے مذہب کا بانی دیانند سرستی اپنی معتمد کتاب ستیارتھ پرکاش مین یہ لکھے "۷۴ سوال۔ ایشور اپنے بھگتون کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہین؟ جواب نہین کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اسکا انصاف جاتا ہے اور تمام انسان نہایت پاپی ہوجائین گے" (ستیارتھ پرکاش باب ساتوان صفحہ ۲۴۹ مطبوعہ منجانب شرمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔
اس مذہب کے پیرو دوسرونکو شدھی کرین نہایت افسوس

جنکا ایشور اپنے بھگتون یعنی بزرگون کے پاپ کو معاف نہین کرسکتا ہے اور معاف کرنے سے بے انصاف ہوجاتا ہے یعنی پاپی ہوجاتا ہے وہ دوسرونکو شدھی کر کے اسکے پہلے پاپ یعنی گناہ ایشور سے معاف کراکر ایشور ہی کو پاپی ٹھہراتا ہے۔

پھر تھوڑی دیر کیلئے مرزائیون پر نظر ڈالئے اور اُن کے جوش اور سرگرم کوششونکو دیکھیے اپنا کالج قائم کر کے انگریزی تعلیم کیساتھ اپنے جدید مذہب کی تعلیم دیتے ہین قرآن مجید کا اپنے خیال خام کے موافق انگریزی مین ترجمہ کر کے اسکی اشاعت کرتے ہین اور سفر کثیر کر کے یورپ وغیرہ مین اپنے جال پھیلاتے ہین۔ اور لوگونکو دھوکا دیکر تبلیغ اسلام کے بہانے سے روپے وصول کرتے ہین حالانکہ انکو جدید نبی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ایسے عقیدے اور اقوال ہین۔ جو ہرگز کسی مسلمان کے نہین ہوسکتے۔ اس جگہ مین مختصر مرزا صاحب کے اقوال کو انکی کتابون کے حوالے سے لکھتا ہون۔

(۱) مرزا صاحب خدا بھی ہین اور اس کے بیٹے بھی اور انہون نے نیا آسمان اور نئی زمین بنائی۔

" خدا قادیان مین نازل ہوگا۔

" اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سن) "

مین نے خواب مین دیکھا کہ مین بعینہ اللہ ہون۔ مین نے یقین کرلیا کہ مین وہی ہون " اسی حال مین (جبکہ مین بعینہ خدا تھا) مین نے اپنے دلمین کہا کہ ہم کوئی نیا نظام دنیا کا بنادین یعنی نیا آسمان اور نئی زمین بنادین پس مین نے پہلے آسمان اور زمین اجمالی تشکل مین

بنائی جنمین کوئی تفریق اور ترتیب نہ تھی۔ پھر مین نے زمین جدائی
کردی۔ اور جو ترتیب درست تھی اس کے موافق انکو مرتب کردیا اور مین
اسوقت اپنے آپکو ایسا پاتا تھا گویا مین ایسا کرنے پر قادر ہون پھر
مین نے ورلا (یعنی ادھر والا) آسمان بنایا اور مین نے کہا انا زینا
السماء الدنیا بمصابیح۔ پھر مین نے کہا ہم انسان کو مٹی سے
بناوینگے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴-۵۶۵)

(۲) مرزا صاحب نے اہل دنیا کی نیکی وبدی لکھی اور خدا سے اسپر سرخی
روشنائی سے دستخط بھی کرا ہی لیا۔

"ایک میرے مخلص عبداللہ نام پٹواری غوث گڈھ ریاست پٹیالہ
کے دیکھتے ہوئے اور انکی نظر کے سامنے یہ نشان الہی ظاہر ہوا کہ اول
مجھکو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ مین نے بہت سے احکام قضا و قدر
کے اہل دنیا کی نیکی وبدی کے متعلق اور نیز اپنے لئے اور اپنے دوستون
کے لئے لکھے ہین اور پھر تمثیل کے طور پر مین نے خدائے تعالی کو
دیکھا۔ اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھدیا کہ اسپر دستخط کر دین
مطلب یہ تھا کہ یہ سب باتین جنکے ہونیکے لئے مین نے ارادہ کیا ہے
ہو جائین۔ سو خدائے تعالی نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کردئے
اور قلم کے نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اسکو جھاڑا۔ اور معاً جھاڑنے
کیساتھ ہی اس سرخی کے قطرے میرے کپڑون اور عبداللہ کے
کپڑون پر پڑے۔ اور چونکہ کشفی حالت مین انسان بیداری سے
حصہ رکھتا ہے اسلئے مجھے جبکہ ان قطرون سے جو خدائے تعالی
کے ہاتھ سے گرے اطلاع ہوئی ساتھ ہی مین نے بچشم خود ان

قطروں کو بھی دیکھا - اور تین وقت دل کیساتھ اس قصے کو میاں عبداللہ کے پاس بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں اسنے بھی وہ تر بتر قطرے کپڑوں پر پڑے ہوئے دیکھ لیئے - اور کوئی ایسی چیز ہمارے پاس موجود نہ تھی جس سے اُس سُرخی کے گرنیکا احتمال ہوتا اور وہ وہی سُرخی تھی جو خدائے تعالیٰ نے اپنے قلم سے جھاڑی تھی - ابتک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے پاس موجود ہیں جن پر وہ بہت سی سُرخی پڑی تھی اور میاں عبداللہ زندہ موجود ہیں - اور اس کیفیت کو حلفاً بیان کر سکتے ہیں کہ کیونکہ یہ خارق عادت اور اعجازی طور پر امر تھا"

(تریاق القلوب صفحہ ۳۴)

ناظرین یہ ہے مرزائیوں کے جدید نبی کا معجزہ اور ان کے خدا کا مضحکہ خیز کرشمہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی بارگاہ بھی کسی کلکٹر وغیرہ کا اجلاس تھا جس میں مشکار بنکر مرزا صاحب درخواست خود ساختہ لیکر منظوری کی دستخط کرانیکو تشریف لیگئے تھے اور حاکم بھی نعوذ باللہ ایسے تمیزدار کہ قلم جھاڑ کر سُرخی سے سکے کپڑے تر بتر کر دئے پھر مشکار صاحب پر تو شاید جلدی میں ہی دستخط کرانیکا تج ہوا ہو - مگر عبداللہ بیچارے کا کیا قصور تھا تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیرا خدا ایسے خرافات سے بہت برتر ہے -

اسپر بعی مولوی ثناء اللہ نے جب عبداللہ سے حلفاً پوچھا تو انے حلف لینے سے انکار کر دیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں - ۲۷ نومبر

سنہ ۱۹۰۶ء کو اس میاں عبداللہ گواہ نے ہمارے سامنے اس کشف پر قسم کھانے سے انکار کر دیا۔ (حاشیہ عقائد مرزا صـ۵)

(۳۳) مرزا صاحب کا دعوی نبوت و رسالت

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں خدا تعالیٰ جسکے ساتھ ایسا مکالمہ اور مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھکر ہو اور اسمیں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اُسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں+ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کے گواہی دے چکے ہیں۔ اسلئے ہم نبی ہیں (اخبار بدر قادیان مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء صـ۲ کالم ۱)

(۳۴) جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتا اسلئے وہ مومن نہیں ہے۔

"جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا ورسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا ورسول کی پیشگوئی موجود ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آخری زمانہ میں میری امت میں بھی مسیح موعود آئیگا۔ اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا۔ اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔ اور عمداً خدا تعالیٰ کی نشانیوں کو رد کرتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے" (حقیقۃ الوحی صـ۱۶۳)۔

مرزائیو ٹھنڈے دل سے سوچو اور بتاؤ کہ وہ کون آیت کلام مجید کی
مسیح موعود کے بارہ مین ہے کہ جسکی تکذیب سے مسلمان کافر ہو جائے
اور جو مرزا صاحب نے کسی آیت کو کھینچ تان کر اپنے اوپر منطبق کیا ہو تو
اُن کے منگھڑت معنی کے انکار سے کوئی کیونکر کافر ہو سکتا ہے -
اور دکھاؤ کہ کون صحیح حدیث آنحضرت کی ہے جسمین یہ پیشگوئی ہے کہ
مسیح ابن مریم موعود اپنی امت مین آئیگا اور پھر وہ حدیث بھی متواتر
ہونی چاہئے جسکا منکر کافر ہو مین یقین کے ساتھ کہتا ہون کہ تم ایسے
ہرگز نہین دکھا سکتے اور اُسے بھی دیکھو کہ تمہاری تاویل ظلی و بروزی
و امتی نبی کیسی بے معنی ہے جبکہ مرزا صاحب مستقل نبوۃ اور رسالت کا
دعوی کرتے ہین مسلمانون متوجہ ہو کر سنو معجزات انبیا علیہم السلام کے
دعوی کی گواہ ہوتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات جو لوگون
نے جمع کئے ہین وہ بمشکل تین ہزار ہوتے ہین اور جدید نبی اپنی زبان
سے اپنے نشان یعنی معجزات کا تین لاکھ سے زیادہ ہونا بیان کرتے
ہین زیادتی کو چھوڑ کر صرف تین لاکھ کو لو تو مرزا صاحب آنحضرت سے
سو گنا بڑھ گئے - مرزائیو کیا اب بھی امتی نبی کہو گے ؟ ہرگز نہین -
(۵) مرزا صاحب نے قرآن کے معنے صحابہ اور تمام امت محمدیہ
کے خلاف بیان کیا - قران مجید مین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے
یہ پیشگوئی کی تھی مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد
مین بشارت دینے والا ہون ایک رسول کی کہ جو میرے بعد آنیوالا
ہے جسکا نام احمد (صلعم) ہوگا -
صحابہ کرام کے زمانہ سے آج تیرہ سو برس تک تمام مسلمان یہ سمجھے

آئے اور لکھتے آئے کہ یہ پیشگوئی آنحضرت پر پوری ہوئی اور
آپکا نام احمد ہے لیکن مرزا صاحب غلام احمد ہو کر یہ لکھتے ہین
کہ وہ احمد مین ہون یعنی حضرت عیسٰی نے میرے حق مین
بشارت دی تھی " ازالۃ الاوہام صفحہ ۶۷۳ اول طبع
ناظرین انصاف سے دیکھین کہ کسقدر گستاخی مرزا صاحب نے کی کہ
غلامی کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنے آقا کی جگہ پر غاصبانہ قبضہ
کرنا چاہا ان ھذا لشیٔ عجیب -

اس جگہ مین نے صرف پانچ عقیدے مرزا صاحب کے اونکی کتابوں سے
دکھائے اور ایسے سیکڑون عقیدے لکھے ہین جو اسلام و مسلمانوں
کے خلاف ہین اسکے علاوہ انبیا کی تنقیص اور توہین انکا شیوہ
ہے - دافع البلا مین عیسائیون سے مخاطب ہو کر مرزا صاحب
یون کہتے ہین -

" اے عیسائی مشنریو اب ربنا المسیح مت کہو - دیکھو کہ آج تم مین
ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھکر ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اُس سے بہتر غلام احمد ہے

اور مرزا صاحب نے اسی پر بس نہ کیا بلکہ سید المرسلین خاتم النبیین
کی شان مین گستاخی کی اور اُن کے عظیم الشان معجزہ قرآن
مجید کی تحدی (بے مثل اور بے نظیر ہونے) کو توڑنا چاہا
چنانچہ مرزا صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام اعجاز احمدی
رکھا ہے اور اسمین ایک قصیدہ پیش کیا ہے جسکا نام قصیدہ
اعجازیہ ہے اسمین کا شعر مع مرزا صاحب کے ترجمے کے یہ ہے:

۳۴۸ له خسف القمر المنیر وان لی

اسکے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا

غسا القمران المشرقان اتنکر

اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو انکار کریگا

ناظرین انصاف سے دیکھئے کہ مرزا صاحب نے آنحضرت کیلئے چاند گرہن کا معجزہ لکھا۔ اور اپنے لئے چاند گرہن اور سورج گرہن کا معجزہ تجویز کرتے ہوئے اپنے مخاطب یعنی مسلمانوں سے کہتے ہیں کیا اب بھی تو انکار کریگا۔ اب میں یہاں یہ دکھانا نہیں چاہتا کہ حقیقت میں خسوف آنحضرت کا معجزہ تھا یا نہیں صرف یہ دکھاتا ہوں کہ مرزا صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والاشان میں کیسی بے ادبی اور گستاخی کرتے ہیں ترجمہ میں آپکے لئے اُن کے لئے نہیں لکھتے بلکہ "اسکے لئے" لکھتے ہیں۔ اور آپ کی شان پر اپنی شان کو بڑھا کر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ جسکا ایک نشان ظاہر ہوا اسپر تو ایمان لاتے ہو۔ اور جسکے دو نشان یکے بادیگرے ظاہر ہوئے ہوں اس سے انکار کرتے ہو۔

اب اسکو بھی دیکھئے کہ مرزا صاحب قرآن مجید کی تحدی کو کسطرح نعوذ باللہ باطل کرتے ہیں ذیل میں معہ اُن کے ترجمہ کے لکھتا ہوں۔

۳۴۹ وکان کلام معجزاً یۃ لک

اور تیرے معجزات میں سے معجزانہ کلام بھی تھا

کذالک لی قول علی الکل یبھر

اسیطرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غالب ہے

ناظرین مرزا صاحب کی گستاخی دیکھئے۔ پھر حضور کی شان میں

اسکے،، لکھا اور کہتے ہیں کہ جسطرح حضور کے لئے معجزانہ کلام قرآن مجید تھا اسیطرح میرے لئے یہ قصیدہ اعجازیہ ہے۔
قرآن کیا بلکہ تمام انبیا کے معجزانہ کلام ہوں تو مرزا صاحب کا معجزانہ کلام سب پر غالب ہے نعوذ باللہ من ذلک الھفوات ہمارے محترم جناب مولٰنا قنیمت حسین صاحب مخدوم چکی مونگیری (جو علاوہ فضل علمی کے بڑے ادیب ہیں جنکی ادبی قابلیت تمام صوبہ بہار میں مسلم ہے۔ اور عربی کے مستند شاعر ہیں) آپ کا کلام بلاغت نظام فصحائے عرب کی یاد دلایا ہے چنانچہ مولٰنا ممدوح نے مرزا صاحب کے اس مصنوعی اعجاز کو دو طرح پر باطل کیا ہے اور دونوں کو دو حصوں میں لکھا ہے پہلے حصہ کا نام ابطال اعجاز مرزا حصہ اول ہے۔ اس میں تھوڑی تمہید ہے جس میں قرآن مجید کا سچا اور دائمی معجزہ دکھاتے ہوئے مرزا صاحب کا عجز ظاہر کرکے پھر اُن کے قصیدہ اعجازیہ کی تنقید کی ہے اور اچھی طرح پر اُن کے اعجاز کی قلعی کھولدی اور اس کی صرفی نحوی ادبی عروضی اور قوافی کی غلطیاں دکھائی ہیں اور سرقات مزید براں ہیں چنانچہ مرزا صاحب کے قصیدہ کے پانچسو بتیس ۵۳۲ اشعار ہیں اور غلطیوں کی تعداد بھی پانچسو بتیس ۵۳۲ ہی ہے تقریبًا کوئی شعر انکا غلطی سے خالی نہیں ہے۔ قصیدہ کیا ہے چوں چوں کا مربا ہے اور یہ حصہ اسکا ۱۳۲۳ھ میں شائع ہوا ہے اور اسے رجسٹری کرکے خلیفہ قادیان مرزا محمود صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا اب ۱۳۴۲ھ ہے کسی نے مرزا صاحب کے اشعار سے ایک غلطی کو بھی نہ اُٹھایا دوسرے حصہ ابطال اعجاز کی تمہید میں مرزا صاحب کے بتیس جھوٹ گنائے ہیں اور یہ دکھایا گیا ہے کہ کن وجوہ سے مولٰنا کا قصیدہ مرزا صاحب کے مصنوعی معجزہ پر فائق ہے اس کے بعد چھ سو سترہ ۶۱۷ اشعار کا قصیدہ

عربیہ مع ترجمہ کے پیش کیا گیا ہے جو سنہ ۱۳۲۰ھ مین چھپکر شائع ہوا ہے اسے بھی مرزا محمود صاحب خلیفہ قادیان کے پاس بھیجا گیا اب تقریباً چھ سال ہوئے اسپر بھی کسی نے کچھ نہ لکھا۔ چونکہ یہ دونون حصے ضخیم ہوگئے اور لوگ پورا دیکھنے سے گھبراتے ہین اور لوگونکی ہمتین بھی قاصر ہین اسلئے مین یہان پہلے چند موٹی موٹی غلطیان مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ کی دکھاتا ہون۔ پھر چند اشعار مرزا صاحب کے اور اپنے مع ترجمہ مقابلہ سے لکھتا ہون حضرات علمائے کرام اور ناظرین عظام انصاف سے اسے دیکھین اور مرزا صاحب کے اعجاز کی داد دین مرزائی بھائیون سے گذارش ہے کہ میری دردمندی اور بہی خواہی پر نظر فرما کر ٹھنڈے دل سے اسے دیکھین اور غور کرین ؎

میرے دلکو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ مین نحوی و ادبی غلطی

(۱) مرزا صاحب پیر مہر علی شاہ صاحب ساکن گولڑہ علاقہ پنجاب پر اپنے قصیدہ مین اظہار رنج و عتاب کرتے ہوئے گولڑہ کی زمین پر لعنت کرتے ہین مرزا صاحب کا شعر و انکے ترجمہ کے یہ ہے۔

۳۰۲ فقلتُ لکِ الویلات یا ارضَ جولرٍ
پس مین نے کہا اے گولڑہ کی زمین تجھپر لعنت

لُعِنتِ بملعونٍ فانتِ تدمّرُ
تو ملعون کے سبب ملعون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت مین پڑیگی

عربی زبان مین ارض کا لفظ مونث ہے دیکھو سورہ ق والارض مددناھا والقینا فیھا رواسی وانبتنا فیھا من کل ذوج بھیج اور مرزا صاحب ارض کے لئے صیغہ مذکر لاتے ہین تو اسکی مثال یہ ہوئی اوسکی باد آئی اور مان گیا -

ناظرین یہ ہے نئے نبی کا انکا معجزہ -

(۲) ۴۸ ھنالک دعوا ربا کریما مویدا وقالوا امطلنا ارض سجز قصد

ارض رجز اطلاقت موصوف کی صفت کیطرف ہے اور فصیح کلام مین نہین آتا اور ممنوع ہے البتہ کوفیون نے اسے جائز لکھا ہے جیسے صلوۃ الاولی مگر اس جگہ یہ بھی صحیح نہین کیونکہ صفت موصوف مین مطابقت چاہئے ارض مونث ہے اور رجز مذکر اسلئے کوفیون کے موافق بھی ارض رجز غلط ہے گویا یون ہوا ناشپاتی کی درخت -

(۳) ۴۹ فصار وا بعد الرماح دریہ ویعلمھا احمد علی المدبر

یعلمھا مین ضمیر مونث مفعول ہے اسکا مرجع کیا ہے اور جو پہلے مفعول کیطرف پھرتی ہو تو مذکر چاہئے قاعدہ یہی ہے اسلئے یہ غلط ہے -

(۴) ۵۰ وقیل لاملاء الکتاب کمثلہ قول کا صلہ لام کے ساتھ آتا ہے لیکن لام مقولہ پہ نہین لاتے بلکہ جسکو کہتے ہین اسپر لاتے ہین دیکھو قرآن مجید واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا وقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین اسلئے غلط ہوا مرزا صاحب یون ہی کہدیتے وقیل لہ املی الکتاب کمثلہ

ایسی غلطیاں مرزا صاحب کے قصیدہ میں سیکڑوں ہیں نمونہ کے طور
پر مین نے صرف چار دکھائے جسے مفصل دیکھنا ہو وہ ابطال
اعجاز حصہ اول دیکھے۔

مرزا صاحب کے قصیدہ میں قافیے کی غلطیاں

عیب اجارہ

۱۲۹ ولا تحسب الدنیا کناطف ناطفی
اتذری بلیل مسیرۃ کیف تقیم

مرزا صاحب کے قصیدہ کا قافیہ مخمر مدثر مخمر وغیرہ ہے اور آخر حرف
ساکن ہے اس شعر میں راء کو حرف بعید المخرج سے بدل کر جا کر دیا اس
غلطی اور عیب کو علم القوافی میں عیب اجارہ کہتے ہیں اس سے
تجنب اور پرہیز کرنا شعرا کے لئے ضروری اور فرض ہے اسکی
مثال ایسی ہے جیسے حالی کی مشہور مناجات ہے جسکا پہلا شعر
یہ ہے ۵ اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے۔ امت پہ تری
آ کے عجب وقت پڑا ہے۔ اسکا قافیہ دعا پڑا اسد اُگلا ہے
اب اگر شاعر کسی شعر میں آتے ہیں جاتے ہیں کہدے تو کسقدر
برا معلوم ہوگا۔

عیب اصراف۔

یعنی شعر کے آخر حرف کو جو پیش سے وہ زیر سے بدلدیا
جیسے نمر نکر کے ساتھ عمر اخضر اخر گرا کہدیا شعرا اس
عیب سے بچنے کو بھی ضروری اور فرض کہتے ہیں مرزا صاحب

کے قصیدہ میں یہ عیوب بھی متعدد اور بہت ہیں ملاحظہ ہو۔

۱۱۰ وانکان شان الامر ارفع عندکم
فاین بهذا الوقت من شان جولۃ"

جولۃ چاہیے۔

۱۵۰ ترکت طریق کرام قوم وخلقهم
جرت بهدّ عامد التحقر"

قاعدے سے تحقیر چاہیے۔ اس شعر کے پہلے مصرعہ کا وزن فاسد یعنی بے وزن ہے اور دوسرے مصرعہ میں عیب اصراف ہے۔ کہاں تک گناؤں قصیدے کے اشعار کا چند نمبر شماری لکھدیتا ہوں نمبر ۱۸ و نمبر ۲۹ و نمبر ۴۷ و نمبر ۵۱ وغیرہ وغیرہ

عیب سناد التاسیس

۱۵ وکان جدال یطرد القوم بالضحی
الی خطۃ اوصی الیها المعشر

اگر دوسرے مصرعہ میں معاشر پڑھیں تو وزن صحیح مگر عیب سناد التاسیس ہے اور معشر پڑھیں تو وزن فاسد ہے ملاحظہ ہو نمبر ۷۵ و نمبر ۱۲۶ وغیرہ

قصیدے میں اشعار بیوزن ہیں یعنی وزن فاسد

نمبر ۸ و نمبر ۱۳ و نمبر ۲۷ و نمبر ۲۸ و نمبر ۳۶ و نمبر ۴۷ و نمبر ۱۰۸ وغیرہ وغیرہ کہاں تک لکھوں اکثر اشعار بے وزن ہیں مثلاً نمبر ۸ وارضی اللیام اذا دنا من ارضهم تقطیع وارض فولن

لیام اذا مفاعلتن رہا سن فعولن اے ضبصر فاعلن ایک
مصرع میں دو جگہ فساد وزن ہی جس پر خط کھینچ دیا ہے۔

سرقات۔ مرزا صاحب نے اپنے قصیدہ میں چند مشہور اور متقدمین
شعرا کے اشعار کو کہیں پورا شعر کہیں پورا مصرعہ جیوں کا تیوں اپنا کر لیا۔

۱۳ وان لسان المرء ما لم یکن له
اصاة علی عوراته هو مشتهر

یہ حماسہ (ادب کی مشہور کتاب ہے) میں طرفہ بن العبد (صاحب
معلقہ ثانیہ) کا ہے اور یوں ہے۔

وان لسان المرء ما لم تکن له حصاة علی عوراته لدلیل

مرزا صاحب نے صرف وهو مشتهر کہکر اپنا بنا لیا اور یہ بھی
غلط عربی ہے شعر کا صلہ علی نہیں آتا بلکہ با کے ساتھ آتا ہے
شعرا کہتے ہیں سچ ہے عیب را ہنر باید۔

۲۰ وکان طوی کشحا علی مستکنة

افسوس حضرت نے کہاں کہاں اپنا دست درازی کیا لسان
العرب (یہ لغت کی مشہور کتاب ہے) میں مستکنہ کی لغت
میں عمیرہ بن الطبیب کا شعر اسطرح نقل کیا ہے وکان
طوی کشحا علی مستکنة فلا هو ابداها ولم یتجمجم
مرزا صاحب نے مصرعہ اولی پورا چرا لیا شاباش مرزا جی ایں ہمہ

۲۳ ولیل کموج البحر ارخی سدوله
علی بادری کل من کان یبس

امرؤ القیس صاحب معلقہ اولی کا شعر اسطرح ہے۔

ویلیل کموج البحر ارخی سدوله علیّ بانواع الھموم لیبتلی
مرزا صاحب نے واو کی جگہ با لکھکر ایک حرف بدلکر اس المثال کی صورت مسخ کردی اسپر بھی با لگانے سے کلام مہمل ہوگیا بلیل اگر مصرعہ سابقہ (فجاء لتکمیل الوری لبغرز) کے جا کے متعلق ہے تو معنی یہ ہوئے کہ قرآن نعوذ باللہ تاریکی کو لایا۔ یہ ہے مرزا صاحب کا معجزہ اور اسی عجز پر دعوی ہے کہ قرآن کے اعجاز پر اُنکا معجزہ غالب ہے شرم شرم۔ ناظرین کل قیامت مین مرزا صاحب کا دامن ہوگا اور اُن شعرا کا ہاتھ اور بھی سرقے ہین اس مختصر مین کہان تک لکھون۔

مرزا صاحب کا جھوٹ

(۱) ۳۸۳ ولو کنت کذابا کما ھو زعمھم
لقد کنت من دھر اموت واقبر

ترجمہ مرزا صاحب = اور اگر مین جھوٹا ہوتا جیسا کہ انکا گمان ہے تو مین ایک مدت سے مرا ہوتا اور قبر مین داخل ہوتا ناظرین انصاف سے بتائے کہ آج دنیا مین جھوٹون کو عیش و آرام ہی یا فوراً ہی تباہ و ہلاک ہوتے ہین۔ مرزا صاحب نے تو نبوت کا دعوی کیا۔ ملاحدہ یورپ خدا کا انکار کرتے ہین اور پھر بھی دنیا مین چین کرتے ہین اور قرآن مجید مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے امھلھم ان کیدی متین کافرونکو مہلت دیجے۔ مین جلد باز نہین میرا داو گہرا ہے۔
ناظرین غور فرمائین کہ جب کافرون کو مہلت ملی تو جھو

اگر جھوٹ بولکر کچھ دن زندہ رہین تو کیا تعجب ہے -

(۱) ۲۹۶ - وان اک کذابا فلکذبی یبید نی
وان اک من ربی فمالک تجہر

ترجمہ مرزا صاحب "اور اگر مین جھوٹا ہون تو میرا جھوٹ مجھے ہلاک کریگا - اور اگر مین خدا کی طرف سے ہون پس کیون تو بیہودہ گوئی کرتا ہے"

کسکو جھوٹ ہلاک کرتا ہے یہ مرزا صاحب نے لوگونکی چشم بصیرت پر خاک ڈالنا چاہا ہے - اگر جھوٹے ہلاک ہوا کرتے تو آج دنیا مین جھوٹ کا وجود نہوتا یہ مرزا صاحب تو طبیعی عمر کو بھی نہین پہونچے تھے جو مرے بہت جھوٹے دنیا مین موجود ہین اور ہو جو اپنی پوری عمر گذار کر یہان سے رخصت ہوئے -

ناظرین یہ ہے جدید نبی کا سیاہ جھوٹ -

(۳) ۲۹۸ تحام قتالی واجلتب ما صنعتہ
وانا اذا جلنا فانک اصلہر

"میری جنگ سے تو پرہیز کر اور اپنے بد کاموں سے الگ ہو جا اور جب ہم میدان مین آئینگے تو تو بھاگ جائے گا -

ناظرین مرزا صاحب مناظرہ مین ہمیشہ بھاگتے رہے - لاہور مین جب پیر مہر علی شاہ (جنکا ذکر اوپر ہوا ہے) نے مرزا صاحبکو دعوت مناظرہ دیا اور فریقین نے تاریخ وغیرہ مقرر کی جب تاریخ مقررہ پر شاہ صاحب لاہور پہونچے تو مرزا جی ندارد تار دیا گیا - مرزا صاحب کے مریدون نے منت وسماجت کی لیکن مرزا صاحب نے

ایسی چپکی لگائی کہ باید وشاید - ملاحظہ ہو اخبار النجم مورخہ ۱۳ رمضان سنہ ۱۳۲۰ھ
اور افسوس ایک ہی مرتبہ نہوا مولوی ثناء اللہ صاحب بھی حسب وعدہ
مرزا صاحب قادیان تشریف لیگئے - مرزا صاحب کو بلایا مگر یہ
کب آنیوالے تھے حیلہ و حوالہ کر کے نکل گئے اور اپنی چار دیواری سے
باہر تشریف نہ لائے تفصیل کیلئے دیکھئے الہامات مرزا صفحہ ۱۲۳
تا صفحہ ۱۲۹ یہ ہین مرزا صاحب کے فرار اور بد بو جھوٹ تعجب تو اس
جرأت پر ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی ہی مین
مرزا صاحب جھوٹ کی اشاعت کر کے چلتے ہوئے سچ ہے دروغ گوید
بر روئے ایشان - اور مرزا صاحب نے بقول خود اپنی موت سے
ثابت کر دیا کہ جھوٹے سچے کی زندگی مین اسطرح مرتے ہین -

(۴۲) ۴۰۰ - وقد قیل منکم یاتین امامکم
هذلك فی القرآن نبأ مکرر

ترجمہ مرزا صاحب اور تم سن چکے کہ تمہارا امام تم مین سے ہی آئیگا - اور
یہ خبر تو قرآن مین کئی مرتبہ آچکی ہے مرزائی صاحبان بتائین کہ یہ
آیت قرآن مین کہاں ہے "یاتین امامکم منکم" - اور دعوی
یہی مکرر ہے - اور اگر نہین ہے اور ضرور نہین ہے تو مین آپ کو
۔۔۔ ی اور بھوا ہی سے کہتا ہون کہ ایسے مفتری علی اللہ پر ایمان
لانے سے توبہ کیجئے اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون -
ناظرین یہ تھے چودھوین صدی کے مسیح موعود کے سیاہ اور بد بو جھوٹ
اور خدا پر افترا العوذ باللہ من ہذہ الخرافات صرف اس قصیدے مین
مرزا صاحب کے اور بہت جھوٹے ہین لیکن اس مختصر مین کہان تک گنائون

اور آپکے قیمتی وقت کو برباد کرون ابطال اعجاز مرزا حصہ دوم

ناظرین کرام - مین نے اسکے تمہید مین سولہ وجوہات لکھے ہین جنکی بنا پر ہمارا قصیدہ مرزا صاحب کے قصیدہ اعجازیہ پر فائق اور بالاتر ہے اس سے پہلے مرزا صاحب کا وہ شعر لکھ چکا ہون کہ جس مین مرزا صاحب نے اپنے معجزانہ کلام یعنی قصیدہ کو تمام کلام معجز نظام پر غالب کہا ہے اور اسی پر بس نہ کیا ضمیمہ نزول المسیح صفحہ ۳۶ سطر اول مین لکھتے ہین "سو مین نے دعا کی کہ اے خدائے قدیر مجھے نشان کے طور پر توفیق دے کہ ایسا قصیدہ بناؤن اور وہ دعا میری منظور ہوگئی اور روح القدس سے ایک خارق عادت کی مجھے تائید ملی اور وہ قصیدہ پانچ دن مین ہی مین نے ختم کر لیا"

پھر اسکے بعد لکھتے ہین "یہ ایک عظیم الشان نشان ہے":

ناظرین مرزا صاحب کے اقوال سے یہان چند باتین معلوم ہوئین

(۱) مرزا صاحب کا قصیدہ تمام معجزانہ کلام پر غالب ہے -

(۲) مرزا صاحب نے خدا سے دعا کی اور دعا انکی مقبول ہوئی - اور روح القدس سے خارق عادت کی تائید بھی ملگئی -

(۳) اُن کے دعوی نبوت کی صداقت کیلئے یہ قصیدہ عظیم الشان نشان ہے -

ناظرین اب آپکو تعجب ہوگا کہ بدان شوراشوری این بے نمکی - پھر اس قصیدہ مین سیکڑون غلطیان اس کے سوا سرقات اور جھوٹ کیون لکھے گئے - مگر مجھے کچھ تعجب نہین کیونکہ یہ انوکھا اعجاز ہے چودہوین صدی کے مسیح موعود اور مہدی موعود (معجون مرکب کا) جیسی ان کے کرایہ کی نبوت ویسا عاریت کا خدا اور بھاڑے

روح القدس تھے ویسا ہی معجزہ بھی ہو ما قدس اللہ حق قدرہ
مرزا صاحب نے اپنے قصیدہ مین حسن مطلع کا کوئی لحاظ نہین کیا حالانکہ
عرب کی عادت قدیم اور جدید بھی تھی اور ہے کہ وہ ابتدا سے
قصیدہ کو مرغوب اور خوش کن اور میٹھے الفاظ اور مضامین
دلربا سے مزین کرتے ہین اور علم بیان مین اسکو حسن مطلع کہا جاتا
ہے جسمین تغزل ہوتا ہے اور عشق و فراق کی دلفریب باتین
ہوتی ہین جسکی وجہ سے مخاطب کو اسکی طرف رغبت ہوتی ہے
اور ہمہ تن گوش بنکر اسکے سننے کا بغایت مشتاق ہوتا ہے۔
عربی کے تمام مشہور قصیدے اسی طرح پر لکھے گئے ہین اہل عرب
اسکو کمال عظیم شمار کرتے ہین عرب عربا سے لیکر مولدین کی قصائد
ملاحظہ فرمائیے جسقدر اعلیٰ درجہ کے قصیدے ہین کوئی اس سے
خالی نہین مرزا صاحب نے اسکا بالکل خیال ہی نہ کیا اور صدر قصیدہ مین
واقعہ کو الفاظ شنیعہ سے لکھ مارا جس سے فطرت سلیم نفرت کرتی ہی
مثلاً مرزا صاحب نے اپنے قصیدہ کو ان الفاظ سے شروع کیا۔ دفا
مدمر ارداضلیل اغرا موغر جسکے معنے ہوئے زخمی کو
مارا۔ ہلاک شدہ ہلاک کیا۔ برانگیختہ کیا۔ غصہ دلانیوالا۔
ناظرین دیکھئے اور غور فرمائیے کہ جب قصیدے کے اول شعر
مین چھ الفاظ شنیعہ موجود ہین تو حسن مطلع کا کیا ذکر اور اسی پر مرزا
صاحب کی بدزبانی کو تمام قصیدہ مین قیاس کیجئے ع
قیاس کن زگلستان او بہار اورا۔ اور صدر قصیدہ مین اس
قسم کے الفاظ معیوب شمار کئے جاتے ہین کما بین فی موضعہ

خلاف اسکے بحمد اللہ ہمارا قصیدہ نہایت دلچسپ اور تغزل پر مبنی ہے جن حضرات کو ادب کا مذاق اور اشعار عربیہ کا ذوق سلیم ہو وہ اسکے دلفریب مضامین کی داد دیتے ہوئے ہمارے قصیدہ کو مرزا صاحب کے مصنوعی معجزہ پر فوقیت دینگے ناظرین ترجمہ کیطرف بھی توجہ مبذول رہے مرزا صاحب نے اپنے قصیدہ کا ترجمہ لفظی کیا ہے اور ہمارے قصیدہ کا مطلب سلیس اردو میں ہے اب میں دونوں قصیدوں کو مع ترجمہ کے پیش کرتا ہوں۔

مرزا صاحب کے اشعار	مولوی صاحب کے اشعار
(۱) ایا ارض مد قد دفاک مدمر	(۱) الا ھل رسول من سعاد مبشر
اے مد کی زمین ایک ہلاک کنندہ نے تیری خستگی کیحالت میں تجھے ہلاک کیا	کیا محبوبہ کا کوئی ایسا قاصد ہے جو اس کی
وارداک ضلیل واغراک موغر	بانجاز وعد کاد بالیاس ینذر
اور بحث گمراہ کرنیوالے نے تجھے مارا اور ایک غصہ لانیوالے نے	مسرت بخش خبر ہے جسکی ناکامی کا خوف ڈراتا ہے
(۲) دعوک کذوبا مفسدا اسید العلی	(۲) الا ھل لبانات المتیم تنقضی
تجھے ایک جھوٹے مفسد نے شکار کو ہلا لیا	کیا بندہ عشق کی حاجتیں کبھی پوری ہونگی
کحوت غدیر اخذہ لا یعزد	وھل تنجلی عنہ الخطوب وتدبر
جسکا پکڑنا ڈھاب کی مچھلی کیطرح بڑا کام نہیں	اور کیا اسکی مصیبتیں کبھی دور ہونگی
(۳) وجاءک صحبی ناصحین کاخوۃ	(۳) اما لتباریح الغرام نھایۃ
اور تیرے دوست تیرے پاس بھائیوں کی طرح نصیحت کرتے ہو	کیا محبت کی مصیبتوں کی کوئی انتہا ہے
یقولون لا تبغو عتو و تصبرو	وھل لدیاجی الصب صبح مسفر
اور کہتے تھے کہ ہوا و ہوس کیطرف مت دوڑو اور صبر کرو	اور کیا عاشق کی تیرہ بختی کیلئے صبح ہے
(۴) عبیدا سارا کمن اسارا تعصب	(۴) فوادت لھا نعم الیہ مآلھا
جو ہم میں سے وہ لوگ جو تعصب کے قیدی ہیں	محبوبہ کے فراق سے سخت مصیبت میں ہو

یرید فتاۃ بعدی کذئب و بحتر ۔ معنی و قلبی لم یزل یتفطر

انہوں نے چاہا کہ ایسا شخص تلاش کریں جو بھیڑیے کی طرح جھوٹ بولے اور ... ۔ اور ہمیشہ شکستہ خاطر رہتا ہوں ۔

(۵) فجاؤا بذئب بعد جھد اذابھم ۔ اعلل نفسی بالرسول و انی

پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑیے کو لائے ۔ معشوقہ کے قاصد کے آنے سے میں اپنے جی کو بہلاتا ہوں

و نعوی ثناء اللہ منہ تظھرا ۔ لاعلم حقا انہ متعذرا

اور مراد ہماری اس سے ثناء اللہ ہے اور ہم ظاہر کرتے ہیں حالانکہ مجھے یقین ہے کہ یہ امر شوار یعنی کہ ... ہے

ناظرین میں نے مشتے نمونہ از خروارے دونوں قصیدے کے پانچ پانچ شعر مقابلہ سے نقل کر کے آپکو دکھا دیا ہے اب آپ خود غور کریں اور انصاف سے دیکھیں کہ ہمارا قصیدہ کس قدر مرزا صاحب کے مصنوعی اعجاز سے بلند اور بالاتر ہے اور چونکہ مرزا صاحب کے قصیدہ میں تشبیب (صدر قصیدہ کو میٹھے الفاظ سے فراق و وصال کے مضامین سے مزین کرنا) نہیں ہے تو حسن تخلص (تشبیب سے مطلب کی طرف گریز کرنا) کہاں سے آوے اور محاسن شعریہ میں سے ہے اسکے خلاف ہمارے قصیدہ میں حسن تخلص اس خوبی سے آیا ہے جسے ماہرین فن ادب سمجھکر داد دینگے ناظرین کرام چلتے چلاتے چار شعر اور سن لیجیے ۔

(۱۱) عجبت لھا تدری بحالی و باللقا

معشوقہ سے تعجب ہے کہ وہ میرے حال سے واقف ہے اور وصل

تواعدنی تترى و فی الحال تغدرا

کے وعدے بار بار کرتی ہے اور فوراً مکر جاتی ہے

(۱۲) و تزعم ان الوصل عیب یشینھا

اور کہتی ہے کہ وصل اسے بدنام کر دے گا ۔

وتوصل غیری خفیة ثم تنکر

اور اغیار سے پوشیدہ ملتی ہے پھر انکار کرجاتی ہے

(۱۳) واعجب من ھذا نبوۃ شاعر

اور اس سے بھی عجیب تر اس شاعر کی نبوت ہے۔

یری الشعر اعجاز او بالنظم یفخر

جسکو شعر اور نظم پر فخر ہے اور اسکو معجزہ سمجھتا ہے۔

(۱۴) الم یدر ان اللہ نزہ رسلہ

کیا اس احمق کو اسکی بھی خبر نہین کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولونکو

عن الشعر فی التنزیل جاء یکرر

شعر گوئی کی آلودگی سے پاک اور منزہ رکھا ہے علم تو قرآن مین کئی جگہ

اب آخر مین التماس ہے کہ ہلکا عیب بھی قصیدہ کو اعلیٰ پایہ سے گرادیتا ہے

چہ جائیکہ معجزہ اسکی تو بڑی شان ہے اور کسی عیب کا متحمل نہین

ہوسکتا۔

دونون حصے ابطال اعجاز کے آپکو مہتمم مطبع رحمانیہ مخصوص پور مونگیر

سے ملین گے۔

الملتمس

محمد یعسوب رحمانی

(۷۸۶)

الحمد للہ علی احسانہ کہ رسالہ حق نما

(یعنی)

چشمۂ ہدایت

(جسمیں)

مسیح قادیان کے اقراری ڈگریاں

(ہیں)

حسب امداد عالیجناب بابو محمد یعقوب صاحب رئیس شکری
ضلع دربھنگہ

سنہ ۱۳۳۷ھ

(میں)

منشی سراج الدین پرنٹر کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر میں چھپا

(فریاد باردی)

طبع بار اول ۲۰۰۰ — قیمت ۵/

ضرور ملاحظہ فرمایئے

دنیا میں مذہب حقہ اسلام کے مٹانے والے متعدد گروہ مستعد ہوگئے ہیں، بعض علانیہ مخالف ہیں جیسے آریہ، جو اپنی گمراہی پھیلانے میں نہایت کوشاں ہیں اور بعض دربردہ مخالف ہیں جیسے گروہ بابی اور قادیانی احمدی اس آخری گروہ کا فتنہ تمام ہندوستان اور ملک افریقیہ میں بہت خطرناک ہے ہمدردان اسلام کو اسطرف کامل توجہ کرنی چاہئے، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے کو مسلمان کہکر اسلام کی بیخکنی کی ہے مگر الحمدللہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے حمایت اسلام میں ایسے لاجواب رسالے نکلے ہیں جنکی جواب سے تمام دنیا کے مرزائی عاجز ہیں کیونکہ ان رسالونمیں نہایت خوبی اور صاف بیانی سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا قرآنمجید کی آیات صریحہ توریت مقدس کے نہایت صاف بیان سے، ارشاد نبوی یعنی احادیث صحیحہ سے یہانتک کہ خود اُن کے متعدد اقراروں سے نہایت روشن کرکے دکھا دیا ہے اس کی صداقت کیلئے فیصلہ آسمانی ہر سہ حصہ اور دوسری شہادت آسمانی اور اس رسالہ حسنیہ ہدایت کا دیکھنا کافی ہے اگر حسیم حق بین ہے، اور رسالوں کی فہرست علحدہ چھپی ہے۔ منگا کر دیکھئے۔

مسیح قادیان پر
اقراری ڈگریاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العظیم و نصلی علی رسولہ الکریم

دردمندانِ اسلام! اس وقت اسلام کے مٹانے کے لئے مخالفین اسلام کے علاوہ بہت مدعیانِ اسلام ہی کھڑے ہوگئے ہیں اور اسلام کی اصلی صورت جو خدا و رسولؐ نے بیان فرمائی ہے اُسے مٹاکر اپنی فرضی اور خیالی صورت کو اسلام کہکر دوسرے مسلمانوں کو اپنے خیال کی طرف بلاتے ہیں، اور اس میں سرگرمی سے کوشش کر رہے ہیں، مگر ان میں سخت گمراہ اور اسلام کو اور مسلمانوں کو نہایت مضرت رسان گروہ قادیانی ہے، یہ گروہ بظاہر اسلام کو مان کر مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے پر نجات کا مدار بتاتا ہے، اور مرزا صاحب کو صاحب وحی والہام کہتا ہے، مرزا صاحب کی حالت اُن کی تصانیف سے قابل اہل علم معلوم کر سکتے ہیں اور خصوصاً اُنکی آخری تصانیف سے کہ اُنھیں خدا و رسولؐ سے کچھ واسطہ نہ تھا، اُنھوں نے اپنی جھوٹی باتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے خدا پر اور اُس کے رسولوں پر بہت کچھ الزام لگائے ہیں، اور کم علموں اور ناسمجھوں کے لئے دام تزویر پھیلا کر

خدا کی قدرت و قدوسیت کو اور اُس کے برگزیدہ رسولون کی عصمت کو خاک مین ملایا ہے، اور اُن کی عظمت و شان کو مٹایا ہے، اور مخالفین کو اعتراضات کا موقع دیا ہے، اس کی تشریح مین بہت رسالے نکلے ہین، خصوصاً خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے، مگر افسوس یہ ہے کہ مسلمانون کو اپنے مذہبی ضروری امور سے بھی تعلق بہت ہی کم ہے، اس عظیم الشان فتنہ کو مثل معمولی جھگڑون کے سمجھکر کچھ توجہ نہین کرتے، یہ خیال نہین کرتے کہ ہمارا سچا اور مقدس مذہب اسلام ہمارے ہاتھ سے جاتا ہے، یہ خیال نہین کرتے کہ ہمارا مذہب اسلام جو ہمین دائمی عذاب سے نجات دینے والا ہے ہمارے بھائیون کے ہاتھ سے چھینا جا رہا ہے قادیانی ہماری ایمان کے سخت دشمن ہین جانی و مالی ہر طرح کی کوشش برادران اسلام کے ایمان لینے مین ساری دنیا مین کر رہے ہین، اور چونکہ جھوٹ بولنے اور فریب دینے کی اُنہین خوب تعلیم دی گئی ہے اس لئے جس مقام پر جیسا موقع دیکھتے ہین اُسی طرح کی جھوٹی باتین بناکر اپنی طرف متوجہ کرتے ہین، اور ناواقفون کو فریب دیتے ہین، مرزا صاحب کی حالت مین اور اُن کے جھوٹے دعوون کی تشریح مین بہت رسالے اہل حق نے لکھے ہین، بعض کے نام لکھے جاتے ہین،

فیصلہ آسمانی:- اس کے تین حصے ہین، ہر ایک حصہ علیحدہ علیحدہ چھپا ہے اور ہر ایک لاجواب ہے،

(۱) **پہلے حصہ مین** اُن کی نہایت ہی عظیم الشان پیشین گوئی کا جھوٹا ہونا اس پُر زور تحریر سے دیکھایا ہے کہ مرزائیون کو جائے دم زدن نہین رہی علانیہ جھوٹ کو سچ بنانے مین جس قدر جھوٹ و فریب مرزا صاحب نے اور اُنکی مریدین نے بنائے تھے اور بناتے ہین سب کا جواب اُس مین دیا گیا ہے اور اس پیشین گوئی کے جھوٹا ہونے کے علاوہ مرزا صاحب کی اور شرمناک حالت

بھی دیکھائی ہے، اور اُن کے جھوٹے اقوال پیش کیے ہین، اب تیسری مرتبہ سنہ ۱۹۱۷ء مین ۱۱۶ صفحون پر چھپا ہے، مگر کوئی مرزائی اس کا جواب دے سکا اور نہ دے سکتا ہے،

(۲) دوسرے حصہ مین متعدد پیشینگوئیون کا جھوٹا ہونا بیان کیا ہے، خصوصًا احمد بیگ کے داماد والی پیشین گوئی کا غلط ہونا مرزا صاحب کے متعدد اقوال سے اور مختلف طریقون سے ثابت کیا ہے، اور حدیبیہ والی پیشینگوئی کی نسبت جو اُنہون نے غلط الزام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگایا تھا اُس کا نہایت شافی جواب دیا ہے، اور مرزا صاحب نے جو اپنی کامیابی کو اپنی صداقت کی دلیل قرار دیا تھا، اُس کا جھوٹا ہونا آیات قرآنی اور واقعات عالم سے ثابت کر کے دیکھایا ہے، اور جھوٹون کا دنیا مین بہت کچھ کامیاب ہونا روشن کیا ہے، خانقاہ رحمانیہ سے سب سے اول یہی رسالہ شائع ہوا ہے اس کے جواب مین مولوی عبدالماجد صاحب مرزائی نے حکیم نورالدین صاحب کی مدد سے ایک رسالہ لکھا تھا، مگر اُس کے جواب مین اہل حق کی طرف سے پانچ رسالے مشتہر ہوئے، جن مین اُن کے جھوٹ و فریب دیکھائے گئے ہین وہ یہ ہین، (۱) محکمات ربانی، (۲) انوار ایمانی، (۳) اغلاط ماجدیہ (۴) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱ (۵) صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۱ و ۱۲، مولوی صاحب کو اور کسی دوسرے مرزائی کو ان کے جواب مین قلم اُٹھانے کی جرأت ہوئی، اس فیصلہ کے جواب مین میان خلیل مرزائی نے بھی اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے، اس کا جواب بھی اُسی وقت لکھکر دہلی بھیجدیا گیا تھا صواعق الٰہیہ اُس کا نام ہے، مگر ایسے اتفاقات ہوئے کہ وہ اب تک طبع ہو کر نہین آیا اور زیادہ توجہ اُس طرف اس وجہ سے نہین کی گئی کہ جو کچھ اُس مین لکھا گیا ہے

ل: پہلی مرتبہ ۱۳۲۴ھ میں چھپا، کانپور مین چھپا، پھر جس سے ۔۔۔ سنہ ۱۳۳۰ھ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ مرزا ۔۔۔ جھوٹ ۔۔۔ آسمانی فیصلہ ۱۳۱۲ھ

اُن باتون کا غلط ہونا متعدد رسالون مین صراحتہً اور ضمناً اچھی طرح بیان ہولیا ہے، اگر کسی مرزائی کو انکار ہو تو جلسہ کر کے اپنے صدر انجمن بھاگلپوری سے وہ جواب پیش کرائے اور اہل حق مطبوعہ رسائل سے اُس کا غلط ہونا ثابت کرینگے، یہ کہنا کہ اُس کا جواب نہین دیا گیا محض غلط اور جھوٹ ہے

(۳) فیصلہ آسمانی کا تیسرا حصہ سنہ ۱۳۲۲ھ مین اسٹیم پریس امرتسر مین ۱۴۴ صفحون پر چھپا ہے، اس مین متعدد دلیلون سے مرزا صاحب کا جھوٹا بلکہ مخالف اسلام ہونا ثابت کیا ہے، اور اُن کی آٹھ پیشینگوئیون کا جھوٹا ہونا دکھایا ہے، اور بالخصوص منکوحہ آسمانی والی پیشینگوئی اور احمد بیگ کے داماد والی پیشین گوئی کو اس تفصیل سے بیان کیا ہے کہ اُسے دیکھکر پھر بجز تسلیم کے جائے دم زدن نہین رہی، مرزا صاحب کے جواب کو نہایت ظاہر نو دلیلون سے غلط ثابت کیا ہے، اور احمد بیگ کے داماد والی پیشینگوئی کا جھوٹا ہونا پانچ طریقون سے اس طرح بیان کیا ہے کہ اُس کے جھوٹا ماننے مین کوئی شک باقی نہین رہا، اور مرزا صاحب قرآن مجید کے نصوص قطعیہ اور توریت مقدس کے صریح بیان سے جھوٹے ثابت ہوئے، اس مضمون کے چند نصوص قرآنیہ اس حصہ مین مذکور ہین اور ایک لاجواب تحقیق وعدہ و وعید کے پورا ہونے کے متعلق لکھی ہے جو نہایت قابل دید ہے، اس کا جواب بھی کوئی مرزائی نہین دے سکا، اگر دیا ہو تو پیش کرے، زبان درازی کرنے اور جھوٹی اور بیہودہ باتین بنانے سے جواب نہین ہو سکتا،

(۴) شہادت آسمانی - یہ ۴۴ صفحون کا رسالہ ہے اس مین مرزا صاحب کے اُس نشان کو غلط ثابت کیا ہے جسے اُنھون نے نہایت زور اور بڑی عظمت سے اپنے لئے آسمانی نشان بتایا تھا، اور رسالون اور

اشتہارون مین اُس کا غل مچایا تھا، اور کامل طور سے ثابت کر دیا ہے کہ سنہ ۱۳۱۲ھ مین جو گہنون کا اجتماع رمضان شریف مین ہوا وہ امام مہدی کا نشان ہرگز نہ تھا، ایسے گہن بہت ہو چکے ہین اور ہوتے رہین گے، اگر یہ گہن مہدی کی علامت ہوتا تو سنہ ۱۳۱۱ھ مین امریکہ مین مسٹر ڈوئی کے دعوے کے وقت مین ہرگز نہ ہوتا، کیونکہ علامت اور نشان کے یہی معنی ہین کہ جس کا نشان ہو اُسی کے ساتھ مخصوص ہو، اور کہین نہ پایا جائے، مگر ایسا نہین ہوا بلکہ سنہ ۱۳۱۱ھ مین ایک جھوٹے مدعی کے وقت مین اور اُسی جگہ جہان وہ جھوٹا مدعی موجود ہے اسی طرح کا گہن ہوا، اگر وہ مہدی کی علامت ہوتا تو اُس مدعی کے وقت مین اور اُس کے ملک مین ہرگز نہ ہوتا، اِس کے علاوہ اُن کے قریب دیکھائے ہین، اور اُن کے وجود کو بیکار بلکہ مضر ثابت کیا ہے، سنہ ۱۳۲۰ھ مین یہ رسالہ چھپا ہے

(۵) دوسری شہادت آسمانی:- یہ ساڑھے سات جز کا رسالہ ہے یعنی ۱۲۰ صفحون کا، اِس مین پہلی شہادت آسمانی کے بیان کی توضیح اور تقویت ہے، اور متعدد طور سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے سنہ ۱۳۲۳ھ مین چھپا ہے، یہ چوتھا برس ہے اتنے برسون کے بعد مولوی عبد الماجد صاحب کا ایک رسالہ دو جز کا دیکھائی دیا، مولف رسالہ نے نہ کسی کامل محدث سے حدیث پڑھی، اور نہ پڑھنے پڑھانے کا اُنہین شغل رہا، ہمیشہ روٹی کمانی اور اردو فارسی پڑھانے مین مشغول رہے اور نہ جناب کے پاس کتبخانہ ہے جس کی وجہ سے کتب حدیث اور متعلقات حدیث پر کچھ نظر ہوتی، اِس کے علاوہ جناب والا کو مقدمہ بازی کا بڑا شوق ہے، غالبًا روزانہ کچہری مین حاضر رہا کرتے ہین، اور بسا اوقات حکام کے سخت الزام بھی سنے ہین

پھر آپ کو علمی تحریر سے کیا واسطہ، اور کچھ باتین بنا کر عوام کو خوش کر دینا
بڑی بات نہین ہے، مرزا صاحب کے نشان کا دارمدار **دارقطنی** کی ایک
روایت پر ہے، اُس کا جھوٹا ہونا متعدد طریقون سے اِس رسالہ مین بیان
کر دیا ہی، اُس کا صفحہ ۵۲ سے ۵۹ تک دیکھا جاوے، یہ خوب خیال رہی کہ
اُس روایت کا جھوٹا ہونا معمولی باتون سے ثابت نہین کیا ہے بلکہ بزرگون
کے بیان سے، نقادین حدیث کی علانیہ تحریر سے، دوسری صحیح حدیث سے
خود دارقطنی کی طرز تحریر سے، خود اُسی روایت کے الفاظ سے، اُسے قول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہین کہہ سکتے، مگر اُن صفحات کو اگر آپ غور سے ملاحظہ کر کے
مرزائی مولٰنا کے رسالہ آیات مہدی کو ملاحظہ کرین گے تو یقین کرین گے
کہ جو کچھ صدر انجمن صاحب نے لکھا ہے اُس کے غلط ہونے کا اُنھین خود دلی
اقرار ہی، مگر شرم اور بات کی پیچ اُس کے اظہار سے مانع ہے، اگر کسی صاحب
کو اس مین تردد ہو تو جلسہ کر کے مرزائی مولویصاحب کو بلائے اور دونون
رسالے سامنے رکھکر اہل علم کو دکھاوے، سنائے اور پھر اُن سے حالت دریافت
کرے، اور ذی علم خود دیکھ لین،

برادرانِ اسلام! مین نہایت پختہ طور سے آپ پر ظاہر کرتا
ہون کہ صرف اِن پانچ رسالون نے مسیح قادیانی کا جھوٹا ہونا قرآن مجید کے
متعدد آیات صریحہ سے، احادیث صحیحہ سے، خود اُن کے اقرارون سے
اُن کی حالت سے، اُن کے وجود کے بے سود ہونے سے، اُن کے علانیہ
جھوٹ بولنے سے ثابت کر دیا ہے، اب غضب یہ ہی کہ ایسے شخص کو حضرت
سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظل کہا جاتا ہے، بلکہ خود حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم قرار دیا جاتا ہے، اور کلام الٰہی مین اُسکی تعریف

بیان کی جاتی ہے (استغفر اللہ) ایسے علانیہ کاذب کو حضرت سید المرسلین خاتم النبیین سے کچھ واسطہ ہو سکتا ہے؟ اگر ایسے شخص کو واسطہ ہو تو نبوت و رسالت بلکہ خدائی درہم وبرہم ہو جائے، اور دہریون کو بغلین بجانیکا خوب موقع ملے، مذکورہ رسالون کے علاوہ اور بہت لکھے گئے ہین مثلاً **صحائف رحمانیہ** نمبر ا سے ۱۶ تک **صحائف محمدیہ** نمبر ا سے ۱۴ تک **حقیقت رسائل اعجازیہ** وغیرہ،

غرضکہ حجت تمام کردی گئی ہے مگر بعض احمدی حضرات نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اگر مرزا صاحب کے اقرار سے اونھین جھوٹا ثابت کر دیا جائے تو ہم اُنسے علیحدہ ہو جائین گے، اور اُنھین جھوٹا جان لین گے، اس لئے راقم الحروف بنظر خیر خواہی اس رسالہ مین مرزا صاحب کے وہ اقوال جمع کر کے دیکھاتا ہے جن سے وہ اپنے نہایت صاف اور پختہ اقرارون سے جھوٹے ثابت ہوتے ہین، اور وہ طریقہ فہمائش کا ہے کہ عام و خاص ہر ایک سمجھ سکتا ہے کوئی بڑی قابلیت اور علم کی ضرورت نہین ہے،

اس مختصر تحریر مین دو طرح کے اقوال پیش کئے جائین گے **ایک** یہ کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا ہے اور جو کام مسیح موعود کا خود اُنہون نے متعدد جگہ اپنے رسالون مین بیان کیا ہے اُسکا شمہ بھی اُنکے زمانے مین اور اُن کے ذریعہ سے اس وقت تک ظہور مین نہین آیا، بلکہ اُس کے خلاف ظاہر ہو رہا ہے، اس لئے وہ اپنے بیان سے مسیح موعود نہین ہو سکتے بلکہ وہ اپنے اقوال سے جھوٹے ثابت ہوتے ہین،

دوسرے وہ اقوال ہین جن مین خود اُنہون نے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کیا ہے، وہ اقرارات حسب ذیل ہین،

پہلا اقرار، ایام صلح مین لکھتے ہین "اس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح کے نزول کیوقت اسلام دنیا پر پھیل جائیگا، اور ملل باطلہ ہلاک ہوجائنگی اور راستبازی ترقی کریگی، (ص۱۳۶) اس قول کو مکرر[۱] دیکھئے اس مین مرزا صاحب نزول مسیح کی تین علامتین بیان کرتے ہین، اور کہتے ہین کہ ان پر اتفاق ہوگیا ہے،

پہلی علامت یہ ہے کہ اُسوقت اسلام دنیا مین پھیل جائیگا"

یہ تو نزول مسیح کی علامت ہے، اب اُن کے نزول کا وقت معلوم کرنا چاہیے اُس کا جواب بھی مرزا صاحب دیتے ہین اور لکھتے ہین کہ ۱۸۹۱ء مین باعلام الٰہی یہ اعلان دیا گیا کہ آنے والا مسیح تو ہی ہے (تحفہ سالانہ یعنی رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء) اس قول سے معلوم ہوا کہ مسیح کا نزول تو نہین ہوا بلکہ خروج ہوا، کیونکہ زمین سے نکلنے والے کو نزول نہین کہتے ہین خروج کہتے ہین، اسی وجہ سے دجال کی نسبت حدیث مین خروج کا لفظ آیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اس خروج کے بعد سترہ برس تک مرزا صاحب نے کوشش کی مگر یہ فرمائیے کہ کیا نتیجہ ہوا بجز اسکے

---

[۱] اس کے بعد دوسرا اور تیسرا قول بھی ملاحظہ کیجئے جسے رسالہ اہلحدیث مطبوعہ یکم مارچ ۱۹۱۸ء مین فاتح قادیان صاحب نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کام کا پروگرام بصورت عہدہ مسیح موعود یون بتایا تھا جو ان ہی کے لفظ مین ہم سناتے ہین (۳) هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ، یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور مین آئے گا، اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا مین تشریف لائینگے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطاع مین پھیل جائے گا (براہین احمدیہ ص۴۹۸) یہ پروگرام مسیح موعود کا تھا لیکن جب مرزا صاحب خود ہی اس عہدے پر فائز ہو کر انجہ

دوسرا اقرار

کہ دنیا مین جس قدر اسلام پھیلا تھا اور اُس کے ماننے والوں کی تعداد تین چالیس کروڑ شمار کی جاتی تھی وہ نیست ونابود ہو گیا، اور اُس تین چالیس کروڑ مین سے تین چار لاکھ بقول آپکے رہ گئے، اور اسلام گویا مٹ گیا، اور وحدت قومی کا ظہور مطلق نہین ہوا، سیاست ملکی کے عالمگیر غلبہ کا تو نشان بھی نہین پایا گیا، اب اگر کوئی مرزائی محمودی یا لکمالی اِس علانیہ بات سے انکار کرے تو بتائیے کہ مرزا صاحب کے خروج سے اسلام کہان پھیلا، کون سی نئی دنیا ہے جہان مرزا صاحب نے اسلام پھیلایا اُسے بتائیے، اور کون سے باطل دین کو مرزا صاحب نے ہلاک کیا؟ اور اگر نہین بتا سکتے اور یقیناً نہین بتا سکتے تو کیا وجہ ہے

کہ اب کے اس متفق علیہ قول کو مان کر اُن کے مسیح موعود ہونے سے انکار نہین کرتے مسیح موعود کی جو کام اور جو علامت وہ خود بیان کر رہے ہین وہ تو اُن مین نہین پائی گئی، یا یہ بتائیے کہ عیسائی دنیا مین کس جگہ اسلام پھیلا، ہندوستان کے ہنود و آریہ کس قدر داخل اسلام ہوئے؟ اے عزیزو اس کا کچھ جواب دے سکتے ہو؟ ذرا سر جھکا کر سوچو اور شرمندہ ہو،

دوسری علامت یہ ہے کہ ادیان باطلہ مثلاً دین یہود ونصاریٰ وہنود نیست ونابود ہو جائین گے"

ہوئے تو اس پروگرام مین کوئی تبدیلی کمی وبیشی کی نہین فرمائی بلکہ اس کی مزید تشریح کرنے کو

تیسرا اقرار

صاف الفاظ مین اعلان فرمایا جو خود مرزائی الفاظ مین درج ذیل ہے فرماتے ہین (۳) چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہین اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی، یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہین تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اُسی زمانہ مین انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل

کہو بھائیو مرزا صاحب کی بیس پچیس برس کی کوشش سے کون باطل دین ہلاک ہوا، اور ہلاک ہونا تو بڑی بات ہے کسی باطل دین میں کچھ کمی دیکھائی جائے مگر کوئی دیکھا نہیں سکتا، اب جو حضرات انھیں مسیح موعود مانتے ہیں وہ اس کا جواب دیں؟ مگر نہیں دیسکتے، اس کا حال بھی وہی ہے جو پہلی علامت کا ہے، یعنی جس طرح پہلی علامت مرزا صاحب کے وجود سے نہیں پائی گئی اسیطرح یہ دوسری علامت بھی نہیں پائی گئی، یعنی ایک باطل مذہب بھی اُن کی وجہ سے ہلاک نہیں ہوا بلکہ ترقی ہے، البتہ نہایت افسوس وصدمہ کے ساتھ یہ کہا جاتا ہے کہ جس مقدس دین کے غلبہ اور اشاعت کا دعوے کرتے ہیں اُسے گویا نیست دنابود کر دیا، اور چالیس کروڑ مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ دیدیا، خواہ جس طرح دیا ہو،

تیسری علامت یہ بیان کی کہ راستبازی ترقی کریگی" ہے جناب آپ یا کن سے کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی وجہ سے اُن کے وقت میں راستبازی میں ترقی ہوئی؟ آپنے اپنے تجربہ سے یا دوسروں کے تجربہ اور مشاہدہ سے یہ معلوم کیا کہ ساری دنیا کے علاوہ خود مرزا صاحب اور اُن کی خاص صحابی اور اُن کے عام پیرو راستباز صادق القول ہیں اُن میں راستبازی

اس فضل کی یہ تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں، اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں، زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈالدی، جو قرب قیامت کا زمانہ ہے، اور اس تکمیل کے لئے اُسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اُسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ [illegible] کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور اُس کے آخر میں مسیح موعود اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جبتک وہ پیدا نہ ہولے، کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے، اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے

کی کچھ بھی بو پائی جاتی ہے؟ اس کے جواب میں ہر ایک بیجا غیر متعصب یہی کہے گا کہ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!! مرزا صاحب کے جھوٹے اقوال علانیہ دکھا دیئے گئے ہیں، (صحیفہ محمدیہ نمبر ۸ و ۱۲۳ ملاحظہ ہو) دوسری شہادت آسمانی صفحہ ۵۷ وفیصلہ آسمانی صفحہ ۳۲ و ۳۹ دیکھئے خود ان کے مریدین علانیہ ایسا جھوٹ بولتے ہیں کہ کسی پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا، ان کے مولوی کچہری میں جاکر برسر اجلاس جھوٹ بولتے ہیں،... پھر راستبازی کو ترقی کیا ہوئی، یہ وقت تو وہی ہے کہ جھوٹ اس قدر شائع ہو گیا ہے کہ اسے عیب ہی نہیں سمجھتے، بلکہ اپنے مطلب کے لئے بہت جھوٹی باتیں بنانے والے کو بہت ہوشیار اور لائق سمجھا جاتا ہے،

بھائیو اب تو آپ معلوم کر چکے کہ مسیح موعود کی جو علامتیں خود مرزا صاحب نے اپنے قلم سے لکھی تھیں وہی ان میں نہیں پائی گئیں، خیال کیجئے کہ باوجود اس شور وغل اور نشانات اور معجزات کے دعوؤں کے سو دو سو باطل مذہب والوں کو بھی انھوں نے داخل مذہب اسلام نہیں کیا حالانکہ تین قول ان کے نقل کئے گئے جن کا حاصل یہ ہے کہ مسیح موعود کے ذریعہ ہی ساری دنیا میں اسلام پھیل جائیگا، اور مذاہب باطلہ ہلاک ہو جائیں گے، مگر آنکھ اٹھا کر دیکھئے کہ دنیا کی کیا حالت ہے، معزز تعلیم یافتہ حضرات فرمائیں

اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ، یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی، ایک عالمگیر غلبہ اسکو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان

کہ دنیا کے گروہ باطلہ مین سے کوئی گروہ ہلاک ہوا؟ آپ کا معائنہ آپکی دیانت ہرگز اس کا اقرار نہ کریگی بلکہ بے تامل یہی کہیگی کہ بلاشبہ کوئی گروہ باطل ہلاک نہین ہوا، بلکہ کروڑون کی ترقی ہوگئی، کیونکہ اس مسیح موعود نے تو دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانون کو بجز چند لاکھ کے سب کو کافر قرار دے کر گروہ باطلہ مین شامل کر دیا، اور اسلام کو دنیا سے گویا خالی کر دیا، گروہ باطلہ مین سے سب تو کیا ہلاک ہوتے ایک آدھا گروہ بھی ہلاک نہین ہوا؟ قومون کا اختلاف روز بروز زیادہ ہو رہا ہے، خود مرزائی گروہ مین اختلاف ایسا ہوا کہ بہت تھوڑے زمانے مین ایک کے چار ہوگئے فرقہ بابی[۱] اور گروہ بہائی[۲] اور وہ جماعت[۵] جو سارے جہان کے مذاہب کی کھچڑی بنا کر ایک نیا مذہب بنا رہی ہے مرزا صاحب کے وجود کے وقت موجود تھے اور اب اُن کی ترقی ہو رہی ہے پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ جن کی چشم ظاہر اور دیدۂ دل کچھ بھی روشن ہین وہ بے اختیار اس کا اقرار نہ کرین کہ بلاشک اور بلاشبہہ مرزا صاحب اپنے کامل معیار سے جھوٹے ثابت ہوے اور مسیح موعود کی جو علامتین متفق علیہ مرزا صاحب نے بیان کی تھین وہ اُن مین نہین پائی گئین اس لیئے وہ اپنے پختہ اقرار اور مقرر کردہ معیار سے جھوٹے ثابت ہوئے، مگر افسوس ہے کہ جماعت مرزائی اس نہایت روشن

[۵] تینون گروہ اس وقت قادیان مین موجود ہین ۱۲

سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین، یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت مین ظہور مین آئے گا"۔ (چشمۂ معرفت صہ ۸۲)

اهلحدایث ۔ اس اقتباس سے جہان مسیح موعود کا پروگرام معلوم ہوتا ہے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسیح موعود خود بدولت اعلیٰحضرت (مرزا صاحب) ہی ہین پس اب ہم اس پروگرام کو دیکھتے ہین. کیا مرزا صاحب اپنے کام مین کامیاب گئے؟ پروگرام کا

دلیل پر نظر نہین کرتی اور میان محمود وغیرہ ایسے علانیہ کذب کے ماننے کے لئے ساری مسلمانون کو دعوت دیرہی ہین، اب اسی مضمون کی تائید اور تشریح مین اور اقوال ملاحظہ کیجئے،

چوتھا اقرار۔ جس مین مضمون مذکورہ کی کچھہ تشریح کر کے مخالفونکا منہ بند کرنا چاہتے ہین، اور اپنا اثر پھیلانے کے لئے حقانی گروہ کو خاموش کرتے ہین اور ضمیمہ انجام آتھم مین لکھتے ہین، "اگر سات سال مین میری طرف سے خدا تعالے کی تائید سے اسلام کی خدمت مین نمایان اثر ظاہر نہ ہون اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے **ادیان باطلہ کا مرنا ضروری ہے** یہ موت جھوٹے **دینون پر میرے** ذریعہ سے ظہور مین نہ آوے یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام مین داخل ہونا شروع ہو جاے، اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے، اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو مین خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین اپنے تئین کاذب خیال کر لونگا۔" (صفحہ ۳۰ سے ۳۵ تک)

مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرجانا ضروری ہے

ناظرین! مرزا صاحب نے پہلے قول مین لکھا ہے کہ مسیح کے وقت مین تمام ادیان باطلہ ہلاک ہو جائینگے، حاشیہ کے پہلے قول کا حاصل یہ ہے،

خلاصہ یہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ مین دنیا کے تمام اطراف مین اسلام پھیل کر تمام قومی افتراقات اُٹھ جائینگے اور سب مختلف قومین ایک قوم (مسلمان) بن جائے گی، اب سوال بالکل آسان ہے کیا ایسا ہو گیا؟ کیا یورپ سارا مسلمان ہو گیا؟ کیا ہندوستان کی مختلف قومین مسلمان ہو گئین؟ آہ! کیا چھوٹی سی بستی قادیان ہی مین ایسا ہوا، کہ تمام قومین (ہندو۔ سکھ۔ آریہ۔ وغیرہ ایک مسلمان قوم بن گئے؟) آہ! کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جواب نفی مین ملتا ہے (یعنی نہایت چھوٹی بستی کے مختلف مذہب کے لوگ بھی متفق ہو کر مسلمان نہین ہوسکے) ہان عکس القضیہ تو ضرور ہوا کہ مسیح موعود

کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے دین اسلام کا کامل غلبہ ہوگا (کامل غلبہ پر خوب نظر رہے) اور دوسرے قول میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں دنیا کی تمام قومیں ایک ہی مذہب پر ہو جائیں گی، یعنی سب مسلمان ہو جائیں گے پھر یہ لکھتے ہیں، کہ جھوٹے دینوں پر یہ موت میرے ذریعہ سے آئیگی، غرضکہ یہاں تک چار قول مرزا صاحب کے بیان ہوئے، جن کا حاصل یہ ہے کہ مسیح موعود کیوقت

میں اُن کے ذریعہ سے تمام ادیان باطلہ ہلاک ہو جائیں گے اور دین اسلام کو ایسا غلبہ ہوگا کہ دنیا کی تمام قومیں ایک ہو جائیں گی یعنی سب مسلمان ہوکر ایک قوم کہلائے گی، اس پر خوب نظر رہے، کہ اِن اقوال میں صرف ایک دین عیسائی یا موسوی کے نسبت ونابود کرنے کا دعوی نہیں کرتے بلکہ تمام باطل دینوں کے نسبت ونابود کرنے کا دعوے ہے، اور اُس کی ابتدائی حالت یہ بیان کرتے ہیں کہ ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے گا یعنی اسلام سے کوئی خارج نہ ہوگا، بلکہ ہر طرف سے اُس میں داخل ہوں گے یہ مقولہ غالباً ۱۸۹۷ء کا ہے، اس کے بعد دس برس سے زیادہ مرزا صاحب زندہ رہے ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں اُن کا انتقال ہے، اب انھیں مسیح موعود ماننے والے فرمائیں کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا مگر جو کام انکا بیان کیا تھا یا اُس کی ابتدائی حالت لکھی تھی کہ ہر طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع

(مرزا) کے آنے سے سابقہ مسلمان یعنی کل دنیا کے مسلمان کافر ہو گئے، کیونکہ مسیح موعود، (مرزا) کا فتوے ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ کافر ہے، (حقیقۃ الوحی ص۱۷۹)

یہاں تک مسیح موعود کے بیان میں مرزا صاحب کے تین قول ہوئے ایک اصل رسالہ میں اور دو حاشیہ میں پہلے قول میں لکھا کہ مسیح موعود کے وقت میں ساری دنیا میں اسلام پھیل جائیگا دوسرے قول کا حاصل یہ ہے کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے دین اسلام کا کامل غلبہ ہوگا۔ اس کا

ہوجائے گا اُس کا وجود پایا گیا؟ ذرا منہ سامنے کرکے جواب دیجئے، اِس بیان کے
بعد خاص دین عیسوی کی نسبت کہتے ہیں کہ عیسائیت کا باطل معبود فنا ہوجائے
اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میں اپنے کو کاذب خیال
کرلوں گا۔" پہلے تمام ادیان باطلہ کے فنا ہونیکو لکھا تھا اُس میں عیسائی مذہب
کا فنا ہونا بھی آگیا تھا، مگر اُس کے بعد خاص طور پر اُس کا ذکر کرنا اِس غرض سے
معلوم ہوتا ہے کہ اِس وقت اکثر دنیا پر اُس کا غلبہ ہے اِس لئے یہ دکھایا ہے
کہ مسیح موعود کی وہ شان ہے کہ دنیا کے تمام بادشاہ اُن کے آگے سرنگوں
ہوجائیں گے، یعنی اسلام لاکر مسیح موعود کے مطیع ہوں گے، آخر جملہ بھی اِسی
مطلب کا مؤید ہے، دنیا کا اور رنگ پکڑ جانا یہی ہوگا کہ اُس سے پہلے دنیا کفر
سے بھری تھی اُس وقت مرزا صاحب کی وجہ سے اسلام سے بھر جائیگی اِس
علانیہ اور روشن دعوے کے بعد قسم کھاکر کہتے ہیں کہ اگر مسیح موعود کے مذکورہ
علامات کا ظہور میرے ذریعہ سے نہ ہو تو میں اپنے آپ کو جھوٹا سمجھ لوں گا، اِس
قسم کے بعد مرزا صاحب گیارہ برس سے زیادہ زندہ رہے اور اُنھوں نے اپنی
آنکھوں سے خوب دیکھا کہ جو علامتیں مسیح موعود کی اُنھوں نے خود بیان کی تھیں وہ
اُن میں نہیں پائی گئیں اِس لئے اُنھیں اپنے دعوے سے دست بردار ہوجانا تھا

ثبوت مرزا صاحب آیت قرآنی سے بتاتے ہیں، تیسرے قول میں لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کے وقت تمام
قومیں ایک ہی مذہب پر ہوجائیں گی، پھر اسی قول میں لکھتے ہیں کہ وحدت اقوامی کی خدمت
اسی نائب النبوۃ یعنی مسیح موعود کے عہد سے کی گئی ہے، اِس کے بعد آیت سے ثابت کرتے ہیں کہ
اللہ تعالےٰ مسیح موعود کے ذریعہ سے اسلام کو ہر قسم کے دین پر غالب کر دیگا اور ایک عالمگیر
غلبہ اُس کو عطا کرے گا،

اِس کے بعد آیت مذکورہ کی تفسیر میں اِس بات کو متفق علیہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا کام

ھ اس جملے سے
یہی مجھ کو بتانا منظور ہے کہ
مذکورہ علامات زمانہ آئندہ
وقت میں ظاہر ہونگی

مگرافسوس کہ ایسا نہین کیا بلکہ اپنے جھوٹے دعوے پر قائم رہا اس لئے بالفرض بموجب اپنے اقرار کے جھوٹے اور مفتری ہوئے، اور اب اُس مرزائی قسم کو اکیس برس ہوگئے اور تمام مرزائی دیکھ رہے ہین کہ مسیح موعود کی جو علامتین مرزا نے بیان کی تھین اُن کا ظہور کسی طرح نہ ہوا، مگر پھر بھی کذب پرستی کر رہے ہین

مہربانو! کچھ تو خیال کرو کہ جن باتون کے ظہور کا مرزا صاحب نے اپنے ذریعہ سے بیان کیا تھا اُن کا ظہور کسی طرح ہوا؟ کوئی دین باطل فنا ہوا؟ سب دیکھنے والے یہی کہین گے کہ ہرگز نہین ہوا، سب دیکھ رہے ہین کہ **یہود** اپنے دین پر بدستور ہین، مذہب **نصاریٰ** کو ترقی ہے، آریہ اور **ہنود** کا وہی زور ہے، بالفعل آرہ کا واقعہ اور ہنود کی جابجا شورش مرزا صاحب کو کیسا جھوٹا ثابت کر رہی ہے، وحدت قومی کا ظہور کہان ہوا مرزا صاحب کی وجہ سے ادیان باطلہ کے لوگ کس وقت اور کس مقام پر داخل اسلام ہوئے، یہ تو کچھ نہین ہوا، اس لئے مرزا صاحب کو اپنی قسم کو سچا کرنا اور اپنے آپ کو جھوٹا سمجھنا ضرور تھا، اور اُن کے پیروؤن کو اُنسے علٰحدہ ہونا لازم تھا، مگر اُن کی شوخ چشمی اور کذب پر دلیری اس درجہ کو پہنچ گئی تھی کہ باوجود اس اقراری ڈگری کے اپنی زبان سے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار نہین کیا اور اس مدت کے بعد چار برس سے زیادہ زندہ رہے، اب اُس میعاد کو بھی چودہ[۱۴] برس گذر گئے اور ادیان باطلہ ہلاک تو

یہ ہے کہ اُسکے ذریعہ سے ساری دنیا مین اسلام پھیل جائے اور ایک عالمگیر غلبہ اُسے حاصل ہو اور دنیا مین ساری قومین مٹ کر ایک قوم مسلمان کی رہے، اور یہ کہتے ہین کہ یہ غلبہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر ہوگا؛ اب مرزا کے مسیح موعود ماننے والے بتائین کہ اُن کے ذریعہ سے اسلام کہان پھیلا؟ ۱۲

کیا ہوتے اُنھیں ترقی ہو رہی ہے مگر اُن کے مریدین اُن کی قسم کو پورا نہیں کرتے اور اب بھی اُنھیں جھوٹا نہیں سمجھتے، مگر اس میں شبہہ نہیں کہ اُن کی قسم اُنھیں جھوٹا بتا رہی ہے اور زمانے کی حالت اُنھیں جھوٹا کہہ رہی ہے خواجہ کمال کی جھوٹی اشاعت اسلام اور مفتی محمد صادق کا سبز عمامہ لندن میں بیٹھکر کچھ کام نہیں آسکتا، اور مرزا صاحب کو سچا نہیں کرسکتا، دعوے کا زمانہ گذر گیا اور مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے ہو گئے، لندن میں بیٹھکر مسلمانوں کو فریب دینے سے مرزا صاحب سچے نہیں ہو سکتے، اور اُنھیں مسیح اور مہدی ماننے والے اور اُنہیں رسول اور نبی اعتقاد کرنے والے دونوں گروہ جھوٹے اور جھوٹے کے پیرو ہیں، اگر صداقت کا دعوے ہے تو دکھائیں کہ مرزا صاحب کے وجود سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا مسلمانوں کو بجز مضرت جانی و مالی اور نقصان دینی اور دنیاوی کے کوئی فائدہ ہوا؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں، دنیا میں جس قدر کفار تھے وہ بدستور قائم رہے چالیس کروڑ جو مسلمان کا شمار تھا مرزا صاحب نے اُن سب کو کافر کرکے کفار کا شمار بہت زیادہ کر دیا، قادیانی گروہ تو نہایت صاف طریقہ سے سب کو کافر کہتا ہے، لاہوری جماعت خواجہ کمال وغیرہ بھی کافر سمجھتے ہیں، مگر ظاہر میں انکار کرتے ہیں، ہندوستان کی تعلیم یافتہ حضرات کو خوب بیوقوف بنایا ہے، خواجہ کمال نے تو اپنے رسالہ صحیفہ آصفیہ میں صاف صاف مرزا صاحب کو نبی اور خدا کا رسول اپنی خیالمیں قرآن مجید کی آیات سے ثابت کیا ہے اور اُن کے منکر کو جہنمی ٹھہرایا ہے (صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۳۰ و ۳۱ دیکھا جائے) مگر اندنوں لاہوری امیر المومنین کا خط ایک احمدی نے دکھایا اُسمیں مرزا صاحب کا فتویٰ لکھتے ہیں اُسکا حاصل یہ ہے کہ ہمنے مسلمانونکو کافر نہیں بنایا

جس عبارت پر خط ہے اُسے مکرر دیکھئے،

مرزا صاحب کے وجود سے بجز نقصان کے کوئی نفع نہیں ہے

مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں سارے مرزائی ایک زبان ہیں البتہ علانیہ بعض فریب سے،

مگر مسلمانون نے ہمین کافر کہا اِس لئے وہ خود کافر ہوگئے، حاصل یہ کہ چالیس کروڑ مسلمان کافر ہوگئے، اب اُن کا کافر ہونا کسی وجہ سے ہو، مگر اِس مین شبہہ نہین کہ مرزا صاحب کی وجہ سے کافر ہوئے، اور اُنھین کیوجہ سے دنیا اسلام سے گویا خالی ہوگئی، نہ وہ ایسے جھوٹے دعوے کرکے مسلمانون کو فریب دیتے نہ علماے اسلام اُن کے کفر کا اظہار کرتے،

اب وہ بتائین کہ آپ کے مسیح موعود نے تو اپنا کام یہ بتاتا ہے کہ ہماری وجہ سے ساری دنیا مین اسلام کا غلبہ ہوگا، اور ایسا غلبہ بتایا ہے کہ ساری دنیا کی قومین ایک قوم یعنی مسلمان ہوجائین گی اور اِس دعوے کو قرآن مجید کی آیت سے ثابت کیا ہے، حاشیہ کا پہلا اور دوسرا قول دیکھا جائے، پھر یہ کیسا اندھیر ہے کہ مرزا صاحب مسلمانون کو کافر بنا کر اسلام کو مٹا رہے ہین اور کفر کا غلبہ دیکھا کر اپنے کو خود جھوٹا بتا رہے ہین، مگر افسوس ماننے والون پر ہے کہ یہ دیکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور آفتاب روشن کو چھپانا چاہتے ہین اور دن کو رات کہتے ہین، یہ ضمنی بات تھی اصل مدعا یہ ہی کہ مرزا صاحب نے

مسیح موعود کا کام یہ بیان کیا ہے کہ اُس کے ذریعہ سے اسلام کا غلبہ ہوگا،

دنیا کی ساری قومین مسلمان ہوجائین گی، جتنے ادیان باطلہ ہین وہ فنا ہوجائین گے اِس کے ثبوت مین چار قول نقل کئے گئے ایک پیغام صلح سے دوسرا براہین احمدیہ سے تیسرا چشمہ معرفت سے، چوتھا انجام آتھم سے ان اقوال کو پیش نظر رکھ کر پانچوان قول ملاحظہ کیجئے،

پانچوان اقرار ۔ میرا کام جس کے لئے مین کھڑا ہوا ہون یہی ہی کہ مین عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دون، اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دُون

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور شان دنیا پر ظاہر کردون

بس اگر مجھسے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں، بس دنیا مجھسے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ انجام کو، نہیں دیکھتی، اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دیکھایا جو مسیح موعود ومہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں، اور اگر کچھہ نہ ہوا اور مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ مرزا صاحب کا یہ پانچواں قول ہے جس میں وہ مسیح موعود کا کام اور اُن کی علامت بیان کرتے ہیں، مگر پہلے چاروں اقوال میں تمام دینوں کا ہلاک ہونا اور اسلام کا غلبہ ساری دنیا میں ہوجانا مسیح موعود کا کام بتایا تھا، اس قول میں خاص دین عیسوی کے ہلاک ہونے کی نسبت لکھتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں، اور اس لئے کہ بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں پہلے اقوال کو پیش نظر رکھ کر جب اس قول کو دیکھا جاوے تو نہایت صاف طور سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میری کوشش اور میرے ذریعہ سے تثلیث کے ماننے والے موحد یعنی مسلمان ہو جائیں گے، چونکہ تثلیث پرست تمام دنیا پر غالب ہوگئے ہیں ساری دنیا میں عیسائیوں کو غلبہ ہے، اُن کی سلطنت اور بادشاہت ہے اس لئے اس قول میں خاص دین عیسوی کے مٹانے کا دعوے کرتے ہیں کیونکہ اسکے بغیر مٹائے ہوئے اسلام کو غلبہ نہیں ہوسکتا، جس کا ذکر پہلے اقوال میں بار بار کیا ہے، اب اسلام کے غلبہ کی یہی صورت ہے کہ تثلیث پرست مسلمان ہوجائیں، اور تثلیث کی جگہ توحید پھیل جاوے، اسی کو مرزا صاحب حمایت اسلام اور مسیح موعود کا کام بتاتے ہیں، اور اسی کام کے پورا ہوجانے کو اپنی صداقت کا معیار قرار دیتے ہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر یہ کام میں نے

اپنی زندگی میں نہ کیا اور مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں"
اس سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کو اپنے قول کی صداقت پر کمال درجہ کا وثوق ہے، یہ بھی مدنظر رہے کہ اس قول کے پورا کرنے کے لئے کوئی شرط بھی مرزا صاحب نے نہیں بیان کی، اس کلام سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جس وقت یہ دعوی کر رہے ہیں اُس وقت تک یہ کام اُنہوں نے نہیں کیا تھا، کیونکہ پہلے وہ یہ کہتے ہیں کہ میں تثلیث پرستی کے ستون کو توڑنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں"
اس کو خاص وعام سب سمجھتے ہیں کہ کام کے لئے کھڑا ہونیکے یہی معنی ہیں کہ ابتک کام کیا نہیں ہے بلکہ کرنے کے لئے مستعد اور آمادہ ہوئے ہیں اور آخر میں شرط کے ساتھ کہتے ہیں، اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود کو کرنا چاہیئے تھا تو میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ کیا اور مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں" اس جملہ سے اظہر من الشمس ہے کہ جسوقت مرزا صاحب یہ قول لکھ رہے تھے اُس وقت تک اُنہوں نے وہ کام نہیں کیا تھا آئندہ اُس کے کرنے کا وعدہ کرتے ہیں، اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ وعدہ مرزا صاحب نے کب کیا ہے، اس کا تصفیہ حوالے سے بخوبی ہوتا ہے یعنی یہ قول ۱۹۔ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کے اخبار البدر میں چھپا ہے جس میں مرزا صاحب کے اقوال برابر چھپتے تھے، اس قول کی تائید مرزا صاحب نے اپنے الہامی اعلان سے کی ہے جس کو اُنہوں نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۵۔ مئی سنہ ۱۹۰۷ء کے آخر میں مشتہر کیا ہے اُس کی عبارت یہ ہے
میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ جب تک وہ خدمت جو اس عاجز کے

سلہ یہ عبارت اُس اعلان کے صفحہ ۱۶ و ۱۷ کے حاشیہ میں ہے، اس عبارت نے کامل طور سے فیصلہ کر دیا کہ مسیح موعود کا جو کام ہے یعنی اُس کے ذریعہ سے تمام دنیا میں اسلام کا

حصہ میں مقرر ہے پوری نہو اس دنیا سے اُٹھایا نہ جاؤں گا، کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے ٹل نہیں جاتے اور اُس کا ارادہ رک نہیں سکتا"

مرزا صاحب کو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا اس لئے اُن کے حصہ میں حمایتِ اسلام کی خدمت مقرر تھی، اور حمایت اس طریقہ سے کہ تثلیث پرستوں کو مسلمان بنائیں، مگر یہ خدمت ۱۹۰۸ء تک پوری نہیں ہوئی تھی، اور یہ بھی اس قول سے نہایت ظاہر ہو رہا ہے کہ اُس خدمت کا پورا ہونا اپنی زندگی میں بتا رہے ہیں، اور الہام الٰہی سے کہہ رہے ہیں کہ میں اپنا کام اپنی زندگی میں پورا کر دوں گا، جبتک میرا کام پورا نہ ہوگا میں ہرگز نہ مروں گا، کیونکہ یہ وعدہ الٰہی ہے، اور وعدہ الٰہی ٹل نہیں سکتا (یہ جملہ نہایت یاد رکھنے کے قابل ہے) یہ معلوم کر کے آپ یہ بھی معلوم کیجئے کہ اس قول کے کتنے دنوں بعد مرزا صاحب دنیا سے تشریف لیگئے ہیں، اور یہ وعدہ الٰہی پورا ہوا یا نہیں، مرزا صاحب کا انتقال ایسا امر نہیں ہے جس کی تاریخ و سن مشتہر نہ ہوا ہو، ۹۔مئی ۱۹۰۸ء میں جناب والا عالم برزخ میں بھیجے گئے یعنی مذکورہ اعلان میں جو وعدہ الٰہی ہوا ہے اُس کے پورے ایک سال کے بعد مرزا صاحب دنیا سے اُٹھا لئے گئے، اب اس ایک سال میں مرزا صاحب کا کوئی کارنامہ ایسا دیکھا سکتا ہے جس سے اسلام کو غلبہ ساری دنیا میں ہو گیا ہو، **اے مرزائی احمدیو!** کیا اس کا جواب کچھ دے سکتے ہو؟ مگر تمہارا کانشنس، اور

پھیل جانا وہ مرزا صاحب کی زندگی میں پورا ہو جائے گا، مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ پورا نہوا اور ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود کی جو علامت انہوں نے بیان کی وہ اُن میں نہیں پائی گئی، اور اپنے قول سے جھوٹے ثابت ہوئے ۱۲

معائنہ کیساتھ دلی حالت بے اختیار کہیگی کہ اس کا کوئی جواب نہین ہو سکتا اور مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے ثابت ہوتے ہین، اس لئے خیر خواہانہ مین دریافت کرتا ہون کہ آپ اپنے مرشد کے ارشاد کے بموجب اُن کے جھوٹے ہونے پر گواہی کیون نہین دیتے، اس مین آپ کو کیا عذر ہی، جس طرح آپ نے اُن کے کہنے سے اُنھین مسیح موعود مانا تھا اسیطرح اُن کے کہنے سے اُنھین جھوٹا ماننا آپ کو ضرور ہے، آٹھ نو برس سے آپ کانون مین تیل ڈال کر مُہر بدہان کیون بیٹھے ہین، کیا مرنا نہین؟ مین یہ تو نہین کہتا کہ آپ علمائے حقانی کی کسی دلیل کو ملاحظہ کرین مین تو آپ کے مرشد ہی کے قول کو پیش کر رہا ہون، اور کہتا ہون کہ اسے مانئے اور اپنی آیندہ کی حالت کو یاد کر کے خدا سے ڈریئے، اور جھوٹے سے علیحدہ ہو جیئے، طاغوت سے علیحدہ ہونا ایمان باللہ سے مقدم ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے، وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى، یعنی جو طاغوت سے علیحدہ ہوا اور اللہ تعالی پر ایمان لایا اُس نے مضبوط رسی تھامی، اس آیت مین ایمان باللہ سے پہلے طاغوت سے علیحدہ ہونے کا ارشاد ہے، اس کے بعد مین یہ چاہتا ہون کہ اس اعتراض کے جواب مین جو آپ کو دھوکا دیا گیا ہے، اُس کا ازالہ بھی صاف طور سے کر دون، تثلیث پرستی کے ستون توڑنے کی حقیقت آپ سے یہ بیان کی جاتی ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید سے مسیح کی موت خوب ثابت کر دی ہے اس لئے صلیب پرستی کا ستون ٹوٹ گیا افسوس ایسے عقل و فہم پر کہ ایسے غلط جواب سے آپ کی تسکین ہو جاتی ہے اور ذرا بھی تامل نہین کرتے، افسوس!

اول تو یہ نہین دیکھتے کہ مسیح علیہ السلام کی موت تو مرزا صاحب نے ازالۃ الاوہام مین ثابت کی ہے، یہ رسالہ مرزا صاحب کے اوائل تصانیف مین ہے اور ۱۸۹۱ء مین مشتہر ہوا ہے، اور مرزا صاحب کا یہ قول کہ مین عیسی پرستی کے ستون کو توڑنے کے لئے کھڑا ہوا ہون، سنہ ۱۹۰۶ء کے آخر کا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس سن تک وہ ستون ٹوٹا نہین تھا، بلکہ توڑنے کے لئے مستعد ہوئے تھے، اور مسیح کی موت ثابت کئے تو پندرہ برس گذر گئے، اب اُس کے لئے مستعد ہونا چہ معنی دارد، بیان سابق پر پھر غور کیجئے، اس قول کے بعد اُن کے الہامی اعلان سے یہ بھی ثابت کر دیا گیا کہ اپنے مرنے سے ایک سال قبل تک اُنہون نے کچھ نہین کیا تھا آئندہ کرین گے اس لئے یہ جواب مرزا صاحب کے الہام سے غلط ثابت ہوا

دوسرے یہ کہ موت ثابت کرنے سے عیسائیون کی تثلیث باطل نہین ہو سکتی، کیونکہ مرزا صاحب نے اگر موت ثابت کی تو قرآن شریف سے کی، پھر اس سے عیسائیون پر کیا الزام ہوا، عیسائی قرآن کو کب مانتے ہین، جو اُس کے مضمون سے اُنہین الزام ہو سکے اور اس الزام سے اُن کی صلیب کیونکر ٹوٹ گئی، کیا قلم کے گھس گھس کرنے سے صلیب ٹوٹ سکتی ہے، ذرا شرم کرنا چاہئے صلیب ٹوٹنے کا مطلب تو اس سے پہلے خود مرزا صاحب نے اپنے متعدد اقوال مین بیان کر دیا ہے اُنھین مکرر دیکھو،

تیسرے یہ کہ موت کے ثبوت سے اُن کی تثلیث باطل نہین ہو سکتی، آپ اُنکی تثلیث کو نہین سمجھتے، عیسائی جس طرح خدا تعالیٰ کی ذات کو ازلی اور ابدی اعتقاد کرتے ہین اسی طرح تثلیث کو بھی سمجھتے ہین

حضرت مسیح کا جسمانی وجود تو اُنیس سو برس سے ہوا، اور تثلیث کا وجود اُنکے خیال میں ہمیشہ سے ہے، یہ نہیں ہے کہ جس وقت سے اُن کے جسم کا وجود ہوا اُس وقت سے تثلیث قائم ہوئی، اب اگر اُنھیں جسمانی موت آجائے تو اُنکی تثلیث اُسی طرح قائم رہیگی جس طرح ۱۹۱۸ء سے پہلے قائم تھی، کیونکہ اگر موت آئی تو جسم کو آئی، روح کو نہیں آئی، عیسائی حضرت مسیحؑ کی روح کو خدا یا خدا کا جز کہتے ہیں جسم کو نہیں کہتے، وہ روح جس طرح حضرت مسیح کے پیدا ہونے اور دنیا میں ظاہر ہونے سے پہلے موجود تھی، اور اُن کے نزدیک خدا کا جز تھی، ویسے ہی اُن کے جسم کے فنا ہونے کے بعد بھی اُن کے خیال میں باقی رہے گی اور تثلیث جیسے اُن کے پیدا ہونے سے پہلے اُن کی روح کی وجہ سے تھی اُن کے مرنے کے بعد بھی اُن کے خیال میں قائم رہیگی، اُن کی پیدائش سے پہلے اور مرنے کے بعد میں کوئی فرق نہیں ہے، پھر اُن کی موت ثابت کرنے سے صلیب پرستی کا ستون کیسے ٹوٹ جائے گا، یہ نہایت ظاہر بات ہے، مگر مرزائیوں کی عقل پر ایسا پردہ پڑا ہے کہ اُنھیں نہایت روشن بات بھی نہیں سوجھتی،

اے عزیزو، اس پر یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محض ہدایت، اور گمراہی سے بچانے کے لئے ایک کاذب کے کذب کو اُسی کے علانیہ اقرار دسے ظاہر کر دیا، اب اس پر بھی توجہ نہ کرنا بہت زیادہ موجب عتاب الٰہی ہوسکتا ہے اس پر غور کرو، اس قول میں مرزا صاحب نے دو دعوے کئے ہیں ایک یہ کہ بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤنگا دوسرے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و شان دنیا پر ظاہر کردوں گا، پہلے دعوے کا جھوٹا ہونا تو بخوبی ظاہر ہوگیا کہ انہوں نے توحید کہیں نہیں پھیلائی بلکہ چالیس کروڑ موحدوں کو کافر

بنا دیا، اب دوسرے دعوے کی حالت معلوم کیجئے جس سے کامل یقین ہو جائیگا
کہ مرزا صاحب نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مذمت و منقصت کی ہے
مگر اس کے ساتھ جھوٹے دعوے کرکے مسلمانوں کو فریب بھی دیا ہے،

مرزائی اقوال سے حضرت سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والثنا کی مذمت،

مرزا صاحب شاعر بھی تھے اس لئے ابتدا میں حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کی ہے جس طرح شاعر کیا کرتے ہیں، اور خیالی معشوق کی دلربائی بیان کرتے ہیں، اگرچہ ان کے دل کیسے ہی سخت ہوں، اور عشق و محبت کی بو بھی ان کے دل میں نہ ہو، اس کی صداقت مرزا صاحب کی باتوں سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی منقصت اور اپنی تعلی مختلف طور سے کی ہے، یہاں چند اقوال نقل کئے جاتے ہیں،

پہلا قول:- مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ جس نے مجھے نہ مانا وہ کافر اور جہنمی ہے، اس کی تشریح مرزا محمود نے اپنے رسالہ حقیقۃ النبوۃ میں کی ہے وہاں دیکھئے، اس دعوے سے کمال منقصت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح ثابت ہوئی کہ امت محمدیہ کے کروڑوں افراد جو آپ کو مان کر آپ کے طفیل سے جنت کے مستحق ہو چکے تھے تیرہ سو برس کے بعد اُن کا غلام یہ کہتا ہے کہ میری وجہ سے وہ سب جہنمی ہو گئے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماننا اُن کے کام نہ آیا، یہ کیسی عظیم الشان منقصت ہے کہ سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والثنا جن کی خاص صفت اللہ تعالےٰ رحمۃ للعالمین قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے اُن کی اُمت اُن کے

جال نثار جہنم میں ڈالے جائیں، اور ارشاد خداوندی اور عظمت نبوی پامال کردی جائے، یہی اظہار عظمت وشان حضرت محبوب رب العالمین ہے (استغفر اللہ)

دوسرا قول:- تتمہ حقیقۃ الوحی - میں خدا کی قسم کھا کر دعوے کرتے ہیں کہ اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہونچتے ہیں، اور اخبار البدر مطبوعہ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء میں لکھتے ہیں کہ جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے زیادہ ہیں، اور کوئی مہینہ نشانوں سے خالی نہیں گزرتا۔ اسمیں درپردہ یہ کہتے ہیں کہ میری عظمت وشان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حصہ سے بھی زیادہ ہے، کیونکہ تحفہ گلرویہ صنہ میں لکھتے ہیں، کہ تین ہزار معجزے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے ان دونوں قولوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اپنے معجزات کو سو حصے زیادہ بیان کرتے ہیں، اب سمجھنے والے سمجھ لیں کہ یہ کیسی تحقیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرزا صاحب نے کی ہے کہ ایک غلام جس کے جھوٹ وفریب کا انبار دکھا دیا گیا ہے، وہ اپنی عظمت کو سو حصے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے بیان کرتا ہے اس سے زیادہ کسر شان اور کیا ہوگی،

تیسرا قول حقیقۃ الوحی صـ۹۹ میں دعوے کرتے ہیں کہ مجھے الہام خداوندی ہوا، لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی مرزا کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان وزمین اور جو کچھ اُس میں ہے کچھ پیدا نہ کرتا اسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیاے کرام اور اولیائے عظام

آئے اور اُنھیں مراتب عالیہ عنایت ہوئے، یہ سب مرزا صاحب کے طفیل سے ہوا، تمام انبیاء اور اولیاء مرزا صاحب کے طفیلی اور ذلہ ربا ہیں اس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں، (نعوذ باللہ)

بھائیو! حضرت سرور انبیا کی عظمت وشان کو ملاحظہ کرو اور مرزا کی اس ہتک اور بے وقعتی کو دیکھو کہ ایک ادنے غلام ہو کر سرور دوجہاں علیہ صلوات الرحمن کو اپنا طفیلی کہتا ہے، اور پھر دعوے کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان ظاہر کروں گا، یہ کیسا علانیہ جھوٹ اور ناواقفوں کو فریب دینا ہے، اس قسم کے آٹھ اقوال رسالہ دعوے نبوت مرزا میں لکھے گئے ہیں، ناظرین اُس میں ملاحظہ کریں،

بیان مذکور سے مرزا صاحب کی مسیحیت کا تو کامل طور سے خاتمہ ہو گیا، اور پورے طور سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے، اب اُن کی مہدویت کا خاکہ اُڑنا بھی ملاحظہ کر لیجئے، اس دعوے کے ثبوت میں جو اُنھوں نے آسمانی نشان کا بہت غل مچایا تھا اُسے تو دوسری شہادت آسمانی نے خاک میں ملادیا، اور ثابت کر دیا کہ وہ اپنے بیان سے بالیقین جھوٹے اور سخت فریبی ہیں، یہاں میں اُن کا ایک علانیہ فریب اور ایک وہ قول نقل کرتا ہوں جس میں اُنھوں نے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کیا ہے مرزا صاحب کے اس آسمانی نشان کی بنیاد ایک موضوع اور جھوٹی روایت ہے جس کا جھوٹا ہونا پورے طور سے ثابت کر دیا گیا ہے (دوسری شہادت آسمانی صفحہ ۵۵ و ۵۶ ملاحظہ ہو)

اب اس جھوٹی روایت کی صحت میں ضمیمہ انجام آتھم اور حقیقۃ الوحی میں بڑا زور لگایا ہے، مگر صرف علانیہ مغالطہ اور صریح فریب کے

اُس کی صحت ہرگز ثابت نہیں کر سکے، اہل علم اور فہمیدہ حضرات ملاحظہ کریں

کہ اُس معمولی گہن ہو جانے کے بعد مختلف طور سے یہ لکھا ہے کہ حدیث کی

صحت کو معائنہ نے ثابت کر دیا، کہیں کہتے ہیں کہ حدیث نے اپنی صحت

کو آپ ظاہر کر دیا، کہیں لکھتے ہیں کہ حدیث کی صحت کو چشم دید نے ثابت

کر دیا، اب اِس میں زبردستی اور ابلہ فریبی کو دیکھا جائے کہ

تیرہ سو برس کے بعد معائنہ اور چشم دید سے حدیث کی صحت کیونکر ثابت ہو سکتی

ہے اہل دانش غور فرمائیں کہ معائنہ اگر ہوا تو معمولی گہنوں کے

اجتماع کا ہوا، یہ فرمائیے کہ یہ کس نے معائنہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم نے ان گہنوں کو امام مہدی کا نشان فرمایا ہے اس کا معائنہ تو وہی کر سکتا

ہو جس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معائنہ کیا ہو اور عالم بیداری

میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا ہو، اور اس روایت کو بیان فرماتے سنا ہو

بغیر اس کے روایت کی صحت کا معائنہ بتانا صریح فریب نہیں تو کیا ہے، البتہ

اب ہم بآواز بلند کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کے دجل و فریب کو اُن کی رسائل

کے معائنہ نے دیکھا دیا اور چشم دید نے ثابت کر دیا کہ وہ علانیہ فریب دے

رہے ہیں، جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے، اور مرزا صاحب کے فریب کا معائنہ ہے

یہ تو اُن کا فریب تھا، اب اُن کے دوسرے فریب کے ساتھ اُنکی اقراری

ڈگری بھی ملاحظہ کیجئے جس سے ظاہر ہو جائے کہ جس طرح وہ اپنے پختہ اقرار سے

مسیح موعود نہیں ہو سکتے بلکہ اپنے اقرار سے جھوٹے ہیں اسی طرح وہ مہدی بھی

نہیں ہو سکتے بلکہ اپنے اقرار سے اِس دعوے میں بھی جھوٹے ہیں وہ اقرار ملاحظہ ہو

چھٹا اقرار ۔ ضمیمہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں، اگر یہ ظالم مولوی اِس

قسم کا خسوف و کسوف کسی اور مدعی کے وقت میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں

اس سے بیشک میں جھوٹا ہو جاؤں گا" اس قول میں مرزا صاحب اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرتے ہیں، مگر اس شرط کے ساتھ کہ ۱۳۱۲ھ سے پہلے اس قسم کا خسوف و کسوف ہوا ہو، یعنی رمضان کے ۱۳- اور ۲۸- کو اور ان گہنوں کے وقت کوئی مدعی مہدویت و نبوت بھی ہوا ہو

اب تمام مرزائیوں کی جماعت سے دریافت کیا جاتا ہے کہ آپ کے مرشد نے ایک جھوٹی روایت کے سچا بنانے میں فریب دیا، پھر اس کے مطلب کے بیان کرنے میں عوام کو فریب دیا، اِن فریبوں کی بنیاد روایت کے الفاظ سے ہو سکتی ہے، مگر مدعی کی شرط یعنی گہنوں کے وقت کوئی مدعی بھی ہو اُس وقت یہ گہن مہدی کی علامت ہو سکتے ہیں، اور اگر کوئی مدعی اُس وقت نہ ہو تو یہ معمولی گہن ہیں، مہدی کی علامت نہیں ہیں، یہ کسی لفظ سے ثابت نہیں ہوتا اگر کوئی مدعی ہے تو بتائے جن حدیثوں سے مہدی کا آنا ثابت کیا جاتا ہے اُن میں تو ایسی علامتیں اُن کی بیان ہوئی ہیں کہ اُنھیں دعوی کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی، بلکہ وہ اپنے کو چھپانا چاہیں گے مگر اُن کے چہرے کے قدرتی انوار مسلمانوں کے دلوں کو ایسا ہی کھینچیں گے جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے، پھر انہیں دعوے کی کیا ضرورت ہوگی، رسالہ البرہان دیکھو، یہی وجہ ہے کہ اس روایت میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس سے صراحتہً یا اشارةً یہ قید ثابت ہوتی ہو، اس لئے یہ قطعی بات ہے کہ اس روایت میں مرزا صاحب کا یہ یقینی تیسرا افترا ہے، اس کے بعد راقم اُن کی اقراری ڈگری کی شرط پورا کرنے کے لئے جو اکہ پیش کرتا ہے ملاحظہ ہو،

دوسری صدی کے شروع یعنی ۱۲۰ھ میں طریف مدعی مغرب میں ہوا اور ۱۲۷ھ میں اُس کا بیٹا صالح مدعی ہوا، اور اُن دونوں کے

وقت میں اسی طرح کے گہن ہوئے، بلکہ صالح کے وقت میں دو مرتبہ ہوئے
جس طرح مرزا صاحب کے وقت میں دو مرتبہ ہوئے اور چوتھی صدی ہجری
میں ابو منصور عیسٰی مدعی ہوا، اُس کے عہد میں اسی طرح کے گہن ہوئے
دوسری شہادت آسمانی میں اس کی تفصیل اور تحقیق ملاحظہ کرکے مظلوم
مرزا کے پیرو مرزا صاحب کے اِس قول پر ایمان لائیں، اور اسمیں شک
نہ کریں، یعنی یقیناً سمجھیں کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے، کیونکہ اُنسے پہلے
کئی مدعی ایسے گذرے ہیں جن کے وقت میں گہنوں کا اجتماع اُسی طرح ہوا
جس طرح مرزا صاحب کے وقت میں ہوا، البتہ اِس کے سمجھنے کے لئے کچھ
علم ہیئت کے جاننے کی بھی ضرورت ہے، کہیں غصہ میں آکر حواس باختہ
نہ ہو جائیے گا، دوسری شہادت آسمانی کے ساتھ رسالہ عبرت خیز بھی
دیکھ لیجئے گا، اُس میں بھی اُن مدعیوں کا ذکر ہے، اور تاریخ پر زیادہ نظر
وسیع کرنے سے اور نظیریں بھی ملیں گی،

یہانتک چھ قول مرزا صاحب کے نقل کئے گئے، اِن قولوں نے دو طرح
سے مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کیا، ایک یہ کہ مسیح موعود کا جو کام خود
مرزا صاحب نے بیان کیا تھا وہ اُنہوں سے ہرگز نہیں کیا اور جو علامتیں
اُنہوں نے مسیح موعود کی بیان کیں وہ اُن کے وقت میں نہیں پائی
گئیں، مثلاً متفق علیہ یہ بات بتائی ہے کہ اُس وقت تمام دنیا میں
اسلام پھیل جائے گا، اور ادیان باطلہ ہلاک ہو جائیں گے نہایت
ظاہر ہے کہ اِن دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں پائی گئی اسلئے
اُنہیں کے قول سے اُن کا دعوے غلط ہوا، اور دوسرے یہ کہ
اُنہوں نے خود کہا کہ اگر صلیب پرستی کے ستون کو نہ توڑ دوں اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ظاہر نہ کردں تو جھوٹا ہوں، اور ثابت کر دیا گیا کہ ان دونوں کاموں میں سے انہوں نے کچھ نہیں کیا، بلکہ حضرت سرور انبیاء علیہ السلام کی نہایت تحقیر کی، اور مخالفین اسلام سے تحقیر کرائی، اس لئے وہ اپنے کامل اقرار سے جھوٹے ہوئے اس کا کوئی جواب نہیں دلیسکتا، اور ہرگز نہیں دلیسکتا،

اب اُن کے وہ اقوال نقل کئے جاتے ہیں جن سے اقراری جھوٹے ہونے کے علاوہ قرآن مجید کے نصوص قطعیہ اور آیات صریحہ اُن کے جھوٹے ہونے کے شاہد ہیں، منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی یقیناً جھوٹی[ف۱] ہوئی، اور اُس کے ساتھ کم سے کم دس بارہ پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں جس کا ثبوت قطعی طور سے فیصلہ آسمانی کے پہلے حصہ میں اور تیسرے حصہ میں دیا گیا ہے، یہ وہ پیشین گوئی ہے جس کے جھوٹی ہونیسے مرزا صاحب نے دنیا پر ثابت کردیا کہ اللہ تعالے کا پختہ اور قطعی وعدہ جھوٹا ہو گیا اور وعدہ

ف۱ اس پیشینگوئی کا اشتہار مرزا صاحب نے ۱۸۸۸ء کے شروع سے دینا شروع کیا تھا اور متعدد اشتہاروں میں اسکا غل مچایا تھا اور ازالہ اوہام میں اسکا ذکر اُن الہامی الفاظ سے کیا ہے جن سے بالیقین ثابت ہوتا ہے کہ یہ وعدہ ایسا پختہ اور حتمی ہے کہ بغیر پورا ہوئے ٹل نہیں سکتا، وہ الفاظ ملاحظہ ہوں،

(۱) احمد بیگ کی دختر کلان انجام کار تمہارے نکاح میں آئیگی

اس میں لفظ انجام کار پر نظر رہے

(۲) لوگ کوشش کرینگے کہ ایسا نہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا

اس جملہ میں لفظ آخر کار مدنظر رہے

(۳) خدا تعالیٰ ہر طرح سے اُس کو تمہاری طرف لائیگا

اس جملہ میں لفظ ہر طرح پر غور کیجئے

ہی جھوٹا نہیں ہوا۔ بلکہ اُس کا فریبی بنایا عاجز ہونا ظاہر ہو گیا، کیونکہ مدتوں ایسا قطعی وعدہ کرتا رہا اور کہتا رہا کہ ضرور پورا کروں گا، کوئی اُسے روک نہیں سکتا، اور پھر پورا نہ کیا، یا یوں کہو کہ پورا نہ کر سکا۔ اِس پیشنگوئی کے ساتھ احمد بیگ کے داماد والی پیشین گوئی بھی جھوٹی ہوئی، یعنی ڈھائی برس کے اندر اُس کے مرنے کی پیشین گوئی کی تھی، مگر اُس میں وہ نمبر اُس کے بعد بہت جھوٹی باتیں بنائیں، حضرت یونس پر جھوٹی پیشینگوئی کا افترا کیا، اور اپنے مریدوں کو دام میں رکھنے اور مسلمانوں کا منہ بند کرنے کے لئے دوسری پیشین گوئی انجام آتھم کے ص ۳۱ مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں اِس طرح کی،

ساتواں اقرار۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشین گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اُس کی انتظار کرو، اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہ ہو گی۔ اور میری موت آجائیگی، اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالےٰ ضرور اِس کو بھی ایسا ہی پورا کر دے گا، جیسا کہ احمد بیگ

(۴) اور ہر ایک روک کو درمیان سے اُٹھا دے گا

(اِس میں مرزا صاحب کی شرط بھی آگئی اور وعید کا ٹلنا بھی آگیا اور معلوم ہوا کہ اگر شرط وغیر کی روک بھی تو وہ بھی دور ہو جائیگی)

(۵) اور اِس کام کو ضرور پورا کرے گا، کوئی نہیں جو اِس کو روک سکے،

(اِس الہامی جملہ نے کامل فیصلہ کر دیا کہ منکوحہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئیگی، کوئی شے سے روک نہیں سکتی،)

یہاں پانچ جملے نقل کئے گئے ہر ایک جملہ میں ایسا لفظ ہے جس سے حتمی طور سے وعدہ الٰہی ثابت ہوتا ہے کہ انجام کار منکوحہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئیگی مگر یہ وعدہ پورا نہ ہوا اور بموجب نص قطعی لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ کے مرزا صاحب یقیناً جھوٹے ثابت ہوئے ہم صرف اِس کے جواب کے لئے ہزار روپیہ دیں گے

ف یعنی مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی ... [illegible] ... حضرت یونس ... [illegible] ... پیشینگوئی ... [illegible] ... اِس نص قطعی کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں اور جھوٹی باتیں بناتے ہیں ۱۲

اور آتھم کی پیشینگوئی پوری ہوگئی، اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے (یہانتک کہ بعض پیشینگوئیوں میں دنوں کے سال بنائے گئے ہیں) جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے اُسے روک نہیں سکتا۔" انتہی بلفظہ،

یہ مرزا صاحب کا بعینہ قول ہے اس میں چار جملوں پر میں نے ہندسہ دیا ہے، اِن میں پہلے اور چوتھے قول میں قطعی طور سے وہ ظاہر کرتے ہیں کہ محمدی کے شوہر کا میرے سامنے مرنا خدا کے علم میں قرار پا چکا ہے اُسکے خلاف نہیں ہو سکتا، اور کوئی سبب ایسا نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے اُس کی موت رک جائے اور میرے سامنے وہ نہ مرے کیونکہ پہلی اُسے تقدیر مبرم کہا ہے اور تقدیر مبرم اُسی کو کہتے ہیں جس کا ہونا علم الٰہی میں قطعاً قرار پا چکا ہو، یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ اس کے معلوم کرنے میں انبیا کو غلطی نہیں ہو سکتی، البتہ اولیاء اللہ کو ہو سکتی ہے (مکتوبات امام ربانی دیکھا جائے) یعنی یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شے کے ہونے کو اولیاء اللہ تقدیر مبرم سمجھیں، مگر درحقیقت وہ تقدیر مبرم نہ ہو، مگر جو خدا کا رسول ہے وہ تقدیر مبرم کسی واقعہ کو اُسی وقت کہیگا جس وقت خدا تعالیٰ نے اُسے اطلاع دی ہوگی، اسلئے اس کے بیان میں غلطی نہیں ہو سکتی، اگر ایسے بیان میں رسول غلطی کرے تو اُسکی تمام باتوں سے یقین و اعتبار جاتا رہے اور اس کو اجتہادی غلطی سمجھنا سخت جہالت ہے اور علمائے محققین تو یہ لکھتے ہیں کہ انبیاء سے اجتہادی غلطی بھی نہیں ہوتی (شفا ملاحظہ ہو) اور چوتھے جملہ میں تو مرزا صاحب نے نہایت صاف طور سے کہا ہے کہ اس بات کا ظہور خدا کی طرف سے ٹھہر چکا ہے اُس کا ہونا ضرور ہے اب اگر مرزا صاحب کو

سچا مانا جائے تو بالضرور خدائے پاک کو جھوٹا اور وعدہ خلاف اور فریب دہندہ
کہنا ہوگا، یا ماننا ہوگا، کہ وہ عالم الغیب نہ تھا عاجز تھا، کُن فیکون کا اختیار
اُسے ہرگز نہ تھا، اور مرزا صاحب کو کُن فیکون کا اختیار دینا اور محمدی کا نکاح
آسمان پر کر دینا مرزا صاحب کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ایک فریب تھا، کیونکہ
مختلف طریقے سے وعدہ کی پختگی بیان کی مگر وہ پورا نہ کیا، اب اہل اسلام ملاحظہ
فرمائیں کہ مرزا صاحب کو سچا ماننے سے خدائے پاک پر اتنے الزامات آتے ہیں
اب جس کا ایمان خدائے تعالیٰ پر اتنے عیوب قبول کرے وہ مرزا صاحب
کو مانے، مگر مشکل یہ ہے کہ مرزا صاحب اسی قول میں اپنے صدق و کذب کا
معیار بیان کرتے ہیں اور اُس معیار سے وہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں، اس کا حاصل
یہ ہوا کہ مرزا صاحب اور اُن کا ملہم خدا دونوں اُن کے اقوال سے جھوٹے
ٹھہرے وہ معیار دوسرے جملہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ احمد بیگ
کا داماد میرے سامنے نہ مرے بلکہ میں اُس کے سامنے مرجاؤں
اور اپنے سچے ہونے کا یہ معیار بتاتے ہیں کہ اُس کی موت کی پیشین گوئی
اسی طرح پوری ہو جس طرح احمد بیگ اور آتھم کی پوری ہوئی یعنی وہ میرے
سامنے مرے، مدعی نبوت کا اس طرح کہنا اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ خدا کی
طرف سے اُسے یقینی علم دیا گیا ہو، مگر اس زور و شور کے دعوے کے بعد
دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کا داماد مرزا صاحب کے سامنے نہیں مرا، بلکہ
مرزا صاحب کو مرے ہوئے آٹھ برس ہوگئے اور وہ ابتک زندہ ہے
اس لئے مرزا صاحب کی یہ پیشین گوئی بھی جھوٹی ہوئی، اور وہ اپنے قطعی
اور یقینی اقرار سے جھوٹے ثابت ہوئے اور جو اپنے جھوٹے ہونے کی معیار
انہوں نے بیان کی تھی اُسی کے بموجب وہ کاذب قرار پائے، اور جو الہام ہونے

اپنے سچے ہونے کی معیار بیان کی تھی وہ اُن مین نہین پائی گئی اس لئے دو طرح
سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے، اور معلوم ہوا کہ اس زور سے اُس کی موت کی
پیشین گوئی کرنا اور اُسے علم الٰہی بتانا محض لوگون کو فریب دینے کی غرض سے
خدا پر افترا کیا تھا، اور خیال کر لیا تھا کہ اگر اس کا ظہور ہو گیا تو ہزارون مسلمان
میرے اوپر ایمان لے آئین گے، اور اگر مین مرگیا تو جس طرح مین نے اپنی زندگی
مین بہت سی پیشین گوئیون کے جھوٹے ہونے مین باتین بنائی ہین اور میرے
ماننے والے میرے ماننے سے ہٹے نہین اسی طرح میرے بعد بھی ہوگا مگر اُسے
خوب سمجھ لینا چاہئے کہ نبی کی تو بڑی شان ہے خدا تعالے اپنے کسی مقبول
بندے کو بھی ایسا جھوٹا ہرگز نہین کرتا، اس لئے مرزا صاحب خدا کے مقبول
بندے ہرگز نہ تھے، بلکہ جھوٹے، مفتری، فریب دینے والے اس قول سے
ثابت ہوئے اس کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہے، دیکھا جائے کہ اُن کے
تمام مریدین جواب سے عاجز ہین، اب جو اُن مین زیادہ پاجی ہین وہ بزرگون
کو نائبان رسول کو گالیان دیکر خواب وخیال کو اپنا متمسک بنا کر اپنے جہلا
مین پھیلاتے ہین اور اُنھین جہنم کی راہ پر قائم رکھتے ہین، مگر الحمد للہ ہمارے
دعوے کی بنیاد کوئی خواب وخیال نہین ہے، بلکہ تمہارے نبی کے اقوال ہین
آنکھین کھول کر دیکھو،

اسی قول کی تائید اور مذکورہ پیشین گوئی کی صداقت کا اظہار مرزا صاحب
دوسرے قول سے کرتے ہین اور قدرت خدا اُن کے جھوٹے ہونے کے
دلائل مختلف طریقون سے خلق پر ظاہر کرتی ہے اور اُن کے جھوٹ کو آفتاب
کیطرح چمکا کر یہ دکھاتی ہے کہ دنیا مین ایسے انسان بھی ہین کہ دیکھتے ہوئے
آفتاب نیمروز کو نہین دیکھتے، مرزائیون کا یہی حال ہے،

آٹھواں اقرار:- جس سے مرزا صاحب کے کذب کا فیصلہ ہوتا ہے، یہ ہے

بقلم جلی لکھتے ہیں، یاد رکھو کہ اس پیشینگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ اے احمقو، یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں، (۱) یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے؛ (۲) وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں (۳) وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴)

آخر کے تین جملوں پر خوب نظر رہے، جو مرزائیوں کی ساری باتوں کو غلط بتا کر مرزا صاحب کو یقینی جھوٹا ثابت کرتے ہیں، اس قول میں مرزا صاحب احمد بیگ کے داماد کی پیشینگوئی کے پورا ہونیکو دوسرے طریقہ سے نہایت زوردار الفاظ میں بیان کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اگر یہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا اس سے پہلے قول میں تو یہ کہا تھا کہ اگر وہ میرے سامنے نہ مرے تو میں جھوٹا ہونگا، یہاں اپنی برائی میں ترقی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر وہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا جھوٹا ہونے سے ہر بد سے بدتر ہونا نہایت سخت ہے اور مرزا صاحب کے لئے یہ جملہ زیادہ مناسب ہے، اور اس علام الغیوب حکیم نے اس جملہ کا مصداق انھیں ایسا ٹھہرایا کہ جائے دم زدن نہ رہی، کیونکہ مرزا صاحب کو احمد بیگ کے داماد کے سامنے موت دی اور اُن کی پیشین گوئی کو پورا نہ کیا، یہاں اس پیشینگوئی کے پورا ہونیکے وثوق پر اُس وعید کی پیشینگوئی کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں، مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ وعدہ الٰہی بہ نسبت وعید کے زیادہ قابل [illegible] اُس کے پورا ہونے پر انہیں زیادہ اطمینان ہوگا کیونکہ [illegible] جاسکتے ہیں تو مرزا صاحب کا بڑا زور ہے مختلف طور سے انہوں نے

مرزا صاحب کی تکذیب [illegible]

اِس کا دعویٰ کیا ہے مگر وعدے میں بھی اُن کے داہنے فرشتہ یہ کہہ چکے ہیں یَعِدُ وَلَا یُوفِی، یعنی اللہ تعالیٰ کسی وقت وعدہ پورا نہیں کرتا، اِس لئے مرزا صاحب اِس وعید کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں یعنی اُن وعدوں میں نہیں ہے جنھیں اللہ تعالیٰ پورا نہیں کرتا، اور وہ جھوٹے ہو جاتے ہیں بلکہ یہ سچا وعدہ ہے ضرور پورا ہوگا، کوئی شرط وغیرہ اُسے روک نہیں سکتی،

بہرحال اِس پیشینگوئی کے پورا ہونے پر مرزا صاحب کو نہایت وثوق ہے اور کوئی چون وچرا کی جگہ باقی نہیں ہے، مگر اُن مرزائی مولویوں پر افسوس ہے کہ باوجود اِن اقوال کے پھر بھی یہ کہدیتے ہیں کہ پیشینگوئی شرطی تھی وہ اپنی عاجزی اور خوف کی وجہ سے نہ مرا، اِس لئے پیشینگوئی پوری نہ ہوئی، اے دل کے اندھو دیکھو کہ تمھارے مرشد کس زور سے اُس کے مرنیکو خدا کا سچا وعدہ بیان کرتے ہیں اور یہ معلوم کرلو کہ اللہ تعالیٰ جس وعدہ کو یا وعید کو اپنے رسول کے زبان سے کہلاتا ہے وہ ضرور پوری ہوتی ہے وہ رونے اور خوف سے اور توبہ واستغفار سے ہرگز نہیں ٹلتی، اور یہ خیال کہ اعمال حسنہ اور توبہ واستغفار سے بلا ٹلجاتی ہے یہ ہوتا ہے مگر اِس کو وعید نہیں کہتے، اِس کو وعید کہنا جہالت یا فریب ہے وعید وہ ہے جو خدا کا رسول بالہام الٰہی کسی خاص شخص کو یا کسی قوم سے کسی عذاب کا وعدہ کرے کہ تجھپر یہ عذاب آئے گا، یعنی تو فلاں وقت مرے گا، یا تجھپر یہ آفت آئے گی تو اُس وقت اُس کا مرنا اور اُس آفت کا آنا ضرور ہے اگر ایسا نہ ہو تو اُس رسول کی بات پر ہرگز اعتبار نہ رہے اِسی وجہ سے قرآن مجید میں بہت جگہ ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی ہرگز نہیں کرتا، اِس میں وعدہ اور وعید دونوں شامل ہیں،،

اِس سے پہلے جو آیت منقول ہوئی اُس میں خاص

قرینہ وعید کا زیادہ ہے جس میں صاف مذکور ہے کہ ایسا گمان وخیال بھی کوئی نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے وعید کرے اور پوری نہ ہو، یعنے ایسا نہیں ہو سکتا،

اب یہ بھی معلوم کر لینا چاہیئے کہ اصل پیشین گوئی مرزا صاحب نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں کی ہے اور یہ قول جو میں نے ضمیمہ انجام آتھم سے نقل کیا ہے یہ اس کے دس برس کے بعد کا ہے، کیونکہ اس رسالہ کے آخر میں سلام کے بعد ۲۲۔ جنوری ۱۸۹۷ء لکھا ہے اب حساب کر کے دیکھ لو،

غرضکہ اس مدت کے بعد بھی مرزا صاحب کو اپنے اس الہام پر ویسا ہی وثوق ہے جیسا کہ مسیح موعود ہونے کے الہام پر تھا، اور یہی وجہ ہے کہ اسی اپنا معیار صدق وکذب ٹھراتے ہیں مگر خدا کا ہزاروں شکر ہے کہ اس نے ہزاروں مسلمانوں کو گمراہی سے بچایا، اور مرزا صاحب کو ان کے نہایت پختہ اقرار سے انھیں جھوٹا اور بدترین خلائق ثابت کر دیا، اور گمراہوں پر حجت تمام کر دی، مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کے ثبوت میں اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے متعدد اقراروں سے جھوٹے ثابت ہو گئے، یہ بھی معلوم کر لیجئے کہ مرزا صاحب سلطان القلم کہلاتے ہیں، یعنی ایک ہی مطلب کو مختلف پیرایہ سے سینکڑوں جگہ دوہراتے ہیں، اس پیشین گوئی کی نسبت بھی بہت کچھ اپنی سلطان القلمی دکھائی ہے اور سمع خراشی کی ہے خصوصاً جب سے ان کی پہلی پیشینگوئی جھوٹی ہو گئی تھی اس وقت سے اس جھوٹ کے سچا کر دکھانے میں وہ وہ باتیں بنائی ہیں کہ خدا کی پناہ،

زبان اردو کے دو اقرار تو آپ ملاحظہ کر چکے اب اسی رسالہ انجام آتھم میں اس پیشینگوئی کا اعادہ عربی اور فارسی زبان میں کرتے ہیں اور اپنی قابلیت کا

اظہار فرماتے ہیں صنا سے احمد بیگ اور اس کے داماد کے متعلق پیشینگوئی کا ذکر رنگ برنگ ہو کر کے صـ۲۱۶ پر پہونچکر اس طرح تشریح کرتے ہیں،

نواں اقرار

اصل عبارت	مطلب
که خدا تعالےٰ مرا در بارہ قبیلہ من	اللہ تعالیٰ نے میرے قبیلہ کی نسبت مجھے
مخاطب کردہ گفت کہ این مردم مکذب	خطاب کر کے فرمایا کہ یہ لوگ میرے نشانوں
آیات من ہستند و بدانہا استہزا می کنند	کے منکر ہیں اور ہنسی اور مذاق میں انھیں،
پس ایشان را نشانے خواہم نمود	اڑاتے ہیں اس لئے میں انھیں ایک خاص نشان
و آن زن را کہ زن احمد بیگ را	دکھاؤں گا (وہ یہ کہا احمد بیگ کی لڑکی کو
دختر ست باز بسوے تو واپس	تیری طرف واپس لاؤں گا، یعنی چونکہ وہ لڑکی
خواہم آورد، یعنی چونکہ او از قبیلہ	ایک اجنبی غیر کفو کے نکاح میں آجانے سے اپنے
بباعث نکاح اجنبی بیرون شدہ است	قبیلہ سے باہر ہو گئی ہے اس لئے پھر تیری نکاح
باز بتقریب نکاح تو بسوے قبیلہ رد	میں آجانے کی وجہ سے اپنی قبیلہ یعنی اپنے
کردہ خواہد شد، در کلمات خدا وعدہا	کفو میں آجائے گی، یہ خدا کا ارشاد اور اسکا
او ہیچکس تبدیل نہ تواند کرد، خدائے	وعدہ ہے اور خدا کی باتوں اور اسکے وعدوں کو
تو ہر چہ خواہد آن امر بہر حالت شدنی ست	کوئی بدل نہیں سکتا اللہ تعالیٰ جس بات کو چاہتا
ممکن نیست کہ بمعرض التوا ماند خدائے	ہونا ہر حال میں ضرور ہے (کسی کا روکنا یا ڈرنا
تعالےٰ بلفظ فسیکفیکہم اللہ این	اسے روک نہیں سکتا) ممکن نہیں کہ خدا کی بات
امر اشارہ کرد کہ او دختر احمد بیگ	اور اسکا وعدہ ملتوی ہو جائے (یہ الہامی تین
را بعد میرانیدن مانعان بسوی من	جملے ہیں جن سے نہایت ظاہر ہے کہ منکوحہ آسمانی

واپس خواہد کرد و اصل مقصود میر انیدن بود، و تو میدانی کہ ملاک این امر میر انیدن است الخ

(صفحہ ۲۱۶ و ۲۱۷)

مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئیگی، اس کے بعد مرزا صاحب الہام سابق کی شرح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لفظ فسیکفیکہم اللہ سے اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مانعین نکاح کے مارنے کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کو میرے نکاح میں لائیگا، اور اصل مقصود خداوندی (مانعین نکاح کا) مارنا ہے (پھر بغرض تاکید کہتے ہیں کہ) تو جانتا ہے کہ اس امر کی بنیاد (مانعین نکاح کا) مارنا ہے؛

یہ دونوں جملے بھی نہایت تاکید سے بتا رہے ہیں کہ منکوحہ آسمانی کے شوہر وغیرہ مانعین نکاح کا مرزا صاحب کے سامنے مرنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ اگر وہ نہ مرے اور وہ منکوحہ نکاح میں نہ آئے تو خدا تعالیٰ کی باتیں بدل جائیں اور اُس کا عاجز ہونا ثابت ہو جائے کیونکہ وہ اپنے مقصود کو پورا نہیں کر سکا،

اب مکرر اس عبارت میں غور کیا جائے، اس میں بموجب اُنکے الہام کے خدا تعالیٰ کے متعدد وعدے اور اُن وعدوں کی توثیق ہے یعنی کسی وجہ سے وہ وعدے بدل نہیں سکتے، ضرور پورے ہونگے، پہلا وعدہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے عزیزوں کو نشان یعنی معجزہ دکھائے گا، دوسرا وعدہ یہ ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی سے تیرا نکاح ہوگا اور یہ ایک بڑا نشان ہوگا اور تیسرا وعدہ یہ ہے کہ اس ذریعہ سے وہ لڑکی اپنے کفو میں لوٹ کر آئے گی، ان تینوں وعدوں کو بیان کر کے ان کی توثیق اس طرح کرتے ہیں کہ درکلمات خداو وعدہ ہائے او ہیچکس تبدیل نتواں کرد، اس مقام پر یہ جملہ اسی غرض سے لکھا گیا ہے کہ مذکورہ تینوں وعدے وعدہ خداوندی ہیں، اور اُس کے وعدے بدل نہیں سکتے ضرور پورے ہوتے ہیں دوسرا جملہ توثیق کا یہ ہے کہ خدا ہی تو ہرچہ خواہد ممکن نیست کہ بمعرض التوا بماند (پہلے الہامی عبارت سے ظاہر ہوا تھا کہ مرزا صاحب کے

اقارب کو معجزہ دکھانا مشیت الٰہی میں ہے، اور وہ معجزہ یہ ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی) اس الہام سے قطعی طور سے ظاہر ہے کہ وعدہ الٰہی ضرور پورا ہوتا ہے، وہ کسی طرح ملتوی نہیں ہو سکتا اس لئے جو وعدے الٰہی یہاں بیان ہوئے ہیں وہ ضرور پورے ہوں گے (مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ وعدے پورے نہ ہوئے، نہ اُن کے قبیلہ نے وہ نشان دیکھا نہ وہ لڑکی اُن کے نکاح میں آئی، اور اُس وعدے کی توثیق میں جو کچھ کہا تھا وہ مرزا صاحب کی بناوٹ تھی، الہامی بات نہ تھی) اس کے بعد مرزا صاحب اپنے الہام کی تشریح اس طرح کرتے ہیں، کہ احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح سے جو روک رہی ہیں اُن کے مرنے کے بعد وہ لڑکی میرے نکاح میں آئے گی اسکے بعد مرزا صاحب اُس کے شوہر کے مرنے پر اس قدر اعتماد و وثوق بیان کرتے ہیں کہ

اس پیشینگوئی سے خدا تعالیٰ کا مقصود اصلی اُس کے شوہر وغیرہ کا مارنا ہے مگر جب دنیا نے دیکھ لیا کہ مرزا صاحب کی تمام زندگی میں وہ نہ مرا تو ثابت ہوا کہ وہ ذات پاک جسے تمام دنیا قادر مطلق مانتی ہے، وہ بالکل عاجز ہو اپنے وعدہ کو اور اپنے مقصود کو پورا نہیں کر سکا، اور عاجز رہا، اس سے مرزائیوں کی حالت معلوم کرنا چاہیئے کہ وہ خدائے پاک سے کیسا اعتقاد رکھتے ہیں اور باوجود ایسے الزامات کے مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں سمجھتے، مگر اس میں کسی طرح کا شک نہیں ہو سکتا کہ مرزا صاحب اپنے اس قول سے بھی جھوٹے ہوئے کیونکہ جو وعدے الٰہی انہوں نے بیان کئے تھے وہ پورے نہ ہوئے حالانکہ وہ خود کہتے ہیں کہ وعدہ الٰہی میں نہ تبدیل ہو سکتی ہے نہ التوا ہو سکتا ہے، اور یہاں تو وعدہ الٰہی کا کسی طرح ظہور ہی نہ ہوا،

اس کے بعد جب اُس لڑکی کا باپ احمد بیگ مر گیا اور داماد نہ مرا جس کے

ڈہائی برس کے اندر مرنے کی پیشین گوئی کی تھی تو صـ۲۲۲ تک اس پر دغن قان ملا ہے کہ اس مدت مین وہ کیون نہ مرا، اور بار بار اُس کے فرضی خوف کو خوب رنگ چڑہا کر پیش کیا ہے اور شرط کا لفظ بھی کئی جگہ لکھا ہے یعنی معینہ پیشینگوئی کے پورا نہ ہونے کی وجہ بیان کی ہے، اُس کے بعد صفحہ ۲۲۳ مین یہ کہتے ہین کہ مذکورہ پیشین گوئی اگرچہ مقررہ عدت مین پوری نہ ہوئی مگر یہ نہ سمجھو کہ معاملہ اِسی پر ختم ہوگیا اور احمد بیگ کا داماد مرنے سے بچگیا، اور وہ وعدہ الٰہی پورا نہ ہوا، نہین نہین ضرور پورا ہوگا، چنانچہ لکھتے ہین،

دسوان اقرار

اصل عبارت	مطلب
باز شمارا این نہ گفتہ ام کہ این مقدمہ برہمین قدر تمام رسید و نتیجہ آخری ہمان است کہ بظہور آمد و حقیقت پیشگوئی برہمان ختم شد بلکہ اصل امر بر حال خود قائم است و ہیچ کس باحیلہ خود او را رد نتواند کرد و این تقدیر از خدای بزرگ	مین نے تمہیں نہین کہا کہ یہ مقدمہ اسی پر ختم ہوگیا اور اس پیشینگوئی کا آخری نتیجہ یہی تھا کہ خوف کی وجہ سے عذاب الٰہی ٹل گیا اور احمد بیگ کا داماد نہ مرا یہ بات نہین ہے بلکہ اصل بات یعنی اُس کا مرنا اور پیشینگوئی کا پورا ہونا ضرور ہے کوئی شخص اُسے کسی تدبیر سے نہین روک سکتا
تقدیر مبرم است و عنقریب وقت آن خواہد آمد پس قسم آن خدا است کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم دا برائے ما مبعوث فرمودہ او را بہترین مخلوقات گردانید کہ این حق است، و	کیونکہ میرے سامنے اُس کا مرنا خدا کی طرف سے تقدیر مبرم ہے وہ ٹل نہین سکتی اُس کا وقت عنقریب آنے والا ہے اُس خدا کی قسم ہے جس نے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری لئے مبعوث فرمایا اور اُس کو بہترین مخلوقات

و عنقریب خواہی دید و من این را برائے
صدق خود یا کذب خود معیار می گردانم
و من نہ گفتم الا بعد زانکہ از رب خود
خبر دادہ شدم و بہ تحقیق قبیلہ من بار
دوم سوئے فساد رجوع خواہند کرد
و در خبث و عناد ترقی خواہند نمود پس
آن روز امر مقدر نازل خواہد شد و
ہیچکس قضائے او را رد نہ تواں کرد
و عطائے او را منع نہ تواں نمود (اس
قول سے بھی معلوم ہوا کہ اس کا مرنا
وعدہ الٰہی ہے اور وہ ضرور پورا ہوگا)
و من می بینم کہ ایشان سوئے عادتہائے
پیشیں میل کردہ اند و دلہائے ایشان
سخت شد و سوئے زیادتی و تکذیب
عود نمودند پس عنقریب امر خدا بر
ایشان نازل خواہد شد،
(صد ۲۲۳ و ۲۲۴)

بتایا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ حق ہے اس کا
ظہور ضرور ہوگا اور عنقریب تو اس کے مرنے کو
دیکھ لیگا میں اس پیشینگوئی کو اپنے صدق و کذب
کی معیار قرار دیتا ہوں یعنی اگر یہ پیشینگوئی پوری
ہوجائے تو میں اپنے دعوے میں سچا ہوں،
اور اگر پوری نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں اور جو
کچھ میں نے اس باب میں کہا ہے وہ اپنی طرف سے
اور اپنی اجتہاد و قیاس سے نہیں کہا بلکہ وہی
کہا ہے جس کی اطلاع میرے پروردگار نے
مجھے دی ہے،" (یعنی جو کچھ کہا ہے وہ الہام
الٰہی کہا ہے اپنی طرف سے نہیں کہا) میں دیکھ
رہا ہوں کہ احمد بیگ کے داماد وغیرہ مانعین
نکاح نے اپنی پہلی عادت کی طرف میلان کیا ہے
اور ان کے دل سخت ہوگئے ہیں اور پھر زیادتی
اور تکذیب کرنے لگے ہیں اس لئے عنقریب حکم
الٰہی ان پر نازل ہونے والا ہے" یعنی وہی موت
کا حکم ہے جو اس قول میں اور مذکورہ قولوں
میں بیان ہوا ہے وہ عنقریب ظہور میں آئیگا
یعنی یہ سب مانعین نکاح میرے سامنے مر جائیں گے
دیکھئے اب اس پیشینگوئی کے ظہور میں کوئی
عذر باقی نہیں رہا۔

دیکھا جائے کہ اس قول میں سب اقوال سے زیادہ اس پیشینگوئی کے پورا ہونے پر زور دیا ہو اور متعدد طریقوں سے اس پر وثوق ظاہر کیا ہے (۱) اول تو یہ کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے وہ تقدیر مبرم ہے کوئی اُسے کسی تدبیر سے ٹال نہیں سکتا (۲) دو جگہ اس کے ظہور کو عنقریب بتاتے ہیں، (۳) سب سے زیادہ یہ کہ اسکی صداقت پر نہایت عظمت کی قسم کھاتے ہیں (۴) انتہا یہ ہو کہ اپنے صدق و کذب کی اسے معیار بتاتے ہیں، یعنی اگر یہ پیشینگوئی پوری ہوئی تو میرا دعویٰ سچا اور اگر میں مر گیا اور یہ پیشینگوئی پوری نہ ہوئی تو میں جھوٹا یعنی میں نے جو امام ہونے، مجدد ہونے، نبی ہونے، مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو وہ سب جھوٹ ہی، یہ مرزا صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا اقرار ہے جس کی تشریح بیان کیگئی، آخر میں یہ بھی دعویٰ ہے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ بالہام الٰہی کہا ہو اپنی طرف سے یا اپنے اجتہاد سے نہیں کہا، آخر میں یہ بھی ظاہر کردیا کہ احمد بیگ کے داماد کو جو خوف دہشت ہوگئی تھی اب وہ نہیں رہی، بلکہ پھر سرکشی اور مخالفت پر وہ آمادہ ہوگیا، اب عنقریب اس کی موت کا حکم الٰہی نازل ہونے والا ہے اب کوئی عذر باقی نہیں رہا، الحمد للہ یہاں بھی مرزا صاحب اپنے مقرر کردہ معیار سے جھوٹے ثابت ہوئے، اللہ تعالیٰ نے احمد بیگ کے داماد کے سامنے انھیں موت دی اور ان زوردار جملوں کو اور ان کے قسم کو جھوٹا ثابت کرکے ان کے دعوے کو ان کے اقرار سے جھوٹا کرکے دیکھا دیا،

اب لاہوری مرزائی اور قادیانی فدائی اپنے مرشد کے قول کو کیوں نہیں مانتے ایسے پختہ اقراروں کے بعد ان کے جھوٹے ہونے میں آپ کو کیا عذر ہے، بیان تو کیجئے، مگر یہ یقینی بات ہو کہ آپ کوئی سچا عذر پیش نہیں کرسکتے اب اس پر خوب غور کیجئے ؟

یہانتک دس اقرار مرزا صاحب کے نقل کئے گئے، پہلے پانچ اقراروں سے
اُنکے دعوے مسیحیت کا خاتمہ ہوگیا، اور یقیناً ثابت ہوا کہ جو علامتیں مسیح موعود
کی خود مرزا صاحب نے بیان کی تھیں، وہ اُن میں نہیں پائی گئیں، اسلئے وہ قطعاً
جھوٹے ثابت ہوئے، چھٹے اقرار سے اُن کے مہدی ہونیکا دعویٰ بھی غلط ثابت
ہوا، اور اپنے اقرار سے جھوٹے ہوئے، پچھلے چار اقراروں میں جس شرط کے
پائے جانے پر وہ اپنے آپ کو جھوٹا قرار دیتے ہیں وہ شرط یقیناً پائی گئی اب
مرزائی مولویوں سے دریافت کرلیجئے کہ نہایت مشہور جملہ اذا وجد الشرط
وجد المشروط صحیح ہے یا نہیں، یعنی جس وقت شرط پائی جائیگی تو مشروط
ضرور پایا جائے گا، اس لئے جب مرزا صاحب نے اپنے جھوٹے ہونے کیلئے یہ
شرط بیان کی تھی کہ یہ پیشینگوئی پوری نہ ہو یعنی احمد بیگ کا داماد میری سامنے
نہ مرے، بلکہ میری موت آجائے، اس کا ظہور ہوگیا کہ مرزا صاحب کو مرے ہوئے
آٹھ برس ہوگئے اور وہ ابتک زندہ ہے اسلئے مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے
ثابت ہوئے، اس جملہ کے سچے ہونے میں کسی صاحب فہم کو تامل نہیں ہوسکتا

منکوحہ آسمانی والی پیشینگوئی پر کیوں توجہ ہیگی

آخر کے چار قولوں کو مع اُس کی شرح کے دیکھنے سے اصحاب فہم یہ بھی معلوم
کرسکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے منکوحہ آسمانی والی پیشینگوئی پر جس قدر زور لگایا
ہے اور اپنی صداقت میں بار بار اُسے پیش کیا ہے اس قدر کسی پیشینگوئی کو پیش
نہیں کیا، اس کی ابتدائی حالت تو فیصلہ آسمانی حصہ اول میں ملاحظہ کیجئے
کہ ۱۸۸۸ء میں اس کی نسبت متعدد اشتہار دئے ہیں، اور شہادۃ القرآن
اسی پیشینگوئی کو خاص مسلمانوں کے لئے نہایت ہی عظیم الشان
نشان قرار دیا ہے، اور اُس کے چھ جز بیان کئے ہیں جن میں ایک جز
احمد بیگ کے داماد کا مرنا بھی ہے، اس لئے سمجھدار مسلمانوں کو اس خاص

پیشینگوئی کی طرف توجہ کرنا ضرور تھا اسی وجہ سے توجہ کی گئی اور اُس کا جھوٹا ہونا
مختلف طور سے آفتاب کی طرح روشن کرکے دکھایا گیا اور تمام دنیا کے مرزائی
احمدیوں کو عاجز ولاجواب پایا، مذکورہ چار قولوں کو ملاحظہ کیجئے کہ کس کس طرح
مرزا صاحب اس پیشینگوئی کے وقوع پر اپنا یقین ظاہر کرتے ہیں اور اس یقین اور
اطمینان کا اظہار صرف ایک دو مرتبہ نہیں کیا بلکہ اکیس [۲۱] بائیس [۲۲] برس تک یعنی
اپنی موت تک خدا جانے کتنی مرتبہ کیا ہے اُن کے پانچ قول اس رسالہ میں نقل
کئے گئے ہیں انھیں کو ملاحظہ کیجئے کہ کس زور سے اپنا یقین اُس پیشینگوئی کی صداقت
پر ظاہر کر رہے ہیں اس لئے ضرور تھا کہ ہم اسی پیشین گوئی کو کامل طور سے جانچیں
اور کسی طرف توجہ نہ کریں، کیونکہ کوئی پیشینگوئی اس کے مثل نہیں ہے جس پر مرزا صاحب نے
اس قدر زور لگایا ہو، اور ایسا عظیم الشان نشان اُسے ٹھہرایا ہو، اور جب اُن کی
ایسی مستحکم پیشینگوئی جھوٹی ہو گئی، اور اُس کا کذب اس طرح عیاں ہو گیا کہ خاص
و عام سب سمجھنے والے سمجھ گئے اور خوبی یہ ہوئی کہ کسی امر کی تلاش اور تحقیق کی بھی
حاجت نہ ہوئی اس لئے ہمیں دُوسری پیشینگوئی یا دُوسرے نشان کی طرف
توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی الشان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے تو ایک ادنی جھوٹ
بھی کافی ہوتا ہے، پھر دُوسرے جھوٹ کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی
اور یہاں تو نہایت عظیم الشان جھوٹ ثابت کر دیا، پھر اب دُوسری طرف توجہ
کرنا فضول ہے اس سے صرف جھوٹی ہی ثابت نہیں ہوئی بلکہ بد نیتی اور خدا پر الزام لگانا بھی ثابت ہوئے
اب جماعت احمدیہ سے التماس ہے کہ آپ کا منکوحہ آسمانی کے ذکر
سے خفا ہونا اور اُسے فضول بتانا کس قدر بیجا اور ناسمجھی ہے اور یقینی آپ کے
تنخواہ یاب مولویوں کا فریب ہے، تاکہ فریب خوردہ حضرات اس علانیہ امر حق
پر متنبہ ہو کر ہمارے دام تزویر سے علیحدہ نہ ہو جائیں، یہاں تو اللہ کے لئے

آپ کی خیرخواہی کی جاتی ہے، اور کمال دردسری اُٹھا کر آپ کو متنبہ کیا جاتا ہے
اسی لئے اس رسالہ میں کئی طریقوں سے آپ کو سمجھایا گیا ہے اور مختلف اقوال
آپ کے سامنے پیش کئے ہیں براے خدا غور سے ملاحظہ کیجئے، اور مرزائی
دام سے علیحدہ ہو جئے،

اب یہ بھی معلوم کر لینا چاہئے کہ مرزا صاحب جس طرح اپنے پختہ اقراروں سے
جھوٹے ثابت ہوئے اسی طرح توریت مقدس اور قرآن مجید کے نصوص قطعیہ
سے بھی ان کا جھوٹا ہونا ثابت ہوا، کیونکہ قرآن مجید کی متعدد آیتوں سے
ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ و اس کی وعید دونوں ضرور پوری ہوتی ہیں
ہرگز نہیں ٹلتیں، مثلاً سورہ ابراہیم کے رکوع سات میں ہے لَا تَحْسَبَنَّ
اللّٰہَ مُخْلِفَ وَعْدِہٖ رُسُلَہٗ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۵ اللہ تعالیٰ
اپنے تمام بندوں سے خطاب کر کے فرماتا ہے کہ ایسا گمان ہرگز نہ کرنا کہ اللہ
تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرتا ہے، اللہ تعالےٰ زبردست غالب
ہے انتقام لینے والا،

اس آیت میں اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کے گمان و خیال کو سختی سے منع فرماتا ہے
جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے
کوئی وعدہ یا وعید کرے اور پھر اُسے پورا نہ کرے، بلکہ ضرور پورا کرتا ہے، اور
اُس کی قدوسیت اور متانت کا یہی مقتضا ہے، اگر ایسا نہ ہو تو اُس کے کسی وعدہ
و وعید پر اعتبار نہ رہے، اس آیت کے پہلے مضمون سے اور اُس کے آخری جملہ
سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں وعید مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ اگر اپنے رسول پر
وحی کرے کہ فلاں شخص یا فلاں قوم پر میرا عذاب آئے گا تو یہ نہیں ہو سکتا کہ
وہ عذاب نہ آئے بلکہ ضرور آئے گا، اُسے ایمان لانے کی توفیق ہو ہی نہیں سکتی

کیونکہ اُس عالم الغیب کی جتنی باتیں ظہور میں آتی ہیں اُن کی بنا دوراندیشی،
اور مصلحت پر ہوتی ہے، جب وہ اپنے علم غیب سے جس بندہ کو وعید کا مستحق
سمجھ لیتا ہی اُسی وقت وہ اپنے رسول کی ذریعہ سے اُس پر وعید کا اظہار کرتا ہی
اور اُس کے پورا ہونے کو اُس کا نشان و معجزہ قرار دیتا ہے اب اگر اُس
بندیکی حالت بدل جائے تو اُس علام الغیوب پر نادانفی کا الزام آئی اسمیں
شبہہ نہیں کہ وہ کریم ہے مگر اس کے ساتھ وہ حلیم او متین اور غیور بھی ہی
اس لئے ایسی جگہ اُس کا کرم نہیں ہوسکتا جہاں کرم کا ظہور ان صفتوں کے خلاف
ہو، کرم کیلئے بے شمار گنہگار ہیں اُن پر وہ کرم کرتا ہی اور کریگا، ایسی جگہ کرم نہیں
ہوسکتا جہاں اُس کی متانت اور غیوری کے علاوہ اُسکا رسول جھوٹا ہو جائے
اُس کی تمام وعیدیں غیر معتبر ہو جائیں اور یہ کہنا کہ رونے دھونے اور صدقہ
دینے سے بلا ٹل جاتی ہے اور وعید کو اس پر قیاس کرنا سخت جہالت یا فریب
ہے، انسان پر ہر طرح کی تکلیفیں اور بلائیں آتی ہیں مگر وہ وعیدیں نہیں ہیں
جنھیں اُس کے رسول نے اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہو، ان بلاؤں
کا دور کرنا اُس کی کرم کا مقتضا ہوسکتا ہے، اور ہوتا رہا ہے، وعید وہ ہی
جو رسول خدا کے ذریعہ سے کسی تکلیف کا وعدہ کیا جائے، وہ ہرگز نہیں ٹلتی
اس دعوے کے ثبوت مین یہاں صرف ایک آیت بغرض اختصا نقل کی گئی
ہے، ورنہ اس وقت قرآن شریف کے ۲۶ نصوص قطعیہ میرے روبرو
موجود ہیں جنمیں صاف طور سے بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور وعید
ہرگز نہیں ٹلتا، مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ وعید ٹل جاتی ہے، اور وعدے
کے اندر کبھی مخفی شرط ہوتی ہے، محض غلط اور خدا تعالیٰ پر افترا ہے اس کا
کہیں ثبوت نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے، اگر ایسا ہو تو خدا تعالیٰ پر سخت

الزام آئے اور اس ذات مقدس کا کذب ثابت ہو (نعوذ باللہ) البتہ اگر کسی رسول پر یہ وحی ہوئی ہے کہ اگر یہ شخص ایمان نہ لائے گا تو اس پر عذاب آئے گا، اس صورت میں اگر وہ شخص یا وہ جماعت ایمان لے آئے گی تو اس پر عذاب نازل نہ ہوگا، چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم علانیہ ایمان لانے کی وجہ سے بچ گئی، اس کا ثبوت فیصلہ آسمانی حصہ اول کے صـ ۹۵ وغیرہ میں دیکھنا چاہیئے، اور کامل تفصیل اس کی تذکرہ یونسؑ میں کی گئی ہے، اور یہ کہنا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے عذاب کی پیشین گوئی کی تھی اور پوری نہیں ہوئی محض غلط ہے، مرزا صاحب نے اپنی جھوٹی پیشینگوئیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک خدا کے رسول پر افترا کیا ہے، اور جابجا وعید کے ٹلنے کو سنت اللہ کہا ہے مگر یہ دعوے غلط اور خدا پر افترا ہے، توریت مقدس میں جھوٹے مدعی کی یہ پہچان لکھی ہے کہ اس کی پیشین گوئی پوری نہ ہو، حصہ دوم فیصلہ آسمانی میں اس کی عبارت نقل کی گئی ہے ناظرین اسے ملاحظہ کریں،

مسیح کی حیات وممات کی بحث کو پیش کرنا مرزا صاحب کے کذب پر پردہ ڈالنا ہے،

الغرض مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ان کے متعدد پختہ اقراروں سے اور قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، اس کے بعد حضرت مسیح کی حیات وممات کی بحث کو پیش کرنا مرزا صاحب کے علانیہ کذب پر پردہ ڈالنا ہے، اب لاہوری پارٹی یا قادیانی گروہ کا حضرت مسیح کی حیات وممات پر لکھے دینا اور مناظرہ کے لئے اس بحث کو ضروری بتانا در پردہ اس کا ثبوت دینا ہے کہ ہم مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنے سے عاجز ہیں مگر عوام کے فریب دینے کے لئے اس بحث کو پیش کرتے ہیں اور اس فریب کا نام باقاعدہ گفتگو رکھا ہے، یہ دوسرا فریب ہے، ہم بآواز بلند کہتے ہیں کہ ہم نے مرزا صاحب کا مفتری اور کاذب ہونا قرآن شریف سے توریت مقدس سے اور خود مرزا صاحب کے اقراروں

ثابت کردیا، اور کوئی مرزائی اُس کا جواب دیسکا اور ہم یقینی طور سے کہتے ہیں کہ یہاں سے لیکر قادیان تک کوئی مرزائی جواب نہیں دے سکتا اور مرزا صاحب کو ایک مسلمان صالح بھی ثابت نہیں کر سکتا، اب اگر حضرت مسیح موجود نہوں اور اُن کا عہدہ خالی ہو اور اُن کے عہدہ پر کوئی دوسرا امتی آئے تو ضرور ہے کہ وہ کم سے کم مرد صالح اور صادق القول مسلمان ہوگا، مرزا صاحب کی طرح مفتری وکذاب ہرگز نہیں ہو سکتا اس لئے طالب حق کے لئے ضرور ہے کہ پہلے مرزا صاحب کو سچا صادق القول ثابت کرے، اور جو جو الزام انھیں دیئے گئے ہیں اور انھیں جھوٹا ثابت کیا ہے اُن کا جواب دے، اس کے بعد دوسری گفتگو کرے، سرکاری عہدہ خالی ہونے پر اُسی کو جگہ ملتی ہے جو سرکاری پاس حاصل کئے ہو اور بغیر پاس کئے ہوئے اُسے وہ عہدہ نہیں ملسکتا، مرزا صاحب تو اسلامی سرکار میں صداقت کا بھی پاس نہیں کیا جو ہر سچے مسلمان کے لئے ضرور ہے پھر وہ دربار اسلام میں ایسے معزز عہدہ پر کیونکر ممتاز ہو سکتے ہیں، بلکہ ایسا شخص تو بجرم افترا اور فریب خلائق سزا کے لائق ہے،

اس بحث کے غیر ضروری ہونیکی دوسری وجہ یہ

کہ جن حدیثوں سے مسیح موعود کا آنا ثابت کیا جاتا ہے اُنمیں مسیح موعود کے کام اور اُنکے زمانہ کی حالت بھی نہایت صاف طور سے بیان ہوئی ہے آپکے مسیح قادیان آئے اور دنیا میں چھبیس ۲۶ تیس ۳۰ برس رہکر دنیا بھر میں غل مچایا اور قلم اور کاغذ کے گھوڑے دوڑائے اور بہت دفتر سیاہ کئے مگر مسیح موعود کی جو علامتیں حدیثوں میں مذکور ہیں اُنکا

مسیح قادیان مسیح موعود ہرگز نہ تھے

نشان بھی نہیں پایا گیا، ذرا زمانے کی حالت دیکھو اور سر بگریبان ہو،
میں اُن حدیثوں کے معنی میں کچھ گفتگو نہیں کرتا، بلکہ جو مطلب مرزا صاحب نے
بیان کیا ہے اُسی پر قناعت کرتا ہوں، وہ مطلب پہلے تین قولوں میں
بیان ہوا ہے جو علامتیں مرزا صاحب نے مسیح موعود کی بیان کی ہیں اُنمیں سے
تو ایک بھی نہیں پائی گئی، نہ اسلام کا شیوع ہوا، نہ ادیان باطلہ ہلاک
ہوئے، نہ راستبازی میں ترقی ہوئی، بلکہ بالکل برعکس معاملہ مرزا صاحب
کے وجود سے ہوا، خود مرزا صاحب ہی کے مریدوں کی حالت دیکھ لو،
اور تجربہ کر لو، اُنھیں تو جھوٹ بولنے پر اس لئے دلیری ہے کہ وہ کہدیتے
ہیں کہ انبیا بھی جھوٹ بولتے ہیں مرزا صاحب نے بھی بولے، جس چودھویں
صدی کے نبی کی یہ تعلیم ہو تو اُس کے وقت میں اُس کے مریدوں میں راستبازی
کی ترقی کسطرح ہو سکتی ہے، بھائیو کچھ تو غور کرو کہ جب مرزا صاحب
کے اقوال نے فیصلہ کر دیا کہ جو علامتیں مسیح موعود کی حدیثوں میں آئی
ہیں اور متفق علیہ ہیں وہ اُن میں نہیں پائی گئیں، اس لئے وہ مسیح موعود
نہیں ہو سکتے، پھر اب مسیح علیہ السلام کی حیات و ممات پر بحث کرنیکی کیا
ضرورت ہے اس کے بیان سے آپ کا ناطقہ کیوں بند ہے صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۴
آپ نے دیکھا ہوگا، یہ تو سمجھتے کہ اگر حضرت مسیح کی موت کو مانلیا جائے اور
یہ بھی مان لیا جائے کہ کوئی دوسرا مسیح آئیگا مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ مرزا ہوں
کیونکہ مسیح موعود کی جو علامتیں تھیں وہ اُن میں نہیں پائی گئیں، یہ
دوسری وجہ ہے مرزا صاحب کے جھوٹے ہونیکی، فہمیدہ حضرات نے معلوم
کیا ہوگا کہ جس قدر لکھا گیا مرزا صاحب کی حالت کے اظہار میں وہ طالب حق کو نہایت
کافی ہے مگر جسطرح نہایت مہتم بالشان امر کیلئے زیادہ شواہد پیش کئے جاتے ہیں اسیطرح میں چند اقوال اور

بھی پیش کرتا ہون جن سے روشن ہوتا ہے کہ وہ اپنے اقرارون سے جھوٹے مفتری، اشر الناس ثابت ہوتے ہین، ملاحظہ ہو،

گیارہوان اقرار

قصیدہ اعجازیہ مطبوعہ ۱۵- نومبر سنہ ۱۹۰۲ء کے مقدمہ مین پہلے تو مسیح موعود اور رسول خدا ہونیکا دعوے کیا ہے چنانچہ لکھتے ہین، وما انا الا مرسل عند فتنۃ، اور مین خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہون" دوسرے شعر مین کہتے ہین، تخیرنی الرحمن من بین خلقہ، خدا نے مجھے اپنی مخلوقات سے چن لیا ہے، اب خیال کیا جائے کہ اس دعوے رسالت اور فضیلت اور مقبولیت کے بعد اپنے مخالفون کے لئے پیشین گوئی کرتے ہین، وانی اشر الناس ان لم یکن لھم جزاء اھانتہم صغار یصغر مین بدتر النسانون کا ہونگا اگر اہانت کرنے والے اپنی اہانت نہین دیکھ لین گے، یعنی اپنی اہانت کی جزا وسزا نہ دیکھ لین گے، کیونکہ جو حضرات اپنا فرض منصبی سمجھکر اہانت وتحقیر کر رہے تھے وہ اپنے کام کو دیکھ رہے تھے، پھر اہانت کے دیکھنے کے کیا معنی ہوسکتے ہین بجز اسکے کہ اپنی اہانت کرنے کا بدلا اور اس کی سزا نہ دیکھ لین، اب جماعت مرزائی احمدی بتائے کہ علاوہ عام مخالفون کے خاص اُن کے برا کہنے والے اُن کی سخت اہانت کرنے والے مثلاً جناب **فاتح قادیان** جو اُن کی زندگانی مین اُن کا ناک مین دم کرتے رہے جن سے عاجز ہوکر آخری فیصلہ اُنھون نے شائع کیا تھا جسکی نقل عنقریب آئیگی اس کے بعد انھین عالم برزخ مین بھیجکر اُن کی جماعت کا ناک مین دم کر رہے ہین اسی طرح **ڈاکٹر عبدالحکیم خان** اپنی پیشین گوئی سے انھین ذلت کی موت سے مار کر اُنکے

سلہ آئینہ کمالات مرزا دیکھنا چاہیے ۱۲

کمال اہانت اور ردمین رسالے شائع کر رہے ہین، اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جنہون نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ مین مرزا صاحب کی بری گت بنائی ہے اور علمائے حرمین شریفین سے بلکہ اکثر علمائے دنیا سے انکے کفر پر فتوے لکھواکر مسلمانون پر اُن کی حالت ظاہر کی ہے اسی طرح مولوی عبد الحق صاحب غزنوی ہین جنہون نے اُنسے مباہلہ کیا تھا، جس کا اثر مرزا صاحب کی موت نے دیکھا دیا،

یہ چارون حضرات نہایت خیر وخوبی سے زندہ ہین اور مرزا صاحب کی اہانت کا نہایت عمدہ بدلہ دنیا کو دیکھا رہے ہین اور تمام دیکھنے والے راستی اور سچائی کی عینک سے دیکھ رہے ہین، کہ مرزا صاحب اپنے متعدد اقرارون سے جھوٹے اور ہر بد سے بدتر تو ہو چکے تھے اس قول سے اُن کی یہ خاص صفت معلوم ہوئی کہ وہ اشر الناس بھی ہین یعنی تمام دنیا کے شریرون اور بدذات لوگون سے زیادہ شریر ہین، یہ باتین کوئی دوسرا شخص نہین کہتا، بلکہ خود مرزا صاحب فرماتے ہین، اب جماعت احمدیہ اپنے مرشد کو اس قول مین کیون کاذب مانتی ہے، اور جیسا وہ اپنے آپ کو بتا رہی ہین ویسا کیون نہین مانتی اور اشر الناس کا مصداق مرزا صاحب کو کیون نہین جانتے، خدا کے لئے اس کا جواب دین یا اپنی غلطی کا اقرار کرے، مگر یہ تو حق طلب اور سچون کا کام ہو اُنھین تو کاذب کی پیروی سے جھوٹ کو خوش آئند اور پسندیدہ کر دیا ہے، وہ جھوٹ اور جھوٹے سے کیونکر علیحدہ ہو سکتے ہین، مگر وہی جس کے لئے دائمی راحت قادر کریم نے مقدر کر رکھی ہے الحمد للہ بہتون کو نصیب ہوئی ہے اور ہونے والی ہے،

نہایت مشہور ہے اور بہت مرتبہ چھپکر شائع ہو چکا ہے کہ مرزا صاحب

مولٰینا فاتح قادیان سے نہایت عاجز ہو کر آخری فیصلہ شائع کیا تھا اُس میں چار اقرار مرزا صاحب کے ہیں جن سے وہ نہایت صفائی سے کاذب و مفتری ثابت ہوتے ہیں اُس اشتہار کا عنوان یہ ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کیساتھ آخری فیصلہ

(اس کے نیچے مرزا صاحب لکھتے ہیں) آپ اپنے پرچہ میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے میں نے آپ سے بہت دُکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا (ان الفاظ سے مرزا صاحب کا نہایت دلی صدمہ ظاہر ہے) مگر نتیجہ دیکھئے،

بارہواں اقرار (۱) اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپکی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا؛ (دیکھا جائے کہ کس صفائی سے آپنے کذاب اور مفتری ہونیکا اقرار ہے، اور جس شرط پر یہ اقرار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُسے پورا کر کے اُنکا کذاب و مفتری ہونا دنیا کو دکھا دیا یعنی مولویصاحب کی زندگی میں مرزا صاحب ہلاک ہوئے اور اپنے اقرار سے کذاب و مفتری ثابت ہوئے

تیرہواں اقرار (۲) پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں وارد نہوئیں تو میں خدا کیطرف سے نہیں (یہاں بھی مرزا صاحب کا اقرار ہے کہ اگر مولویصاحب اُن کی زندگی میں ہیضہ وغیرہ میں نہ مریں تو میں خدا کیطرف سے نہیں اور دنیا نے دیکھ لیا کہ بفضلہ تعالےٰ مولویصاحب تو کسی بیماری میں ہلاک نہیں ہوئے مرزا صاحب ہی ہیضہ میں مبتلا ہو کر اُنکے سامنے

حسرت نے ذلت کی موت سے ہلاک ہوئے اور اپنے لئے اقرار کر گئے کہ میں خدا کیطرف سے نہیں ہوں

چودھواں اقرار: جس میں مرزا صاحب خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانکر عاجزی سے اس طرح دعا کرتے ہیں

(۳) اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں تو اے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر آمین" اس قول میں مرزا صاحب نے نہایت عاجزی سے شرطیہ دعا کی تھی کہ اگر تیری نظر میں میں مفسد اور کذاب ہوں تو مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر، اللہ تعالیٰ نے اس عاجزی کی دعا کو قبول فرما کر خلق پر مرزا صاحب کی حالت کو ظاہر کر دیا، اور وہ اپنے قول سے مفتری، مفسد، کذاب ثابت ہوئے یہ خدائی فیصلہ ہے جسے عقل کے ساتھ ایمان ہے وہ اس فیصلہ کو ضرور مانیگا،

پندرہواں اقرار: اسی فیصلہ کے آخر میں مرزا صاحب نہایت ہی عاجز ہو کر رحمت الٰہی کا دامن پکڑ کر اس طرح دعا کرتے ہیں،

(۴) اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اب میں تیری ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ صاحب میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے اے مالک تو ایسا ہی کر آمین"

یہ فیصلہ اخبار الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۳ میں ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء میں چھپا ہے اس دعا میں پہلی دعا سے بھی زیادہ عجز و نیاز اور رحمت کی خواستگاری ہے

اور صادق اور کاذب میں خود ہی امتیاز متعین کرکے اُس کی قبولیت کے ملتجی ہیں،

یہ فیصلہ اور یہ دعائیں مولوی صاحب یا کسی مخالف کی خواہش پر نہیں ہیں، بلکہ اپنے مخالف سے عاجز آکر اور اپنی مقبولیت کے جوش میں اِس فیصلہ کا اشتہار دیا ہے جس طرح منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کا بڑے زور وشور سے مکرر اعلان دیا تھا مگر اُس عادل منصف نے مرزا صاحب کی زبان سے سچا فیصلہ فرما کر دنیا پر ظاہر کردیا کہ مولوی صاحب صادق ہیں اور مرزا صاحب مفسد و کذاب، یہاں دامن رحمت پکڑنے کا نتیجہ اُس رحیم نے یہ دکھلا دیا کہ تمام خلق پر رحمت کی کہ ایک مفسد و کذاب کے فریب میں نہ آئیں، اور یہ وہ کذاب ہے جس کے کذب کا فیصلہ اسی کی زبان سے ہوگیا ہے، اب تعجب اور نہایت تعجب اس پر ہے کہ اس علانیہ خدائی فیصلہ سے یہ کہہ کر منہ پھیرا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے مباہلہ چاہا تھا، مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور نہیں کیا، اس لئے کچھ نہیں ہوا، مگر یہ سخت زبردستی اور ابلہ فریبی ہے، کیونکہ اول تو یہ امر محقق ہے کہ مباہلہ وہ فیصلہ ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص تھا، اُمت کے لئے عام نہیں ہے، دوسرے یہ کہ مباہلہ کا طریقہ وہی ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے، ندعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ الخ یہ طریقہ نہیں ہے کہ گھر بیٹھے فیصلہ مشتہر کیا جائے، ایک مرتبہ مرزا صاحب نے مولوی عبدالحق صاحب غزنوی سے مباہلہ کیا تھا جس کا ظاہری نتیجہ اُس وقت تو یہ ہوا کہ ہر ایک اپنے کو کامیاب کہنے لگا، طرفین کے اعلان موجود ہیں، مگر انجام میں اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب اور اُنکے خلیفہ

مولوی صاحب کے سامنے مر کر داخل عالم برزخ ہوئے، اور مولوی صاحب اب تک زندہ بخیر و خوبی موجود ہیں، اسی طرح یہاں بھی ہوا، اب سے مباہلہ کہو یا نہ کہو، اور اس دعا کو الہامی کہو یا نہ کہو، ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ مرزا صاحب اپنے پختہ اقراروں سے مفسد، کذاب، مفتری ثابت ہوئے اور اُن کے مقبولیت کے تمام الہامات اور قبولیت دعا کا دعوی محض غلط اور افترا ثابت ہوا، کیا کوئی مرزائی دنیا میں کسی مقبول خدا اور مجدد یا نبی کی ایسی حالت دکھا سکتا ہے کہ اُنہوں نے اس طرح کے اقرار کئے ہوں، اور وہ اپنے اقراروں سے جھوٹے ہوئے ہوں، اور اُنہوں نے اپنے مخالف سے عاجز آکر خدا تعالیٰ سے اس طرح دعا کی ہو جس طرح مرزا صاحب نے کی، اور وہ اُسکے حسب خواہ قبول نہوئی ہو؟ کیا جماعت احمدی کی مجال ہے کہ کسی بزرگ کے ایسے اقوال دکھا سکے؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں! جب نہیں دکھا سکتی تو مرزا صاحب کے جھوٹا ماننے میں اُسے کیا عذر ہے بیان کرے جھوٹی اور مہمل باتیں نہ بنائے،

صحیفہ انواریہ ص ۲۳ سے ۳۱ تک اس کی تفصیل دیکھو، اُس میں تین مقبولان خدا کے اقوال و دعا دکھائی گئی ہیں، جس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ خدا اپنے مقبول بندوں کو کس طرح سچا کرتا ہے، اور اُن کی دعا کو قبول فرماتا ہے حضرت نوحؑ نے نہایت سادہ طور سے دعا کی کہ اے پروردگار تو کسی کافر کو زمین پر آباد نہ چھوڑ، دیکھئے کیسی عظیم الشان تمام دنیا کی انسانی آبادی کے نیست و نابود ہونیکی دعا کی وہ قبول ہوئی، اور سارے کافر نیست و نابود ہوگئے مرزا صاحب نے صرف ایک مخالف کی موت کی دعا کی اور وہ قبول نہوئی اور وہ صرف دعا ہی نہ تھی بلکہ اُن کے صدق و کذب کی معیار آپ ہی تھی اُس

ف اگرچہ جناب فاتح قادیان کے مناظرہ میں اس کا الہامی ہونا اس خوبی سے ثابت کیا کہ یہاں قائم کی مرزائی کو تین سو روپیہ دینا پڑا رسالہ اس کی تفصیل میں شائع ہو چکا ہے ۱۲

خوب غور سے دیکھئے مقبولان خدا کی دعا ایسی ہوتی ہے

معیار سے مرزا صاحب کاذب قرار پائے، حضرت عمرؓ نے دریا کی جاری ہونے
کے لئے دعا کی وہ دریا جاری ہوگیا، مقبولان خدا کی ایسی دعا ہوتی ہے
اِن باتوں کو دیکھکر بھی مرزائیوں کو شرم نہیں آتی، دیکھا جائے کہ مرزا صاحب
کا مقولہ ہے اور معمولی مقولہ نہیں ہے بلکہ ایک مخالف سے عاجز و تنگ آکر
اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر نہایت عاجزی سے اپنی موت کی دعا
کرتے ہیں (مخالف سے تنگ آنے کی انتہا ہوگئی ہے) اور عاجزی کی دعا
اُن کی ہے جن کا دعویٰ ہے کہ میں سچا ہوں، اور سچا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے
جھوٹا کامیاب نہیں ہوتا، یہی حضرت اپنی نسبت یہ الہام الٰہی بیان کرتے ہیں
کہ اللہ تعالیٰ میری نسبت فرماتا ہے کہ میں تیری کل دعائیں قبول کرونگا اور
یہ بھی اُن کا الہام ہے کہ انت بمنزلۃ ولدی یعنی تو بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے
اور یہ بھی الہام ہے کہ انت منی وانا منک یعنی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے
اس الہام سے تو مرزا صاحب خدا کے بیٹے اور باپ دونوں ہو سکتے ہیں
یہاں سے تو اُنہیں قدرت کاملہ کا بھی دعویٰ معلوم ہوتا ہے جس طرح
کُن فیکُون کے الہام سے ظاہر ہے، باوجود اِن عظیم الشان دعووں کے
اور ایسی عاجزی کی دعا کے اللہ تعالیٰ نے اُن کے دشمن ہی کو خوش کیا
اور مرزا صاحب مولوی صاحب کی زندگی میں ہلاک ہوکر اپنے اقرار کے
مفسد اور کذاب ثابت ہوئے اور مولوی صاحب سچے ہوئے اللہ
تعالیٰ اپنے مقبولوں سے ایسا معاملہ ہرگز نہیں کرتا،

یہاں تک پندرہ اقرار مرزا صاحب کے ہوئے، اب سولہویں اقرار کی
تمہید ملاحظہ ہو، یہ دعائیں ۱۹۰۷ء میں تو خاص فاتح قادیان کی مقابلہ
میں کی تھیں جنہوں نے مرزا صاحب کا خاتمہ ہی کر دیا اس سے پہلے جولائی ۱۹۰۰ء

میں پیر مہر علیشاہ صاحب سے مناظرہ کا اعلان دیا تھا (کیونکہ شہرت اور ترقی کا موجب تھا) اور اس میں لکھا تھا کہ میں مکرر لکھتا ہوں کہ میرا غالب رہنا اس صورت میں متصور ہوگا کہ جبکہ پیر مہر علیشاہ صاحب بجز ایک ذلیل قابل شرم اور رکیک عبارت اور لغو تحریر کے کچھ بھی نہ لکھ سکیں، اور ایسی تحریر کریں جس پر اہل علم تھوکیں اور نفرین کریں کیونکہ میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ ایسا ہی کرے اور میں جانتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریگا (کیسے جھوٹے دعوے پر زور ہے) اور اگر پیر مہر علیشاہ صاحب بھی اپنے تئیں مومن اور مستجاب الدعوات جانتے ہیں تو وہ بھی ایسی ہی دعا کریں (اس سے ظاہر ہوا کہ مرزا صاحب کو اپنے مستجاب الدعوات ہونیکا یقین تھا) اور یاد رہے کہ خدا تعالیٰ اُن کی دعا ہرگز قبول نہیں کرے گا، کیونکہ خدا کے مامور مرسل کے دشمن ہیں اس لئے آسمان پر اُن کی عزت نہیں"

یہاں بھی مرزا صاحب اپنی دعا کی قبولیت اور مخالف کی عدم قبولیت پر پورا اطمینان ظاہر کرتے ہیں، اس سے ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب کی دعا کیلئے الہامی ہونا ضرور نہیں ہے، اُن کی کل دعائیں مقبول ہیں، مگر دو دعاؤں کی مقبولیت تو بیان ہوئی جن سے اُن کا خاتمہ ہی ہو گیا، اس تیسری دعا کا حشر یہ ہوا کہ اُس کے اثر سے مرزا صاحب تمام پنجاب میں بہت ذلیل ہوئے کیونکہ پیر صاحب مناظرہ کے لئے آمادہ ہو گئے اور ۲۴ اگست سنہ ۱۹۰۰ء کو مع جماعت کثیر کے لاہور آئے، اور مرزا صاحب باوجود نہایت جمی وعدے کے گھر سے باہر نہ نکلے اور پیر صاحب کی نسبت جو کچھ اُنہوں نے اپنا الہام یا خیال ظاہر کیا تھا وہ محض غلط نکلا اس کے سوا مرزا صاحب کی اس اشتہار بازی میں خدا کی طرف سے یہ سزا ہوئی کہ اُنہوں نے اپنی صداقت کے زعم میں مناظرہ کے اشتہار

یہ بھی لکھا تھا،

سولہواں اقرار - اگر میں پیر صاحب اور علماء کے مقابلہ پر لاہور نہ جاؤں تو میں (یعنی مرزا) **مردود جھوٹا، اور ملعون ہوں**" اس قول میں مرزا صاحب نے اپنی تین صفتیں بیان کی ہیں، خدا کا شکر ہے کہ اسی نے مرزا صاحب کو مناظرہ میں جانیکی ہمت نہ دی، اور اُن کے اقرار سے اُنہیں مردود، جھوٹا اور ملعون، دنیا پر ثابت کردیا (رسالہ حق نما ص۹۲ سے اخوذ ملاحظہ کیجیے)

یہ اُنکا سولہواں اقرار ہے جس سے وہ جھوٹے اور ملعون ثابت ہوتے ہیں، مسلمانوں کو اظہار مسرت کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کاذب کے کذب کا اظہار اُس کی زبان سے، قلم سے کس کس طریقہ سے کرایا ہے، تاکہ مخالفین حق کو اُس سے پرہیز کرنے میں کسی طرح کا تامل نہ رہے مگر ماننے والوں پر حیرت ہے کہ مرزا صاحب کی ایسی علانیہ باتوں پر نظر نہیں کرتے اور یہ خیال نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے کو اُس کے اقرار سے اسطرح جھوٹا اور ملعون ٹھہراتا ہے اور دنیا میں کسی سچے اور پیارے بندے سے ایسا واقعہ ہوا ہے؟ اور کوئی مجدد یا نبی اپنے ایسے پختہ اقرار سے جھوٹا ہوا ہے؟ ہرگز نہیں، کوئی نظیر اس کی پیش نہیں ہوسکتی،

سترہواں اقرار، ۵ نومبر ۱۸۹۹ء میں مرزا صاحب نے اشتہار[۵۷] دیا تھا کہ اے میرے مولا، قادر خدا، اب مجھے راہ بتلا **اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں** تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے آخر دسمبر ۱۹۰۲ء **تک میرے لئے اور نشان دکھلا** اور اپنے بندے کیلئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہو دیکھ **میں تیری جناب میں** عاجزانہ ہاتھ اُٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں

۵۷ یہ اشتہار بڑے دو ورقہ پر چھپا ہے جس کا اصل مطلب یہ ہی ہے جو یہاں نقل کیا گیا ۱۲

اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہو کافر، کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال جو آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو، اگر تو (ایجذا) تین برس کے اندر جو جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلا دے اور اپنے بندیکو اُن لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں، تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں، میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری دعا قبول نہو تو میں ایسا ہی مردود و ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے" (صـ۳)

اس قول میں بھی مرزا صاحب نہایت عاجزانہ دعا کرتے ہیں، اس کے سوا اور بھی کئی باتیں کہتے ہیں، اپنے آپ کو مستجاب الدعوات کہتے ہیں اور اعجاز احمدی کے صـ۸۸ سے یہ بھی ظاہر ہو کہ یہ الہامی پیشینگوئی ہے، اس دعا کی قبولیت پر اپنی صداقت کو منحصر بتاتے ہیں، دعا یہ ہو کہ تین برس کے اندر ایسا نشان ظاہر ہو جو انسانی طاقت سے باہر ہو، اگر اس میعاد میں ایسی نشان کا ظہور نہو تو مرزا صاحب خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو ان پانچ لفظوں کا مستحق سمجھ لوں گا یعنی میں مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں" اس اشتہار کی بنیاد اور اس کی تفصیل الہامات مرزا مطبوعہ بار چہارم صـ۹۳ و صـ۹۴ دیکھئے، میں اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ اس کلام سے بخوبی معلوم ہوا کہ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء سے پہلے کوئی ایسا نشان مرزا صاحب سے نہیں ہوا تھا جس سے انہیں اپنی صداقت کا یقین ہوتا، اور نہ کوئی انھیں ایسا

یقینی الہام ہوا تھا جس سے وہ اپنے آپ کو سچا مسلمان در استنباز اعتقاد کرتے کیونکہ اگر کسی قطعی الہام یا کسی نشان سے اپنی صداقت کا یقین انہیں ہوگیا تھا تو پھر اس نشان کے ظاہر ہونے سے پہلا یقین کیونکر جا سکتا ہے، اسلئے اس قول نے پہلے نشانات والہامات کو بیکار ثابت کر دیا، اور مرزا صاحب اپنے اقرار سے ملعون وکافر ثابت ہوئے کیونکہ مرزا صاحب کا اقرار تھا کہ اگر سنہ ۱۹۰۰ء سے آخر سنہ ۱۹۰۲ء تک کوئی نشان میری صداقت کے ثبوت میں ظاہر نہ ہو تو میں ملعون وکافر ہوں، اور دنیا نے دیکھ لیا کہ اس عرصہ میں اُن کا کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا، اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس تین برس کی مدت آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ہوتی ہے اس میں آخر نومبر تک مرزا صاحب کے اقرار سے اُس نشان کا ظہور نہیں ہوا تھا اس مہینے میں جب موضع مُد میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے مناظرہ میں مرزائیوں کو سخت ذلت پہنچائی ہے اُس وقت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب نے اپنے رسالہ اعجاز احمدی کا اظہار کیا اور دس ہزار روپے کا اشتہار دیا کہ جو کوئی اس کا جواب پانچ روز کے اندر دے زیادہ سے زیادہ تین روز کے اندر چھپوا کر میرے پاس بھیجدے تو میں اُسے دس ہزار روپیہ دونگا اعجاز احمدی میں اس کی تفصیل دیکھنا چاہیئے، مگر یہ اشتہار ایک فریب تھا، یہ رسالہ معجزہ کسی طرح نہیں ہو سکتا، اس کا قطعی ثبوت رسالہ حقیقت رسائل اعجازیہ میں نہایت تفصیل سے دیا گیا ہے، یہ رسالہ پانچ جز میں ہے اس سال کے شروع میں چھپا ہے اور پندرہ دلیلوں سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت کرکے آخر میں یہ دکھایا ہے کہ درحقیقت وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتے تھے چونکہ مسلمانوں کے سوا کسی اور مذہب والے انھیں نہیں مانا اس لئے وہ دین اسلام کا اقرار کرتے رہے، اور مسلمانوں کے فریب دینے کیلئے اُنہوں نے

نعتیہ اشعار بھی لکھے اور بہت سی باتیں بنائیں مگر الحمد للہ اس رسالہ میں تو اُنھیں کے اقوال سے قطعی طور سے اُنھیں کا کذب ثابت کردیا گیا، پہلے اقوال سے یقینی فیصلہ ہوگیا کہ مسیح موعود کی جو علامتیں اُنھوں نے اپنے متعدد رسالوں میں بیان کی ہیں وہ اُنمیں بالیقین نہیں پائی گئیں اور اپنے قول سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے، آخری قول سے تو مردود، ملعون اور کافر و بیدین بھی ہوگئے، آجکل کوئی نیا قادیانی ظاہر ہوا ہے اُسنے یہ ظاہر کیا کہ فلاں فلاں مولوی صاحب اُنھیں کافر نہیں کہتے بعض اُنکے کفر میں تامل کرتے ہیں، ان باتوں سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اکثر علما مرزا صاحب کی واقعی حالت سے بالکل بیخبر ہیں اسلئے اُنکی کفر میں تامل کرنا مقتضائے حنفیت ہے مگر جس وقت اُن علما کو مرزا مرزا کا پورا حال معلوم ہوجائیگا تو پھر اُنہیں ہرگز تامل نہ ہوگا اور کاتب مضمون ہداہ اللہ تعالیٰ الی سبیل الرشاد کو فیصلہ آسمانی اور صحیفہ انواریہ دیکھنے کے بعد بھی اُنہیں مرزا صاحب کے کذب کا روشن آفتاب نظر نہ آیا تو معلوم ہوا کہ وہ ازلی خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِم کے مصداق ہیں، جس مدعی کی پیشینگوئیاں بالیقین غلط ثابت ہوئی ہوں جس کو الہاموں سے خدا کا جھوٹا اور وعدہ خلاف ہونا ثابت ہوگیا ہو جس کے جھوٹے ہونے پر توریت اور قرآن گواہی دیتا ہو جس نے انبیا کی توہین کرکے جھوٹی باتیں فریب دہی کی غرض سے بنائی ہوں جو مدعی اپنے متعدد اقوال سے کاذب ثابت ہو اُسکے کذب میں تو کسی صاحب عقل کو تامل ہرگز نہیں ہوسکتا، رہا اُنکا کفر وہ بھی اُنکے قول سے ثابت ہوا ایک قول تو ابھی نقل کیا گیا دوسرا قول اور ملاحظہ کیجئے مرزا صاحب حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۷۹ میں لکھتے ہیں ما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین" یعنی یہ جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعوی کرکے

اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر انسے جاملوں" اس قول میں مرزا صاحب نہایت صفائی سے کہہ رہے ہیں کہ نبوت کا دعویٰ کرنا اسلام سے خارج ہونے اور کافر وں سے ملجانیکا باعث ہے، اب انکے اقرار کے بموجب انکے کفر کا ثبوت ملاحظہ کیجئے فرماتے ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم بغیر نئی شریعت کے رسول اور نبی ہیں بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کتاب نازل نہیں ہوئی (اخبار بدر ۵- مارچ ۱۹۰۸ء) اور صرف دعوی نبوت ہی نہیں بلکہ قمر الانبیا ہونیکا دعویٰ ہے چنانچہ انجام آتھم کے صہ میں انکا الہام ہے یاتی قمر الانبیاء اور اسی انجام آتھم میں یہ بھی ہے (کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھہ سکتا ہے؟ اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں" (حاشیہ صہ ۲۷)

ختم نبوت کا منکر کافر ہے

اس قول کو اچھی طرح دیکھا جائے، اسمیں وہ صاف فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ بدبخت مفتری ہے اُس کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے، پھر کہتے ہیں کہ جو آیت وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ کو خدا کا کلام بالیقین جانتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی اور رسول ہونیکا دعویٰ نہیں کر سکتا، اس کا حاصل بھی وہی ہے جو پہلے قول کا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنیوالا منکر قرآن اور کافر ہے،

لیجئے جناب مرزا صاحب اپنے متعدد اقوال سے کافر ہیں، پھر کسی مولویصاحب کے کہنے کی کیا حاجت ہے اور دنیا کے علمائے نے کفر کا فتویٰ دیا ہے مولٰنا محمد حسین صاحب

کا رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ نمبر چہارم لغایۃ ہفتم و نمبر یازدہم و دوازدہم
اور مولٰنا محمد سہول صاحب کا رسالہ القول الصحیح فی مکائد المسیح
ملاحظہ کیجئے،

میاں ارادت! کہو اب تو مرزا صاحب نے آپ کے رسالہ کو محض غلط بتادیا اور خاتم النبیین کے غلط معنی پر جو آپ نے بیہودہ باتیں بنائی ہیں اُن کی غلطی پر صاد کر کے آیت وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کو ختم نبوت پر نص قطعی قرار فرمادیا اور صہ ۲۵ میں اُن کا یہ جملہ ہے ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا" یعنی نبی کا لفظ اگر کہیں کہا گیا ہے وہ بطور استعارہ اور مجاز کے ہے، اولیاء کو بھی کسی وقت کہدیا گیا ہے حقیقی نبی خاتم الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں ہوگا یہ اُن کا اٹھارہواں اقرار ہے،

دس ہزار کا چیلنج

ای صادقان روزگار وای حامیان ملت سید ابرار، اِس اندھیر اور ابلہ فریبی کو ملاحظہ کیجئے کہ ایسے بدترین روزگار کو جو اپنے الہاموں اور پختہ اقرار سی جھوٹا، ہر بد سی بدتر، ملعون، کافر ثابت ہوچکا ہو اور ایک ہی اقرار سی نہیں بلکہ اٹھارہ اقراروں سی وہ ان بدترین صفات کا مستحق ہوچکا ہو اُسکا جھوٹ و فریب آفتاب کیطرح روشن کر کے دکھا دیا ہو، اسکے جھوٹے دعوؤں پر حیدرآبادی مرزائی چیلنج دیتے ہیں اور اُنکی صداقت ثابت کرتے ہیں، ای فریب خوردہ حضرات ہم تمام مرزائیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ جس طرح ہمنے مرزا صاحب کی اقراروں سے اُنکا جھوٹا اور ملعون اور کافر ہونا ثابت کردیا تم اگر اسطرح کسی نبی یا مجدد یا بزرگ کا جھوٹا ہونا ثابت کردو (اور یہ تو غیر ممکن ہی) یہی ثابت کردو کہ جھوٹے مدعیان نبوت و مہدویت جتنے گذرے ہیں اُنمیں سے فلاں جھوٹا اپنے متعدد اقراروں سے اِن ملعونہ صفات کا مستحق ہوا ہے تو ہم دس ہزار روپیہ دینے کے لئے حاضر ہیں،

راقم عبد اللطیف رحمانی

مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی قطعی دلیل

اُن کی نہایت معرکہ کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں[51] اور اُن کے جواب سے
مرزائی ایسے عاجز ہوئے کہ اُن کے جھوٹے ہونے کو مان لیا چنانچہ ایک رسالہ
نبی کی پہچان، قادیان میں چھپا ہے۔ اُس میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی دس
پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں، اور خواجہ کمال کی پارٹی تو یہ کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب کی
سو پیشین گوئیوں میں ساٹھ جھوٹی ہوئیں[52] اور یہ بات توریت مقدس، اور
قرآن مجید کے نص قطعی سے ثابت ہے کہ جس مدعی نبوت کی ایک پیشینگوئی بھی جھوٹی
ہو وہ جھوٹا اور مفتری ہے، چنانچہ توریت مقدس میں یہ حکم ہے کہ "لیکن وہ نبی جو
ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُسے حکم نہیں دیا
یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے (یعنی جس طرح تعزیرات ہند
میں قاتل کی سزا پھانسی ہے اسی طرح توریت مقدس کا حکم جھوٹے مدعی نبوت کی سزا
قتل ہے) اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی
ہوئی نہیں، تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے (یعنی پیشگوئی کرے)
اور وہ جو اُس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی، بلکہ اُس
نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اُس سے مت ڈر۔" اور یہی مضمون قرآن شریف کے نص
صریح سے ثابت ہے لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ یعنی اللہ تعالیٰ نہایت
تاکید سے فرماتا ہے کہ ایسا گمان وخیال ہرگز نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی
کرتا ہے بلکہ وہ اپنے تمام وعدے اور وعیدیں پوری کرتا ہے جس مدعی کے بیان سے
اُس کا ایک وعدہ یا ایک وعید بھی پوری نہ ہو تو یقین کرنا چاہئے کہ وہ جھوٹا ہے، ان دونوں
کلام مقدس کے بموجب مرزا غلام احمد قادیانی یقینی جھوٹے ہیں،

یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسہم

اپنے خیال میں جناب اللہ تعالیٰ کو اور اُس کے سچے ملنے والوں کو دھوکا دیتے ہیں لیکن
حقیقت اپنی جانوں کو دھوکا دیتے ہیں (کیونکہ انجام کار اُس کا
نتیجہ وہ خود دیکھیں گے)

الحمد للہ کہ ہدایت خلق کیلئے یہ رسالہ کاملہ تالیف نادرہ یعنی

حقیقت رسائل اعجازیہ مرزائیہ

جسمیں مسیح قادیان کے رسالہ اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کی واقعی حالت کو دکھا کر روشن
کر دیا ہے کہ پندرہ دلیلوں سے اِن رسالوں کی نسبت اعجاز کا دعویٰ کرنا محض غلط ہے پھر آخر میں نہایت
روشن طریقہ سے ثابت کیا ہے کہ درحقیقت مرزا صاحب خدا اور رسول کو نہیں مانتے تھے مگر اپنی طرف متوجہ کرنے
کو اُنہوں نے بہت کچھ کیا دین کی کچھ تائید کی نعتیہ اشعار بھی لکھے ظلی بروزی نبی بنے پھر مستقل نبی
بنے اپنے منکروں کو کافر جہنمی بتایا پھر خدائی اختیارات ملنے کا دعویٰ کیا مگر کامل دعویٰ خدائی
کرنیکا وقت نہیں آیا تھا کیونکہ اپنے مریدوں کو اس لائق نہیں سمجھتے تھے کہ میرے اِس دعویٰ خدائی کو مان لینگے
اس لئے خاموش رہے اور جہاں انہیں جانا چاہیے تھا وہاں تشریف لیگئے

باہتمام منشی سراج الدین احمد جمالی کے

محرم سنہ ۱۳۳۶ ہجری

[illegible] مطبع [illegible]

بار اول ۱۰۰۰ — قیمت [illegible]

دردمندان اسلام اسے ضرور ملاحظہ کریں

بعض عالی مرتبہ دردمندان اسلام نے اِس وقت کے عظیم الشان مرزائی فتنہ فرو کرنے کے
لئے کامل توجہ فرمائی، اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی واقعی حالت کو متعدد طریقون سے
آفتاب کیطرح روشن کر کے دکھایا اور خدا کے فضل سے بہت کچھ فائدہ ہوا، ہزارون مسلمان گمراہی
سے بچے اور بہت گمراہ راہ راست پر آئے، مگر مرزائی جماعت اپنی گمراہی کی اشاعت مین نہایت
سرگرم ہے، ہزارون روپیہ ماہوار صرف کرتی ہے، سارے ہندوستان مین، سندھ
مین، کاٹھیاواڑ، حیدرآباد دکن، بمبئی مین، تمام بنگال مین، تمام افریقہ مین، خصوصًا زنجبار
ممباسہ، مورس مین اُن کے گمراہی پھیلانے والے جاتے ہین، اور مسلمانون کو گمراہ کرتے ہین
اِس کے علاوہ اُس کے ماہواری رسالے اور ہفتہ وار اخبارات شائع ہوتے ہین، اب
ہمارے علماء اور تمام دردمندان اسلام فرمائین کہ اُن گمراہی کے روکنے کے لئے وہ کیا کرتے
ہین، اِس فتنہ کا فرو کرنا تو تمام مسلمانون کا اور خصوصًا نائبان رسول کا فرض ہے اور
ایسا فرض ہے کہ جو کام وہ اپنے خیال مین مسلمانون کی اصلاح کا کر رہے ہین اُس پر یہ
ہر طرح مقدم ہے کیونکہ اول اِس کی کوشش ضرور ہے کہ مسلمان اسلام پر قائم رہین، اُس کے
لئے مسلمانون کی ایک جماعت کو مستعد ہونا چاہئے جس کے سرگروہ مخصوص علما ہون اور
حسب موقع اس فتنہ کے فرو کرنے کی کوشش کیجائے، اس وقت سب سے اول کوشش یہ ہے
کہ جو رسالے بعض بزرگان دین اور ہمدردان اسلام نے لکھے ہین اُنھین خوب شائع کرین اُن
رسالون کی فہرست ایک خاص رسالہ مین شائع کی گئی ہے اور اس رسالہ کے آخر صفحہ مین
کچھ نام لکھے گئے ہین اُن رسالون کا دیکھنا اور پاس رکھنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا دشمن
جانی کے خوف کے وقت اپنے اور بھائیون کے بچانے کے لئے ہتھیار رکھنا ضرور ہے، الحمدللہ یہ
یہ وہ رسالے ہین جنکا جواب ساری دنیا کے مرزائی عاجز ہین، } مسلمانون کا خیرخواہ محمد اسحٰق عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العلی العظیم و نصلی علی رسولہ الکریم

مسلمانون کو ہوشیار ہوکر متوجہ ہونا چاہیے کہ اس وقت کے فتنون مین مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا بڑا فتنہ ہے، اس خاکسار نے باوجود ضعف و ناتوانی کے متعدد رسالون مین اُن کا جھوٹا ہونا نہایت روشن دلیلون سے ثابت کر کے دیکھایا ہی، مگر دیکھتا ہون کہ زمانے کی تاریکی اور کفر و الحاد کی ظلمت نے دلون کو تاریک کر دیا ہی، دینی امور کی ضرورت اُنھین نظر نہین آتی، اکثر حضرات کو اس طرف توجہ ہی نہین ہی، بہر حال اہل علم خدا ترس کا جو فرض ہی وہ حتی الوسع ادا کیا گیا اور کیا جاتا ہے، رسالہ فیصلہ آسمانی مین کامل طور سے دیکھایا گیا کہ مرزا صاحب کی پیشینگوئیان جھوٹی ہوئین، اور ایسی یقینی جھوٹی ہوئین کہ کوئی شک و شبہہ اُس مین نہین رہا، خصوصًا منکوحہ آسمانی والی پیشینگوئی جسے مرزا صاحب نے اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان قرار دیا تھا، اور تقریبًا بیس ۲۰ برس تک اُس کے ظہور کے متمنی رہی مگر وہ پیشین گوئی پوری نہ ہوی اور قرآن مجید کی صریح آیتون سے اور توریت مقدس کے صریح بیان سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوئے، اس کا کامل ثبوت فیصلہ آسمانی کے پہلے حصہ مین اور کچھ تیسرے حصہ مین کیا گیا ہی، دوسرے اور تیسرے حصہ مین اُن کے رسائل اعجازیہ کا ذکر بھی آگیا تھا، اُن کی حالت بھی دیکھائی گئی، اور ثابت کر دیا گیا کہ جس طرح منکوحہ

آسمانی والا معجزہ جھوٹا ثابت ہوا، اسی طرح یہ بھی جھوٹا ہی، مگر چونکہ اُن کی حالت ایک بڑے رسالے کے ضمن مین بیان ہوئی ہے اس لئے یہ امید کم ہے کہ مسلمانون کی پوری توجہ اُس طرف ہو، اب مین برادران اسلام کی آسانی کے لئے اس مضمون کو علٰحدہ کرکے طالبانِ حق کو دیکھانا چاہتا ہون، مرزا صاحب نے دو رسالے لکھے ہین ایک کا نام اعجاز احمدی اور دوسرے کا نام اعجاز المسیح ہے، اس سے مقصد یہ ہے کہ جس طرح جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا معجزہ قرآن مجید ہے کہ اُس کے مثل کوئی نہین لاسکتا اسی طرح مرزا صاحب کہتے ہین کہ میرا معجزہ یہ دو رسالے ہین ایک نظم اور ایک نثر، اس رسالہ مین اُن کی واقعی حالت پیش کر کے مسلمانون کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ جس طرح وہ آسمانی نکاح اُن کے کاذب ہونیکا کامل نشان ہوا اسی طرح یہ دونون رسالے متعدد طور سے اُن کے کاذب ہونے کی دلیل ہین، اور انہین کامل جھوٹا اور فریبی ثابت کرتے ہین براہ مہربانی تحقیق اور حق پسندی کی نظر سے ملاحظہ کرین،

ناظرین! اِن دونون رسالون کو معجزہ کہنا اور اُن سے اپنی صداقت ثابت کرنا، عوام کو فریب دینا ہے، یہ دونون رسالے مرزا صاحب کے لئے معجزہ ہرگز نہین ہوسکتے بلکہ اُن کے جھوٹا ہونے کی نہایت روشن دلیل ہین، اور ایک طریقہ سے نہین بلکہ کئی طریقون سے، اہل حق غور سے ملاحظہ کرین، ان دونون رسالون کی نسبت کہا جاتا ہے، کہ جس طرح قرآن مجید جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا معجزہ ہے کہ آپ نے عرب وعجم کے روبرو پیش کر کے فرمایا کہ اس کے مثل لاؤ، اور پھر یہ کہدیا کہ تم ہرگز نہ لاسکو گے، اور ایسا ہی ہوا کہ کوئی اُس کے مثل نہ لاسکا، اسی طرح مرزا صاحب نے یہ دو رسالے پیش کئے ایک نظم دوسرا نثر، اور ایسا ہی دعویٰ کیا، اور کوئی ان دونون کے مثل نہ لاسکا،

مناظرہ مونگیر کی کیفیت مین جو اُنہون نے مرزا صاحب کی نبوت کی ثبوت مین

قرآن مجید کی آیتین پیش کی ہین انہین وہ آیت بھی ہی جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی رسالت کی دعوی مین پیش کی تھی یعنی آیت قرآن کُنْتُمْ فِی رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ الخ یعنی اللہ تعالی اپنے تمام بندون کو خطاب کر کے فرماتا ہی کہ اگر تمہین قرآن مجید کے کلام آلہی ہونے مین شک ہی تو اُس کی ایک ہی سورت کی مثل تم بنا لاؤ الخ،

جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وہ صفات کاملہ جو آپکی ذات مقدس سی مخصوص تھے اُن مین مرزا نے کہین برابری کا اور کہین تفوق کا دعوی کیا ہی، حضور انور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو کلام آلہی ہدایت خلق کے لئے پیش کیا، اُس کے بے مثل ہونے کا دعوی کیا، اور یہ بھی نہایت زور سی فرمادیا کہ تم کسی وقت اور کسی طرح اِس کے مثل نہین لاسکتے،

یہ امر بھی غور کے لائق ہے کہ حضور انور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کسی معجزے یا کسی پیشینگوئی کو اپنی صداقت مین پیش نہین فرمایا، کیونکہ منکر متعصب ہر ایک مین احتمال نکال سکتا ہی، کم سے کم ساحر کہدینا آسان ہے، اور ایسا ہی کفار نے کہا، مگر اِس معجزے مین کوئی جاے دم زدن نہین ہے، اِس لئے اِس مین دعوی کیا مگر مرزا اپنے باطل خیال مین اس کو غلط ثابت کرنا چاہتا ہے، اور اپنی تفوق کا اظہار اُسے مدنظر ہے، اس دعوے سے مرزا کا مقصود یہ ہی کہ مسلمانوں کے پیغمبر نے تو صرف ایک کتاب نثر مین جواب کے لئے پیش کی تھی، مین نظم اور نثر دونوں پیش کرتا ہوں اور کوئی جواب نہین دے سکتا، یعنی مین اس مین بھی پیغمبر اسلام سے بڑھ گیا ہوں یہان جن حضرات نے مرزا صاحب کے مدحیہ اشعار اور علامی کا دعوے دیکھا ہوگا انہین اِس بیان سے تعجب ہوگا، مگر آئندہ بیان سے انہین یہ تعجب جاتا رہیگا، یہان حق پسند حضرات کامل طور سے توجہ فرمائین، اور اِس فریب مرزائی اور اعجاز محمدی

مین فرق ملاحظہ کرین، یہان کئی باتین مین کہنا چاہتا ہون،

(۱) پہلے سمجھ لینا چاہئے کہ جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقصد اس دعوے سے یہ تھا کہ اس وقت اہل عرب کلام کی فصاحت و بلاغت مین اعلیٰ درجہ کا کمال رکھتے ہین، اور شب و روز انھین فصیح و بلیغ نظم و نثر لکھنے کا مشغلہ ہے، اور مضامین لکھ کر ایک دوسرے پر فخر اور مباہات کیا کرتے ہین، اور دوسرے ملک کے لوگون کو عجم کہتے ہین یعنی بے زبان، گونگے، اس لئے ایسے وقت مین اُن کاملین فصحا کے مقابلہ مین ایک ایسا شخص دعوےٰ کرے جو معمولی طور سے بھی کچھ پڑھا لکھا نہ ہو، اور پھر وہ فصحائے عرب جن کی حالت ابھی بیان کی گئی اُس کے جواب سے عاجز ہو جائین، اور اُن کی غیرت و حمیت اور اس فن مین دعوی فضل و کمال انھین جواب لکھنے کی ہمت نہ دی،

یہ بلاشک و شبہہ بدیہی طور سے نہایت عظیم الشان معجزہ ہے اور ایسا معجزہ ہے کہ سخن شناس فصحا کسی احتمال سے بھی اس کو غلط نہین کہہ سکتے تھے، کیونکہ قرآن شریف کی عبارت اور اُس کے مضامین عالیہ اُن کے پیش نظر تھے، وہ مُہر سکوت اُن کے منہ پر لگا رہے تھے، اور مرزائیون کی طرح بے شرم بھی نہ تھے، پھر اس کا معجزہ ہونا ایک طور سے نہین بلکہ کئی طور سے ہے (۱) اس کی عبارت ایسی فصیح و بلیغ ہے کہ دوسرا کوئی فصیح و بلیغ ایسی عبارت نہین لکھ سکتا، (۲) اس کے مضامین ایسے عالی اور باعث ہدایت عالم ہین کہ کوئی بڑے سے بڑا رفارمر اور مُقنّن ایسی کامل ہدایت کی باتین اور ملک کیلئے مفید قانون نہین بنا سکتا، اور پھر وہ قانون بھی ایسا ہو جو کسی وقت لائق منسوخ ہونے کے نہو، یہ صفت صرف قرآن مجید ہی مین ہے، اور اس کا اقرار بڑے بڑے عقلاء مخالفین اسلام نے بھی کیا ہے، اس کے علاوہ قرآن مجید کا یہ دعوےٰ کسی وقت اور کسی شخص سے خاص نہین ہے، یعنی کوئی شخص خود لکھ کر پیش کرے، یا کسی دوسرے کا لکھا ہوا اور کسی وقت کا لکھا ہو وہ سامنے لائے یا آئندہ کوئی لکھے مگر اُس وقت اہل زبان نہ اپنا

کلام پیش کر سکے نہ اپنی کسی گذشتہ بزرگ کی تحریر اس کے مثل دیکھا سکے، اور اب تیرہ سو برس سے زیادہ ہوگیا مگر کوئی مخالف اُس کے مثل نہ لا سکا، ایسے کلام کے لئے آیت مذکورہ مین دعوی کیا گیا ہے، مرزائیون کو شرم نہین کہ مرزا کے ان رسالون کے لئے یہ آیت پیش کی جاتی ہے جن مین سینکڑون غلطیان الفاظ کی ہون، اور وہ دوسرون سے لکھوایا جائے، اُس کے مقابل مین متعدد رسالے اور قصیدے اُن سے نہایت اعلیٰ موجود ہین (۲) قرآن مجید امور ذیل کی وجہ سے معجزہ بینہ قرار پایا، (۱) ایسے انسان کی زبان سے نکلا جو معمولی طریقہ سے کچھ لکھے پڑہے نہ تھے، اُمی کہلاتے تھے، اور یہ بدیہی بات ہے کہ ایسا شخص ایسی بینظیر کتاب نہین بنا سکتا جیسا قرآن مجید ہے، یہ انسانی طاقت سے باہر ہے، مرزا ایسے نہ تھے، بلکہ لکھے پڑھے تھے، (۲) قرآن مجید جس ملک مین نازل ہوا اُسی ملک کی زبان مین لکھا گیا جس کو اُس ملک والے کامل طور سے جانتے تھے، اور اُس کے جاننے کا اُنہین دعوی تھا، اور اس دعوے کے وقت اُس زبان کی فصاحت بلاغت انسانی کمال کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ پر پہنچی ہوئی تہی، مرزا صاحب نے ایسا نہین کیا، اگر اُردو مین لکھکر دعوے کرتے تو فصحاے ہند پر بالمعائنہ اُن کی فصاحت کا انکشاف ہو جاتا، اب رہی عربی کی عبارت، نہ اُس کا حال ویسا ہی جیسا کہ عرب کی جاہلیت مین تھا، اور نہ اُس قدر توجہ علما کو ہے جیسی اُس وقت عرب کو تھی، (۳) اُس ملک کے رہنے والون کو اُس وقت اپنی زبان مین کمال پیدا کرنے کا نہایت شوق ہی نہ تھا، بلکہ اُسے مایۂ فخر سمجھتے تھے، (۴) پھر یہ خالی شوق ہی نہ تھا، بلکہ اُس کمال کو حاصل کرتے تھے، اور نظم و نثر لکھنا اُن کا مشغلہ تھا، مرزا کے وقت مین یہ ہرگز نہ تھا، اب اگر اُن کے رسالون کی طرف کوئی توجہ نہ کرے تو اعجاز کا ثبوت نہین ہو سکتا، (۵) اس تحصیل کمال کیساتھ اُن کے دماغ مین کبر بھی تھا، کہ ہر ایک دوسرے کو اپنے سے زیادہ کمال مین نہین دیکھ سکتا تھا، اور اپنی عمدہ نظم و نثر کو دعوے کے ساتھ عام جلسون مین پڑہتے تھے، اور بعض وقت یہ دعوی بھی کرتے تہے

کہ کوئی اُس کے مثل لائے، جس وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا نزول شروع ہوا ہے اُس وقت اس قسم کے سات قصیدے سات شخصوں کے لکھے ہوئے خانہ کعبہ پر لٹکے ہوئے تھے، اور جب قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کو دیکھا تو وہ قصائد اُتار لئے گئے اس بنیاد پر کہ قرآن مجید نے اُن کی فصاحت و بلاغت کو گرد کر دیا، اب وہ اس لائق نہ ہے کہ قرآن مجید کے مقابلہ میں انہیں خانہ کعبہ پر لٹکا کر اُن پر دعوی کیا جائے، ایسے وقت میں اُن عربوں کے مقابلہ میں جن کا مایہ ناز فصیح و بلیغ عبارت کا لکھنا تھا، قرآن مجید کا یہ دعوی پیش ہوا، اور اُس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا گیا کہ تم ہرگز نہ لاسکو گے، باوجودیکہ جواب کے لئے میدان نہایت وسیع رکھا گیا تھا، نہ اُس کے لئے کوئی میعاد معین کی تھی نہ کسی زمانی کی تخصیص تھی کہ آئندہ کوئی لکھے، گذشتہ کا لکھا ہوا نہ ہو، بلکہ الفاظ آیت کا عموم صاف طور سے یہ مطلب بتا رہا ہے، (٦) کہ تم خود اس کا جواب لکھ کر لاؤ، یا کسی اُستاد، یا کسی گذشتہ شخص کا لکھا ہوا پیش کرو، یا آئندہ کسی وقت کوئی لکھے، اور یہ بھی ضرور نہیں کہ سارے قرآن کا جواب ہو، بلکہ اُس کی ایک ہی سورت کا جواب لاؤ، غرضکہ قرآنی تحدی ایسی عام ہے کہ مذکورہ پانچ حالتیں اُس میں داخل ہیں،

اب غور کیا جائے کہ ان امور کے ساتھ اُن مخالفین عرب سے جواب کا طلب کرنا کس قدر غیظ و غضب کا باعث ہو سکتا ہے، اور اپنی طبعی حالت کی وجہ سے اُنہیں کس قدر جواب دینے کا جوش ہوا ہوگا، مگر چونکہ کلام کی فصاحت و بلاغت میں کامل مہارت رکھتے تھے اس لئے اپنے آپ کو عاجز سمجھے، نہ خود جواب دیا اور نہ کسی دوسرے کا کلام پیش کیا، اور نہ اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں کوئی پیش کر سکا، تمام دنیا کی مخالفین عاجز رہے، اس وجہ سے قرآن مجید معجزہ باہرہ اور اعجاز بینہ ٹھیرا، اور اُس کے اعجاز میں کسی طرح کا شبہہ نہ رہا، اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دعوے کے صداقت میں اُسے پیش کیا، اور ارشاد خداوندی ہوا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ یعنی اُس وقت کفار قریش سے کہا کہ اگر

تمہین قرآن کے کلام الٰہی ہونے مین شک ہو تو اس کی ایک ہی سورت کے مثل لے آؤ، مگر کوئی نہ لا سکا، اور کسی طرح کا کوئی شبہہ نہ کر سکا، اب اِس آیت کو مرزا صاحب کے رسالون کے لئے پیش کرنا محض غلط اور صریح فریب ہی، اُن کے اعجاز یہ رسالونکی حالت ملاحظہ کیجئے کہ متعدد طریقون سے اُن کا دعوی اعجاز غلط ہے، اور علانیہ فریب ثابت ہوتا ہے، اول تو یہ دیکھا جائے کہ یہ چھۂ باتین جو قرآن مجید کے دعوے کے وقت تھین مرزا صاحب کے وقت ان مین سے ایک بات بھی تھی؟ ہرگز نہین،

معجزہ نہ ہونیکی پہلی دلیل،

مرزا صاحب اُمی نہ تھے، اچھے لکھے پڑہے تھے، اور اُن کے مقابل کے علما جنمین اُن کا نشو ونما ہوا تھا، اُنہین عربی عبارت لکھنے کا شوق توکیا توجہ بھی نہ تھی، اور یہ تو بڑی بات تھی کہ کمال درجہ فصیح وبلیغ عبارت لکھنے کا خیال ہو، اور لکھنے کا مشغلہ رکھتے ہون، ایسی حالت مین اگر کسی کو عربی ادب سے طبعی مناسبت ہو تو تھوڑی توجہ سے وہ ایسی عبارت لکھ سکتا ہی کہ دوسرے نہین لکھ سکتے، خصوصًا جس وقت یہ لکھنے والا دوسرون کے لئے میعاد مقرر کر دے، اور وہ میعاد بھی اِس قدر کم ہو کہ مشاق لکھنے والے کو بھی لکھنا اور چھپوا کر بھیجدینا اُس کی وسعت سے باہر ہو، نہایت ظاہر ہے کہ اگر ایسی حالت مین کوئی جواب نہ دے تو اُس شخص کی عربی تحریر معجزہ کسی طرح نہین ہو سکتی، اِس کی ایسی مثال ہی کہ ایک معمولی مولوی صاحب زبان فارسی یا اُردو مین رسالہ لکھکر اپنے قریب کے دیہات مین پیش کر کے یہ کہین کہ ہم نے جیسا یہ رسالہ لکھا ہے تم تو ایسا لکھد و، وہان اگرچہ پڑہے لکھے اشخاص بھی ہون، مگر اُس طرح کا رسالہ نہین لکھ سکتے، مگر اِس سے اُس کا اعجاز ثابت نہین ہو سکتا، اب مرزا صاحب کے رسالون کا جواب نہ لکھنے کے متعدد وجوہ ہو سکتے ہین مثلاً (۱) علما کو عربی تحریر کی طرف توجہ نہین ہے، اس لئے نہین لکھا، (۲) یا یہ کہ لکھنے کی میعاد اِس قدر کم رکھی گئی تھی کہ اُس مین لکھنا اور چھپوا کر بھیجنا ممکن نہ ہوا، اور میعاد کے بعد بھیجنا بیکار سمجھے اِس لئے نہین لکھا، یہ ایسی بدیہی باتین ہین کہ

کوئی صاحب عقل انکار نہین کر سکتا، یہ پہلی وجہ ہو مذکورہ رسالون کی معجزہ نہونیکی
اور نہایت سچی اور قوی وجہ ہے، (۳) میرے بیان سو کوئی صاحب یہ نہ سمجھ لین کہ مرزا
صاحب کے دعوے کے وقت ہندوستان مین عربی تحریر کا مذاق کسی ذی علم کو نہ تھا، مرزا
صاحب اس فن مین اُس وقت کے لحاظ سے اپنا مثل نہین رکھتے تھے، میری یہ غرض ہرگز نہین
ہے؛ بلکہ اکثر اہل علم کے لحاظ سے کہا گیا ہے کہ اُنہین عربی نظم و نثر کی طرف توجہ نہین تھی
جن حضرات کو عربی تحریر کا مذاق ہو، اور عربی نظم و نثر مین کسی قدر کمال رکھتے ہین یا رکھتے
تھے وہ مرزا صاحب کی نظم و نثر سے بدرجہا زائد عمدہ عبارت لکھتے تھے، اور اب لکھ
سکتے ہین، اُن کی توجہ نہ کرنے کی نہایت روشن وجوہ ہی موجود ہین، اس مین شبہہ نہین
کہ وہ توجہ اور وہ ذوق جو اہل عرب کو اُس وقت تھا وہ اس وقت کسی کو نہین ہے اور نہ
اُس طرح کا مشغلہ کسی کا سنا گیا، جیسا کہ اہل عرب کو تھا، مگر اس فن مین ایک حد تک
کمال رکھنے والے موجود ہین، اور اُس وقت ہی موجود تھے، مگر نہایت ظاہر ہے کہ اہل
کمال جسے اُس فن مین لائق نہین سمجھتے اُس کی تحریر کو ردی کی طرح پھینک دیتے ہین اور
اُس طرف توجہ کرنے کو ننگ و عار سمجھتے ہین اس لئے انہون نے توجہ نہ کی، البتہ یہ کہنا
کہ مرزا صاحب کے دعوے کے باطل کرنے کے لئے لکھنا ضرور تھا، صرف اس لئے لکھتے
کہ مخلوق اس غلطی مین نہ پڑے، یہ کہنا میرے خیال مین کسی قدر صحیح ہے، مگر اس پر نظر
کرنا ضرور ہے کہ یہ توجہ اُسی وقت ہو سکتی ہے کہ علماء کے قلب مین مرزا صاحب
کی اور اُن کے دعوے کی کوئی وقعت ہوتی، یا اُنہین یہ خیال ہوتا کہ ایسے بے سر و پا
دعوے سے کوئی گمراہ ہوگا، اور جو گمراہ ہونے والے ہین وہ ہر طرح ہون گے، نہایت
ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے عظیم الشان دعوے غلط ثابت کر دئے گئے، پھر کسی ماننے
والے نے اُسے مانا؟ ہرگز نہین، البتہ یہی ان رسالون کے جواب کے بعد بھی ہوتا،
اب خیال کیجئے کہ منکوحہ آسمانی والے نشان پر کس قدر زور تھا اور تمام عمر،

اس کے پورا ہونے کا دعوے کرتے رہے، اور آخر مین تمام دنیانے دیکھ لیا کہ وہ دعوے غلط تھا، اور کامل طور سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوئے، مگر مرزائیون نے اس کا کچھ ہی خیال نہین کیا، ایسے ہی یہان بھی ہوتا،

ہندوستان کے ادیب اور اہل کمال کے نزدیک مرزا صاحب کی جو وقعت ہے وہ ذیل کے دو شاہدون سے معلوم ہوسکتی ہے،

مرزا کی قصیدہ اعجازیہ اور تفسیر کی مہمل و غیر فصیح ہونے پر دو ادیبون کی شہادت

پہلا شاہد

ہندوستان مین عربی کے مشہور ادیب مولوی شبلی صاحب نعمانی ہین اُن سے ان دونون رسالون کی حالت دریافت کی گئی وہ لکھتے ہین، قادیانی کو عربیت سے مطلق مس نتھا اُن کا قصیدہ اور تفسیر فاتحہ مین نے خوب دیکھی ہے نہایت جاہلانہ عبارت ہے مصر کے مشہور رسالے نے لوگونکے اصرار سے اس کی غلطیان بھی نہایت کثرت سے دیکھائی ہین، افسوس تو یہ ہے کہ عربیت اس قدر مفقود ہے کہ قادیانی کو ایسی جرأت ہو سکی" (۵- جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کا یہ خط ہے)

دوسرا شاہد

مولوی حکیم شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی بھی مشہور عالم ہین انھین بھی عربی ادب کا پورا مذاق تھا اُن سے کہا گیا کہ اعجاز المسیح کا جواب لکھئے، انھون نے

رسالہ منگوایا، اور رسالہ کو دیکھ کر کہا کہ اسکا جواب کیا لکھون، جس کتاب مین نہ عمدہ
مضامین ہون، نہ اُس کی عبارت فصیح وبلیغ ہو اُس کے جواب مین کون ذی علم اپنی
اوقاتِ عزیز کو خراب کر سکتا ہے، اگر مضامین کچھ عمدہ ہوتے، یا عبارت ہی فصیح وبلیغ
ہوتی تو اُس کے جواب دینے مین دل لگتا، غرضکہ کوئی ادیب نہی علم تو اُس کو عمدہ اور فصیح
بھی نہین کہہ سکتا، اور معجزہ کہنا تو عظیم الشان بات ہی، اور جن مین یہ مادہ ہی نہین ہے،
کہ عمدہ مضامین اور معمولی باتون اور فصیح وغیر فصیح عبارت مین تمیز کر سکین یا مرزا صاحب کی
محبت نے اُن کی عقل وتمیز کو کھو دیا ہے اُن کے لئے اگر سو جواب لکھی جائیں تو
وہ ہرگز نہ مانین گے، جیسا کہ مرزا صاحب کی متعدد باتون مین تجربہ ہو رہا ہی،
کیسے کیسے صریح اقوال اُنہین کے قلم سے لکھے ہوئے اُن کے کاذب ہونے کی
ثبوت مین پیش کئے جاتے ہین، مگر سوائے بیہودہ باتین بنانے کے کچھ نہین
کہتے، پھر ایسے حضرات کی خیر خواہی مین محنت کرنا بیکار ہی، جواب نہ لکھنے کی یہ وجہ
دوسرے حصہ مین لکھی گئی ہے،

اس کے جواب مین حضرات مرزائی دم نہین مارتے مگر رسالون کے اعجاز کا دعوے
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسی نے جواب نہ دیا، اے جناب اگر ہم مان لین کہ جواب نہین دیا
تو اس سے اعجاز ثابت نہین ہوتا۔ بلکہ اُن رسالون کی کمال حقارت ثابت ہوتی ہے کہ
اہل کمال کے لائق توجہ نہین ہین، جب ان رسالون کی یہ حالت ہے تو انسانی نیچر کا
اقتضا یہ ہے کہ ایسی لچر تحریر کی طرف اہل کمال کی توجہ نہ ہو، اگرچہ ناواقف کیسا ہی عمدہ
اُسے سمجھین، مگر اہل کمال اُس کی طرف توجہ کرنا عار سمجھتے ہین، اس لئے اِن رسالونکی طرف
کسی ذی علم صاحب کمال نے توجہ نہ کی، یہ ایسی روشن وجہ ہے کہ کوئی حق پسند اس سے
انکار نہین کر سکتا، یہ دوسری وجہ ہے اِن رسالون کے جواب نہ لکھے جانیکی،
اب اُنھین معجزہ خیال کرنا کسی صاحب عقل کا کام نہین ہے، یہ کہنا کہ جب رسالے

فصیح وبلیغ نہ تھے تو اُن کا جواب لکھنا زیادہ آسان تھا، پھر کیون نہ جواب دیا گیا، سخت نادانی ہے، افسوس ہی کہ جو مرزا صاحب کے معتقد ہو گئے ہین اُن کی عقل کی حالت بعینہ ایسی ہو گئی ہے جیسی تثلیث پرست عیسائیون کی کہ دنیا کی باتون مین اگرچہ وہ کیسے ہی دانشمند اور ذی رائے ہین، مگر تثلیث و کفارہ کو ماننے پر نجات کو منحصر جانتے ہین، اور کیسی ہی یقینی اور روشن دلیلون سے اُسے غلط ثابت کیا گیا اور کیا جاتا ہے مگر وہ اپنے غلط اعتقاد سے ہرگز نہین ہٹتے،

اِسی طرح مرزائیون کا حال ہی کہ مرزا صاحب کے کاذب ہونیکی کیسی روشن اور کھلی کھلی دلیلین پیش ہو رہی ہین، مگر ایک نہین سنتے، اگر کسی کو شبہ ہوا اور کسی مرزائی نے کوئی لچر اور مہمل سی بات اُس کے جواب مین کہدی اُسے وہ فوراً ماننے لگتے ہین اور اہل حق کیسی ہی سچی اور محقق بات کہے مگر وہ خیال بھی نہین کرتے، مین کہہ رہا ہون، کہ اہل کمال کا نیچرل اقتضا یہ ہے کہ ایسی تحریر کی طرف اُن کی توجہ نہین ہو سکتی، بلکہ اُس طرف توجہ کرنے کو عار سمجھتے ہین، پھر وہ حضرات کیون قلم اُٹھانے لگے، یہی آسمانی نشان ہے، جس کو مرزا صاحب نے عوام کے خوش کرنے کے لئے الہام کے پیرایہ مین ظاہر کیا ہے، اِس بے توجہی سے اِن رسالون کا معجزہ ہونا ثابت نہین ہو سکتا، بلکہ کمال درجہ کی اُن کی بے وقعتی ثابت کرتا ہے، کہ اہل کمال نے اُنھین نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور قابل توجہ نہ سمجھا،

رسالون کے معجزہ نہ ہونیکی تیسری وجہ

(۴) اِس کے علاوہ اہل کمال صاحب قلب اُن کے طول طویل متضاد تحریرون کو دیکھ کر اور اُن کے اثر مین ظلمت قلب کا معائنہ کر کے اُن کی تحریرون سے اجتناب کرتے ہین، اور بعض تو اُنھین مجنون ہی خیال کرتے ہین، اور جو کوئی اُن کے جواب کی طرف توجہ کرے اُسے رد کتے ہین، چنانچہ مؤلف **سوانح احمدی** صـ ۳۳۷ مین لکھتے ہین جب یہ کتاب چھپ رہی تھی اُس وقت ایک بزرگ باشندہ پنجاب جو پہلے نجد و قت

ہونے کے دعویدار تھے، اور اب جھٹ پٹ ترقی کر کے مسیح موعود ہونے کے دعویدار ہو بیٹھے، پہلے تو اِس دعوے کو خلاف اپنے اعتقاد قدیم کے دیکھ کر مجھکو بھی تعجب ہوا تھا، مگر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود بنی آدم مین ایک فرد واحد ہے، اُس کا ثانی نہ آج تک کوئی پیدا ہوا اور نہ آئندہ پیدا ہوگا، اُن بزرگ کا یہ کہنا کہ مین مسیح موعود ہون مجھکو قبول کرو، ٹھیک ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک دیوانہ آدمی یہ کہے کہ مین ہندوستان کا بادشاہ ہون اور فلان فلان دلائل میرے دعوے کے ثبوت مین میرے پاس موجود ہین، اور فلان فلان حکیم اور مولوی نے میرے دعوے کو تسلیم کر لیا ہے، اے ناظرین صاحب بصیرت مسیح موعود بنی آدم میں ایک فرد واحد ہے اُس کو اپنی ثبوت مین دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہوگی، یہ مدعی اگر دراصل مسیح موعود ہے تو عنقریب اُس کے جلال و اقبال کا نشان ساری دنیا مین پھیل جائے گا، اور اگر وہ جھوٹا اور مکار اور مسیلمہ کذاب کا ہم مشرب ہے تو بہت جلد مثل کاذب دعویداران نبوت و مہدویت اور مسیحیت کے جھک مار کے تھوڑے دنون کے بعد خود ہلاک ہو جائے گا، اور ہزارہا[۱] مسلمانون کے ایمان کو تباہ کر جائیگا انتہی مقتصراً، طالبین حق غور فرمائین، کہ مخصوص علما کا یہ خیال ہو پھر وہ مرزا صاحب کے اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کی طرف کیون توجہ کرین گے، اور یہ بے توجہی کسی دانشمند کے نزدیک اُن کے اعجاز کا باعث نہین ہوسکتی،

یہ تیسری وجہ ہے اُن رسالون کے معجزہ نہونے کی،

یہ تین وجہین تو عام تھین جن سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب کا رسالہ **اعجاز المسیح** اور **اعجاز احمدی** دونون معجزہ نہین ہوسکتے، اب ہر ایک کے معجزہ نہ ہونے کے وجوہ علیحدہ علیحدہ ملاحظہ کئے جائین،

[۱] مولف سوانح احمدی کی یہ پیشین گوئی نہایت صحیح ثابت ہوئی ۱۲

اعجاز المسیح کی حالت

تفسیر کے معجزہ نہ ہونے کی چوتھی وجہ

(۵) چونکہ کیفیت مناظرہ سونگیر مین قادیانی حضرات نے مرزا صاحب کی نبوت کے ثبوت مین وہ آیت پیش کی تھی جو قرآن مجید مین حضرت سرور انبیا علیہ السلام کے ثبوت نبوت مین پیش کی گئی ہے اور اس مین قرآن کے مثل دوسری کتاب طلب کی گئی ہے، جس کا ذکر اوپر کیا گیا، اس لئے مین نے **اعجاز المسیح** کے جواب مین دو کتابین پیش کی تھین، (ایک) **مدارج السالکین** (دوسری) **اعجاز البیان** یہ دونون کتابین سورہ فاتحہ کی عربی تفسیر ہین، پہلی تفسیر دو جلدون مین ہے، اور دوسری ایک جلد مین، مگر ۳۵۰ صفحون مین ہے اور ہر صفحہ مین ۲۰ سطرین ہین اور ہر سطر مین گیارہ بارہ الفاظ ہین، یہ دونون تفسیرین مرزا صاحب کے رسالہ اعجاز المسیح سے بہت عالی مرتبہ رکھتی ہین، اور ان کا حجم بھی اعجاز المسیح سے بہت زیادہ ہے، اس لئے مرزا صاحب کا دعوے اعجاز اپنی تفسیر کی نسبت محض غلط ہے اور ان کے بیان سے صرف ان کے دعوے کی غلطی ہی نہین معلوم ہوتی بلکہ ان کا علانیہ فریب ظاہر ہوتا ہے، ملاحظہ ہو،

مرزا صاحب کا علانیہ فریب

مرزا صاحب نے جو غل مچایا ہے کہ مین نے ستر دن مین ساڑھے بارہ جز لکھے ہین صریح فریب دیا ہے، اس کا کیا ثبوت ہے کہ ستر دن مین لکھی، جب ہم تفسیر کی لکھائی دیکھ کر ان کے ساڑھے بارہ جز کے دعوے کو دیکھتے ہین تو بے اختیار دل صداقت ہی کہتی ہے کہ صریح دہوکا دے رہے ہین، کہ تخمیناً ڈہائی جز کو موٹے موٹے حرفون مین لکھکر ساڑھے بارہ جز لکھنے کا دعوے بڑے زور سے کیا ہے جب اس فریبی حالت

سلہ اسی طرح مین دس بارہ تفسیرون کے نام بتاسکتا ہون جو خاص سورہ فاتحہ کی تفسیرین لکھی گئی ہین مگر جب مقابلہ مین کوئی طالب حق ہی نہین ہے تو کلام کو طول دینا بیکار ہے ۱۲

کو ہم معائنہ کر رہے ہین تو اُن کے اس قول پر کیونکر اعتبار کرین، کہ ستر دن مین لکھی،
اس کی مفصل حالت ملاحظہ کر کے انصاف کیجئے،

اس تفسیر کے اعلان مین دو شرطین لگائی تھین، **ایک** یہ کہ ستر دن مین لکھی جائے
دوسرے یہ کہ چار جز سے کم نہ ہو، اب کیونکر معلوم ہوا کہ یہ تفسیر اعلان کے
بعد لکھی، اس کا کیا ثبوت ہی کہ یہ رسالہ اس اعلان کے پہلے کل یا اکثر نہین لکھا گیا مذکورہ
قرینہ تو اس کی پوری تائید کرتا ہے کہ یہ رسالہ پہلے لکھا گیا اس کے بعد زیادہ قابلیت
دکھانے کے لئے یہ اعلان بڑے دعوے سے کیا گیا کہ ہم نے اس میعاد مین ساڑھے
بارہ جز لکھدئے اور ہمارے مخالف نے ایک ورق بھی نہ لکھا، اب کوئی انصاف سے
ساڑھے بارہ جز کی حالت کو دیکھے، اول تو رسالے کو دیکھا جائے کہ کیسے کیسے موٹے
حرفون مین لکھا گیا ہے، پھر یہ کہ صفحہ مین اصل عبارت کی دس سطرین ہین، اب بنظر تحقیق
حق تفسیر اعجاز التنزیل مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن کی صرف لکھائی اور مقدار
تحریر سے مقابلہ کیا جائے، اگرچہ اعجاز التنزیل بھی نہایت کشادہ لکھی گئی ہے مگر اُسی
واضح تحریر سے اعجاز المسیح کی تحریر کا مقابلہ کیا جائے تو بالیقین معلوم ہو جائے گا

علانیہ فریب

کہ جنھین ساڑھے بارہ جز کہا جاتا ہے وہ معمولی واضح تحریر سے تقریباً ڈہائی تین جز
سے زیادہ نہین ہین جسے تحقیق کرنا منظور ہو وہ دونون تفسیرون کے صفحات کے
الفاظ شمار کر کے دیکھ لے، اور پھر اس پر بھی نظر کرے کہ مرزا صاحب کی تفسیر مین جو
دو سو صفحون کی مقدار ہے وہ صرف سورۂ فاتحہ کی تفسیر مین نہین ہے بلکہ شروع سے
۶۷ صفحہ تک تو تمہید ہے جس مین مرزا صاحب نے اپنی تعریف اور دوسرے علماء کی
سختی کے ساتھ مذمت کی ہے، اس صفحہ پر بیوچ کر لکھتے ہین **وَسَمَّيْتُهُ اعجاز المسیح**
یعنی مین نے اس کا نام اعجاز المسیح رکھا، اہل علم جانتے ہین کہ مصنفین یہ جملہ اکثر
پہلے یا دوسرے صفحہ مین لکھتے ہین، مگر مرزا صاحب نے اپنی تعریف کر کے بڑھانے کو چار جز فضول

باتون مین سیاہ کرکے یہ حملہ لکھا، اس حساب سے اصل تفسیر کے تقریباً آٹھ ہی جز ہوتے ہین، اس لئے مقتضاے دیانت یہ ہو کہ اسی آٹھ جز کا اندازہ کیا جائے، اگر اس مقدار کا اندازہ کیا جائے گا تو فاتحہ کی تفسیر مین دو سوا دو جز سے زیادہ نہ ہوگا، اب اس قلیل مقدار کی تحریر کو بڑے زور سے ساڑھے بارہ جز بار بار کہا جاتا ہے پھر یہ ابلہ فریبی نہین تو کیا ہے، خدا کے واسطے خلیفہ صاحب یا اور اہل علم کہین تو غور کرکے انصاف سے کہین، مگر اُن سے ایسا نہین ہوسکتا، افسوس،

اب خیال کیا جائے کہ جب اس علانیہ بات مین ایسا صریح دھوکا دیا جاتا ہے تو اس کہنے پر کیون کر اعتبار کر لیا جائے کہ ستر دن مین لکھی، جو حضرت اظہار فخر کے لئے ایسی صریح ابلہ فریبی کرین اُن سے ظہور اعجاز کی امید رکھنا کسی ذی عقل کا کام نہین ہے ان دونون تفسیرون کو مین نے اس لئے پیش کیا تھا کہ یہ دونون تفسیرین بلحاظ عمدگی مضامین اور باعتبار فصاحت و بلاغت عبارت کے اس قدر بلند پایۂ اعجاز المسیح سے ہین کہ کوئی ذی کمال ادیب اُن کی فصاحت و بلاغت اور اُن کے مضامین نادرہ اور مفید دیکھ کر اگر اعجاز المسیح کو دیکھے گا تو نفرین کرنے لگے گا، اور پھر اُس کی طرف نظر اُٹھا کر نہ دیکھے گا، پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ اس قابل سمجھے کہ اُسکا جواب دیا جائے بھائیو اگر کچھ علم و فہم ہے تو اِن صریح اسباب مین غور کرو، اور خدا سے ڈر کر انصاف سے کہو کہ جب اُن رسالون کی طرف توجہ نہ کرنے کے یہ اسباب ہین تو اُن کے جواب نہ لکھے جانے سے اُن کا اعجاز کیونکر ثابت ہوجائے گا، اس کے جواب مین بعض جہلا یہ کہتے ہین کہ مرزا صاحب کے جواب مین ان کتابون کو پیش کرنا مرے مُردون کی ہڈیان اُکھیڑنا ہے، ایسے ہی بیہودہ جوابون کی وجہ سے کوئی ذی علم اُن کے جواب کی طرف توجہ نہین کرتا اور اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِیْنَ پر عمل کرتا ہے، مگر بعض کی خیر خواہی نے خاکسار کو کسی قدر اُن کی طرف متوجہ کر دیا، اب جنھین کچھ علم و فہم ہو وہ ملاحظہ کرین

مرزائیون کے جواب کا رد

اعجاز المسیح کے فصیح و بلیغ ہونے کا دعوے کیا گیا ہے اور اُسے اعجاز بتایا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۷۹) اسی لئے اُس کا نام بھی اعجاز المسیح رکھا ہی،

کلام معجز کسے کہتے ہین

اب یہ سمجھنا چاہیے کہ کلام معجز کسے کہتے ہین، اگر کسی قادیانی کو علم ہے تو علم معانی و بیان کی کتابین دیکھے اُن مین کلام کی دو طرف بیان کی ہین ایک اعلیٰ دوسری ادنیٰ، اعلیٰ مرتبہ کو اعجاز کہا ہے اور طاقت بشری سے اُسے خارج بتایا ہے، یعنے کوئی انسان کسی وقت ویسا کلام نہین لکھ سکتا ہے، اس سے ظاہر ہو گیا کہ اعجاز اور معجزہ اُسی کلام کو کہین گے جس کے مثل لانے پر انسان عاجز ہو، نہ زمانہ گذشتہ مین اُس کا مثل لکھ سکا ہو نہ حال اور آئندہ مین کوئی لکھ سکے، اسی تحقیق علمی کی بنیاد پر مینے ان تفسیرون کو پیش کیا تھا جس سے بالیقین ثابت ہو گیا کہ اعجاز المسیح کو اعجاز کہنا محض غلط ہے کیونکہ اس سے ہر طرح نہایت عمدہ سورہ فاتحہ کی تفسیرین موجود ہین اب تفسیر لکھنے کی ضرورت نہین ہے، بیکار وقت ضائع کرنا ہے، مگر چونکہ جماعت احمدیہ علم و فہم سے بے بہرہ ہے اس لئے سچے علمی جواب کو مذاق مین اُڑاتی ہے اور یہ نہین سمجھتی کہ اس جواب سے ظاہر ہو گیا کہ جن تفسیرون کا ہمنے حوالہ دیا ہے وہ مرزائی مولویون کے نزدیک بھی ایسی ہی عمدہ اور اعجاز المسیح سے ہر طرح افضل ہین جیسے ہم بیان کرتے ہین، اور جب یہ مسلم ہے تو یقینی طور سے ثابت ہوا کہ اعجاز المسیح معجزہ ہرگز نہین ہے،

یہ چوتھی وجہ ہے اعجاز المسیح کے معجزہ نہونے کی

یعنی جب اعجاز المسیح سے عمدہ تفسیرین بلحاظ عبارت اور مضمون کے پہلے سے موجود ہین تو اہل علم کے نزدیک اعجاز المسیح معجزہ نہین ہو سکتی، اور سے اعجاز کہنا اور معجزہ سمجھنا محض غلط ہی، اب اعجاز المسیح کا شان نزول بھی ملاحظہ کرنا چاہئے پیر مہر علی شاہ صاحب جو پنجاب اور خصوصاً سیالکوٹ کے نواح مین زیادہ

مشہور بزرگ ہین، مرزا صاحب نے اُن سے مناظرہ کا اشتہار بڑے زور و شور سے دیا تھا، اس کی تفصیل علامہ فیضی کے اُس خط سے معلوم ہوگی جو اُنہون نے سراج الاخبار مین مشتہر کیا ہے،

نقل چٹھی فیضی مرحوم مطبوعہ سراج الاخبار ۱۲ اگست سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۶

مکرمی مرزا صاحب زید اشفاقہ، والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ، آپ ۲۰ اور ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کے مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ سے پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف اور دیگر علماء کو یہ دعوت کرتے ہین کہ لاہور مین آکر میرے ساتھ بپابندی شرائط مخصوصہ فصیح و بلیغ عربی مین قرآن کریم کی چالیس آیات یا اس قدر سورہ کی تفسیر لکھین، فریقین کو سات گھنٹہ سے زیادہ وقت نہ ملے، اور ہر دو تحریرات ۲۰ ورق سے کم نہ ہون، آپ تجویز کرتے ہین کہ اِن ہر دو تحریرات کو تین بے تعلق علماء کے حوالہ کر دیا جائے گا، جس تحریر کو وہ حلفاً فصیح و بلیغ کہدین گے وہ فریق سچا اور دوسرا جھوٹا ہوگا، آپ یہ بھی فرماتے ہین کہ ہر دو فریق کی تحریرات کے اندر جس قدر غلطیان نکلین گی وہ سہو و نسیان پر محمول نہین کیجائنگی بلکہ واقعی اُس فریق کی نادانی اور جہالت پر محمول کی جاوین گی، مجھے آپ کے اس معیار صداقت پر بعض شکوک ہین جن کو مین ذیل مین درج کرتا ہون،

(۱) کسی عربی عبارت کے متعلق یہ دعویٰ کرنا کہ اس کے مقابلہ مین کوئی شخص اس انداز و فصاحت کی دوسری عبارت معارضہ کے طور پر نہین لکھ سکتا آج سے پہلے صرف قرآنی عبارت کا خاصہ تھا، بشر کا کلام اعجاز کی حد پر نہین پہنچ سکتا حتیٰ کہ افصح العرب حضرت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے کلام کی نسبت یہ دعوے نہین کیا، اور نہ معارضہ کے لئے فصحائے عرب کو بلایا، اگر مان لیا جاے

کہ بجز کلام خدا کے دوسرے کلام بھی حد اعجاز تک پہنچ جاتے ہیں، تو پھر فرمائیے کہ الٰہی کلام اور بندہ کے کلام میں مابہ الامتیاز کیا رہا،

(۲) ہزارہا غیر مسلم عربی کے اعلیٰ درجہ کے فاضل اور منشی گذرے ہیں اور اُنکی تصانیف عربی میں موجود ہیں، اور اُن کے عربی قصائد اور نثر اعلیٰ درجہ کے فصیح اور بلیغ مانے گئے ہیں، کئی ایک غیر مسلم عالم قرآن کریم کے حافظ گذرے ہیں بعض غیر مسلم شاعروں کے قصائد کے نمونے میں نے اپنے ایک مضمون میں دئے ہیں، جو ۱۸۹۹ء کے رسالہ انجمن نعمانیہ میں پھر اخبار چودھویں صدی کے کئی پرچوں میں چھپا ہے،

(۳) مجھے سمجھ میں نہیں آئی کہ چالیس علماء کی کیا خصوصیت ہے، اگر یہ الہامی شرط ہے تو خیر ورنہ ایک عالم بھی آپ کے لئے کافی ہے، اور یوں تو چالیس علماء بھی بالفرض اگر آپ کے مقابلہ میں ہار جائیں تو دنیا کے علماء آپ کے دعوے کی تصدیق نہیں کریں گے، کیونکہ مجددیت، محدثیت، رسالت کا معیار اس زمانہ[۱] میں عربی نویسی کسی طرح بھی تسلیم نہیں ہو سکے گی،

(۴) تعجب کی بات ہے کہ آپ اپنے اُس اشتہار کے ضمیمہ کے صلا پر تحریر فرماتے ہیں کہ مقابلہ کے وقت پر جو عربی تفسیریں لکھی جاویں گی اُن میں کوئی غلطی سہو و نسیان پر حمل نہیں کی جاوے گی، مگر افسوس کہ آپ خود اُسی اشتہار میں لفظ محصنات کو جو قرآن کریم میں مذکور ہونے کے علاوہ ایک معمولی اور مشہور لفظ ہے دو دفعہ محسنات لکھتے ہیں، س اور ص کی تمیز نہ ہونا اتنے بڑے دعویدار عربیت کے حق میں سخت ذلت کا نشان ہے، یہ لفظ اگر ایک دفعہ

---

[۱] کیونکہ آج کل عرب کے وہ اہل کمال نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے جن کے عاجز ہو جانے سے یہ ثابت ہو جائے کہ کوئی انسان اس کے مثل نہیں لا سکتا، ۱۲

غلط لکھا ہوتا تو شائد سہو پر حمل کیا جاسکتا، مگر دو دفعہ غلط لکھا، اور پھر شرط یہ ٹھیرتے ہین کہ دوسرون کی غلطیون کو سہو اور نسیان پر حمل نہین کیا جائیگا،

اخیر مین میرا التماس ہے کہ مین آپ کے ساتھ ہر ایک مناسب شرط پر عربی نظم و نثر لکھنے کو تیار ہون، تاریخ کا تقرر آپ ہی کر دیجئے، اور مجھے اطلاع دیجئے کہ مین آپ کے سامنے اپنے آپ کو حاضر کرون، مگر یاد رہے کہ کسی طرح بھی عربی نویسی کو مجددیت یا نبوت کا معیار تسلیم نہین کیا گیا، والسلام علی من اتبع الھدےٰ

(راقم محمد حسن[1] حنفی. بھین ضلع جہلم تحصیل چکوال مدرس دار العلوم نعمانیہ لاہور ۵- اگست سنہ ۱۹۰۰ء)"

یہ خط تاریخ مناظرہ کے پہلے کا ہے، تاریخ مناظرہ ۲۵- اگست سنہ ۱۹۰۰ء مقرر ہوئی تھی، مرزا صاحب کے مشتہرہ مضمون مین قدرت خدا کا نمونہ یہ ہوا کہ انھون نے اپنے تکبر کے جوش مین یہ بھی لکھدیا تھا کہ اگر مین پیر صاحب اور علما کے مقابلہ پر لاہور نہ جاؤن تو پھر مین مردود، ملعون، جھوٹا ہون، اور اس شدومد کے اشتہار و اقرار کے بعد قدرت خدا سے صداقت کا ظہور نہایت آب و تاب سے اس طرح ہوا کہ باید و شاید، اس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ پیر صاحب مرزا صاحب کی

مرزا صاحب کا اپنے اقرار سے جھوٹا اور ملعون ہونا

[1] یہ وہی علامہ فیضی مرحوم ہین جن کا ایک مضمون اسی سراج الاخبار سے نقل ہو چکا ہے اس مین بھی علامہ مرحوم نے مناظرہ کا چیلنج دیا تھا، اور ہر طرح مناظرہ کے لئے آمادہ تھے مگر مرزا صاحب نے دم نہین مارا اسی طرح اس خط مین مناظرہ کا چیلنج ہے اس کے جواب مین بھی مرزا صاحب مناظرہ پر آمادہ نہوئے اور عربی نویسی کا اعجاز نہ دکھایا، اس سے اُن کے اعجازیہ رسالون کی حقیقت اہل دانش سمجھ سکتے ہین، افسوس یہ ہے کہ علامہ ممدوح مرزا صاحب کے سامنے انتقال کر گئے اور انھین خوشیان منانے کا موقع ملا، مگر جب اُن کے بڑے مقابل فاتح قادیان اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے ان کی آخر زندگی تک [illegible]

تمام شرطین منظور کر کے مناظرہ پر آمادہ ہو گئے، اور ۲۵۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء مناظرہ کی تاریخ مقرر ہو گئی، اور پیر صاحب اپنے اقرار کے بموجب ۲۴۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء کو مع دیگر علماء اور معززین اہل اسلام کے لاہور پہونچے اور ۲۹۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء تک منتظر رہے، مگر مرزا صاحب گھر سے باہر نہ نکلے، اُس نواح کے مریدوں نے بہت زور لگایا مگر وہ نہ آئے، اور اپنے اُس اشتہاری اقرار کی بھی پرواہ نہ کی جو لکھ چکے تھے، کہ اگر مقابلہ پر لاہور نہ جاؤن تو جھوٹا اور ملعون ہون مہتممان جلسہ نے اس جلسہ کی روئداد طبع کرا کے مشتہر کرائی تھی، اُس مین ذیل کا مضمون لائق ملاحظہ ہے جملہ حاضرین جلسہ کے اتفاق رائے سے یہ قرار پایا کہ یہ شخص (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) مخاطب ہونے کی حیثیت نہین رکھتا ہے، اور شرمناک دروغگوئی سے اپنی دوکانداری چلانا چاہتا ہے، اس لئے آئندہ کوئی اہل اسلام مرزا قادیانی یا اُس کے حواریون کی کسی تحریر کی پرواہ نہ کرین" یہ روئداد مسلمانون مین بہت شائع ہوئی ہے جس سے مرزا صاحب کے دعوؤن کی حالت اظہر من الشمس ہو گئی، اور اپنے پختہ اقرار سے جھوٹے اور ملعون ٹھرے، اس شرمناک ذلت مٹانے کے لئے مرزا صاحب نے تفسیر اعجاز المسیح لکھی یا لکھوائی، اور پیر صاحب سے جواب[۱] طلب کیا،

(بقیہ حاشیہ) روح کو مناسب ثواب پہنچاتے ہین تو اُس کی خوشیون کی تلافی کافی طور سے ہو جاتی ہے اور جب فاتح قادیان مرزائیون کو زک دیتے ہین تو اُن کی روح تڑپ تڑپ کر بجاتی ہو گی"

[۱] چنانچہ قادیانی اخبار الحکم مورخہ ۱۷۔ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۵ مین ہے، اعجاز المسیح حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کی عربی تصنیف ہے جو ستر دن کے اندر باوجودیکہ چار جزء کا وعدہ تھا ساڑھے بارہ جزء پر شائع ہو گئی، اور ۲۳۔ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو پیر صاحب گولڑے کو بصیغۂ رجسٹری بھیجی گئی، اور بالمقابل پیر صاحب کی طرف سے ان ستر دن کے اندر چار جزء اور ساڑھے بارہ جزء تو کجا ایک آدھ صفحہ بھی اعجازی عربی کا شائع نہین ہوا، اور اسطرح پر الہام مَنَعَهٗ مَانِعٌ

مرزا صاحب کا دوسرا فریب

اور مَنْعَۃً مَانِعٌ مِنَ السَّمَاءِ کا الہام بھی سنا دیا، کیونکہ روئداد سے معلوم کر چکے تھے کہ پیر صاحب اور تمام علمائے حاضرین جلسہ مجمع عام میں ہزاروں معززین اسلام کے روبرو کہہ چکے ہیں کہ کوئی مسلمان مرزا صاحب کو مخاطب نہ بنائے، اور اُن کی کسی بات کا جواب نہ دے، اور ظاہر ہے کہ یہ راستباز علما اپنے قول کے خلاف ہرگز نہ کریں گے اس لئے مرزا صاحب نے عمدہ موقع پاکر اپنی تفسیر پیش کی اور جواب طلب کیا اور پیر صاحب اور دیگر علما نے اُنھیں قابل خطاب نہیں سمجھا اور اپنے اقرار کے پابند رہے، اور مرزا صاحب کی طرح بدعہد اور جھوٹا ہونا پسند نہیں فرمایا اور مرزا صاحب نے یہ موقع پاکر اپنے اعجاز کا غل مچادیا، اس میں شبہ نہیں کہ پیر صاحب اور دیگر علماء کے لئے یہ آسمانی مانع تھا، کیونکہ اپنے قول پر قائم رہنا آسمانی حکم ہے اس لئے الہام کا مضمون بلاشبہ صحیح ہے، مگر مرزا صاحب نے اصلی حالت کو پوشیدہ کرکے ایسے پیچ سے اُسے بیان کیا ہے کہ مریدین اُسے معجزہ سمجھ رہے ہیں،

ایک اور راز ملاحظہ کیجئے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے خیال کیا ہوگا کہ جو علما اس جلسہ میں شریک تھے وہ تو اپنے عہد کے خیال سے جواب نہیں دیں گے

(بقیہ حاشیہ) مِنَ السَّمَاءِ پورا ہوگیا اور پیر گولڑی کی علمیت و قرآن دانی کا راز طشت از بام ہوگیا!! اس الہام سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس تفسیر میں اعجازی عربی نہیں ہے کہ اُس طرح کی عربی پر پیر صاحب قادر نہ تھے، بلکہ کوئی مانع پیش آگیا، اور اصلی مانع کو میں نے ظاہر کر دیا جس سے مرزا صاحب

کا راز طشت از بام ہوگیا

اور اُنکی دعوے

اعجازی کی حقیقت کھل گئی ۱۲

اور دوسرے علما جو دور دراز جگہ کے رہنے والے ہین اُنھین کیا خبر ہوگی، اور اگر کسی کو ہوئی بھی تو دیر مین ہوگی، اس لئے جواب کے لئے ستر دن کی قید لگا دی اور معلوم کر لیا کہ اول تو اس میعاد کے اندر دوسرے علما کو خبر ہی نہین ہو سکتی اور اگر کسی کو ہوئی بھی اور جوش اسلامی نے اُنھین آمادہ بھی کیا تو اُنھین اتنی مدت نہین مل سکتی کہ وہ اس قدر تفسیر لکھین، اور چھپوا کر بھیج دین، اس لئے یہ میعاد مقرر کر دی،

اب اہل حق اس داؤن پیچ کے اعجاز کو ملاحظہ کرین جس سے مرزا صاحب کی حالت آفتاب کی طرح چمک رہی ہے فاعتبروا یا اولی الابصار،

یہ وہ سچا بیان ہے کہ کسی مرزائی کی مجال نہین کہ اسے غلط ثابت کر سکے

الغرض اس بیان سے دنیا پر دو باتین نہایت روشن طریقے سے ثابت ہوگئین ایک یہ کہ اعجاز المسیح کے جواب نہ لکھے جانے کی اصل وجہ کیا تھی دوسرے یہ کہ اُن کے صریح اقرار سے یہان بھی اُن کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا، اسی وجہ سے قدرت الٰہی نے اُنھین مناظرہ کے لئے لاہور جانے نہ دیا اور روک لیا، اگرچہ جانے کے بعد بھی جھوٹے ٹھرتے مگر وہ جھوٹ دوسرے کی زبان سے ثابت ہوتا، اور نہ جانے سے اُن کی زبان سے اُن کا جھوٹا ہونا ثابت ہوا اور اُنکے دعوؤن کی حالت بھی معلوم ہوگئی، اس زور و شور سے مناظرہ کا اشتہار دیا اور پیر صاحب کو نہایت سخت اور توہین کے الفاظ لکھکر اُنھین آمادہ کیا اور جب وہ آمادہ ہو کر میدان مین آگئے تو گھر سے باہر نہ نکلے، اسی طرح اُن کے بعض مریدین بھی کر رہے ہین،

تو بہت سے حضرات اس واقعہ پر انصاف سے نظر کرین، اور پھر سے ک

لہ یعنی متعدد مقامات پر مرزا صاحب اپنے اقرار سے کاذب ثابت ہوئے یہ بیان بھی لیجئے قرآنی ...

روئداد[1] جلسۂ اسلامیہ لاہور کو ملاحظہ کرلیں، پھر فرمائیں کہ خدا کے برگزیدہ رسول

اُس کے نیک بندے سے نہایت سخت کلامی کرکے عہد و پیمان کریں، اور نہایت

پختہ اقرار کرکے اُسے پورا نہ کریں، ایسا ہو سکتا ہے؟ خدا کو عالم الغیب جانکر

جواب دیجئے، کیا ممکن ہے کہ خدا کے مقبول کسی سے ایسا پختہ وعدہ کریں

کہ اُس کے پورا نہ ہونے پر اپنے کذب کو منحصر کردیں، اور خدا اُن کی اس قدر

مدد نہ کرے، کہ وہ وعدہ پورا کرسکیں حالانکہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کا

الہام ہو چکا ہو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا، اور سنا گیا کہ نہ جانے کا عذر مرزا صاحب نے

یہ کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ ولایتی مولوی مجھے مار ڈالیں گے،

بھائیو! ذرا تو غور کرو کہ مرزا صاحب نے خود ہی مناظرہ کا اشتہار دیا، اور

نہایت غیرت دار الفاظ لکھکر پیر صاحب کو آمادہ کیا اور جب مناظرہ کا ٹھیک

وقت آپہونچا، اور مقابل سامنے آگیا اُس وقت یہ الہام ہوتا ہے کہ ولایتی

مولوی مارنے کے لئے بلاتے ہیں، کیا اُس عالم الغیب کو پہلے سے اس کا علم نہ تھا

کہ اگر مناظرہ میں اجتماع ہوگا تو وہ مار ڈالنے کی فکر کریں گے، اُس ملہم نے اشتہار

دینے کے وقت یہ الہام نہ کیا کہ اشتہار نہ دے، ورنہ روکا جائے گا، اور

جھوٹا اور ملعون ٹھہرے گا، خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس فعل سے تو نہ روکا

جس سے تمام خلق کے نزدیک بدعہد اور جھوٹا قرار پائے، اور اُس کی اس

رسوائی اور کذب کو پسند کرکے اُس کے بچانے کے لئے الہام کیا، کون صاحب

عقل اسے باور کرسکتا ہے، مگر اُن کے معتقدین خوب خیال کرلیں کہ اگر یہاں مرزا صاحب کو

[1] یہ روئداد دوسرے مرتبہ عمدۃ المطابع لکھنؤ میں بصورت رسالہ چھپی ہے، یعنی اس روئداد کے پہلے ایک لائق دیدہ تمہید ہے اور اُس مجموعہ کا نام حق نما ہے، سنہ ۱۳۲۱ھ میں یہ رسالہ "النجم" کے ہمراہ بھی چھپا ہے اور علیحدہ بھی ہے ۱۲

کو سچا ماننا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ کو جھوٹا اور وعدہ خلاف ماننا ہوگا۔ کیونکہ مقربین خدا خصوصًا انبیاءؑ بغیر الہام الٰہی ایسا اعلان ہرگز نہین کر سکتے، اور اگر غلطی کرین تو اُنھین فوراً اطلاع خداوندی نہ ہو یہ نہین ہو سکتا، کیونکہ عام مخلوق کے روبرو وہ اپنی زبان سے جھوٹے ٹھرتے ہین، اِس کے علاوہ ایسے مقام پر انبیا کی حمایت نہ ہو، اور انبیا کو اُس کی حمایت پر اعتماد نہ ہو، یہ بھی نہین ہو سکتا، جماعت احمدیہ انبیا کے قتل نہ ہونے پر آیۃ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ پیش کرتی ہے، پھر کیا مرزا صاحب کو اُس وقت تک اِس آیت پر نظر نہ تھی جو ولایتی مولویون سے ڈر گئے اور یہ بھی خیال نہ کیا کہ نہ جانے سے مین جھوٹا ٹھرونگا، معلوم ہوتا ہے کہ اسی خجالت مٹانے کے لئے یہ دعوے کیا کہ ستر دن کے اندر سورہ فاتحہ کی تفسیر ہم بھی لکھین اور تم بھی لکھو، مگر چار جز سے کم نہ ہو، اب مرزا صاحب لکھتے ہین کہ ہمنے اِس میعاد کے اندر تفسیر لکھی، اور پیر صاحب لکھنے سے عاجز رہے، اِس کے جواب مین ہم کہتے ہین کہ اگر ہم مان لین کہ یہ تفسیر خود مرزا صاحب نے لکھی اور اسی مدت مین لکھی اور کسی دوسرے نے مدد نہین دی، پھر اس مین اعجاز کیا ہوا، اتنی بات معلوم ہوئی کہ مرزا صاحب کو ادب مین اس قدر مذاق تھا کہ دوڈھائی مہینہ مین ڈھائی تین جز تفسیر کے عربی عبارت مین لکھ سکتے تھے، اور وہ بھی اتنی محنت اور مشغولی کے بعد کہ نمازین بھی بہت سی قضا کین، اتنی مدت مین ایسی شدید مشغولی کے ساتھ ڈھائی تین جز عربی عبارت لکھ دینا کوئی کمال کی بات نہین ہے، اگر شب و روز مین ایک صفحہ بھی لکھا جاتا تو چار جز سے زیادہ ہوتا، اور مرزا صاحب کی تفسیر تو معمولی طریقے سے اگر لکھی جائے تو تین جز سے زیادہ کسی طرح نہین ہوتی، پھر شب و روز کی محنت مین نمازین قضا کر کے ایک صفحہ تفسیر کا لکھ دینا کون بڑی قابلیت کی دلیل ہے کہ دوسرے نہین کر سکتے، ذرا کچھ تو انصاف کرنا چاہئے، اور بہت اچھا ہمنے مانا کہ

اِس وقت جونکہ اکثر علماء کو عربی تحریر کا مذاق نہیں ہے مرزا صاحب عربی میں ایسی عبارت اور مضمون لکھ سکتے تھے کہ دوسرے نہیں لکھ سکتے[1]، اِس سے اُن کے رسالے کا معجزہ ہونا ثابت نہیں ہوسکتا، زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب میں اتنی قابلیت تھی کہ شب و روز کی محنت میں ایک صفحہ عربی عبارت لکھ سکتے تھے، اور وہ چند علماء جنہیں اُن کے اعلان کی خبر بھی پہنچی مگر وہ اِس لئے نہ لکھ سکے کہ عربی لکھنے کی مشق نہیں رکھتے تھے، یا بوجہ مذکورہ بالا متوجہ نہوئے اِس میں مرزا صاحب کا اعجاز کیا ہوا،

الحاصل اِس رسالہ کو معجزہ کہنا اور اوس کا نام اعجاز المسیح رکھنا محض غلط ہے، اور اُس کی تصدیق خود مرزا صاحب کا دل بھی کرتا تھا، اسی وجہ سے اُنھوں نے ستر دن کے اندر لکھنے کی قید لگائی ورنہ اعجاز کے لئے کوئی قید نہیں ہوسکتی،

رسالہ اعجاز احمدی کی حالت اور قصیدہ اعجازیہ کی بنا

۵- نومبر ۱۸۹۹ء میں مرزا صاحب نے اِس مضمون کا اشتہار دیا کہ اے میرے مولیٰ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں تو ان تین سال میں جو آخر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے، **کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو**، اگر تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہوکر دسمبر

---

[1] فرضی طور پر یہ لکھا گیا ہے ورنہ اس وقت بھی جن کو عربی تحریر کا مذاق ہے وہ مرزا صاحب سے بدرجہا عمدہ تفسیر لکھ سکتے ہیں، البتہ عرب کا سا مشغلہ اور اُن کے سے خیالات کسی ذی علم کے نہیں ہیں کہ خواہ مخواہ دوسرے کو ذلیل کرنے کے لئے جواب لکھنے پر آمادہ ہو جائیں اور اپنی قابلیت کا اظہار کریں، اور خصوصًا ایسے شخص کے مقابل میں جسے وہ لائق خطاب نہیں سمجھتے جس کی تحریر کو جاہلانہ عبارت سمجھتے ہیں ۱۲

سنہ ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے، میری تائید اور تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے تو میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا؛ مرزا صاحب نے متعدد مقامات پر تو صرف اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کیا ہے، مثلاً احمد بیگ کے داماد کی نسبت لکھا ہے کہ اگر وہ میرے روبرو نہ مرے تو میں جھوٹا ہوں، یہ بھی کہا ہے کہ اگر تثلیث پرستی کے ستون کو نہ توڑ دوں تو میں جھوٹا ہوں، اور اعجاز المسیح کے شان نزول میں بیان کیا گیا کہ مرزا صاحب نے اپنے لئے تین لقب تحریر کئے تھے، اور لکھا تھا کہ اگر میں علماء کے جلسہ میں نہ جاؤں تو میں مردود، ملعون، جھوٹا ہوں، الحمد للہ کہ اس جلسہ میں نہیں گئے اور اپنے اقرار سے ان تین صفتوں کے مستحق ہوئے، یہاں اپنے پانچ لقب بیان فرمائے مردود، ملعون، کافر، بیدین، خائن، خدا کا ہزار شکر ہے کہ اس نے اپنی حجت سارے خلق پر تمام کر دی، اور انہیں اپنے اقرار سے جھوٹا، مردود، ملعون ثابت کر دیا، اس قول میں انہوں نے اپنی پانچ صفتیں بیان کی ہیں، اس کا ثبوت کس طرح ہوا! اس کی حالت ملاحظہ کیجئے، اس پیشین گوئی کے پوری ہونے کی میعاد تین برس بیان کی تھی،

اب ظاہر ہے کہ اس نشان کے دکھانے کا خیال کس قدر ہوگا، اور کیا کیا تدبیریں سوچ رہے ہوں گے، مگر بحمد اللہ یہ تین برس خالی گذر گئے صرف ایک مہینہ باقی تھا کہ اتفاق سے اسی سنہ ۱۹۰۲ء میں موضع مد ضلع امرتسر میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزائیوں کو مناظرہ میں بڑی زک دی، اس میں مرزائی بہت ذلیل ہوئے جس کی کیفیت ضمیمہ شحنۂ ہند مورخہ ۲۲۔ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی ہے جب مرزا صاحب کو اس ذلت کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے رسالہ اعجاز احمدی

اشتہار دیا کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اتنی ہی ضخامت کا رسالہ اردو

عربی نظم میں جیسا میں نے بنایا ہے پانچ روز میں بنا دیں تو میں دس ہزار روپیہ

اُنھیں انعام دونگا، اور اگر وہ اس کے جواب سے عاجز رہے تو سمجھ لیا جائے

کہ یہی قصیدہ وہ نشان ہے جس کے ظہور کے لیئے میں نے دعا کی تھی کہ تین سال

کے اندر اُس کا ظہور ہو" غرضکہ اُسی سہ سالہ پیشین گوئی کے پورا کرنے اور

اپنے مُریدین کی رسوائی مٹانے کے لیئے یہ اشتہار دیا، اور اعجاز کا دعوے کیا

یہ رسالہ ساڑھے پانچ جزکا ہے اس میں ۲۸ صفحوں پر اُردو عبارت ہے جس میں

بکثرت جھوٹے دعوے ہیں، اب یہ تو نہایت ظاہر ہے کہ دو تین جز میں جھوٹی

سچی باتیں اُردو زبان میں بنا دینا تو مشکل بات نہیں ہے، البتہ عربی کا قصیدہ

لکھنا کمال فصاحت و بلاغت کے ساتھ مشکل ہے

اب اس مرزائی اعجاز پر جو اعتراضات ہوتے ہیں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ

وہ اعجاز نہیں ہے بلکہ فریب ہے اُنہیں ملاحظہ کیجئے،

(۱) **پہلا اعتراض**۔ اس اشتہار میں جو دعا ہے رسالہ اعجاز احمدی

قصیدہ اعجاز معجزہ نہونیکی پانچویں وجہ

کے ص ۸۸ میں اسے پیشین گوئی قرار دیا ہے، بہرحال وہ دعا ہے یا پیشینگوئی

ہے مگر ایسی عظیم الشان ہے کہ اُس دعا کے قبول ہونے پر اور اُس پیشین گوئی کے

پورا نہ ہونے پر اپنے آپ کو مردود اور کافر قرار دیتے ہیں، اس لیئے اس

دعا کے بعد تین برس تک اس فکر و تجویز میں ضرور رہے کہ کوئی نشان تراش کر

مسلمانوں کو دکھایا جائے تاکہ میں اپنے اقرار سے ملعون و کافر قرار نہ پاؤں

میرے خیال میں اُنھوں نے یہ تدبیر سوچی کہ ہندوستان میں عربی ادب کا

مذاق نہیں ہے اس لیئے ایک عربی قصیدہ لکھوا کر اور اُس کی تمہید اُردو

میں لکھکر رسالہ شائع کر کے اعجاز کا دعوے کیا جائے اُسی زمانے میں ایک

قصیدہ اعجازیہ کا لکھنے والا

عرب طرابلس کی طرف کے رہنے والے ہندوستان مین آئے ہوئے تھے جابجا وہ پھرتے رہے اور حیدرآباد مین اون کا قیام زیادہ رہا ہے، یہ عربی کے شاعر تھے، اور مزاج مین آزادی بھی شاعرون کی سی رکھتے تھے، اِس شہر مین مرزائی زیادہ ہین اُنھون نے مرزا سے رابطہ کرادیا، اور خط کتابت ہونے لگی، اُنھون نے قصیدے کی فرمائش کی عرب صاحب نے پانسو روپیہ لے کر قصیدہ لکھدیا اُس کا ثبوت ملاحظہ ہو،

نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کو عربی ادب سے مذاق تھا اس لئے نواب صاحب نے اُنھین بلوایا تھا، اتفاق سے جس مکان مین وہ بھوپال مین مقیم تھے اُس مین ایک اور مولوی صاحب بھی ٹھہرے تھے جو اطراف امروہہ کے رہنے والے تھے وہ مولوی صاحب کانپور مین میرے پاس آئے اور اُن عرب کے قیام کا تذکرہ کیا، اُس مین یہ کہا کہ ایک روز وہ مرزا کو خط لکھ رہے تھے مین قریب جاکر کھڑا ہوگیا تو دیکھا کہ خط کے عنوان پر اُنھون نے مرزا کو مسیح زمان لکھا تھا، مین نے دریافت کیا کہ آپ اُنھین مسیح مانتے ہین، اُنھون نے سختی سے کہا کہ مین اُس ...[1]... کو مسیح کیا مانتا اُس نے پانسو روپیہ دے کر مجھ سے قصیدہ لکھوایا ہے اس لئے مین اُس کی تالیف قلب کرتا ہون، اس کی تائید مین دو شاہد اور ہین مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری سے معلوم ہوا کہ سعید نامی ایک شخص طرابلس کا رہنے والا بڑا ادیب تھا مگر آزاد مزاج کا شخص تھا جیسے اکثر شاعر ہوتے ہین، مرزا سے اُس سے خط وکتابت تھی، پانی پت مین آکر اُس سے بعض معقول کی کتابین پڑھی تھین، مولوی محمد سہول صاحب پورینوی بھاگلپوری کہتے ہین کہ حیدرآباد مین مین نے اُس سے ادب کی بعض کتابین پڑھی ہین، بڑا ادیب تھا، کہتا تھا کہ مجھے روپیہ کی ضرورت پیش آئی تھی مین نے مرزا کو لکھا اُس نے

[1] یہان اُس کا سخت لفظ بغرض تہذیب نہین لکھا گیا،

قصیدہ لکھوایا میں نے لکھدیا، اُس نے روپیہ مجھے دیئے،

اِن تین شاہدوں کے بیان سے ثابت ہوگیا کہ یہ قصیدہ مرزا کا لکھا ہوا نہیں ہے، مگر اِن باتوں کو کون جانتا ہے، اور جس نے جانا بھی وہ اُس کے شور و عمل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا، مرزا صاحب نے اپنی میعادی پیشینگوئی پوری کرنے کے لئے سامان کرلیا، کیونکہ سمجھتے تھے کہ ہندوستان میں ادب کا مذاق نہیں ہے اور یہ قصیدہ ایک ادیب عرب کا ہے اِس کا جواب یہاں کوئی نہیں دے سکیگا اُس کی تمہید میں اپنی تعریف بھی بہت کچھ لکھ لی، اسی عرصہ میں اتفاق سے موضع مُد میں اُن کے مریدین نے مناظرہ میں بڑی شکست کھائی اور نہایت ذلیل ہوئے اور اپنے مرشد کے پاس جاکر روئے، یہ واقعہ اُس کا محرک ہوا کہ وہ قصیدہ جو سعید طرابلسی سے لکھوایا ہے اُس میں مناظرہ مُد کے متعلق اشعار کا اضافہ کرکے مشتہر کیا جائے، اور اعجاز کا دعوے کیا جائے، اِس لئے اُسے چھاپ کر مع اشتہار کے مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس بھیجا تاکہ عام مریدین اور خاص اُن مریدین کو جو مناظرہ کی شکست سے نہایت افسردہ ہوگئے تھے، خوش کریں، اِس بیان سے مرزائی اعجاز کی حقیقت تو کامل طور سے منکشف ہوگئی، البتہ اِس پر یہ شبہہ ہوتا ہے کہ سعید شامی تو بڑا ادیب تھا وہ ایسی غلطیاں نہیں کرسکتا جیسی مرزا کے قصیدہ میں ہیں، یہانتک کہ بعض الفاظ اُس میں ایسے ہیں جو عرب ہرگز نہیں بولتے، اس لئے یہ قصیدہ اُس شامی کا نہیں ہوسکتا، اِس کا جواب نہایت ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ سعید مرزا کو جھوٹا جانتا تھا، اور یہ بھی جانتا تھا کہ عربی ادب سے مرزا کو مس نہیں ہے اِس لئے اُس نے قصداً یہ غلطیاں کیں تاکہ اہل علم اُس سے واقف ہوکر اُس کی تکذیب کریں، چونکہ عرصہ تک ہند میں رہا ہے اور بعض علوم عقلیہ اُس نے یہاں پڑھے ہیں اِس لئے وہ ہندی محاورات سے

بھی واقف تھا، مرزا صاحب کو فریب دینے کی غرض سے بعض غلط الفاظ بھی اُس میں داخل کر دئے تاکہ اہل علم اُنہیں دیکھ کر اُس کے اعجاز کی تکذیب کر سکیں، الحاصل یہ قصیدہ مرزا صاحب کا اعجاز نہیں ہے، اگر اُسے اعجاز کہا جائے تو سعید دمشقی کا اعجاز ہوگا، اِس مضمون کی پوری شہادت اُس واقعہ سے ہوتی ہے جو فاضل ابو الفیض مولوی محمد حسن فیضی صاحب مرحوم اور مرزا صاحب سے ہوا، علامہ ممدوح نے جب مرزا صاحب کی لن ترانیاں بہت کچھ سنیں اور اتفاق سے مرزا صاحب اپنے مریدوں میں سیالکوٹ گئے ہوئے تھے وہیں علامہ ممدوح بھی پہنچے اور ایک عربی قصیدہ اپنا لکھا ہوا پیش کیا، اُس وقت جو گفتگو ہوئی اُسکی کیفیت مولٰنا مرحوم نے سراج الاخبار ۲- مئی ۱۹۰۲ء میں شائع کی تھی، وہ ذیل میں نقل کی جاتی ہے

نقل مضمون سراج الاخبار ۲- مئی ۱۹۰۲ء

مشتہرہ فیضی مرحوم

ناظرین! مرزا صاحب کی حالت پر نہایت ہی افسوس آتا ہے کہ وہ باوجود یکہ لیاقت علمی بھی جیسا کہ چاہئے نہیں رکھتے اور کس قدر قرآن و حدیث کا انکار کر رہے ہیں سیالکوٹ کے کئی ایک احباب جانتے ہوں گے کہ ۱۲- فروری ۱۹۰۲ء کو جب یہ خاکسار سیالکوٹ میں مسجد حکیم حسام الدین صاحب میں مرزا صاحب سے ملا تو ایک قصیدہ عربی بے نقط منظومہ خود مرزا صاحب کے ہدیہ کیا جس کا ترجمہ نہیں کیا ہوا تھا اِس لئے کہ مرزا صاحب خود بھی عالم ہیں اور اُن کے حواری بھی جو اس وقت حاضر محفل تھے ماشاءاللہ فاضل ہیں، اور قصیدہ میں ایسا غریب لفظ بھی کوئی نہیں تھا، اور پھر اُس میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر آپ کو الہام ہوتا ہی تو مجھے

آپ کی تصدیق الہام کے لئے یہی کافی ہے کہ اِس قصیدہ کا مطلب حاضرین مجلس کو واضح سنا دین، مزید بران مسائل متحدثہ مرزا صاحب کی نسبت استفسار تھا، مرزا صاحب اِس کو بہت دیر تک چپکے دیکھتے رہے اور مرزا صاحب کو اس کی عبارت بھی نہ آئی، باوجودیکہ عربی خوشخط لکھا ہوا تھا، پھر اُنہون نے ایک فاضل حواری کو دیا، جو بعد ملاحظہ فرمانے لگے کہ اِس کا ہمکو تو پتہ نہین ملتا آپ ترجمہ کر کے دین، یہ پوچھا گیا کہ آپ کیون مثیل مسیح موعود ہین آپسے بہتر آج کل بھی اور پہلے کئی ایک ولی عالم گذرے ہین وہ کیون نہین اور آپ کیون ہین، تو فرمایا مین گندم گون ہون اور میرے بال سیدھے ہین جیسے کہ مسیح اللہ کا حلیہ ہے، افسوس اِس لیاقت پر یہ غل - جناب مرزا صاحب! وقت ہے توبہ کر لیجئے،

اخیر پر مین مرزا صاحب کو اشتہار دیتا ہون کہ اگر وہ عقائد مین سچے ہون تو آئین صدر جہلم مین کسی مقام پر مجھ سے مباحثہ کرین، مین حاضر ہون، تحریری کرین یا تقریری، اگر تحریر ہو تو نثر مین کرین یا نظم مین، عربی ہو یا فارسی، یا اُردو آئیے سنئے اور سنائیے، (راقم ابوالفیض محمد حسن فیضی حنفی - ساکن بھین ضلع جہلم)

مرزا صاحب کا مقابلہ سے عاجز ہونا

قصیدہ عربیہ غیر منقوطہ منظومہ فیضی مرحوم کے چند اشعار

لما لك ملكه حمد سلام — على رسوله علم الكمال،

حمود احمد و محمد و — طهور مع اولاد و آل،

اما مملوك احمد اهل علم — و الهام وحلال السوال

لو دلك كم مدعى همع الدموع — وطاطا راس اعلام عوال

على ما المدى وكم المسوده — وحمل اهلها ادهى الحمال

هو الث الدهر ما دار السماء　　ورامات اهلد دوم العسال

یہ قصیدہ اکتالیس شعر کا ہے، بغرض نمونہ مین نے چند شعر لکھ دئے ہین ناظرین ملاحظہ کرین کہ اس عربی قصیدہ کا ترجمہ نہ کر سکے، پھر وہ عربی قصیدہ کیا لکھتے معلوم ہوتا ہے کہ اول اسی واقعہ کی شرم اُنھین ہوئی اور قصیدہ لکھوانے کا خیال ہوا، اور لکھوایا، پھر مُد کا واقعہ پیش آ گیا، اُس کے متعلق اشعار کا اضافہ کر کے قصیدہ کا اعلان کیا، علامہ فیضی نے صرف قصیدہ ہی پیش نہین کیا بلکہ مناظرہ کا دعویٰ کیا، اور مقابلہ کے لئے بلایا، مگر مرزا صاحب دم بخود رہے، مولٰنا کے روبرو کچھ نہ کہہ سکے، اب حیرت ہی کہ مرزا صاحب اس طرح علماء کے مقابلہ سے عاجز رہے ہین، اس پر یہ بے شرمی ہے کہ پھر وہی دعوے ہی، یہ سمجھ لیا ہے کہ ہمارے اس دعوے کو بہت ایسے لوگ بھی دیکھین گے جنھون نے پہلا واقعہ دیکھا سنا نہ ہوگا، اور ہمارے سکوت و عجز سے واقف نہون گے، یہی حالت اُن کے مریدون کی ہے کہ بڑے معرکہ مین نہایت ذلیل ہوتے ہین، مگر دوسرے وقت وہی دعوے ہے، بہت رسائل لکھے ہوئے موجود ہین، خلیفہ اول کے عہد مین اُن کے پاس بھیجے گئے ہین اور اب بھی بھیجے جاتے ہین، اور یہ وہ رسائل ہین جن مین متعدد طریقے سے نہایت کامل طور سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے اور یہان سے قادیان تک کوئی مرزائی جواب نہین دے سکا، تمام مرزائی اُن کے جواب سے عاجز ہین، باایں ہمہ اُن کے جاہل متبعین پکارتے ہین کہ ہم مرزا کی نبوت ثابت کرین گے، اور جب اہل حق پکارتے ہین کہ سامنے آؤ تو منہ چھپاتے ہین،

(۲) **دوسرا اعتراض**۔ پہلے بیان کر دیا گیا کہ معجزہ اور نشان وہی کلام ہو سکتا ہے جس کے مثل نہ اُس کے پہلے کوئی لکھ سکا ہو نہ اُس کے بعد لکھ سکے، قصیدہ مرزائیہ کے قبل تو بہت قصیدے عمدہ عمدہ لکھے گئے ہین

اور بعض چھپے ہوئے موجود ہین، مثلاً شاہ ولی اللہ صاحب رح کا قصیدہ نعتیہ دیکھا جائے، کیسے نادر مضامین ہین، اور اُس کی تضمین جو شاہ عبد العزیز صاحب رح نے کی ہے اُسے فن ادب کے اہل مذاق ملاحظہ کرین، اسی طرح مولوی فضل حق صاحب مرحوم کا قصیدہ جس مین اُنہون نے غدر کے حالات بیان کئے ہین قابل دید ہے جنہین اہل علم دیکھ کر مرزا کے قصیدہ کو ردی مین پھینک دینے کے قابل سمجھین گے آزاد بلگرامی کے قصائد اہل علمون نے دیکھے ہین مگر مرزائی جہلا کو علمی باتون سے کیا واسطہ، وہ کیا جانین کہ کون ذی علم کس فن کا زیادہ جاننے والا ہے، پہلے قصیدون کے علاوہ مرزا کے دعوے کے بعد بھی اُس کے جواب مین قصیدے لکھے گئے ہین،

پہلا قصیدہ جوابیہ ۔ قاضی ظفر الدین صاحب مرحوم نے مرزا صاحب کی زندگی مین لکھا تھا، اور ۱۹۰۸ء کے شروع مین اخبار اہلحدیث مین وہ قصیدہ چھپا ہے اور پھر ۱۹۱۳ء کے رسالہ الہامات مرزا مین اُس کے باسٹھ ۶۲ شعر نقل کئے گئے ہین،

دوسرا قصیدہ جوابیہ ۔ نہایت ہی عمدہ اور لاجواب جو ۱۳۳۱ھ مین لکھا گیا ہے یہ قصیدہ چھ سو پچیس ۶۲۵ اشعار کا ہے، البتہ چھپا نہین ہے عنقریب چھپنے والا ہے، اہل علم اُسے دیکھ کر مسرور ہون گے، چند اشعار اُس کے نقل کئے جاتے ہین جن کے الفاظ و مضمون سے اہل علم مسرور ہونگے

قصیدۂ جوابیہ کے چند اشعار

وَذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ جَاءَ رَحْمَةً	يُبَشِّرُ بِالْفِرْدَوْسِ حَقًّا وَيُنْذِرُ
اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنکا تشریف لانا عالم کے واسطے رحمت تھا،	وہ جنت کی لوگونکو بشارت سچی دیتے تھے اور دوزخ سے ڈراتے تھے،

بَنِیُّ الہُدیٰ خَیرُ الاَنَامِ مُحَمَّدٌ
نبی ہیں وہ ہدایت کے تمام مخلوقات سے افضل ہیں نام پاک اُن کا محمد ہے،

حَبِیبُ اِلٰہِ العَرشِ لِلفَضلِ مَظہَرٌ
محبوب ہیں وہ الٰہ عرش کے فضائل وکمالات کے مظہر ہیں،

ھُوَ المُصطَفٰی المُختَارُ مِن قَبلِ اٰدَمٍ
وہی برگزیدہ وپسند فرمائے گئے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے سے،

فَاٰخِرُ مَبعُوثٍ بِہِ الحَقُّ یَظہَرُ
اور سب سے آخر میں بھیجے گئے ہیں اُن ہی کے ذریعہ سے حق ظاہر ہوا،

حَوٰی جَانِبَی فَضلٍ وَذَالِکَ لِحِکمَۃٍ
اُنھوں نے دونوں جانبین فضل کی گھیر لیں اور بہت بڑی حکمت کی بنا پر،

یَرَاھَا لَہُ المَولَی الحَکِیمُ المُقَدِّرُ
جس کو آپ کے واسطے اللہ تعالیٰ حکیم نے مقدر فرمایا،

شَرِیعَتُہُ الغَرَّاءُ حِینَ تَلَألأَتْ
آپ کی روشن شریعت کے چراغ جس وقت چمکنے لگے،

مَصَابِیحُہَا لَم یَبقَ لِلغَیرِ نَیِّرٌ
تو غیروں کی روشنی ماند ہوگئی

بِہٖ خُتِمَ الاَرسَالُ حَقًّا وَّدِینُہٗ
آپ ہی کی ذات پر ارسال ختم ہوگیا حقاً ویقیناً اور آپ کا دین

ھُوَ الحَقُّ لَا یُمحٰی اِلٰی یَومِ یُحشَرُ
وہی حق ہے جو قیامت تک محو نہ ہوگا

بِہٖ خُتِمَ الاَرسَالُ حَقًّا وَّلَم یَسُغ
آپ ہی کی ذات پر ارسال ختم ہوگیا حقیقت میں اور اس لئے

لِشَخصٍ سِوَاہُ بِالنُّبُوَّۃِ یَفخَرُ
کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ آج نبوت پر فخر کرے،

وَمَن جَاءَ بِالبُہتَانِ دَعوٰی نُبُوَّۃٍ
اور جس شخص نے بہتان اور افترا سے دعوے نبوت کیا،

فَذٰلِکَ فِی دَعوَاہُ لَاشَکَّ مُخسَرٌ
تو وہ بے شک اپنے دعوے میں ٹوٹے میں ڈالا جائے گا،

فَمُذ کَانَ خَیرُ الخَلقِ لِلرُّسلِ خَاتَمًا
اور جبکہ خیر الخلق علیہ السلام رسولوں کے ختم کرنے والے ہوئے

ھِدَایَتُہٗ لَاشَکَّ اَعلٰی وَاَکبَرُ
تو آپ کی ہدایت بے شک اعلیٰ واکبر ہوگی

وَمِن ذٰلِکَ یُبدِی لَنَا تَاثِیرُ ھَدیِہٖ
اور اسی وجہ سے یقین کیا جاتا ہے کہ آپ کے اخلاق اور ہدایات کی تاثیریں

بَلِیغٌ اِلٰی یَومِ القِیَامِ یُؤَثِّرُ
قیامت تک اثر کرتی ہوئی پہونچیں گی ،،

فلم یبق بعد المصطفیٰ حاجۃ الیٰ	نبیٍ بہ سبل الھدیٰ ایۃ تظھر
تو بعد حضرت مصطفیٰ علیہ السلام کے کسی ایسے نبی کی حاجت ہی نہ باقی رہی	جس کے ذریعہ سے ہدایت کی راہیں ظاہر ہوں

فذلک یزری بالکمال الذی اتیٰ	بہ المصطفیٰ یھدی الوریٰ ویذکر
کیونکہ ایسی حاجت کا باقی رہنا آپ کے اُس کمال کو بٹا لگاتا ہے	جس کو لیکر آپ تمام عالم کو ہدایت اور نصیحت فرماتے ہوئے تشریف لائے ہیں،

قد صح ان المصطفیٰ جاء رحمۃ | الی الخلق طراً فی الکتاب یسطر

اور یہ بھی صحیح طور پر ثابت ہوا ہے کہ آنجناب علیہ السلام تمام مخلوقات کے لئے رحمت ہو کر آئے ہیں چنانچہ قرآن شریف میں یہ مسطور ہے

وھل یقبل العقل السلیم بان	من یصدق خیر الخلق فی النار یسحر
تو کیا اس کے بعد عقل سلیم قبول کرے گی	کہ آپ کا تصدیق کرنیوالا دوزخ میں دھکا دیا جائے

ولو جاز بعد المصطفیٰ بعث مرسل	لکان علیٰ تصدیقہ الکل یجبر
اور اگر بعد مصطفیٰ علیہ السلام کے کسی رسول کا فرستادہ ہونا جائز ہوتا	تو اُس نبی کی تصدیق پر تمام آدمی جبر کئے جاتے،

فمن لم یصدقہ یؤبد فی لظیٰ	وان لم یکن للمصطفیٰ قط ینکر
اور جو اُس کی تصدیق نہ کرتا وہ ہمیشہ رکھا جاتا دوزخ میں،	اور اگرچہ وہ مصطفیٰ علیہ السلام کا کبھی بھی انکار نہ کرتا تھا،

وھذا ینافی کونہ جاء رحمۃ	الی الخلق طراً ایھا المتدبر
اور یہ آپ کی رحمت عامہ ہونیکی منافی ہے	کیونکہ آپ تمام خلق کیلئے رحمت ہیں ایس غور کرای سوچنے والے

علیٰ کل حال ان اتی القوم مرسل	فلم یخل اما مومن او فمنکر
بہرحال اگر قوم میں کوئی رسول آیا تو دو حال سے	لوگ خالی نہ ہوں گے یا مومن ہونگے یا منکر

ومنکر مبعوث الالہ معذب	غداً لمحشر یوم الدین فی النار یسحر
اور منکر فرستادہ خداوندی عذاب دیا جائے گا،	اور کل کو حشر میں جزا کے دن دوزخ میں دھکا دیا جائے گا،

فَیَلْزَمُ مِنْ ذَا اَنْ یُّعَذَّبَ مُؤْمِنٌ بِخَیْرِ الْوَرٰی الْمُخْتَارِ مَرْجَاءِ یُنْذِرُ

اور اس سے لازم آتا ہے کہ جناب رسول اللہ علیہ السلام پر ایمان لانے والا بھی عذاب پا جاۓگا
(یہ رحمت کی شان کے بالکل خلاف ہے!)

اہل علم ان چند اشعار کی خوبی کو ملاحظہ کریں، کیسا بے نظیر مضمون ان میں ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہ آنے کی کیسی عمدہ وجہ بیان کی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان دکھائی ہے، اور مرزائیوں کی جہالت ظاہر کی ہے، مرزا کے قصیدہ میں سواے اپنی تعلی اور دوسرے علما کی برائی کے اور کوئی مضمون نہیں ہے، جب یہ قصائد قصیدہ مرزائیہ سے نہایت عمدہ موجود ہیں تو مرزا صاحب کے قصیدہ کو معجزہ کہنا آنکھوں پر پٹی باندھ کر کنوئیں میں گرنا ہے اور عوام کو فریب دینا ہے

(۳) تیسرا اعتراض - اس قصیدہ کے جواب کے لئے تو زیادہ سے زیادہ بیس روز کی میعاد مقرر کی تھی اور پھر اس قید شدید ہی پر بس نہیں کی، بلکہ یہ بھی لکھا کہ اسی میعاد میں رسالہ چھپوا کر اور مرتب کرا کے ہمارے پاس بھیجدیا جائے یعنی اس اعجاز میں لوہے اور پتھر اور صناع اور کاریگروں کو بھی دخل ہے اس لئے اُس کے جواب میں بھی اُن کو دخل ہونا چاہیئے، محض قلمی لکھکر بھیجنا کافی نہیں ہے اب جن کے قلب میں کچھ بھی انصاف کی بو ہے وہ صرف اِن قیدوں میں تھوڑا سا غور کر کے مرزا صاحب کی حالت معلوم کر سکتے ہیں، کیا صادقین کی باتیں ایسی چالاکی اور عیاری کی ہو سکتی ہیں؟ اس پر نظر کی جائے کہ مرزا صاحب اُس کی جواب میں چار قیدیں لگاتے ہیں،

(۱) باریک قلم سے لکھا ہوا ۹۰ صفحہ کا رسالہ ہو، (۲) آدھا رسالہ اُردو میں ہو اور آدھا عربی نظم میں، (۳) بیس روز کے اندر رکھیں، (۴) اور اسی میعاد میں

چھپوا کر میرے پاس بھیجدیں، اہل انصاف اس روشن زبردستی کو ملاحظہ کریں کہ اِن قیدوں کے ساتھ ظاہری اسباب کی نظر سے جواب لکھ کر بھیجا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں، ساڑھے پانچ جز کا رسالہ جس کے بعض صفحوں پر ۲۲ سطریں ہوں اور بعض میں ۲۱ سطر، پھر اتنے بڑے رسالے کی تالیف کرنا اور تالیف بھی معمولی نہیں ایک بڑے مناظر مشاق کی باتوں کا جواب دینا اور وہ بھی صرف اُردو نہیں بلکہ عربی قصیدہ بھی اُس طرح کا ہو جیسا کہ اُس میں ہے، اِن قیدوں کو دیکھکر ہر ایک منصف کہدے گا کہ مرزا صاحب اپنے دل میں سمجھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اِس کا جواب لکھدینگے اس لئے ایسی شرطیں لگاتے ہیں کہ اُن کی وجہ سے لکھنا غیر ممکن ہو، اور دام گرفتہ مرید خوش ہوجائیں، اب ملاحظہ کیجئے کہ مرزا صاحب کا رسالہ ساڑھے پانچ جز میں ہے، ظاہر ہے کہ ہر ایک ذی علم پانچروز میں اُس کی نقل نہیں کرسکتا، کیونکہ زود نویسی کے عادی بہت ہی کم اہل علم ہوتے ہیں، جب اس مدت میں نقل نہیں ہوسکتی تو تصنیف کرنا کس طرح ہوسکتا ہے، اِس قصیدہ کے اول ۳۸ صفحوں میں تو مرزا صاحب نے اپنی جھوٹی تعلی اور دوسروں کی مذمت کی ہے اور آخر صفحہ میں عوام فریب پیرایہ سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجو[1] کو الہامی بتاکر خود بری الذمہ ہوئے ہیں، اور عوام کو فریب

[1] قصیدہ اعجازیہ میں مرزا صاحب نے اپنی تعلی ایسی کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السّلام سے اپنا تفوق اس طرح بیان کیا کہ اِن حضرات کی کامل ہجو ہوگئی ہے اس لئے اُنھیں خیال ہوا کہ مسلمان اِس سے بدگمان ہوں گے آخر صفحہ میں اِس بدگمانی کو مٹا جاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں لکھا یعنی بالہام الٰہی لکھا ہے، اگر میں اپنی طرف سے لکھتا تو میں وعید الٰہی میں پکڑا جاتا، یہاں عجب طرح کا فریب دیا ہے کہ اِن بزرگوں کی کامل ہجو کرتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کے برگزیدہ

دیا ہے، پھر اِن باتون کا کافی جواب تو ۳۸ یا ۴۸ صفحون مین نہین ہو سکتا، اِس کے لئے تو اگر آٹھ دس جز مین جواب لکھا جائے تو شاید کچھ جواب ہو، پھر دیکھا جائے کہ اتنے جز کے روز مین انسان تصنیف کرے گا، پندرہ بیش روز سے کم مین تو لکھنا غیر ممکن ہے، اب عربی قصیدہ کی تالیف کا اندازہ کیجئے،

غرضکہ بیش روز مین یہ دونون کام ہرگز نہین ہو سکتے، یہ بدیہی اور عقلی بات ہے اب اِس کے چھپنے کی مدت پر نظر کی جائے اُس کی حالت تجربہ کار اور حسب مطبع خوب جانتے ہین، اگر دوسرے کے مطبع مین چھپوایا جائے تو حسب خواہ اِس قدر جلد چھپوالینا اُس کے اختیار سے باہر ہے، ہان اگر خود مولوی صاحب کسی پریس کے مالک ہون اور وہ خود لکھین اور چھپوائین اور درمیان مین کوئی مانع پیش نہ آئے اور پریس مین وغیرہ صحیح و سالم رہکر مستعدی سے کام کرین تو چھوٹے پریس مین ایک مہینہ مین اور بڑے مین غالبًا بیش روز مین رسالہ تیار ہو سکتا ہے اُس کے بعد بھیجا جائے گا، غرضکہ تخمینًا دو ماہ مین ایسے رسالے کا لکھا جانا اور چھپنا ہو سکتا ہے اگر مولف کو کوئی بیماری یا کوئی شدید ضرورت پیش نہ آئے، اِس کے علاوہ رسالہ لکھے جانے کے لئے یہ بھی ضرور ہے کہ لکھنے والے کو مرزا صاحب یا اُن کے مریدین کی بات پر ایسا اعتماد ہو کہ اگر مین محنت شاقہ اُٹھاکر جواب لکھون گا تو کوئی نتیجہ اُس پر مرتب ہوگا، اور مرزا صاحب خود اپنے آپ کو یا اُن کے مریدین اُنھین جھوٹا جانین گے، مگر کسی صاحب تجربہ کو اِس کی امید نہین ہو سکتی، بہت تجربہ ہو چکا ہے کہ بڑے معرکہ کی

(بقیہ حاشیہ) حضرات مین نہین تھے ورنہ مجھ پر ضرور وعید نازل ہوتی، مگر باایں ہمہ ان کے نام عظمت سے لئے ہین جس سے عوام سمجھتے ہین کہ ان کی عظمت کرتے ہین مرزا صاحب کے فریب اسی قسم کے ہوتے ہین، خدا اُن سے پناہ دے، اپنی زبان درازی کو خدا کا الہام بتا کر اُنھین مقبولانِ خدا سے گرا دیا، یہان غور سے دیکھنا چاہئے ۱۲

پیشینگوئیان اُن کی جھوٹی ہوئین، مگر اُن کے مریدین کے قلب ایسے تاریک ہوگئے ہین کہ کسی کو ایسی علانیہ کذّابی نظر ہی نہین آتی، پھر عربی عبارت کا اعجاز یا عدم اعجاز مرزائی جہلا کیا سمجھین گے، انہی مشکلات پر نظر کرکے مرزا صاحب نے ایسی قیدین لگائین، کہ اُن قیدون کی وجہ سے جواب غیر ممکن ہوجائے اور اگر اِن قیدون کو چھوڑ کر کوئی جواب لکھے تو مرزا صاحب کہتے ہین کہ ہم اُسے ردی کی طرح پھینک دین گے،

اِن دنون خلیفہ صاحب سے دریافت کیا گیا کہ اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح کا اگر کوئی جواب دے تو وہ جواب سمجھا جائے گا یا نہین؟ اس کا جواب مفتی محمد صادق صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا آیا کہ اعجاز احمدی کے بالمقابل لکھنے کی میعاد

۱۰- دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو ختم ہوگئی[۱] اور اعجاز المسیح کی میعاد ۲۵- فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو ختم

ہوگئی" لیجئے جناب خلیفہ صاحب کی تحریر سے بھی معلوم ہوا کہ اُن رسالون کا اعجاز بہت تھوڑی مدت کے اندر محدود تھا، اُس کے بعد وہ اعجاز سلب ہوگیا اب اُس کے مثل اہل علم لکھ سکتے ہین، مگر وہ جواب جماعت احمدیہ کے لائق توجہ نہوگا البتہ اہل علم خوب جانتے ہین کہ رحمانی اعجاز کسی میعاد کے اندر محدود نہین ہوسکتا اگر شیطانی اعجاز ایسا ہو تو ہم نہین کہہ سکتے، البتہ ایسے اعجاز کو ہمارے روبرو پیش کرنا شیطانی وسوسہ ہے،

---

[۱] اس کے ختم ہونیکی وجہ یہ ہے کہ تین برس کے اندر جو نشان دکھانے کی پیشین گوئی مرزا صاحب نے کی تھی وہ آخر دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ختم ہوتی ہے اس لئے قصیدہ کو اعجاز بنانا مرزائیونکا فرض ہے، اگر نہ بنائین تو مرزا صاحب اپنے اقرار سے جھوٹے ہوئے جاتے ہین، مگر مین کہتا ہون کہ جب منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی ستر و اٹھارہ برس مین پوری نہ ہوئی اور مرزا صاحب نے خدا کو جھوٹا قرار دیا تو اگر اس تین برس مین کوئی نشان ظاہر نہوتا تو کوئی الزام خدا پر یا اپنی سمجھ پر لگا دینا آسان تھا ایسی علانیہ غلطی اور فریب دہی کی ضرورت نہ تھی ۱۲

برادران اسلام نے ایسا اعجاز نہ سنا ہوگا، کہ بلبیس دن کے اندر تک تو معجزہ رہے اور اُس کے بعد وہ اعجاز جاتا رہے، یہ سمجھ مین نہین آتا، کہ اِس حد بندی کی اطلاع اُن کے مریدین اور معتقدین کو ہے یا نہین، کیونکہ وہ ابتک اِن رسالون کو جواب کے لئے پیش کرتے ہین، اور باواز بلند کہتے ہین کہ ابتک کسی نے جواب نہین دیا، مگر جب یہ امر مشتہر ہوچکا ہے تو یہ نہین ہوسکتا کہ اُنکی جماعت کو خبر نہو، بلکہ ناواقفون کو دھوکا دینا انھین مد نظر معلوم ہوتا ہے، غرض یہ ہے کہ اگر کوئی جواب نہ لکھے تو اس کا اعلان ہے کہ کسی نے جواب نہین دیا اعجاز ثابت ہوگیا اور اگر کسی نے جواب دیا تو فوراً کہدیا جائے گا کہ جواب کی تاریخ گذر گئی، اب توجہ کے لائق نہین ہے، غرضکہ مرزا صاحب کی اور اُن کے متبعین کی باتین عجب پیچ درپیچ ہوتی ہین، صادقون کی سی سچائی اور صفائی ہرگز نہین ہے، اِس حد بندی کی توجیہ خلیفہ اول نے جو بیان کی ہے وہ لائق دید ہے،

رسالہ نورالدین مین لکھتے ہین کہ غلام احمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برابری کا دعوےٰ نہین ہے بلکہ وہ غلام احمد یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو احمد ہین اُن کا غلام ہے اِس لئے وہ اعجاز مین بھی برابری نہین کرتا قرآن مجید مین جواب دینے کے لئے مدت مقرر نہین کی ہے مرزا صاحب مدت معین کرتے ہین تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس معجزے سے برابری نہ ہو جائے ''

خلیفہ صاحب کی ایسی باتون کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے، کیا اِسی عقل وفہم پر حکیم الامتہ کا خطاب دیا گیا ہے؟ یہ تو فرمائیے کہ برابری کا نہ ہونا اور ادب اور غلامی کا ثبوت اِسی پر منحصر تھا، کہ جواب کے لئے ایسے انداز سے قید لگائی جائے کہ اُس میعاد مین جواب لکھکر اور چھپوا کر بھیجنا غیر ممکن ہو، ادب اور غلامی کا ثبوت تو اِس طرح بھی ہوسکتا تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی

تمام عمر میں اس کا جواب دیں، یا دوسرے سے لکھوائیں، اس قدر قید اُن کی غلامی کے ثبوت کے لئے بہت کافی تھی، اس طرح کہنے سے اس قول کی بڑی عظمت ہو جاتی اور غلامی بھی قائم رہتی مگر یہ نہیں کیا بلکہ نہایت سخت اور تنگ میعاد مقرر کی اسکی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں ہے جو ابھی بیان کی گئی، اس کے علاوہ خلیفہ صاحب یہ تو فرمائیں کہ اگر برابری کا دعوے نہیں ہے تو (۱) منم محمدؐ و احمدؐ کہ مجتبیٰ باشد کس نے کہا ہے، (۲) اعجاز احمدی کا وہ شعر بھی آپ کو یاد ہے جس میں مرزا صاحب لکھ رہے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو صرف چاند گہن ہوا اور میرے لئے چاند گہن اور سورج گہن دونوں ہوئے"

مرزا صاحب کا دعوے فضیلت حضرت سرور انبیا پر

کہئے جناب یہاں تو برابری سے گذر کر فضیلت کا دعوے ہے، یہاں غلامی کہاں چلی گئی،

(۳) تحفہ گولڑویہ کا وہ مقولہ بھی آپ کو یاد ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار معجزے ہوئے، اُس کے بعد اُس قول پر نظر کیجئے جہاں لکھتے ہیں کہ مجھ سے تین لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہوئے (اخبار البدر ۱۹- جولائی ۱۹۰۶ء ملاحظہ ہو) اب فرمائیے کہ یہاں سو حصے زیادہ فضیلت کا دعوے ہے یا نہیں؟ ضرور ہے، پھر یہاں دعوئے غلامی کہاں چلا گیا، اسی طرح مرزا صاحب کے دعوی بہت ہیں، مگر جب جیسا موقع اُن کے خیال میں آگیا ویسا دعوی کر دیا حکیم صاحب کچھ تو ہوش کیجئے، آپ کہاں تک بات بنائیں گے، لَنْ يُّصْلِحَ الْعَطَّارُ مَا اَفْسَدَهُ الدَّهْرُ، خلیفہ صاحب کے حال پر سخت افسوس ہے کہ باوجود واقف ہونے کے ایسی مہمل بات کہتے ہیں، اور مسلمانوں کو فریب دیتے ہیں، اگر اُن کی عقل پر ایسے پردے پڑے ہوئے نہ ہوتے تو مرزا صاحب کے حلقہ بگوش ہرگز نہ ہوتے، غرضکہ مرزا صاحب کی باتوں نے آفتاب کی طرح روشن کر دیا کہ اس اعجاز کے دعوے سے مقصود لوگوں کو

اپنی طرف متوجہ کرنا تھا، اور معلوم کر لیا تھا کہ ان شرطوں کے ساتھ جواب دینا غیر ممکن ہے، کیونکہ جو کام اسباب ظاہری کے لحاظ سے کم سے کم ڈیڑھ دو مہینہ کا ہو وہ بیس دن میں کیونکر ہو سکتا ہے، مگر قدرت خدا کا نمونہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے پڑھے لکھے بھی ایسی موٹی بات کو نہیں سمجھتے اور اُن رسالوں کو معجزہ مان رہے ہیں، قصیدہ اعجازیہ کی تفصیلی حالت اور اُس کے اغلاط اولاً - **الہامات مرزا** مطبوعہ بار چہارم کے ص۹۳ سے ص۱۰۶ تک دیکھنا چاہیئے، مولوی صاحب نے قصیدہ کی غلطیاں دیکھا کر یہ بھی لکھا ہے کہ مرزا صاحب اپنے قصیدہ کو ان اغلاط سے پاک کریں اور پھر زانو بزانو بیٹھکر عربی تحریر کریں، اُس وقت حال کھل جائے گا مگر مرزا صاحب نے تو اس کے جواب میں دم بھی نہ مارا، اگر عربیت میں دعوے تھا اور یہ قصیدہ خود اُنہوں نے لکھا تھا تو کیوں سامنے نہ آئے، یہ بدیہی دلیل ہے کہ قصیدہ دوسرے سے لکھوایا، اور اپنے فہم کے موافق سمجھ لیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ ایسے ادیب نہیں ہیں جو ایسا قصیدہ عربی میں لکھ سکیں پھر بطور احتیاط بیس۲۰ دن کے اندر چھپوا کر بھیجنے کی قید لگا دی، اور سمجھ لیا کہ اس مدت کے اندر تو وہ لکھ کر کسی طرح بھیج ہی نہیں سکتے اگرچہ وہ ادیب بھی ہوں اسلیئے ایسا دعویٰ کر دیا،

ثانیاً ۱۳۲۳ھ میں رسالہ **ابطال اعجاز مرزا** کا پہلا حصہ چھپا ہے، جو ۱۰۴ صفحہ کا ہے اُس میں صرف قصیدہ ہی کی غلطیاں دکھائی ہیں، اور ہر قسم کی غلطیاں ہیں اور خاص قادیان بھیجا گیا ہے، مگر تیسرا برس ہوا اب تک کسی مرزائی کی مجال نہیں ہوئی کہ جواب دے، پھر کیا ایسے ہی مہمل اور بُرا اغلاط رسالہ کو معجزہ کہا جاتا ہے شرم نہیں آتی، اب اس کو ملاحظہ کرنا چاہیئے کہ مرزا صاحب اس دعوے اعجاز کی وجہ سے کئی دلیلوں سے جھوٹے ثابت ہوتے ہیں،

پہلی اور دوسری دلیل کلام معجز کی تعریف ان دونوں رسالوں پر صادق

نہین آتی، کلام معجز کے لئے زمانے کی تعیین نہین ہوتی، مرزا صاحب نے دو طرح سے زمانہ متعین کیا، ایک یہ کہ آئندہ زمانہ کا کلام جواب مین پیش کیا جائے گذشتہ زمانہ کا کلام نہ ہو، دوسرے یہ کہ چند روز مین جواب دیا جائے، اِن دونون وجہون سے انکا اعجاز غلط ثابت ہوا، اور یہ دو دلیلین اُن کے جھوٹے ہونے کی قرار پائین،

تیسری دلیل جسمین سات دلیلین ہین ہمنے اعجاز المسیح اور قصیدہ اعجازیہ کے جوابات پیش کردے جو اِن دونون رسالون سے بدرجہا ہر طرح سے عمدہ ہین، جب اُن کے جوابات اُن سے بدرجہا عمدہ موجود ہین تو وہ معجزہ نہین ہوسکتے اور ہر ایک جواب مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی دلیل ہے اور بیان سابق مین پانچ جواب قصیدہ کے اور دو اعجاز المسیح کے ذکر کئے گئے ہین اس سے ظاہر ہوا کہ یہ سات دلیلین مرزا صاحب کے جھوٹے ہونیکی ہوئین اور دو پہلے بیان ہولین اسلئے یہانتک نو دلیلین ہوئین

دسوین دلیل۔ ایک رسالہ اعجاز المسیح پر ریویو مطبع فیض عام لاہور مین چھپا ہے، اس مین صرف لفظی غلطیان اعجاز المسیح کی دکھائی ہین کئی برس ہوئے اُسے چھپے ہوئے مگر کوئی مرزائی اُس کا جواب نہین دے سکا، جو کلام اسقدر غلط ہو وہ تو فصیح و بلیغ بھی نہین ہوسکتا، درا عجاز تو بہت بلند مرتبہ ہے،

(یہ دسوین دلیل ہوئی اُس کے معجزہ نہ ہونے کی)

مرزائیون کی ابلہ فریبی کا جواب

قادیانی کے سرگروہون نے اپنے جہلا کو یہ جواب سکھا دیا ہے کہ ایسے اعتراضات تو عیسائیون نے قرآن مجید پر بھی کئے ہین مگر ہم کہتے ہین کہ یہ صرف ابلہ فریبی ہے جو ذی علم عیسائی ہین وہ تو قرآن مجید کی فصاحت اور بلاغت کو ایسا مانتے ہین کہ جابجا قرآن مجید کی عبارت کو سند مین پیش کرتے ہین، اگر کچھ علم ہے تو . . . اقرب الموارد دیکھو، اور اگر کسی جاہل عیسائی نے اعتراض کیا تو وہ قابل عیسائیون کے اقوال سے لائق توجہ نہین ہوسکتا، اس کے علاوہ ہم یہ کہتے ہین کہ

قرآن مجید پر جس قدر اعتراضات کئے گئے ہین اُن سب کے جوابات ہمارے علمائے نے دئے ہین، اب اگر کسی قادیانی کو دعوے ہو کہ عیسائی کے کسی اعتراض کا جواب نہین دیا گیا تو ہمارے سامنے پیش کرے، پھر دیکھے کہ ہم اُس کو کیسا جواب دینگے اور پھر مرزا صاحب پر اعتراض پیش کرین گے اور پوچھین گے کہ اُس کا جواب کس نے دیا ہے، اور اگر کسی نے نہین دیا تو اب کوئی جواب دے، مگر ہم یقینی پیشین گوئی کرتے ہین کہ کوئی جواب نہین دے سکتا، مولف القا فرماتے ہین کہ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ جو اعتراضات اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی پر کئے گئے اسوقت تک کوئی جواب اس کا نہین دے سکا،

(اس کے بعد نزول المسیح وغیرہ کا صرف حوالہ دے کر لکھتے ہین) اگر ابو احمد صاحب کو دعوے اثبت ہے تو ان دونون کتابون پر اعتراض شایع کرین، انشاءاللہ خود تجربہ ہو جائے گا کہ معاملہ کیا ہے" صلا) مولوی صاحب جھوٹ کہدینا تو آسان ہے مگر اس جھوٹ کو سچا دکھا دینا مشکل ہے، ایک دو اعتراض کو نقل کر کے اُس کا جواب نقل کیا ہوتا، تاکہ نمونہ دیکھتے اور جواب کی حالت دیکھاتے، یا یون لکھا ہوتا کہ مثلاً الہامات مرزا مین جو اعتراضات کئے گئے ہین اُن کے جوابات فلان رسالہ مین ہین اور پیر مہر علی شاہ صاحب نے جو اعتراضات کئے ہین اونکا جواب فلان رسالے مین ہے، رسالہ اعجاز المسیح پر ریویو مین جو اعتراضات کئے گئے ہین اُن کا جواب کامل فلان رسالہ مین ہے یہ نہین لکھتے، کیونکہ سچی اور قابل توجہ بات کہنے سے عاجز ہین، اور یون کسی وقت کسی رسالہ مین بے تکی بات کہدی یا ممکن ہے کہ سو اعتراضون مین سے کسی اعتراض کا کوئی جواب دیدیا اس سے وہ رسالے اعتراضون سے بری نہین ہوسکتے خیر ان مدت کی گذری ہوئی باتون کو مین اس وقت نہین چھیڑتا، یہ کہتا ہون کہ تین برس ہوئے البطال اعجاز مرزا کا پہلا حصہ ۸۰ صفحہ پر چھپا ہے جس مین قصیدہ اعجازیہ

ہر قسم کے اعتراضات کئے گئے ہین، اور بہت شرمناک اعتراضات ہین اور قادیان بھیجا گیا ہے، مگر اِس وقت تک تو اُس کے دوچار اعتراض کا جواب بھی دیکر ہمارے پاس نہین بھیجا گیا تاکہ ہم نمونہ دیکھتے، اب تو تجربہ ہو گیا اور آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ آپ کیا آپ کی ساری جماعت اُن اعتراضون کے جواب سے عاجز ہے، اب فرمائیے کہ بالکل جھوٹی بات کس کی ہے، چونکہ آپ کو ادب مین دخل نہین ہے، اور بیجا شغف محبت نے عقل کو سلب کر دیا ہے اسلئے ایسی باتین کہتے ہین، اور حق کو قبول نہین کرتے، یہ تو فرمائیے کہ اِس کے علاوہ آپ کے اِس قول کے بعد کتنے رسالے مرزا صاحب کے کاذب ہونیکے ثبوت مین لکھے گئے ایک کا بھی جواب آپ نے یا آپ کی جماعت نے دیا، اِس تجربہ کے بعد بھی تو آپ نے امر حق کو قبول نہین کیا اور علانیہ کاذب کی پیروی سے علٰحدہ نہین ہوئے، مولوی صاحب نے اپنے مرشد سے صرف الزام اُٹھانے ہی کے لئے راستبازی سے کنارہ کشی نہین فرمائی بلکہ قرآن مجید پر بھی ایسا ہی الزام لگانا چاہتے ہین جیسا الزام انسانی تصنیف یعنی مرزا صاحب کے رسالہ اعجاز احمدی و اعجاز المسیح پر لگائی گئے ہین، چنانچہ صـ۱۶ـ مین لکھتے ہین، کیا ابو احمد صاحب کا یہ غلط دعوٰے کبھی صحیح ہو سکتا ہے کہ (مخالفین کے) اعتراضات صرف معنی ہی کے لحاظ سے ہین، اور فصاحت اور بلاغت اور قواعد کے لحاظ سے مخالفین اسلام چپ ہین، کیا غرائب القرآن اور مقابلہ وغیرہ الفاظ لیکر اِنْ ہٰذَانِ لَسَاحِرَانِ کو پیش کر کے تناقض اور اختلاف آیات بینات کو دکھا کر سورہ اقتربت[1] الساعۃ بعض فقرات دیوان امراء القیس کے ایک قصیدہ کا اقتباس بتا کر فصاحت اور بلاغت اور قواعد کی غلطی کا اعتراض سرقہ کا الزام مخالفین کی کتابون مین نہین ہے" اِس لمبے چوڑے فقرہ کا اہمال اُردو کے ادیب بخوبی جان سکتے ہین، مطلب صرف اِس قدر ہے کہ مخالفین اسلام نے فصاحت و بلاغت

[1] قرآن مجید مین اقتربت الساعۃ ہے مگر مولف القا نے اقترب الساعۃ لکھا ہے ۱۲

اور قواعد صرفیہ و نحویہ کے لحاظ سے بھی قرآن مجید پر اعتراض کئے ہیں، اور اس کی سند میں تین لفظ لکھے ہیں (۱) غرائب القرآن، مگر کسی لفظ غریب کا حوالہ نہیں دیا (۲) مقالید، (۳) ان ہذان لساحران۔

اب ہم مولف القاء سے دریافت کرتے ہیں کہ جو اعتراض آپ نے نقل کئے یہ تحقیق طلب علمائے اسلام کے شبہات ہیں جو تحقیق کی غرض سے انہوں نے کئے اور ان کی جواب دئے گئے یا کسی خاص مخالف اسلام کے اعتراضات ہیں؟ اگر آپ کا خیال ہو کہ یہ اعتراضات مخالفین اسلام کے ہیں تو اس کو ثابت کیجئے کہ کس مخالف اسلام نے سب سے اول یہ اعتراض کیا ہے، مگر آپ ثابت نہیں کر سکتے کہ اعتراض کا بانی مخالف اسلام ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہو کہ بعض علمائے اسلام نے جو بغرض تحقیق شبہات کئے تھے اور ان کے جوابات دئے گئے، مخالف نے بنظر تعصب شبہہ نقل کر دیا اور جواب اڑا دیا، غرضکہ مخالف کو اعتراض کرنے کا شعور نہیں ہوا، بلکہ دوسروں سے معلوم کر کے ایک بات کہدی، اس سے ظاہر ہے کہ ابو احمد نے جو لکھا ہو وہ صحیح ہے، اس کے علاوہ یہ بتائیے کہ جو اعتراضات لفظی قرآن مجید پر کئے گئے انکے جوابات ہمارے علماء نے دئے ہیں یا نہیں، اگر آپ کے علم میں جوابات دئے گئے ہیں تو وہ جواب صحیح ہیں، اور آپ کے نزدیک قرآن مجید ان اغلاط سے پاک ہو یا نہیں اگر آپ کے نزدیک قرآن مجید ان اغلاط سے پاک ہو تو اس بات میں ہمارا اور آپ کا اتفاق ہوا، اب انھیں ہمارے مقابلہ میں پیش کرنا کس قدر عوام کو دھوکا دینا ہو، کیونکہ جس کتاب الٰہی پر مخالفین نے اعتراضات کئے ہیں اس کو اعتراضوں سے منزہ آپ بھی اسی طرح مانتے ہیں جس طرح ہم مانتے ہیں، اور ان اعتراضوں کو غلط سمجھتے ہیں جس طرح ہم غلط سمجھتے ہیں، پھر اس کتاب الٰہی کا منزہ ہونا تو متفق علیہ ہو گیا مگر جو کتاب آپ پیش کرتے ہیں اسے تو صرف آپ ہی مانتے ہیں، اس پر جو اعتراضات

ہوں اُن کا جواب دینا آپ پر فرض ہے، اور اُس کے جواب میں مخالفین کے اعتراضات آپ پیش نہیں کر سکتے، البتہ اگر در پردہ آپ کے دل میں قرآن مجید پر خود شبہہ ہے اور مرزا صاحب کے رسالوں پر شبہہ نہیں ہے تو جواب ملاحظہ ہو

جواب:۔ پہلا لفظ آپ نے غرائب القرآن لکھا ہے مگر اُس کی ایک مثال بھی نہیں لکھی، پھر ہم کس کا جواب دیں، اتنا کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جو لائق اعتراض ہو، اگر آپ کو دعوے ہے تو کوئی لفظ پیش کیجئے اور پھر ہم سے جواب لیجئے، اگر کوئی رسالہ آپ نے دیکھا ہے تو اُس کے سمجھنے میں آپ نے غلطی کی جس زمانہ میں قرآن مجید نازل ہوا وہ وقت زبان عربی کے کمال عروج کا تھا، اُس وقت اُس زبان کے ماہرین نے کسی لفظ کو غریب نہیں لکھا، اور بہت سے اہل زبان صرف قرآن مجید سنکر ایمان لے آئے، اس بیان میں رسالہ لکھا گیا ہے، دیکھنے والے دیکھیں گے انشاء اللہ،

دوسرا لفظ آپ نے مَقَالِید لکھا ہے مگر اُس کی نسبت کیا اعتراض ہے اُسے نہیں لکھا، اگر یہ شبہہ ہے کہ یہ فارسی لفظ ہے تو محض غلط ہے کیونکہ لفظ مقالید جمع ہے مِقْلَد کی، اور یہ لفظ مختلف معنوں میں مختلف طور سے شائع ہے، لسان العرب جلد ۴ صفحہ ۳۶۷ ملاحظہ کیجئے، عرب میں جو مشہور شاعر الاعشیٰ ہے اُس کا شعر بھی اس لفظ کی سند میں لکھا ہے، پھر جس کسی نے اس کو فارسی لفظ سمجھا ہے یہ اُس کی ناواقفی ہے، اور یہ بھی معلوم کر لیجئے کہ جس کتاب میں اس کے فارسی ہونے کا شبہہ بیان کیا گیا ہے اُسی میں اس کے جواب بھی لکھے ہیں، ایک جواب یہ ہے، قال ابن جریر ما ورد عن ابن عباس وغیرہ من تفسیر الفاظ من القرآن انہا بالفارسیۃ او الحبشیۃ او النبطیۃ او نحو ذلك انما اتفق فیہا توارد اللغا

فيتكلم بها العرب والفرس والحبشة بلفظ واحد" (اتقان)

اس کا حاصل یہ ہے کہ قرآن مجید کے جس لفظ کو فارسی وغیرہ کا لفظ کہدیا گیا ہے، اُس کا یہ مطلب ہے کہ یہ لفظ عربی کے سوا فارسی وغیرہ مین بھی ہے، اب فرمائیے کہ مقالیہ کو اگر کسی نے فارسی لکھا ہو تو قرآن پر کیا اعتراض ہوا، اور یہ فرمائیے کہ، یہ اعتراض کس مخالف اسلام نے کیا ہے، ؟ آپ تو مخالف اسلام کے اعتراض دیکھانا چاہتے ہین،

تیسرا جملہ :- اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ، یہ جملہ آپ نے لکھا مگر اس پر آپ کا کیا اعتراض ہے، اُسے آپ نے کچھ تو بیان کیا ہوتا، اب ہم آپ سے کہتے ہین کہ شاید قرآن مجید آپ کی تلاوت مین نہین رہتا ہے، آپ کو جدید نبی کی تصانیف کے دیکھنے سے فرصت نہین ملتی ہوگی، اور جو اُن پر اعتراضات کئے گئے ہین اُنکے جواب سوچنے مین غلطان پیچان رہتے ہون گے، یا مناسبت طبعی کی وجہ سے کاذب کے تصانیف زیادہ پسند ہین، قرآن مجید جو ہندوستان مین مشہور ہے اُس مین تو مذکورہ جملہ کا لفظ اِنْ مخفف ہے مشدد نہین ہے، اس لئے قرآن مجید مین جو الفاظ ہین وہ بالکل قاعدہ کے موافق ہین، اگر علم سے ممارست ہی تو آپکو انکار نہین ہوسکتا،

غرضکہ قرآن مجید پر کچھ اعتراض نہین ہے، اور جس نے اِنَّ بہ تشدید کہا ہی اُس کے متعلق متعدد جواب بھی دئے ہین، تفاسیر اور رسالہ شرح شذور الذہب فی معرفۃ کلام العرب کا صد ۱۲ ملاحظہ کیجئے،

مؤلف صاحب کے لفظی اعتراضات کا تو خاتمہ ہو لیا، اب صد۱ مین اُن لفظی اعتراضات کی مثال مین پادری فنڈر کے اعتراضات نقل کرتے ہین وہ چند اعتراض ہین ایک یہ کہ یونانی وغیرہ زبانون مین ایسی کتابین لکھی گئی ہین جن کی،

عبارت قرآن مجید سے عمدہ ہے، اب مولوی صاحب سے دریافت کیا جائے کہ، یہ
معترض عربی اور یونانی کا بڑا ادیب ہی، جو دونون کا مقابلہ کرکے فیصلہ کرتا ہے ؟
ہرگز نہین، پھر اِس جاہل متعصب کے قول کو پیش کرنا جہالت کے سوا اور کیا ہے ؟
اِس کے علاوہ اب آپ تو لفظی اغلاط کا ثبوت دے رہے ہین پھر کیا پادری کا
یہ قول کوئی لفظی اعتراض ہے ؟ ہوش کرکے جواب دیجئے، بالفرض محال اگر دوسری
زبان مین کوئی کتاب عمدہ ہو تو اُس سے قرآن شریف کے کسی لفظ یا جملہ پر اعتراض
نہین ہوسکتا، دوسری کتاب کی عبارت عمدہ ہونے سے قرآن کی فصاحت و بلاغت
پر کوئی حرف نہین آتا، نہ اُس پر خلاف قاعدہ کا کوئی الزام ہوسکتا ہے، پھر اُس کو فصاحت
و بلاغت اور قواعد کی غلطی کے مثال مین پیش کرنا اُن کے علم و عقل کے سلب ہوجانے
کی دلیل ہے،

دوسرا یہ کہ بعض عیسائیون نے مقامات حریری اور مقامات ہمدانی
کی عبارت کو قرآن مجید کے برابر بلکہ افضل کہا ہے، اِس اعتراض سے بھی قرآن
کی کوئی لفظی غلطی ثابت نہین ہوسکتی، باقی رہا مقامات کی عبارت قرآن مجید سے افضل
کہنا اُن کی جہالت ہے، صرف کچھ عربی پڑھ لینے سے عبارت کی کمال فصاحت
و بلاغت ہرگز معلوم نہین کرسکتا، نہایت ظاہر بات ہے کہ اِن مقامات کے
لکھنے والے ایسے بڑے ادیب اور عربی زبان کے ماہر تھے کہ اُن کی کتاب ایسی
فصیح و بلیغ ہے، کہ عیسائی پادری اُسے قرآن کے مثل سمجھ گئے، مگر یہ خیال نہ کیا
کہ اِن کتابون کے مصنف باوجود اِس قدر ماہر ہونے کے اِس پر اُن کا ایمان ہے
کہ قرآن مجید کے مثل کوئی کتاب عربی مین نہین لکھ سکتا، اور اپنی کتابون کی حالت
اور اُن کی عمدگی سے اُن عیسائیون سے بدرجہا زایدہ واقف ہین، مگر پھر بھی اپنی
کتابون کو اُس کے مقابلہ مین کچھ نہین سمجھتے،

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ مزدار معتزلی نے یہ کہا ہے کہ انسان اس پر قادر ہے کہ جیسا فصیح و بلیغ قرآن مجید ہے اُسی طرح کا فصیح و بلیغ وہ کلام لکھے"

یہاں مولوی صاحب سے ہم دریافت کرتے ہین کہ آپ تو اس کے مدعی ہین، کہ مخالفین اسلام نے قرآن مجید کے الفاظ مین غلطیان دکھائی ہین، اور فصاحت و بلاغت مین کلام کیا ہے، اُس کے ثبوت مین فنڈر کا یہ قول نقل کیا ہے، اب آپکو یہ بتانا چاہیئے کہ اِس قول سے قرآن مجید کے کسی لفظ یا جملہ کا غلط ہونا ثابت ہوگیا یا یہ معلوم ہوا کہ اُس کی عبارت فصیح و بلیغ نہین ہے ہرگز نہین بلکہ اِس قول کا تو صاف مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید نہایت فصیح و بلیغ ہے مگر یہ فصاحت و بلاغت ایسی نہین ہے، کہ انسانی قوت سے باہر ہو، جب یہ مطلب ہی تو مولوی صاحب کے علم پر افسوس ہے کہ لفظی غلطی کی مثال مین مزدار کے قول کو سمجھتے ہین، اور ہمارے سامنے پیش کرتے ہین یہ بھی معلوم کر لینا چاہیئے کہ اِس قول سے یہ بھی ثابت نہین ہوتا کہ مزدار معتزلی قرآن کے اعجاز کا منکر ہے، کیونکہ تمام معتزلی اعجاز قرآنی کو مانتے ہین مگر چونکہ قرآن مجید کا دعوٰے اعجاز عام الفاظ مین ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اِس کے مثل لے آو، اِس کا ذکر نہین ہے کہ کس بات مین مثل ہو، یعنی مرزا غلام احمد تو بار بار کہتے ہین کہ ایسا فصیح و بلیغ ہو جیسا ہمارا رسالہ ہے، اِس سے ظاہر ہے کہ فصاحت و بلاغت مین اُس کے مثل ہو، قرآن مجید مین ایسا ارشاد نہین ہے، اِس وجہ سے اُس کے ماننے والون مین اختلاف ہے کہ قرآن مجید کس بات مین بے مثل ہے، بعض کہتے ہین کہ اُس مین متعدد باتین ہین، مثلاً کمال درجہ کا فصیح و بلیغ ہے خلق کی ہدایت کے لئے اُس مین نہایت مفید احکام و ہدایات ہین اُس مین گذشتہ اور آیندہ کی ایسی خبرین ہین کہ کسی کی عقل و فہم اُنھین معلوم نہین کر سکتی، اور کسی علم کے ذریعہ سے وہ باتین معلوم نہین ہو سکتین، مثلاً قیامت کے حالات اور جنت و دوزخ کی خبرین، اِن باتون مین وہ بے نظیر ہے، انسان کی

طاقت نہین ہے کہ ایسی کتاب بنائے جس مین یہ باتین ہون، بعض صرف احکام، و ہدایات کی وجہ سے معجزہ کہتے ہین، فصاحت و بلاغت کی وجہ سے نہین یعنی اگرچہ اُس کی فصاحت و بلاغت اعلیٰ مرتبہ کی ہے، مگر یہ نہین ہے کہ اُس کے مثل کوئی نہ لاسکے، یہ ایک طویل بحث ہے جس کو بعض تفسیرون اور عقائد کی بڑی کتابون نے لکھاہے، پادڑی فنڈر تو ہمارے علوم سے جاہل ہے اُس نے اپنی جہالت سے اس قول کو پیش کردیا، اور سمجھ لیا کہ اس قول سے قرآن کا اعجاز غلط ہوگیا، افسوس یہ ہے کہ مولف القابھی اُس کی اس جہالت مین شریک ہوگئے، مین اہل حق سے پھر کہتا ہون کہ کسی مخالف ماہر زبان عربی نے قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض نہین کیا، اور اُس مین صرف ونحو اور محاورات کی غلطیان نہین بتائین جسکو دعوے ہو وہ مخالف عربی کے ادیب کا کلام پیش کرے، اور جہلانے جو اعتراض کئے اُس کے جواب دئے گئے ہین، مولف القانے جو اعتراض پیش کیے تھے اُنکے جواب دئے گئے، اور مرزا صاحب پر جو اعتراضات کئے گئے ہین اور خاص رسالے اس مین لکھے گئے ہین اُن کا جواب نہین دیا گیا اگر کسی نے دیا ہو تو ہمارے سامنے پیش کرے پہلے بہت غل مچاتے تھے اب سامنے نہین آتے جن کتابونکا حوالہ دیا گیا ہے اُمین ہمارے اعتراضونکے جواب نہین ہین

ناظرین مولف القا کی علمی حالت ملاحظہ کیجئے کہ ایک صفحہ مین آٹھ غلطیان کی ہین، باانیہمہ بہت بڑی قابلیت کا دعوے ہے اہل حق کے اعتراضون کا جواب دینے کا، دعوے کرتے ہین مگر اہل انصاف غور فرمائین کہ جو اپنی تحریر مین اس قدر غلطیان کرے وہ کسی قابل کے اعتراضون[۵۱] کا جواب دیسکتا ہے ؟ ہرگز نہین،

[۵۱] انہین مولوی صاحب کے رسالہ القا کے ایک ورق مین ۲۰۳ غلطیان دکہائی گئی ہین رسالہ اغلاط ماجدیہ ملاحظہ کیا جائے اس کے سوا متعدد رسائل ان کے اغلاط مین لکھے گئے ہین!

پہلی غلطی :- دعوی تو یہ ہے کہ مخالفین اسلام نے الفاظ قرآن پر اعتراض کئے ہین، اور اُس کے ثبوت مین صرف دو لفظ اپنی طرف سے پیش کئے اور کسی مخالف کا قول نقل نہین کیا کہ اُس مخالف نے یہ اعتراض کیا ہے،

دوسری غلطی :- یہ کی کہ جن کتابون سے اُنھون نے یہ دو لفظ نقل کئے اُن کے مصنفین کے مطلب کو نہین سمجھے، یعنی اُن کا مقصد تو اِن الفاظ کی تحقیق ہے اور جس ناواقف کو شبہہ ہو اُس شبہہ کا دور کرنا ہے، مگر مولف القا اُسے اعتراض سمجھکر ہمارے روبرو پیش کرتے ہین، الحمد للہ ہمنے جواب دیدیا، اب اُن اعتراضون کا جواب دیجئے جو آپ کے نبی پر کئے گئے ہین،

تیسری غلطی :- ہمارے قرآن مین اِنْ هٰذٰانِ لَسَاحِرَانِ ہے اِس جملہ مین لفظ اِنْ مخففہ ہے .... اِس پر کوئی اعتراض قاعدہ کے روسے نہین ہے پھر آپ کا اعتراض محض غلط ہے، مگر آپ اِس موٹی غلطی کو بھی نہین سمجھتے،

چوتھی غلطی :- دعوی تو صرف الفاظ کی غلطی کا ہے اور اُس مین تناقض و اختلاف کو بھی پیش کرتے ہین، مولف صاحب کو شاید یہ بھی خبر نہین کہ تناقض معانی مین ہوتا ہے الفاظ مین نہین ہوتا،

پانچوین غلطی :- پادڑی فنڈر کے تین اعتراض نقل کئے اُن تینون اعتراضون کو لفظی غلطی یا فصاحت و بلاغت کے نقص مین کچھ دخل نہین ہے، کیونکہ پادڑی کی جھوٹی بات کو اگر مان لیا جائے کہ یونانی زبان مین کوئی عمدہ کتاب ہے تو اِس سے قرآن مجید کے الفاظ پر اور اُن کی فصاحت و بلاغت پر کیا اعتراض ہوا، قرآن مجید عربی زبان مین ہے، عربیت کے قواعد سے اُس پر کوئی اعتراض نہین ہے، اور پادڑی کا جھوٹا ہونا اس لئے ظاہر ہے کہ اُن کی آسمانی کتاب انجیل یونانی مین ہے وہ بھی قرآن مجید سے افضل نہین ہے، پھر دوسری انسانی تالیف اُس سے افضل کیا ہوگی،

یہ پانچوین غلطی ہوئی،

چھٹی غلطی:۔ یہ ہے کہ اُنھون نے فنڈر کا یہ اعتراض لفظی غلطی کے ثبوت مین پیش کیا کہ مقامات کی عبارت مثل قرآن مجید کے ہے یا اُس سے افضل ہو، اب ظاہر ہے کہ معترض مقامات کی عبارت کو اغلاط سے پاک اور کامل فصیح وبلیغ سمجھتا ہو اور اس کتاب کو قرآن مجید کے مثل قرار دیتا ہے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن مجید کو بھی وہ اغلاط سے پاک سمجھتا ہے، پھر اس اعتراض کو لفظی غلطیونکے ثبوت مین پیش کرنا کیسی صریح غلطی ہے، اور باڈری کے اعتراض کا جواب دیا گیا،

ساتوین غلطی:۔ یہ ہے کہ مرزدار کے قول کو پیش کر کے قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت پر اعتراض کرنا چاہتے ہین، اور اُس کے الفاظ پر اعتراض کرتے ہین، اس غلط فہمی پر افسوس ہے، مرزدار نہ قرآن کی فصاحت بلاغت پر کوئی شبہہ کرتا ہے نہ اُس کے الفاظ پر، بلکہ اُسے نہایت فصیح وبلیغ مانتا ہے، مگر یہ کہتا ہے کہ فصاحت وبلاغت ایسی نہین ہے کہ انسانی قوت سے باہر ہو، پھر اس سے مولف الفا کا مدعا کیونکر ثابت ہوا، مرزدار کو قرآن مجید کے اعجاز سے انکار ہرگز نہین ہے، مگر اعجاز کی وجہ مولف الفا کے قول کے بموجب وہ دوسری بیان کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ فصاحت وبلاغت زبان کی اہل زبان کی وجہ سے ہوتی ہے، اُس مین وہ کیا عاجز ہون گی، مگر قرآن مجید کا معجزہ یہ ہے کہ باوجود اہل زبان کے قادر ہونے کے پھر وہ اُس کے مثل نہ لاسکے، یعنی اللہ تعالیٰ نے اُن کی قدرت کو سلب کر لیا، اور قرآن کے مثل نہ لاسکے، یہ علانیہ معجزہ ہے جو انسانی طاقت سے باہر ہے، یہ اُن کی **آٹھوین غلطی** ہے کہ مرزدار کے اصل مدعا کو نہین سمجھے، اور اُس کے مدعا کے خلاف اُسے الزام دینے لگے، یا یون کہا جائے کہ ایک ناواقف الزام دینے والی کے ہم زبان ہو گئے،

اب مولف القامتوجہ ہون کہ یہ جواب نے اور آپ کے ہم مشربون نے عوام مرزائیون سے کہہ دیا ہے کہ مرزا صاحب کے اعجازیہ رسائل پر اعتراضات ایسے ہی ہین جیسے قرآن مجید پر مخالفین اسلام نے کئے ہین، یہ بالکل فریب ہے، قرآن مجید پر کوئی ایسا اعتراض نہین ہے جس کا جواب نہ دیا گیا ہو، اس وقت نمونہ اُس کا آپ نے ملاحظہ کر لیا، کہ جو اعتراض آپ نے کئے تھے اُن کا کافی جواب دیا گیا، مرزا صاحب کے رسالون پر جو اعتراضات کئے گئے اور کئے جاتے ہین اُن کے جواب نہین دئے گئے ہین اُن کا نمونہ پیش کرتا ہون، اُسی کا جواب دیجئے،

مرزائی قصیدہ کی بعض لاجواب غلطیان

پہلی غلطی سولہوین شعر کا مصرعہ اور اُسکا ترجمہ یہ ہے، تحس ولهذا البحث ارضا بشجیرۃ، اور بحث کے لئے ایک زمین اختیار کی گئی جس مین ایک درخت تھا" یہان شجیرۃ کے معنے ایک درخت لکھے ہین اور یہ موضع مُد کی زمین کا بیان ہے اُسے اُن کے مریدین معائنہ کر کے آئے تھے، اُنہون نے آکر بیان کیا ہوگا، کہ وہان ایک درخت ہے اُس کو مرزا صاحب شجیرہ کہتے ہین، مگر یہ لفظ اس معنی مین غلط ہے، شجیرہ اُس زمین کو کہتے ہین جہان بہت درخت ہون (لسان العرب ملاحظہ ہو) اس شعر مین اور بھی غلطیان ہین (دیکھو ابطال اعجاز)

دوسری غلطی ۹۴ شعر کا دوسرا مصرعہ اور اُس کا ترجمہ یہ ہے وان کنت قد انست ذنبی فسقر، اگر تو نے میرا کوئی گناہ دیکھا ہے تو معاف کر" اس مصرعہ مین کئی غلطیان ہین، (۱) سقر امر ہے تسقیر سے اور کلام عرب مین یہ لفظ نہین آیا، اس لئے لفظ سقر محض غلط ہے (۲) سقر کے معنی معاف کرنا بالکل غلط ہین، اس لفظ کا مجرد آیا ہے مگر اُس کے معنی ہین

آفتاب کی تیزی سے دماغ اور چہرے کا جھلس جانا، جب اِس لفظ کے یہ معنی ہین، تو بالضرور یہ معنی مرزا کے مقصود کے خلاف ہون گے (۳) عیب شاعری کے رو سے اقوا ہے،

تیسری غلطی:- ۱۷۹ شعر کا دوسرا مصرعہ ہے "وآیاتہ مقطوعۃ لا تغیر" اُس کی آیتین قطعی ہین جو بدلتی نہین"، آیات کو مقطوعہ کہنا محض غلط ہے، آیات قاطعہ عرب بولتے ہین،

رسالہ ابطال اعجاز مرزا مین قصیدہ مرزائیہ کی کئی سو غلطیان دکھائی ہین، اور اُس کی تمہید مین سیکڑون اُن کے جھوٹ صراحۃً اور کنایۃً بتائے ہین مین نے بغرض نمونہ تین لفظی غلطیان پیش کی ہین، مولف القاء اس کا جواب دین یا اُس کتاب کا نام اور صفحہ بتائین جس مین اِن کا جواب دیا ہو، مگر مولف القاء اور اُن کی جماعت سر رگڑ کر مرزا صاحب کے ساتھ جا ملین مگر کچھ نہین کر سکتے، اور ہم انھین حلف دیتے ہین کہ قرآن مجید پر کوئی ایسا اعتراض وہ اپنا یا کسی مخالف اسلام کا پیش کرین۔ جس کا جواب نہ دیا گیا ہو، اور ہم نہ دے سکین، مگر ہم قطعی اور یقینی طور سے کہتے ہین کہ کوئی ایسا اعتراض جماعت احمدیہ پیش نہین کر سکتی پھر مرزا کے قصیدہ کے اعتراضون کو ایسا ہی بتانا جیسے قرآن مجید پر اعتراض کئے گئے ہین کس قدر جھوٹ اور علانیہ فریب ہے، اے ناواقفو! اے فریب دینے والو! تواریخ شاہد ہے کہ سچے اور جھوٹے ہر قسم کے مدعیون پر اعتراضات کئے گئے ہین، پھر کیا اِس لفظی اشتراک سے جھوٹے سچے ہو جائین گے، اور مطلق اعتراض کا ہونا صداقت کا معیار ہو جائے گا، جیسا مرزائی کہہ رہے ہین، اگر ایسا ہو تو کوئی جھوٹا مدعی کسی وقت دنیا مین نہ پایا جائے گا، اور یہ علانیہ صحیح حدیثون کے خلاف ہے، یہ ہرگز نہین ہو سکتا،

مسیلمہ کذاب پر اعتراضات کئے گئے مگر وہ اور اُس کی جماعت اون اعتراضون کے جواب سے عاجز رہ کر واصل جہنم ہوئے اور حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا پر اعتراض کرنے والے اپنے اعتراضون کا جواب سنکر ہمیشہ کی ندامت اور تکلیف مین پہنچے، اور اُن کے ماننے والے اِن اعتراضون کے جواب سے عاجز رہے یہی مرزا کی حالت ہی، اب اُن کے پیروؤن کی بھی وہی حالت ہونی چاہئے، جو مسیلمہ وغیرہ کے پیروؤن کی ہوئی،

یہ ضمنی بیان درمیان مین آگیا، اصل مقصود رسائل اعجازیہ کے جھوٹے ہونے کے دلائل پیش کرنا ہے، دس دلیلین تو بیان ہولین

گیارہوین دلیل یہ ہے کہ اعجاز المسیح دو تین جزکا رسالہ ہے اور اُسے فریب سے ساڑھے بارہ جز کہتے ہین، پھر ایسے شخص سے معجزہ ہوسکتا ہی؟ ہرگز نہین، اگر ایسے فریبی شخص سے معجزہ ہو تو انبیائے صادقین سے اعتبار اُٹھ جائے

بارہوین دلیل، اعجاز المسیح کے شان نزول مین بیان کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب باوجود سخت وعدے کے پیر مہر علیشاہ صاحب کے مقابلہ پر نہین آئے اِس شرم مٹانے کو مرزا صاحب نے اپنی تفسیر اُن کے پاس بھیجی، پیر صاحب چونکہ جلسہ عام مین عہد کر چکے تھے کہ اب مرزا صاحب سے خطاب نہ کرین گے اس لئے سکوت کیا، اور مرزا صاحب کو فریب دینے کا موقع ملا اور مَنَعَهُ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَاءِ کا الہام بنا کر مریدون کو خوش کر دیا، یہ علانیہ فریب اُن کے جھوٹے ہونے کو آفتاب کی طرح چمکا رہا ہے،

تیرھوین دلیل:- جواب لکھنے کی میعاد ایسی کم مقرر کی کہ اُس مین لکھنا اور چھپوا کر بھیجنا غیر ممکن تھا، خصوصًا علما کی حالت کے لحاظ سے اس لئے نہایت ظاہر ہے کہ یہ دعوے علانیہ مرزا صاحب کا فریب ہی، اوّل تو مدت معین کرنا ہی

اعجاز کے خلاف ہے، اِس کے علاوہ ایسی کم مدت مقرر کر کے اُس کا جواب طلب کرنا
عوام کو فریب دینا ہے

چودھوین دلیل :- مین نے شاہدون کی شہادت سے ثابت کر دیا کہ
یہ دونون رسالے معجزہ کیا ہوتے فصیح وبلیغ بھی نہین ہین، اور متعدد رسالون سے
اِس کا ثبوت بھی ہوگیا،

الحاصل مرزا صاحب کا یہ عجب طرح کا اعجاز تھا جس کی وجہ
سے ہم نے چودہ دلیلین اُن کے جھوٹے ہونے کی قائم کر دین اور
ایک آئندہ بیان کی جائے گی،

جماعت مرزائی کا عاجز ہونا

اِن سب باتون کے قطع نظر اگر اب بھی خلیفہ صاحب کو اور اُس جماعت
کے دوسرے ذی علمون کو اُس کے اعجاز کا دعوے ہے اور سمجھتے ہین
کہ وہ ایسے فصیح وبلیغ ہین کہ دوسرا کوئی نہین لکھ سکتا تو اِس کا اعلان
دین کہ اگر کوئی عالم ایسا قصیدہ یا ایسی تفسیر سورہ فاتحہ لکھدیگا
تو ہم مرزا صاحب کو کاذب سمجھین گے، اِس کے بعد وہ دیکھین کہ اُنکا
جواب کس زور و عمدگی سے ہوتا ہے، اگر اُس کے لئے میعاد معین کرین تو
اول اِس بات کو ثابت کر دین کہ اعجاز مین ایسی قید ہوسکتی ہے اُس کے بعد
ایسی میعاد مقرر کرین جسے چند اہل علم تجربہ کار مجیب کی حالت پر نظر کر کے کہدین
کہ اتنے دنون مین تالیف اور طبع ہو کر خلیفہ صاحب تک پہنچ سکتا ہے، مرزا صاحب
کی طرح قید نہ لگائی جائے جس مین لکھا جانا اور چھپ کر اُن کے پاس بھیجنا غیر ممکن ہو،
اِس کے سوا یہ بھی بتائین کہ اِس کا فیصلہ کون ذی علم ادیب منصف خراج کریگا

کہ مرزا صاحب کا قصیدہ اور تفسیر عمدہ ہے، یا اُن کا جواب ہر طرح فائق اور بدرجہا زائد عمدہ ہے، اگر ایسا اعلان ایک ماہ کے اندر نہ دیا جائیگا تو معلوم ہوگا کہ اعجاز کا دعویٰ غلط ہو،

یہ کتابی اعلان ۱۳۳۲ھ مین چھپ کر مشتہر ہوا ہے، اور اب ۱۳۳۵ھ کا آخر ہے، اِس وقت تک کسی مرزائی کی مجال نہوئی کہ اس مضمون کا اعلان دے، اِس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ پنجاب اور بنگال اور حیدرآباد وغیرہ ہر جگہ کے مرزائی دل مین جان گئے ہین کہ مرزا کا دعویٰ غلط ہو اور مرزا جھوٹا ہے، مگر کچھ تو حرام خوری کی وجہ سے خاموش ہین جس طرح بعض پادریون نے رسالہ پیغام محمدی کا مطالعہ کرکے کہا کہ لاجواب رسالہ ہے، ہمارے تمام شبہات کا جواب اِس نے دے دیا، اِس کے جواب مین ہمارے ایک برادر نے کہا کہ پھر اب توبہ کرنے مین کیون دیر ہے جواب دیا کہ سَو روپے ماہوار کون دے گا، لڑکے بالون کی پرورش کس طرح ہوگی بعض کو اپنی بات کی پاسداری ہے، افسوس اِس فہم وعقل پر،

مرزا صاحب کی عربی دانی کا نمونہ

مرزا صاحب کے اعجاز کا تو خاتمہ ہولیا، اور اُن کے رسالون کی غلطیان چھپکر مشتہر ہو چکی ہین، مین اُس کی تائید مین مرزا صاحب کی ایک عبارت نقل کرکے اُن کی عربی دانی کا نمونہ اُن حضرات کو دکھاؤن جنہین زبان عربی مین کچھ دخل ہے

یا انگریزی مین پورے قابل ہین، اور قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے ہین،
اعجاز المسیح کی لوح پر مرزا صاحب نے عربی عبارت لکھی ہے[1] جس مین اس رسالہ
کی نسبت لکھا ہے ھذا ارادٌ علی الذین یجھلوننا، یعنی یہ اُن لوگون کا رد ہے
جو ہمین جاہل بتاتے ہین، اس کے بعد لکھتے ہین

وانی سمیتہ اعجاز المسیح و قد طبع فی مطبع ضیاء الاسلام فی سبعین یوما من شھر الصیام وکان من الھجرة ۱۳۱۸ھ ومن شھر النصاری ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۱ء مقام الطبع قادیان،

جن کو علم و فہم سے اللہ تعالیٰ نے کچھ حصہ دیا ہے وہ غور فرماوین کہ کیسی
لچر عبارت ہے اور جو نہایت معمولی مضمون مرزا صاحب ادا کرنا چاہتے تھے
وہ عربی عبارت مین ادا نہ کر سکے، اور بہت غلطیان کین، اس عبارت سے مقصود
تو مرزا صاحب کا یہ ہے کہ اس رسالہ کا نام مین نے اعجاز المسیح رکھا، اور مطبع
ضیاء الاسلام قادیان مین یہ رسالہ ستر دن مین چھاپا گیا، اور اُس کی ابتدا
ماہ رمضان سے ہوئی اور ہجری ۱۳۱۸ھ تھا اور عیسوی ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۱ء تھا
اب قدرت خدائی اور اُس ہادی مطلق کی رہنمائی کا یہ عجیب نمونہ ہے کہ وہ رسالہ
جس کی فصاحت و بلاغت کو مرزا صاحب اعجاز سمجھتے ہین اُس کی لوح کی دو
سطر عبارت صحیح نہ لکھ سکے، اور جو مضمون لکھنا چاہتے تھے وہ عربی عبارت
مین ادا نہ ہو سکا، ایسا شخص چار پانچ جز یا بارہ جز معجز نما عربی عبارت کیا لکھیگا،

[1] اصل رسالے کی غلطیان تو اُس کے ریویو چھپے ہوئے برسین ہو گئی ہین اور اعجاز احمدی کے اغلاط
الہامات مرزا اور ابطال اعجاز مرزا مین نمونہ کے طور پر شائع ہو چکے ہین یہان نائٹل
کی دو سطر عبارت نقل کر کے اُس کی حالت دکھائی جاتی ہے ۱۲

اگرچہ اس مضمون کو صحیح طور سے ادا کر دینا بڑی قابلیت کی دلیل نہ تھی، مگر اُس قادر کریم کی قدرت کا نمونہ ہے کہ جس مدعی نے اپنے متکبرانہ خیال جن اپنے آپکو علمی کمال کی نظر سے ایسا بلند پایہ سمجھ لیا ہو کہ ایک مضمون میرا لکھا ہوا معجزہ ہوسکتا ہے اور اسی خیال سے اُس نے رسالہ لکھا ہو، اُس کے اول صفحہ مین دو سطر معمولی مضمون کی عبارت صحیح نہ لکھے اور ایسی غلطی کرے جو کم فہم بھی یقینی طور سے معلوم کر سکیں جن کو عربی صرف ونحو سے واقفیت ہے اور جنتریان دیکھ لیا کرتے ہین وہ ملاحظ کرین، مرزا صاحب کا مطلب تو یہ ہے کہ اعجاز المسیح مین نے ستر دن مین لکھی اور اُنھین دنون مین وہ طبع بھی ہوئی اور ستر دن کی ابتدا و انتہا بھی بیان کرنا چاہتے ہین، مگر منقولہ عبارت کا یہ مطلب کسی طرح نہین ہوسکتا،

غلطیان ملاحظہ ہون

(۱) نہایت ظاہر ہے **قد طبع فی سبعین یومًا** کے یہی معنے ہوسکتے ہین کہ ستر دن مین چھاپی گئی، اِس عبارت سے یہ کسی طرح نہین سمجھا جاتا، کہ اِن ایام مین تصنیف اور طبع دونون کام ہوئے، اِس مطلب کے لئے ضرور تھا کہ صُنِّفَ کا لفظ زیادہ کیا جاتا،

(۲) سیاق عبارت یہ چاہتا ہے کہ **من شہر الصیام** بیان ہو، **سبعین** کا، اِس کا حاصل یہ ہوگا کہ ماہ صیام ستر دن سے زیادہ کا ہے اب ناظرین اِس غلط بیانی کو دیکھ لین مین نے اِس غلطی سے چشم پوشی کر کے دوسرے پہلو سے ترجمہ کیا ہے

(۳) اگر سوق عبارت سے **من شہر الصیام** کے **من** کو ابتدائیہ کہا جائے اور یہ مطلب قرار دیا جائے کہ ماہ صیام سے رسالہ کی تالیف کی ابتدا

کی گئی تو ضرور تھا کہ تاریخ بھی لکھتے، کیونکہ اس بات کو ظاہر کرنا مقصود ہے کہ نشتر دن مین ہم نے لکھا، یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ بیان مہینے کے ساتھ تاریخ بھی لکھی جائے

غرضکہ یہ تین غلطیان ہوئین اب اگر تیسری غلطی سے چشم پوشی کی جائے اور مرزا صاحب کی دوسری عبارت سے تاریخ معین کرنے کی نوبت آئے تو بھی کوئی تاریخ متعین نہین ہوتی، سارے احتمالات غلط ہین اُس کی وجہ ملاحظہ ہو،

(۴) مذکورہ عبارت کے بعد مرزا صاحب تالیف اور طبع کا ہجری سال اور عیسوی سال معہ مہینے اور تاریخ کے بیان کرنا چاہتے ہین اور لکھتے ہین، **وکان من الهجرة ۱۳۱۸ھ ومن شهر النصاری ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء**

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جس ماہ صیام سے رسالہ لکھنے کی ابتدا ہوئی وہ ماہ صیام ۱۳۱۸ھ کا تھا، اس عبارت کا ناقص ہونا نہایت ظاہر ہے، کیونکہ مہینہ کی تعیین کے ساتھ یہان تاریخ کا معین کرنا ضرور تھا تاکہ نشتر دن کی ابتدا معلوم ہوتی مگر ایسا نہین ہوا، **یہ چوتھی غلطی ہے،**

(۵) رسالے کے صد ۶۵ سے ۶۷ تک دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس تفسیر کے لکھنے کی ابتدا ۲۳- رمضان کے قبل نہین ہوئی، بلکہ بعد ہوئی ہے، مگر بعد کی کوئی تاریخ یہان بھی بیان نہین کی، اور اُس رمضان کی ۲۳ مطابق ہے ۱۵- جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کے اس لئے لکھنے کی ابتدا ۱۵- جنوری یا اس کے بعد ۱۶-۱۷- کو ہوگی، اس کے بعد یہ جملہ ہے **من شهر النصاریٰ** ۲۰- فروری سنہ ۱۹۰۱ء، عربی کی طرز تحریر کا مقتضا یہ ہے کہ جس طرح پہلے جملہ مین لکھنے کی ابتدا نبوی ماہ اور سنہ سے بیان کی گئی ہے اس جملہ مین عیسوی ماہ اور سنہ کا بیان ہو، یہ طرز بالکل مطابق ہے اُردو طرز کے کہ اکثر ہجری سنہ

کو بیان کرکے عیسوی مہینہ اور سنہ کی مطابقت لکھا کرتے ہین، مگر سوق عبارت اور عرف عام کے خلاف مرزا صاحب اس جملہ مین انتہاے تحریر کا زمانہ بتاتے ہین جیساکہ لوح کے دوسرے صفحہ سے ظاہر ہے،

یہ پانچوین غلطی ہے قاعدۂ عربیت کے لحاظ سے۔ مگر افسوس ہے اس پر بھی بس نہین ہے،

(۶) بلکہ اُنھین کے بیان سے فروری کے مہینے مین رسالے کی نہ ابتدا ہوئی نہ انتہا اس لئے یہ بیان بالکل غلط ہے، کیونکہ پہلے بیان سے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۳۱۸ھ کے ماہ صیام سے رسالہ کی ابتدا ہے، اور یہ ماہ صیام ۲۴- دسمبر سنہ ۱۹۰۰ع روز دوشنبہ سے شروع ہے اور ۲۱- جنوری سنہ ۱۹۰۱ع روز دوشنبہ کو ختم ہوگیا اسلئے فروری کی کسی تاریخ سے ابتدا نہین ہوئی، اور اگر ختم کی تاریخ کا بیان ہے تو اُس کی ابتدا رمضان کی کسی تاریخ سے نہین ہوسکتی، کیونکہ اگر پہلی تاریخ سے فرض کرین تو آخری دن فروری کے بعد یکم مارچ کو ہوگا، ۲۰ فروری نہین ہوسکتی، اور اگر ابتدا ۲۳- یا ۲۴- یا ۲۵- ماہ صیام سے ہے تو اُس کا اختتام مارچ کی ۲۵ - ۲۶- یا ۲۷- تاریخ مطابق ۴- ۵- ۶- تاریخ ذوالحجہ سنہ ۱۳۱۸ھ روز دوشنبہ۔ سہ شنبہ چہارشنبہ کو ہوگا۔ غرضکہ ۲۰ فروری کو انتہا بھی کسی طرح نہین ہوسکتی،

یہ چھٹی غلطی ہے اور ایسی غلطی ہے جس سے بخوبی عیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی عقل سلب کردی ہے تاکہ اُن کے دعوے کی غلطی ادنیٰ ذی علم بھی معلوم کرسکے یہ امر بھی لحاظ کے لائق ہے کہ ۲۰- فروری سنہ ۱۹۰۱ع کو رسالہ کا ختم ہونا کئی مقام پر لکھتے ہین،

(۱) ٹائیٹل کے دوسرے صفحہ پر اطلاع لکھی ہے، اُس کی پہلی اور دوسری سطر مین ہے خدا تعالےٰ نے ستر دن کے اندر ۲۰- فروری سنہ ۱۹۰۱ع کو اس رسالہ کو

اپنے فضل وکرم سے پورا کردیا،

(۲) اِس طبلاع کے آخر مین بھی یہی تاریخ لکھی ہے، (۳) اِس رسالہ کے آخر مین اعجاز کا اشتہار دیا ہے اُس مین بھی ۲۰- فروری ہے، اور ٹائیٹل کے پہلے صفحہ پر بھی یہی تاریخ ہے، اور اِس رسالہ کے آخر صنہ۲ مین لکھتے ہین قد طبع بفضلك فی مدة عدة العین فی یوم الجمعة وفی شهر مبارك بین العیدین - تیرے فضل سے یہ کتاب عین کے عدد کی مدت مین جمعہ کے دن اور مبارک مہینے مین دو عیدون کے درمیان چھاپی گئی، اِس سے تین باتین ظاہر ہین،

اوّل یہ کہ اِس رسالہ کا اختتام جمعہ کے دن ہوا، دوسرے یہ کہ ماہ مبارک مین ہوا، تیسرے یہ کہ وہ ماہ مبارک دو عیدون کے درمیان مین ہی،

اب دیکھا جائے کہ ۲۰- فروری سنہ ۱۹۰۱ع کو رسالہ کا اختتام ہے تو روز جمعہ نہین ہوسکتا، کیونکہ یہ تاریخ روز چہارشنبہ ۳۰- شوال ۱۳۱۸ھ کو ہی، اب کہئے کہ ۲۰ فروری کو صحیح مانا جائے یا روز جمعہ کو، غرضکہ اسی طرح اِس عبارت مین اور بھی اغلاط ہین، سب کے بیان مین بیکار تقریر کو طول دینا ہے جن کو حق طلبی ہے اُن کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ رسالہ جس کی نسبت یہ دعوے بڑے زور سے ہو رہا ہے کہ اِس کی عبارت ایسی فصیح اور بلیغ ہے کہ اُس کے مثل کوئی نہ لاسکا اور نہ لاسکیگا، اُس کے لوح کی دو سطر عبارت نہایت خبط اور محض غلط ہے، پھر ایسا شخص فصیح وبلیغ عبارت کیا لکھے گا، اور اگر لکھ سکتا تھا مگر یہان ایسی غلطیان ہوگئین تو یہ روشن دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسے مدعی کے دعوے کے غلط کرنے کو اِس عبارت کے لکھنے کے وقت اُس کے حواس سلب کردئے کہ ایسی مہمل عبارت لکھی کہ ادنیٰ طالب علم ادب پڑھنے والا

نہ لکھے گا، یہ پندرہویں دلیل ہے مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے پر اب افسوس یہ ہی کہ کذب کے ایسے بین ثبوت موجود ہیں مگر ماننے والے کچھ نہیں دیکھتے اس کے بعد میں مرزا صاحب کے اس دعوے کی نسبت ایک عظیم الشان بات کہنا چاہتا ہوں، جو حضرات علم و دانش سے حصہ رکھتے ہیں اور خوف خدا سے کسی وقت اُن کے دل لرزنے لگتے ہیں وہ متوجہ ہو کر غور فرمائیں

اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کو معجزہ کہنے پر گہری نظر

اور مرزا کی اندرونی حالت کا اظہار

حضرت سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت معجزات ظاہر ہوئے اور کثرت سے پیشین گوئیاں آپنے کیں اور جن کے پورا ہونے کا وقت گذر چکا وہ پوری ہوئیں، اور کسی کے پورا ہونے میں سر مو فرق نہیں ہوا، مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بجز قرآن مجید کے کسی کو اپنے دعوے نبوت کے ثبوت میں پیش نہیں کیا، اور کفار کے معجزہ طلب کرنے کے وقت آپنے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے فلاں فلاں معجزہ دکھایا ہے اُس پر نظر کرو، صرف قرآن مجید ہی کو پیش کر کے کہا، فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ط یعنی اگر تم (مجھ پر الزام دینے میں) سچے ہو تو قرآن مجید کی ایک سورت کے مثل لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے معین اور مددگاروں کو بلاؤ، اگر نہ لاسکو، ہرگز نہ لاسکوگے تو جہنم کی آگ سے ڈرو

(اِس فرمانے کے ساتھ یہ پیشین گوئی بھی کر دی کہ تم اس کے مثل ہرگز نہ لاسکوگے یہ دعوے قرآن مجید سے مخصوص ہے، کسی آسمانی کتاب کے واسطے ایسا نہین کہا گیا) مرزا صاحب اپنے زبانی معجزون کو ہر جگہ پیش کرتے ہین، اور انھین تین لاکھ سے زیادہ بتاتے ہین، اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاقلانہ روش پر نظر کی جائے، اور مرزا کی لن ترانیون کو دیکھا جائے، اس کے علاوہ وہ پنج رسالون کو اپنی تصنیف کہتے ہین مگر بعینہ وہی دعوے اپنے دونون رسالون کی نسبت کرتے ہین جو قرآن مجید مین کلام الٰہی کی نسبت کیا گیا، اگرچہ قید لگا کر کہا مگر عوام کو قید کا خیال کب رہتا ہے، اب مین اہل دل حقانی حضرات سے ملتجی ہون کہ اس بیان مین محققانہ طور سے غور فرمائین، اور ملاحظہ کرین کہ جب مرزا صاحب نے اپنے رسالون کی نسبت بے مثل ہونے کا ویسا ہی دعوے کیا جیسا کہ قرآن مجید مین کیا گیا تھا، اور اُس کے مثل نہ لانے پر اُسی طرح پیشین گوئی کر دی جس طرح قرآن مجید کے مثل نہ لانے پر کی گئی تھی، اور جماعت احمدیہ اُس پر ایمان لے آئی اور اُسے مرزا صاحب کا معجزہ سمجھی تو نہایت صفائی سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے رسالے اُن کو خیال کے بموجب ویسے ہی بے مثل ہین جیسے قرآن مجید بے مثل ہے اسی وجہ سے مرزا کی صداقت مین قرآن مجید کی وہی آیت پیش کرتے ہین جو کلام الٰہی نے حضرت سرور انبیا علیہ السلام کی صداقت مین پیش کی ہے، جب اس خاص صفت مین یعنے بے مثل ہونے مین وہ رسالے اور قرآن مجید یکسان ہوئے، اور قرآن مجید کی خصوصیت نہ رہی تو اُس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ یہ رسالے قرآن مجید کے مثل ہین اس لئے قرآن مجید کا یہ دعوے کہ اُس کے مثل کوئی نہین لاسکے گا، غلط ٹھیرا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عظیم الشان معجزہ جسے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دعوی نبوت مین پیش کیا تھا مرزا صاحب کے قول کے موجب باطل ہوا (نعوذ باللہ)

اب اس کا فیصلہ ناظرین اہل علم پر چھوڑتا ہون کہ جس دعوے کا انجام یہ ہے جو ابھی بیان کیا گیا، کس غرض سے کیا گیا، ایسے دعوے کرنے والے کا دلی منشا کیا معلوم ہوتا ہے، آپ ہی فرمائین مین اپنی زبان سے کچھ نہین کہتا،

اس کے علاوہ اس پر بھی نظر کی جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف قرآن مجید اپنے دعوے کے ثبوت مین پیش کیا، جو عربی نثر مین ہے، مرزا صاحب اسی طرح کے دو رسالے پیش کرتے ہین **ایک نظم اور دوسرا نثر** ہے، اس کا نتیجہ بالضرور یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید یعنی صرف نثر عبارت پیش کر کے اُس کے بے مثل ہونے کا دعوی کیا تھا، ہم نے نظم و نثر دونون طرح کے رسالے لکھکر مخالفون کے سامنے پیش کئے اور تمام مخالفین عاجز رہے، اس لئے ہمارا اعجاز بڑھ گیا،

اے اسلام کے سچے ہی خواہو! مرزا صاحب کی باتون پر خوب غور کرو، مین نہایت خیر خواہی سے تمہین متنبہ کرتا ہون، اس بیان پر روشنی ڈالنے کے لئے اور بھی چند باتین آپ کے روبرو پیش کرتا ہون، انصاف دلی سے اُن پر آپ نظر کرین، تاکہ آپ کو یقینی طور سے معلوم ہو جائے کہ مرزا در اصل مذہب اسلام کی بیوقعتی ثابت کرنا چاہتا ہے، مگر ایسے طریقے سے کہ مسلمان ماننے والے برہم نہ ہو جائین اس کے ثبوت مین مذکورہ بیان کے علاوہ امور ذیل ملاحظہ کیے جائین،

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرۃ العینین حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی کیسی مذمت کی ہے، اور اُس پر طرہ یہ کیا ہے کہ اُس مذمت کو الہام الٰہی بنایا ہے یعنی یہ مذمت مین نے نہین کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے (اعجاز احمدی مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء کا صـ ۳۸ ملاحظہ ہو)

اس مذمت کا نمونہ مین نے حقیقۃ المسیح اور دعوی نبوت مرزا مین

دیکھا یا ہے، اور اُن کے اقوال اعجاز احمدی سے نقل کئے ہین، پھر کیا عاشق رسول اللہ امت محمدی ہو کر ایسا کہہ سکتا ہے؟ ہرگز نہین، اس ہجو سے اُن کی دلی حالت معلوم ہوتی ہے کہ اُنھین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسا اعتقاد تھا، حضرت سرور انبیا کی اولاد کی تو بڑی شان ہے، کوئی سچا مرید اپنے مرشد کی اولاد سے ایسا بدگمان نہین ہوتا، اور اُن کی ہجو نہین کرتا، اس کے جواب مین بعض مرزائی حضرت امام کی مدح مین اُن کے اشعار پڑھ کر عوام کو فریب دیتے ہین اور کہتے ہین کہ مرزا صاحب پر یہ الزام غلط ہے کہ وہ امام صاحب کی مذمت کرتے ہین، بلکہ اُن کے یہ اشعار ہین جن مین حضرت امام کی مدح ہے، ہم کہتے ہین کہ یہی تو تمہارے جھوٹے امام کی ابلہ فریبی ہے، کہ ایک جگہ اپنا دلی خیال ظاہر کرکے دوسری جگہ اُس پر روغن قاز ملتے ہین، اور مسلمانون کو فریب دیتے ہین، مگر احمق و نادان بھی اس چال کو سمجھے گا کہ ایک جگہ نہایت بُرے طور سے مذمت کرکے اور اُس مذمت کو الہامی بتاکر دوسری جگہ اُن کی تعریف کرنا ناواقفون کو فریب دینا ہی، کیونکہ مذمت کو تو اُنھون نے الہامی بیان کیا ہے، اب ان اشعار کی نسبت یہ کہا جائے گا کہ الہامی نہین ہین اس لئے الہام کے مقابلہ مین ان کا کچھ اعتبار نہین ہو سکتا، غرضکہ اس سے بھی ہر ایک فہمیدہ اُن کا ایک فریب سمجھ سکتا ہی، اور اس کی تائید مین مرزا صاحب کے وہ نعتیہ اشعار و قصیدے ملاحظہ کیجئے، جو براہین احمدیہ کی ابتدا مین لکھے ہین، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے عاشق رسول ہین، اور دوسری جگہ اپنی فضیلت اس زور سے بیان کرتے ہین کہ کوئی سچا مسلمان آسے سُن نہین سکتا، اُس کا نمونہ ملاحظہ ہو

(۲) کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین اور خاتم النبیین مان کر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ میرے نشانات و معجزات جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ

والتسلیم سے تنو حصے زیادہ ہیں، ؟ ہر گز نہیں، یہ تو فضیلت کلی کا دعوے ہے، اس دعوے کا ثبوت ملاحظہ ہو،

اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء میں مرزا صاحب نے اپنے باب میں ایک فیصلہ شائع کیا ہے جو لائق ملاحظہ ہے اس کی تمہید میں لکھتے ہیں، جو میرے

لیئے نشانات ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے زیادہ ہیں، اور کوئی مہینہ نشانوں سے[1] خالی نہیں گذرتا الخ،

اس تعداد بیان کرنے سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اپنے نشانات کے شمار کا رجسٹر رکھتے تھے اور وہ تعداد اپنی صداقت کے جوش کے وقت مشتہر کی جاتی تھی، اب ہم دریافت کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کو اور مرزائیوں کو یہ دعوے ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع و پیروی سے یہ رتبہ انھیں ملا اور ظلی اور بروزی اور اصلی نبی ہو گئے، مگر وہ یہ بتا سکتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر میں ایک مرتبہ بھی ایسا دعوے کیا کہ میرے اس قدر نشانات و معجزات ہوئے ! کوئی ثابت نہیں کر سکتا پھر یہی اتباع سنت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے ؟ ہاں مرزا صاحب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات شمار کر کے لکھتے ہیں کہ تین ہزار معجزے ہمارے نبی صلی اللہ

[1] تعجب ہے کہ ابھی تو یہ دعوے تھا کہ تین لاکھ سے زیادہ میرے نشانات ہوئے جس کا حاصل یہ ہے کہ پیدائش کے روز سے مرنے کے دن تک بارہ تیرہ نشان روز صادر ہوتے تھے، نشانات اور عمر کے ایام حساب کر کے دیکھ لو پھر اب ایک مہینہ میں چند نشانوں کا دعوے کرنا اپنے آپ کو مرتبہ سے گرا دینا ہے، ان نشانوں میں نہایت عظیم الشان نشان یہ ہوں گے، کہ مرزا صاحب (۱) مرد سے عورت بنے یعنی غلام احمد سے مریم ہو گئے، (۲) اور بغیر مرد کی صحبت کے حاملہ ہو گئے اور دس مہینے حاملہ رہے (۳) پھر وضع حمل اس طرح ہوا کہ گھر کے کسی عورت و مرد نے نہیں دیکھا

علیہ وسلم سے ظہور میں آئے" (تحفہ گولڑویہ مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان کا صہ ۳۹ ملاحظہ ہو)

یہاں تین ہزار سے زیادہ ایک کا بھی اضافہ مرزا صاحب بیان نہیں کرتے مگر اپنے تین لاکھ نشانوں سے بھی بے تعداد اضافہ بیان کرتے ہیں، اب اس پر غور کیجئے کہ معجزہ خاص خدا کی طرف سے رسول کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے اب جس قدر نشانات اور معجزات زیادہ ظاہر ہوں گے اسی قدر اس رسول کی عظمت اور مرتبت زیادہ ہوگی،

اب مرزا صاحب اپنے تین لاکھ سے زیادہ معجزات بیان کرتے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار اس سے نہایت ظاہر ہے کہ مرزا صاحب اپنی عظمت اور مقبولیت کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حصے زیادہ بلکہ سوا سو حصے سے بھی زیادہ بتاتے ہیں، اور ان کے پیرو اس پر آمنا کہہ رہے ہیں، اس ایمان پر غور سے نظر کی جائے،

بھائیو! اس پر غور کرو جو رسول اللہ سید الاولین والآخرین ہو جس پر نبوت کا خاتمہ ہوگیا ہو خدا تعالیٰ نے قطعی طور سے جسے آخر الانبیا قرار دیا ہو اور اُسے عالم کے لئے رحمت فرمایا ہو اس کے بعد اس کی اُمت میں کوئی نبی آوے، وہ سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام سے سو حصے زیادہ عظمت رکھتا ہو، یہ ہوسکتا ہے

(بقیہ حاشیہ) بلکہ ظاہر میں اسی مرزائی صورت میں نظر آتے رہے، اور اس سے مسیح پیدا ہوئے، (۴) پھر عجیب نشان یہ ہوا کہ مرزائی مریم کا پیٹ الساو سیع ہوا کہ جوان لڑکا داڑھی مونچھ والا نکل آیا اس کے بعد (۵) پانچواں نشان عجیب و غریب ہوا کہ یہ سب کچھ ہوا مگر عادت اللہ اور سنت اللہ کے خلاف کچھ نہ ہوا، کیونکہ مرزا صاحب تو سنت اللہ کے خلاف کو غیر ممکن سمجھتے ہیں، اسی وجہ سے پہلی تاریخ کے چاند گہن کو غیر ممکن خیال کرتے ہیں، (۶) چھٹا نشان یہ ہوا کہ صرف لفظ استعارہ

کسی مسلمان کا دل اِسے باور کر سکتا ہے ؟ ہرگز نہین، ہرگز نہین، اس کا حاصل تو یہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیا نہین ہین، بلکہ مرزا ہین (استغفر اللہ)
اب غور کرو کہ مرزا صاحب کا خیال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کیسا ہے، اور اُنکی مدح کرنے کا کیا منشاء ہے، اس کی تائید مین اُن کا الہام ملاحظہ کیجئے،
(۳) حقیقۃ الوحی وغیرہ مین اُن کا الہام ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ
یعنی مرزا صاحب کہتے ہین کہ اللہ تعالےٰ نے میری مدح مین مجھ سے خطاب کر کے فرمایا
کہ اگر مین تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان زمین کچھ پیدا نہ کرتا، اس کا حاصل یہ ہوا کہ دنیا مین
جس قدر مخلوقات پیدا کی گئی وہ سب مرزا صاحب کا طفیل ہے، اگر مرزا صاحب کا وجود
شریف نہ ہوتا تو اس عالم کا وجود نہ ہوتا، دنیا کے تمام اولیا، انبیا، اور اُن کے کمالات
نبوت وغیرہ سب مرزا صاحب کے طفیلی ہین، اُنھین کے طفیل سے تمام انبیائے کرام اور
حضرت سید الانام کا وجود شریف ظہور مین آیا، اور اُنھین کی ذلہ ربائی سے اُنہین کمالات نبوت
ملے، اب یہ فریب دیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے مرزا صاحب
کو نبوت ملی، اور اُن کے اس علانیہ دعوے پر نظر نہین کی جاتی جس مین وہ حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا طفیلی بنا رہے ہین، (استغفر اللہ نعوذ باللہ)

بھائیو! اس تعلّی کی کچھ انتہا ہے، سچے مسلمان کے لئے یہ تعلیان کیسی صدمہ
رسان ہین، اب اِن دعوون کو دیکھکر اُن کے نعتیہ اشعار کو جو ذی فہم دیکھے گا وہ
قطعی فیصلہ کرے گا کہ مرزا صاحب نے سادہ لوح مسلمانون کو فریب دیا ہے،

(۴) اسی طرح اُن کا یہ شعر، تَكَدَّرَ مَآءُ السَّابِقِيْنَ وَعَيْنُنَا ۔ اِلے

(بقیہ حاشیہ) کہدینے سے واقعی عالم مین مرزا صاحب مجسم ابن مریم ہوگئے اور حدیث کے مصداق بنگئے
ایسے نشانات کا کیا ٹھکانا ہے، یہی وجہ ہے کہ مرزائی حضرات اس وقت کو روشن ضمیری کا زمانہ کہتے
ہین ایسے وقت مین مرزا صاحب کے اِن مزخرفات پر ایمان لانا بڑی روشن ضمیری ہے ۱۲

آخِرُالْاَیَّامِ لَا تَتَکَدَّرُ (اعجاز احمدی صـ۵۸)

اِس شعر مین سابقین جمع ہے اور اُس پر الف اور لام استغراق یا جنس کا آیا ہے، اِس لئے اِس کے معنی یہ ہوئے کہ جتنے اولیا اور انبیا پہلے گذر گئے اُن کے فیض کا پانی میلا اور مکدر ہو گیا، اور میرا چشمہ کبھی میلا نہ ہوگا، یہ نہایت بدیہی دعوے ہے تمام انبیاے کرام پر فضیلت کا جس مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہین، اور اپنے خاتم الانبیا ہونے کا اور اپنی نبوت قیامت تک باقی رہنے کا دعوے ہے، چنانچہ مرزا صاحب کے مریدین مرزا صاحب کو خاتم الانبیا اپنے اخبار و ن مین لکھتے ہین، اسی طرح اور بھی فضیلتین مرزا صاحب نے اپنی بیان کی ہین جس سے اُن کا دلی راز اہل دانش معلوم کر سکتے ہین،

(۵) کیا ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مان کر اور آپ کا پیرو ہو کر حضرت مسیح علیہ السّلام کی نسبت ایسے بیہودہ اور سخت کلمات زبان سے نکالے جیسے مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم[۵۱] وغیرہ مین نکالے ہین اور ایک الوالعزم نبی کی بے حرمتی کی ہے، ہرگز نہین۔ کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے ایسے الفاظ نہین نکل سکتے، بلکہ قوی الاسلام اُن الفاظ کو سن نہین سکتا، اُس کا دل لرز جاتا ہے، اگر کوئی دہریہ خدا کے ساتھ گستاخی کرے، یا کوئی مردود حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت زبان سے بے ادبانہ کلمات نکالے تو کسی مسلمان سے یہ نہین ہو سکتا

۵۱ ضمیمہ انجام آتھم کا حاشیہ صـ۴ سے صـ۹ تک دیکھا جائے کہ کیسے سخت اور فحش کلمات لکھے ہین جب یہ حاشیہ پیش کیا جاتا ہے تو ناواقفون سے کہہ دیتے ہین کہ یہ کلمات یسوع کو کہے ہین جب اُنکے رسالہ توضیح المرام سے دکھا دیا جاتا ہے کہ خود مرزا صاحب حضرت عیسیٰ اور یسوع کو ایک بتاتے ہین تو اور بیہودہ باتین کہنے لگتے ہین، کبھی کہتے ہین کہ الزاماً ایسا کہا ہے، کبھی کہتے ہین کہ توہین کی نیت نہ تھی، مگر یہ سب فریب ہے الزام دینا ہم بھی جانتے ہین اور ہمنے بھی الزام دئے ہین

کہ اُس کے جواب مین خدا تعالےٰ یا کسی برگزیدہ خدا تعالےٰ کو گالیان دینے لگے یہ باتین نہایت صفائی سے ثابت کر رہی ہین کہ مرزا صاحب کے قلب مین حضرات انبیا کی کوئی عظمت نہین ہی، وہ دہریون کی طرح کسی نبی کو نہین مانتے اپنے مطلب کے لئے کسی وقت کسی کی تعریف کر دی، یہ نہایت ظاہر باتین ہین، اگر صاف دل ہوکر میرے بیان مین غور کیجئے گا تو خدا کے فضل سے پوری امید ہے کہ جو کچھ مین نے کہا ہے اُس کی تصدیق آپ کے دل مین ہو جائے گی، اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی، اور اُن کی اتباع اور ظلیت کا دعوےٰ اس غرض سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اُن کی طرف متوجہ ہون، کیونکہ باوجود بے انتہا کوشش کے کوئی گروہ، ہندو، عیسائی، یا دوسرے مذہب کا اُن کی طرف متوجہ نہین ہوا، اب اگر حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح نہ کرتے اور اُن کے اتباع وظلیت کا دعوےٰ مسلمانون پر ظاہر نہ کرتے تو کوئی مسلمان بھی اُن کی طرف متوجہ نہ ہوتا، اس لئے اول اُنہون نے دین اسلام کی کچھ تائید کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کی پھر اپنی مدح سرائی اور ضمناً اپنے بیان اور الہامات مین اپنا تفوق جا بجا ظاہر کیا، پھر حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت عظیم الشان معجزہ کا اس انداز سے ابطال کیا کہ مسلمان برہم نہ ہون، یہ سب تمہید آئندہ اپنے مقصود کے اظہار کے لئے کی جس طرح عبداللہ چکڑالوی

(بقیہ حاشیہ) مگر جس طرز سے مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی بے حرمتی کی ہے کوئی مسلمان کسی طرح نہین کر سکتا، اور نہ شریعت محمدیہ سے اُسے اس طرح کہنا جائز ہے، اُس واقعہ کو یاد کرنا چاہیئے جسے امام بخاری نے روایت کیا ہی، کہ ایک صحابی اور یہودی سے لڑائی ہوئی تھی اور یہودی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سارے جہان پر ترجیح دی اور صحابی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، اور اُس یہودی کو ایک طمانچہ مارا، اور یہودی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد لے گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس یہودی کے سامنے

پہلے مقلد حنفی تھا، اُس وقت اُس نے لوگون کو اپنا معتقد اور پیرو بنایا، پھر وہ غیر مقلد ہوکر اہلحدیث بنا، اور اپنے تئین حدیث کا پیرو بتایا، اور اپنے معتقدین کو غیر مقلد بنایا، پھر کچھ عرصہ کے بعد احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے بالکل منہ پھیر لیا، اور تمام حدیثون کو غلط اور جھوٹی کہنے لگا، جب اُس کے معتقدین نے اوس سے کہا کہ پہلے آپ مقلد تھے، اور ہم سے آپنے تقلید کی ضرورت اور تعریف کی تھی، پھر آپنے غیر مقلد ہوکر عمل بالحدیث کی طرف ہمین متوجہ کیا، اب آپ اُسکی مذمت کرتے ہین، اور حدیثون کو جھوٹی اور موضوع بتاتے ہین، اور صرف قرآن پر عمل کرنے کو کہتے ہین یہ کیا بات ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ اگر مین آہستہ آہستہ تمہین بتدریج راہ پر نہ لاتا تو تم ہرگز میری بات کو نہ ملنتے، میرا شروع سے یہی خیال تھا جو مین اب کہہ رہا ہون، چونکہ اُس کے معتقدین کا اعتقاد راسخ ہوچکا تھا اس لئے وہ اُس کے پیرو رہے، اور جو اُس نے کہا اُنہون نے اُسے مانا، یہ واقعہ مرزا صاحب کی حالت پر پوری روشنی ڈالتا ہے، اور طالبین حق کے لئے آفتاب

(بقیہ حاشیہ) فرمایا کہ لَا تُخَيِّرُوْنِی عَلٰی مُوْسٰی یعنی موسیٰ علیہ السلام پر مجھے بڑہاؤ نہین، غور کیا جائے کہ صحابی نے کوئی لفظ بے ادبی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان مین نہین کہا تھا، صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت دی تھی اور وہ بھی یہودی کے مقابلہ مین اترانا کہا تھا، اور سچی بات تھی، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو بھی جائز نہ رکھا اور فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر نہ بڑہاؤ، اس کو حقیقۃ المسیح مین دیکھنا چاہئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہود کے مقابلہ مین اپنی فضیلت کو منع فرمایا تو ایسی بیہودہ گوئی اور بے حد نفضیحی پادری کے مقابلہ مین کیونکر جائز ہوسکتی ہے، جیسی مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی کی ہے، پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا دعوےٰ ہے، اسی کی وجہ سے نبوت کا مرتبہ مل گیا، یہ کہتے ہوئے شرم نہین آتی، اس کے علاوہ دافع البلا کے آخر

کی طرح مرزا صاحب کی حالت کو دکھا رہا ہے، مرزا صاحب نے پہلے مجدد اور محدث ہونے کا دعوے کیا، اور مثیل مسیح بنے اور نہایت صفائی سے مسیح موعود ہونیسے انکار کیا، (ازالۃ الاوہام مطبوعہ قادیان سنہ ۱۳۲۷ھ جلد اول صـ) پھر بڑے زور سے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا، اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اہل اسلام حضرت مسیح کے منتظر تھے، اور اس نازک وقت مین اُن کا بہت زیادہ انتظار تھا، اس لئے بعض نیکدل مولوی بھی اُن کے معتقد ہو گئے، پھر افضل الانبیا ہونے کا بھی دعوے کیا، اور خدائی اختیارات ملنے کے بھی مدعی ہوئے (صحیفہ رحمانیہ نمبر ے ملاحظہ ہو) اور کشفی طور سے خدا ہو گئے، اور آسمان و زمین بنایا، مگر وہ ابھی تک اپنے اصلی مدعا پر کامیاب نہ ہوئے تھے اور مصلحت علانیہ دعوے خدائی کی مانع تھی کہ یکبارگی اس جہان فانی سے رحلت کر گئے، مگر اپنے اصلی مقصد یعنی مذاہب کی بیخ کنی کے لئے تخم پاشی کرتے رہے اور بہت سادہ دل حضرات اُس سے بے خبر رہے، جب اُن کے بعض مقلدین نے اُن کے اختلاف اقوال کی نسبت دریافت کیا تو جب کوئی بات نہ بنی تو کہدیا کہ جس طرح مجھپر خدا کی طرف سے ظاہر کیا گیا ویسا ہی مین نے کہا، اب یہان تک نوبت پہونچی کہ اُنہون نے خدا تعالے پر جھوٹ اور وعدہ خلافی کا الزام اور خدا کے رسولون پر ناسمجھی اور غلط فہمی کی تہمت لگا کر اپنے آپ کو الزامون سے بچایا، اور شریعت الٰہی اور قرآن مجید کو غیر معتبر ٹھرایا، کیونکہ جب خدا تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے تو اُس کے کسی کلام پر اعتبار نہین ہو سکتا، جب وہ وعدہ خلافی کرتا ہے تو قرآن مجید مین جس قدر وعدے مسلمانون کے لئے ہین اور منکرون کے لئے وعیدین ہین سب بیکار ہین

(بقیہ حاشیہ) مین تو کسی پادری کے مقابلہ مین نہین لکھتے بلکہ قرآن مجید کا حوالہ دیکر مسلمانون سے خطاب کر کے حضرت مسیح علیہ السلام کو شرمناک الزام دیا ہے، ابن خلیفہ صـ

کوئی لائق اعتبار نہیں، اسی طرح جب انبیا کسی وقت وحی کو نہیں سمجھتے یا غلط سمجھتے ہیں اور وہی غلط مطلب مخلوق سے بیان کرتے ہیں تو تمام وحی قرآنی لائق اعتبار نہ رہی، کیونکہ ہر وحی پر غلطی کا احتمال ہے، یہ ہے مرزا صاحب کا مدعا اور راز دلی، یعنے خدا اور رسول اور اُس کا کوئی کلام لائق توجہ اور قابل اعتبار نہیں ہے، مگر مرزا صاحب کے خیال میں ابھی تک مریدین کی وہ حالت نہ پہونچی تھی کہ اُنکے علانیہ کہنے سے یہ لوگ حضرت سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسّلام سے انکار کرکے میرے پیرو ہو جائیں گے، اِس لئے درپردہ ایسی باتیں کہیں تاکہ آئندہ کسی وقت اصلی منشاء کے اظہار کا موقع رہے، اور جب وقت آجائے تو صاف طور سے کہدیں کہ فلان فلان بات اِس لئے کہی تھی، مگر چونکہ تمہاری طرف سے پورا اطمینان نہ تھا اِس لئے صاف طور سے نہیں کہا،

برادران اسلام! اس رسالہ کو مکرر ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ مرزا صاحب نے کیسے کیسے جھوٹ بولے ہیں اور فریب دئے ہیں، مگر الحمد للہ اُنہی کے بیان سے اُن کے جھوٹے ہونے کی پندرہ دلیلیں بیان کی گئیں، اور آخر میں اُن کا درپردہ منکر اسلام اور دہریہ ہونا نہایت روشن کرکے دکھا دیا گیا، اب تو مسلمانوں کو ضرور ہے کہ اُن سے پرہیز کریں اور اُن بندۂ درہم و دینار کی باتوں کو نہ سنیں جو ایسے جھوٹے اور فریبی کو ظلی نبی یا خدا کا رسول کہتے ہیں، اور دوسروں سے منوانا چاہتے ہیں، مرتبہ نبوت تو بہت بڑی چیز ہے میں نے تو ثابت کر دیا کہ ایسا شخص تو مسلمان بھی نہیں ہو سکتا وہ تو درحقیقت منکر خدا و رسول ہے، وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْن وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن، (خاکسار **ابو احمد رحمانی**)

(بقیہ حاشیہ) فرمائیں کہ جن کی عظمت شان قرآن مجید میں بار بار بیان کی گئی ہے جنکو اللہ تعالیٰ اپنا برگزیدہ رسول فرمایا ہو اُن کی نسبت کوئی مسلمان ایسے خیالات کر سکتا ہے جیسے مرزا صاحب نے دافع البلاء کے آخر میں کئے ہیں؟ ہرگز نہیں، یہ وہ باتیں ہیں جن سے اُن کی دہریت ثابت ہوتی ہے، اب سنا گیا ہے کہ یہ رسالہ پھر چھپا ہے اور اُس میں تصرف کیا گیا ہے مگر میں نے دیکھا نہیں ۱۲

بسم اللہ تعالیٰ

خاص توجہ کی ضرورت ہی

امت محمدیہ کے دینداروں سے گذارش ہے کہ خدا کے لئے آپ اِس فتنہ عظیم الشان قادیانی کی طرف توجہ فرمائیے، اور خاکساروں کی فریاد سنئے کہ ہمارے خاص وعام اور خصوصاً علمار اور اہل ثروت نے اِس فتنہ کو بے حقیقت سمجھکر اِس کی طرف توجہ نہین کی، اور جن شاذ و نادر حضرات نے کچھ خیال کیا وہ تھوڑے دنون، اور وہ بھی کامل طور سے نہین، مثلاً کسی بزرگ نے ایک یا دو کتاب مرزا صاحب کی حالت مین لکھ کر مشتہر کردی، اب اُس بڑی کتاب کو کون دیکھتا ہے، اتفاقیہ کسی نے کچھ دیکھا، بعض نے ماہواری رسالہ نکالا اور اُس مین کچھ لکھا، اُسے وہی خاص لوگ دیکھین گے جو اُس رسالے کو خریدینگے، پھر وہ رسالہ بھی کچھ روز رہا، پھر بند ہے، اِس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہی،

بھائیو اِس پر نظر کرو کہ اس گمراہ فرقے کی تو تیس ۳۰ چالیس ۴۰ برس سے شب و روز یہی کوشش ہے کہ دین محمدی کو نیست و نابود کردیا جائے، اور اُن کا ہر شخص جہاں ہے اور جس کام پر ہے مگر اُس کا یہ کام ضرور ہے کہ کسی مسلمان کو گمراہ کرکے جہنمی بنایے، اِس کام کے لئے گمراہ کرنے والے نوکر ہین، وہ ساری دنیا مین گمراہ کرتے پھرتے ہین بہت بہت دور سے خطوط آتے ہین کہ یہاں قادیانی آگئے، اور مسلمانوں کو بہکارہے ہین کسی مولوی کو بھیجئے، رسالے بھیجئے مگر اِس عظیم الشان کام کے لئے نہ کوئی ذی علم، ملتا ہے نہ اُن کے بھیجنے کا سامان ہوتا ہے، اب رسالے کون لکھے اور کس کی ہمت ہے کہ اُنھین چھپوائے، بعض مخصوص علمانے یہ تو فرمایا کہ **فرض کفایہ** ہے، مگر اِس کی صراحت سے خاموش ہین کہ اِس فرض کے پورا ہونے کی کیا صورت ہی،

اور اُس کے لئے کوئی وقت کی مقدار ہے، یا جبتک وہ گمراہی پھیلاتے رہین ہماری جماعت کو بھی برابر کوشش کرنا چاہیئے، اور جہان وہ جائین ہمارا بھی کوئی ذی علم جاکر اور وہان کے مسلمانون کو گمراہی سے بچائے مگر یہ امید نہین کہ اس کا کوئی صاحب جواب دین، ہمارے بزرگ علما معمولی مسائل کو بتانا اور سکھانا زیادہ ضروری سمجھتے ہین اس عظیم الشان کام سے کہ اسلام پر سے حملون کو روکین مسلمانون کو اسلام پر قائم رکھین، اُنھین مرتد ہونے سے بچائین افسوس. **اے بھائیو!** اگر تم سے یہ نہین ہوسکتا تو اس قدر تو ہمت کرو کہ جو رسائل ایک عالی منزلت بزرگ نے اپنی بیش بہا وقت صرف کرکے لکھے ہین اُنہین تو دیکھو اور دنیا مین مشتہر کرو، تاکہ اُنھین دیکھکر بہت مسلمان جہنم کی دہکتی آگ سے بچین، اور خدا کا شکر ہے کہ یہ وہ رسالے ہین جن سے ہزارون سے زائد مسلمان اس گمراہی سے محفوظ رہے اور بہت سے طالب راہ راست پر آرہے ہین، انھین کثرت سے چھپوا کر شائع کرنا چاہیئے، وہ رسائل کاملہ یہ ہین،

نمبر شمار	نام رسائل	خلاصہ کیفیت
۱	**فیصلہ آسمانی** حصہ اول ۸ر	پہلا حصہ مین منکوحہ آسمانی والے نشان کا جھوٹا ہونا اس طرح ثابت کیا ہے کہ اب اُس مین کسی کو جائے دم زدن نہین رہی، اور مرزا صاحب کی اصلی حالت کا فوٹو کھینچکر دیکھا دیا ہے، دوسرے حصہ مین ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب
۲	وحصہ دوم ۵ر	اپنے پختہ اقرارون سے جھوٹے ہین، اور مدعیان صادق اور کاذب کی دنیاوی کامیابی اور ناکامی کا سرِ غامض بیان کرکے مرزا صاحب کا کذب دیکھایا ہے، تیسرے حصہ
۳	وحصہ سوم زیر طبع	مین اُن کی کاذب ہونیکی متعدد دلیلین بیان کرکے یہ دکھایا ہے کہ مرزا کا کوئی مذہب نتھا ظاہر مین اسلام کو مانکر باطن مین بیخکنی کرتا تھا

نمبر	نام رسالہ	کیفیت
۴	شہادت آسمانی ۲ر	اس مین نہایت کامل تحقیق سے یہ ثابت کیا ہی کہ مرزا صاحب نے جو رمضان مین گہنون کے اجتماع کو اپنے مہدی ہونے کا نشان بتایا ہے یہ محض غلط ہے، اس کے بیان مین اُنھون نے بہت فریب دیا ہے،
۵	دوسری شہادت آسمانی ۱ر	
۶	صحیفہ انواریہ ۲ ۱ر	اس مین مرزا صاحب کا اور اُن کے مرید خواجہ کمال الدین کا علانیہ جھوٹ و فریب دکھایا ہے،
۷	[illegible]	اس مین یہ دیکھایا ہے کہ مسیح موعود کی جو علامتین صحیح حدیث مین آئی ہین وہ مرزا صاحب مین نہین پائی گئین، بلکہ وہ اپنے پختہ اقرارون سے جھوٹے ثابت ہوئے اور بجائے اسلام پھیلانے کے ساری دنیا مین کفر پھیلایا،
۸	معیار المسیح ۳ر	اس مین مرزا کی دلیلون کا غلط ہونا ثابت کر کے اُن کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے،
۹	صحائف رحمانیہ از نمبر ۱ تا نمبر ۱۵	اسوقت تک ۱۵ نمبر تک مشتہر ہوئی ہر ایک مین مرزا صاحب کا کاذب ہونا خاص طور سے ثابت کیا گیا ہی یعنی قرآن و احادیث صحیحہ و واقعات اور اُنکے جھوٹے الہامات سے۔ یہان سے قادیان تک کسی کا جواب کوئی نہ دیسکا
۱۰	صحائف محمدیہ ۵ر از نمبر ۱ تا نمبر ۱۳	ہر نمبر بڑے ورقون پر قابل دید ہی بالخصوص نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۵ و ۸ و ۱۳ جس مین مرزا صاحب کے خاص جھوٹ دکھائے گئے اور کوئی جواب نہ دیسکا
۱۱	الہامات مرزا ۶ر	یہ دونون رسالے فاتح قادیان رئیس الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تالیف ہین جن کا سکہ خود مرزا صاحب مان گئے تھے جن کے فیصلے نے مرزا صاحب پر اقراری ڈگری کر دی تھی انکو ضرور ملاحظہ کیجیے
۱۲	مرقع قادیانی ۲ر	

المشتہر

محمد اسحق عفا اللہ عنہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)

یعنی شیطان انکو وعدے دیتا ہی اور امیدین دلاتا ہی مگر شیطان اُنسے جو کچھ بھی وعدہ کرتا ہی وہ نرا دھوکا ہے

قولہٗ قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہی حق ثبوت — اُس بے نشان کی چہرہ کشائی یہی تو ہے **قولہٗ**

جس بات کو کہیگا کرونگا مین یہ ضرور — ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اقول جب ٹل گئی تو جان خدائی نہیں یہ بات — جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے **اقول**

تائید ربانی ۱۳۳۱
بجواب
ہزیمت قادیانی

مصنفہ

عالی جناب علامۂ زمن حکیم مولوی ملک نظیر حسن صاحب بہاری سابق مرید خاص مرزا قادیانی لیکن بحمد اللہ کہ سنہ ۱۹۰۸ء سے بمقام ضلع فتحپور عقیدۂ باطلہ سے توبہ کرکے مرادآباد جاکر داخل سلسلۂ رحمانی ہوئے جس مین ملک عبدالرحمٰن منصور طالب العلم قادیان کے "ہزیمت قادیانی (یعنی برعکس نہند نام زنگی کافور "نصرت یزدانی") کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور تاریخی نام کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے

بماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ ہجری

اثنا عشری پریس دہلی میں طبع ہو کر شائع ہوا

اول مرتبہ — ایکہزار جلد — قیمت ۲ر

صفحہ ۶ + جب بڑے مندی تعلیم الٰہی ذلحسنت

نظم مندرجہ جو مرزا صاحب کے جھوٹے کلام رجیم المہدی ہی اپ سیرت

دل لگا کر تم ذرا انجام آتھم کو پڑھو ۔۔۔ میرزا کی گالیوں کو شوق سے زائد پھر گنو

قول ہی کچھ فعل ہی کچھ پالسی انکی سنو ۔۔۔ گالیاں سنکر دعا دو پاکے دکھ آرام دو

کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھا دو انکسار

اپنا روپیہ مانگنے پر جو کرے سب و شتم ۔۔۔ کچھ نہ بولے غیر کی سختی پہ وہ مارے نہ دم

میرزا صاحب یہ کیسا جھوٹ کرتے ہیں رقم ۔۔۔ چپ رہو تم دیکھکر انکے رسالوں میں ستم

دم نہ مارو گر وہ ماریں۔ اور کردیں حال زار

مارنے ہم کیوں لگے اور کیوں کریں بیحال زار ۔۔۔ مفت کی تہمت نہ دو شرماؤ اپنے دلمیں یار

اپنے منہ سے کہتے ہو ایسا۔ سمجھ پر تیری مار ۔۔۔ کون سلطان القلم ایسا لکھیگا دل فگار

شرم کی یہ بات ہی ہم کیا جتائیں بار بار

غیرتِ حق میرزا جی کے ہوئی جب سد راہ ۔۔۔ خود بقول میرزا جو تھا شریر پر گناہ

مفتری۔ صادق کے آگے ہو گیا مر کر تباہ ۔۔۔ مفتری ہوتا ہی آخر اس جہاں میں روسیاہ

جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاربار

میرزا صاحب کے رگ ریشہ سے واقف تھے یہی ۔۔۔ ڈاکٹر عبد الحکیم اور مولوی امرتسری

تنگ آکر انکے حملوں سے یہی کہتے بنی ۔۔۔ تم نہ گھبراؤ۔ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی

چھوڑ دو اُن کو کہ چھپوا دیں وہ ایسے اشتہار

---

۱ سراج المنیر اور براہین احمدیہ کا روپیہ پیشگی لیا ہوا جب مطابق وعدہ کتابیں نہ ملیں۔ مانگنے پر مرزا صاحب نے کوئی خباثت طبیعت اپنی اٹھا نہ رکھی (دیکھو عصائے موسیٰ چودھویں صدی کا مسیح ۱۲ ۲ مفت رح ۱۲

۳ یہ پانچوں مصرعے مصنف کیطرف سے بطور شرح مصرعہ مذکور بالا مصنفہ مرزا صاحب لکھے گئے۔ فدا ارباب مذاق سلیم مرزا صاحب کی اس بھونڈی تحریر پہ (دم نہ مارو گر وہ ماریں الخ) غور کریں اور اسکے نازک اور شرمناک تیور پر سلطان القلمی کی داد دیویں ۱۲ منہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و آلہ و اصحابہ اجمعین

دیباچہ کتاب

ناظرین انصاف پسند کی خدمت مین عرض ہے کہ ایک طالب العلم صاحب مسمی بہ ملک عبد الرحمان منصور کی طرف سے ایک رسالہ بنام نصرت یزدانی بجواب فیصلہ آسمانی مطبع حکیمی کلکتہ سے چھپکر شایع ہوا ہے۔ مصنف نے ٹائٹل پیج پر اپنی طالب العلمی کی سندین مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا تعلیم یافتہ ہونا اپنا ظاہر کیا ہے۔ کون اسکا انکار کرسکتا ہے کہ جیسا مدرسہ ہوگا۔ ویسی تعلیم بھی ہوگی۔ مرزا صاحب کی رام کہانیان اور جھوٹے افسانے دنیا پر روز روشن کیطرح ظاہر ہوچکے۔ اُن کے دُہرانے کی اس رسالہ مین اب ضرورت باقی نہین رہی۔ پھر جس یونیورسٹی کے پرنسپل (یعنی مرزا صاحب) جنکی کذب بیانی خود انہین کے متضاد اقوال سے ثابت ہوچکی ہون۔ تو اون کے یونیورسٹی قادیان کی تعلیم یافتہ اور ڈپلوما یافتہ طالب العلم کا کیا پوچھنا ہے کہ کیسے راستباز ہونگے قادیانی یونیورسٹی کی تو بنا ہی جھوٹ پر ٹھیری ہوئی ہے۔ پھر بیچارہ طالب العلم سچائی کی تعلیم کہان سے حاصل کرے۔ علاوہ اسکے اُنکی طفلانہ کم استعدادی تو خود اُن کی کتاب مذکور کے صفحہ ۱۲ سطر آخر کے اوپر والی عبارت سے ظاہر ہوتی ہے کہ بیچارہ کو ابھی تک روزمرہ کے عام لفظوں کی صحت تو معلوم ہی نہین ہے۔ کہ جوق در جوق کی جگہ جوک در جوک لکھدیا ہے۔ میان صاحبزادہ سے کوئی اتنا تو پوچھ دیتا کہ یہ لغت پنجابی ہے یا جاپانی۔ کیونکہ غالباً آپ حضرات ناظرین کے کان

بھی اس نئی لغت سے نا آشنا ہونگے۔ یہ تو میاں صاحب کے استعداد کا حال اُسپر یہ حوصلہ کہ فیصلۂ آسمانی کا جواب لکھا ہے۔ بعینہٖ وہی مثل ہے کہ مینڈکی کو زکام۔ اور اسپر طرّہ یہ ہے کہ مفتی صادق صاحب ایڈیٹر البدر نے اس رسالہ کی ریویو لکھکر بڑی تعریف کی ہے۔ یا تو بغیر دیکھے بھالے بقول شخصے من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ اپنے ہم مشرب بھائی کے لیئے صدائے آفرین بلند کر دی یا دیدہ و دانستہ منصب ایڈیٹری کے خلاف اپنے اخبار کا منہ کالا کیا۔ ٹائٹل پیج مین دو شعر شاید آپنے کسی اکابر کے نتیجہ فکر سلیم سے لکھا ہی اور کنایتہً مرزا صاحب کی راستی کیطرف اشارہ کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔ چونکہ مضمون اسکا ناتمام رہگیا تھا۔ اسلیئے راقم نے تیسرا شعر اضافہ کر دیا۔ اب ارباب ذوق سلیم انصاف کرین کہ میان طالب العلم کی کیسی مرمت ہو گئی ✚

قولہٗ

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہی حق ثبوت
اس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

جس بات کو کہیگا کرونگا میں یہ ضرور
ٹلتی نہین وہ بات خدائی یہی تو ہے

اقول

جب ٹلگئی تو جان۔ خدائی نہین وہ بات
جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے

فالحمدللہ علی ذٰلک۔ کہ جس امر کو مین نے مرزا صاحب کے رد مین ظاہر کرنا چاہا ہے اور فیصلۂ آسمانی وغیرہ رسائل مین ظاہر کر دیا گیا ہے۔ اوسکو میان طالب العلم نے اپنے متذکرہ صدر دونون شعر مین قبول کر لیا۔ اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہزیمت قادیانی ہو سکتا ہی۔

میان صاحب فیصلۂ آسمانی مین تو اسیکا ذکر کیا گیا ہے کہ جو الہام کا دعوے مرزا صاحب نے بڑے زورون سے کیا اور صاف صاف اقرار کیا کہ یہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ اگر ایسا نہو تو میں مفتری اور کذاب اور ہر بد سے بدتر ہوں۔ پھر وہ الہام مرزا صاحب کا وقوع مین نہ آیا۔ اسلیئے مرزا صاحب مفتری اور کذاب ٹھیرے۔ کیونکہ اگر وہ الہام واقعی منجانب اللہ ہوتا تو آسمان ٹلجاتا مگر وہ خدائی وعدہ نہ ٹلتا۔ جیساکہ خود مصنف نے اپنے دونوں شعرون مین ظاہر

کردیا ہے۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی +

مصنف کی دعا سے (جو دیباچہ میں ہے کسیقدر ترمیم کے ساتھ) مجھکو بھی اتفاق ہے۔ کہ ایک شخص (جھوٹا مسیح اور نبی بنکر) سادہ لوحوں کے آنکھوں پر اپنے فریب اور ضلالت کی پٹی باندھکر گمراہی کے قعر تاریک مین دھکیل چکا ہی اے رب ذو الجلال تیرے فضل سے کچھ دور نہین کہ اون کو اب بھی اس مہلکہ سے نجات دیوے اور اپنے آسمانی فیصلہ سے انکی نصرت کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

مصنف نے صفحہ ۲ سے تمہید اُٹھا کر انقلابات زمانہ سے ڈرا کر صفحہ ۴ کی سطر ۱۳ و ۱۴ میں لکھا ہی کہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاں سے اسکو حق اور نیکی ملے۔ لے لے۔ خواہ ایک عیسائی یا یہودی سے یا بیجان دیوار سے خواہ کہیں بھی ہو"

شاید بیچارہ طالب العلم کی نظر قرآن مجید کی اس پاک آیت پر (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) نہیں پڑی۔ ورنہ یوں بیباک ہو کر نہ کہتے کہ حق اور نیکی کسی عیسائی یا یہودی یا بے جان دیوار سے بھی ملے تو لیلے[۱] اول تو اشارہ کے طور پر مرزا صاحب کی مثال ان تینوں سے دی ہی۔ جو ان کے عقیدہ کے موافق اپنے نبی کو عیسائی اور یہودی اور بے جان دیوار سے تشبیہ دینا مرزا صاحب کی خلاف شان تھا۔ بہر حال اسکو وہ جانیں اور اون کے نبی۔ اسکی نسبت مجھکو کچھ زیادہ سوجھانیکا حق نہیں ہے۔ مگر جو بڑی اہم بات ہی وہ یہ ہی کہ بموجب آیت شریف مرقومہ بالا کی ہمارے اسلام کا اکمال بدرجہ اتم اس ذات مقدس نبویہ مصطفویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تیرہ سو برس سے زیادہ ہوئے کہ ہو چکا۔ اب اسکے سوا اور کسی قسم کا حق یا نیکی طلب کرنے والا کسی عیسائی یا یہودی یا کسی شئے بے جان سے بجز کسی بوالہوس خارج العقل کے کوئی دوسرا فہمیدہ مسلمان صاحب قلب سلیم

[۱] ایسا تو کسی ناقص الاستعداد طالب العلم کا البتہ تقاضا ہو سکتا ہی کہ امیدوار بنکر ایک بیجان چیز، یا عیسائیت اور یہودیت کے گندہ کھنڈروں میں حق کا متلاشی رہے۔ ورنہ کھنڈر دنیں سوائے گندگی بول و براز کے اور کیا رکھا ہے؟

نہین ہوسکتا۔ اب اِس حملہ کا زیب قلم فرمانا طالب العلم مصنف کا سوائے تقاضائے سِن اور ناواقفیت کے اور کیا کہا جا سکتا ہی۔ خدا اون کو تمیز اور شعور عطا کرے اور سچے اِسلام کی قابلیت کا مادہ عنایت کرے۔

آگے چلکر میاں صاحبزادہ نے صفحہ ۵ کی سطر ۵ لغایت ۹ میں بچونکی طرح اپنا بھولاپن ظاہر کرکے تحریر کیا ہے۔

"کہ حشر کے دن جب تم سے سوال کیا جائیگا کہ قادیان میں ایک شخص نے مسیح ہونے کا دعوے کیا" اور اُس نے یہ کہا کہ وہ مسیح محمدی اور مہدی جو کہ حضرت سرور کائنات کا بروز[۱] ہوکر آنے کو تھا وہ میں ہوں۔ کیا تم نے اسکی کوئی تحقیق کی۔ جو تم کو عقل سلیم عطا کی تھی "اُس سے سوچا اگر وہ سچا تھا تو کیا تم نے اُسکی بیعت کی۔ یا محض ضد و تعصب" کیوجہ سے جان بوجھکر آنکھوں پر پٹی باندھ لی۔ اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے" تو کیا جواب دوگے"

میرے عزیز ملک جی! بڑے غور اور توجہ سے میرا سیدھا سادہ جواب بھی گوش ہوش سے سنکر نقش کالحجر کرلین۔ غالباً یہ جواب باصواب انشاء اللہ المستعان اون کو اور سب برادران اسلام گم شدہ گان بادیہ ضلالت کے لیئے (قسم ہے اُسی ذات واجب الوجود عالم الغیوب مالک یوم الدین کی) بلاشک و شبہ باعث نجات ہو جائیگا۔ اور مرزا صاحب کے الزام دعوے سے بری الذمہ ہو جائینگے۔ خدا کے لیئے اسکو اپنے دلی ایمان سے یقین کرکے میرے جواب کو سرسری نظر سے بناوٹ نہ سمجھئے مین حلفاً خدا کو حاضر و ناظر جانکر اپنے دلی ایمان سے عرض کرتا ہون کہ جو کچھ جواب میں لکھا جاتا ہے وہ لفظ بلفظ میں اُسی ایمان اور یقین قلبی سے لکھتا ہوں جسطرح مجھکو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی مقدس توحید اور حضرت سرور کائنات سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت اور ختم نبوت اور ان کے

---

[۱] بروزی اور ظلی نبوت و مہدیت کی ثبوت مین کوئی آیت قرآنی یا حدیث صحیح سے سلف صالحین نے استنباط کیا ہو تو حکیم خلیفۃ المسیح صاحب اسکا اعلان کیون نہین فرماتے ہین۔ اور اگر بروز سے مطلب ان کا اوتار لینا جیسا کہ ہندوؤن مین ہے خیال کرتے ہین تو پھر کشن منتھی بھگت بنجائیے ۱۲

لائے ہوئے احکام پر ایمان ہے۔ میرے پیارے عزیز! اس سے اور زیادہ کوئی طریقہ آپ لوگ کے باور کرانے کا اور اپنی صداقت کے اظہار کا نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا بزرگ و دانا کو اسوقت اپنے قلب کی صفائی اور صداقت پر گواہ کرتا ہوں۔ وکفی باللہ شہیدا۔
پیارے عزیز و خدا تمکو اور سب برادران اسلام کو توفیق راستی عنایت کرے۔ و

جواب راقم بروز حشر

مصنف کے قول کو مانکر مین التماس کرتا ہون کہ جب مجھسے سوال ہو گا تو انشاء اللہ تعالے محض بے تردد ی سے یہی جواب دونگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کو مین نے منکوحہ آسمانی والی پیشگوئی نمبر (۱) اور مرزا سلطان محمد بیگ کے موت کی پیشگوئی نمبر (۲)۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری والی پیشگوئی نمبر (۳)۔ اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان کی موت کی پیشگوئی نمبر (۴) سچا نہ پایا۔ میں نے اوسکے رسالے دیکھے اوسکی روش اور اوسکے افعال و اقوال کو موازنہ کیا۔ خود اوسے مرزا صاحب کے قول اور الہام مرجوبہ کے مطابق اوسکو جھوٹا پایا۔ لہذا ہم نے اوسکی بیعت نہ کی۔ اے میرے مالک عالم الغیوب تو میرے جواب کی سچائی سے پورا پورا واقف ہے اور تیرے سامنے ذرہ برابر کسی کے دل کی بات چھپ نہیں سکتی۔ تیرا ہی ارشاد پاک ہے کہ لاتحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ اسلیئے بموجب تیرے ارشاد کے ہم نے (اس مرزا غلام احمد کو) جھوٹا مسیح اور کذاب مفتری سمجھا۔ ؎

میری سچائی ہی تجھپہ ظاہر نہین چھپا تجھسے حال دل کا ... تیرا ہون مین اک کمینہ بندہ اسیقدر ہی جواب میرا

پیارے عزیز تم نے میرا جواب سن لیا۔ اب مین تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب تم لوگ سے اوس میدان حشر مین یہ سوال ہو گا کہ ہم نے تو اپنے حبیب کریم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین و خاتم النبیین بنا کر بھیجا تھا اور اسلام کو کامل کرکے اپنی توحید اون کے ذریعہ سے پھیلائی تھی۔ اور اپنے کلام مین صاف صاف بتادیا تھا کہ ہمارے حبیب پاک کے بعد

کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر باوجود اس قدر صریح ارشاد کے تم نے ایک جھوٹے مفتری کو دنیا کمانے کی غرض سے کیون مسیح اور مہدی اور جھوٹا نبی مانکر ہمارے ہزارون بندون کو گمراہ کیا۔ تب تم کیا جواب دوگے۔ یہ دنیا کا جواب جو یہان جھوٹ بک رہے ہو۔ وہان بکار آید نہو گا کیونکہ وہان خود تمہارے اعضا اعضا تمہارے کرتوت کے گواہ بنکر تمہیں جھٹلائینگے۔ اور خود احکم الحاکمین جو تمہارے دل کی باتون سے ذرہ ذرہ واقف ہے۔ تمکو بات بنانے کی مجال نہ ہوگی۔ اور یہی جواب دکھلا دیا جائیگا کہ محمد مصطفےٰ اور سچے عیسےٰ (علیہما الصلوٰۃ والسلام) یہ ہین نہ مرزا غلام احمد مفتری کذاب۔

یار مبارک وہ ہین جو وہان کے واقعات کو مدنظر رکھکر ابھی سے ہوشیار ہوجائین اور جو لغزش اور غلط فہمی سرزد ہوگئی ہے اُس سے صدق دلی کے ساتھ نادم ہوکر توبہ کرے۔ اور جواب کے لیئے تیار ہو جائے ؎

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

اسکے بعد اُسی صفحہ ۵ کی سطر ۱۴ الغایت ۱۷ مین شاید مرزا صاحب کا مقولہ نقل کیا گیا ہے کہ "مجھے کو حقیر سمجھ کر نفرین کی۔ اور ایک گٹھلی سمجھ کر کوئی پرواہ نہ کی مگر دیکھو اُس خالق الحب والنویٰ نے اِس ذلیل گٹھلی کو کتنا عروج دیا اور اسمین سے کیسے کیسے کرشمے دکھائے"

میرے پیارے عزیز خدا کیلیئے ذرا غور کرکے یہ تو بتاؤ کہ مرزا صاحب کا عروج بڑا تھا یا فرعون کا خیر چونکہ یہ بہت گزرے ہوئے زمانہ کی تاریخ ہے اسکو بھی جانے دو۔ حال ہی کا واقعہ پیش نظر رکھکر مرزا صاحب کے عروج اور سامی دیانند سرسوتی کے دنیاوی عروج سے مقابلہ کر دو اور جانچو کہ آریوں کے عروج کے مقابلہ مین بیچاری مرزائی سے کسادبازاری کا ذکر کرنا آپکو سخت دشوار ہوگا۔ اسلیئے مین جھوٹے مسیح اور مہدیکو اونہیں کے ہم منصب مدعی نبوت کا ذمہ یعنی سید محمد جونپوری سے مقابلہ کرکے دکھا دیتا ہون جسنے نوین صدی مین اپنی مسیحیت کا اعلان اور نبوت کی اشاعت ایسے زور سے کی کہ باوجود امتداد زمان کثیر آجتک ہزارون در ہزارون اوسکے نام لیوا موجود ہین۔ اور اِسکے زمانہ مین تو اِس کی

گرم بازاری اس قدر ہوگئی تھی کہ بڑے بڑے رؤسا اور اہل علم اوسکے مطیع ہوکر اسکی نبوت کی اشاعت مین سینکڑون رسالے سیاہ کر دتے۔ اور لاکھون کو اسکا مطیع و منقاد بنادیا تھا۔ چار سو برس کا زمانہ گزرا کہ اتبک اسکے متبعین اسی ہندوستان کے مختلف مقامون مین مثل حیدرآباد و سندہ وغیرہ کے اسکے مذہب کے حامی ہین۔ تو کیا اسکا عروج اہل حق کے لئے نبوت کی نشانی ہوجائے گی۔ ہرگز نہین۔ اگر یہ دعوے آپکا صحیح ہو تو سب سے پہلے مرزا صاحب ہی پر سید محمد جونپوری کی نبوت اور مہدویت کی بیعت لازم آویگی۔ ورنہ بقول خود اول الکافرین کا خطاب خود بدولت پر ہی صادق آویگا۔ اور کرشمون کا ذکر جو کیا گیا ہے اسکا حال تو دنیا پر ان کی ڈٖو درجن جھوٹی پیشین گوئیون سے بخوبی معلوم ہوچکا ہے۔ جنکو بطور نمونہ کے راقم نے رسالہ مسمی بہ مسیح کاذب مین بڑے صفائی سے پبلک مین پیش کیا ہی (یہ رسالہ مولوی سید محمد اسحٰق صاحب مونگیر محلہ مخصوص پور سے ملے گا) ؀

میرے عزیز مصنف ذرا متوجہ ہوکر مرزا صاحب کے صریح جھوٹ کے کرشمے ملاحظہ کرین۔ ناواقف حضرات جن کو مرزا صاحب کی تصانیف پر مطلق نظر نہین وہ بیچارے اس حال سے بالکل لاعلم ہین۔ کہ حضرت جی نے صریح جھوٹ دعوے کرکے اپنی برگزیدگی اور مقدس کا اظہار کیا ہے جب ہی تو مصنف نے آگے چلکر لکھا ہے (یہی مرزا صاحب ہی کا مقولہ اعادہ ہوا ہے)

"تم ہم کو گالیان دیتے ہو مگر ہم تمہارے لئے دعا کرتے ہین۔ تم لعنت بھیجتے ہو ہم تمہارے لئے رحمت مانگتے ہین۔ تم ہم سے نفرت کرتے ہو ہم تم سے پیار کرتے ہین۔ تم ہماری مذمت کرتے ہو ہم تمہاری تعریف کرتے ہین"

(راقم) جس کسی اجنبی اشخاص کی نظر ان جملون پر پڑیگی پھر ان جملون کی سچائی ذہن نشین کرکے خیال کرلیگا کہ واقعی ایسا لکھنے والا کس قدر عالی ظرف کریم النفس بے کینہ مقدس بزرگ ہی کہ

گالی کے بدلے دعا۔ لعنت کے بدلے رحمت۔ اور مذمت کے عوض مین تعریف کرتا ہے۔
لیکن ناظرین ذرا صبر کرین۔ مین بڑے زور سے کہتا ہون اور فقط کہتا نہین خود مرزاجی
کی چند مغلظ اور فحش گالیون کی سیر بھی کرا دیتا ہون۔ اوسوقت آپ لوگ فیصلہ کرلین گے
کہ لکھنے والا ان جملون کا اکذب الکذبین ہے اور اسی قسم کی ابلہ فریبیون کا
نام اس نے سلطان القلمی رکھا ہے۔ اور مین مرزاجی کی تصنیفات کا حوالہ دیکر لکھتا ہون کہ
ان کی جھوٹائی کو پرتال کر لیجئے۔ اور مین بڑی جرأت سے مرزائیونکو مخاطب کرکے کہتا ہون
کہ اگر کوئی مرزائی مفصلہ ذیل مغلظ اور فحش گالیون کو خود مرزا صاحب کی تصانیف سے
ثابت ہونا انکار کرے اور اپنے انکار کو ثابت کر سکے یعنی راقم کی مندرجہ بالا سطرون کو
غلط ثابت کرے تو فی گالی دس دس روپیہ تاوان مجھسے بلا عذر وصول کرلے۔

لیجے اب ناظرین راقم کیطرف مخاطب ہوجائین۔ اور مرزا صاحب کی کذب بیانی
اور مکاری کا تماشہ دیکھین۔ پہلے رسالہ جات۔ انجام آتھم وضمیمہ آتھم وازالۂ الاوہام۔ و
توضیح المرام (یہ سب مرزا صاحب کی تصانیف ہین) ملاحظہ کرجایئے۔ تو آپکو خود پتہ چل
جائیگا۔ کہ خود بدولت مرزا صاحب کی طبعزاد مغلظ شکم زاد فحش گالیون کی تعداد (خدا جھوٹ
نہ بلوائے) تو شمار مین پانچسو کے قریب ہین۔)

اگرچہ وہ فحش گالیان نقل کرنے کے قابل نہیں۔ مگر مرزائیون کی زبان بند کرنے کیلئے
اور مرزا صاحب کو اسکا ثواب پہونچانے کے لیئے بدل ناخواستہ انمیں سے بطور نمونہ
درج کیجاتی ہین +

مرزا صاحب کی شکم زاد مغلظ گالیون کا نمونہ

اے بدذات فرقہ مولویان۔ اندھیرے کے کیڑو۔ اندھے نیم دسریہ۔ ابولہب پلید دجال
اول الکافرین۔ بے ایمان اندھے مولویو۔ بدذات جھوٹا۔ بدگوہری ظاہر نکرنے۔

باطنی جذام۔ بدچلن۔ بد دیانت۔ بے حیا انسان۔ جنتے ہی مرجاتا۔ یہودیت کا خمیر۔ خنزیر سے زیادہ پلید۔ خالی گدھے۔ سیاہ داغ ان کے منحوس چہرون پر سؤرون اور بندرون کیطرح (کیئے مرزا صاحب کیسی جھوٹ کی قلعی کھلی) رئیس الدجالین۔ روسیاہ۔ راس الغادین۔ زندیق۔ شیخ نجدی۔ عقیب الکلب (یعنی سگ بچگان کیئے مرزا صاحب یہ سب سچ ہوگا) غول الاغوی۔ جھوٹ کا گوہ کھایا (مرزا صاحب نے چن چن کر گالیان تصنیف کی ہین) تیر ہ ستکار۔ عقاب۔ فیمت دابتہ مرزاجی نے موت کا مزہ چکھا ہوگا۔) فرعونی رنگ۔ کتے۔ گدھا۔ غرض ہزارون جگہ مرزا صاحب نے ایسی غلیظ غیر منہضم مادہ خبیثہ کا استفراغ کیا ہے جو برائے خود ایک کتاب کی صورت مین بنام چودھوین صدی کی آچی ڈکشنری شایع ہوگی۔ ناظرین اغور فرمائین کہ مینے بہت ہی مختصر طور پر نمونہ مرزاجی کی گالیون کا بالکراہ تمام دکھایا ہے۔ آپ آپ ہی فرمائیے کہ جس جھوٹے مفتری کے زبان سے ایسی ایسی گالیان نکلی ہون۔ اور خود اسی جھوٹے کی تصانیف ایسے بیہودہ فحش سے بھری ہون وہی جھوٹا کتنی دریدہ دہنی سے جھوٹا دعوے کرتا ہے کہ تم ہم کو گالیان دیتے ہو ہم تمہارے لیئے دعا کرتے ہین۔ تم لعنت بھیجتے ہو ہم رحمت مانگتے ہین الخ

بات تیرے جھوٹے کی دم مین سندا۔ ایسی بے پر کی کوئی اڑاتا ہے۔ آپ گودی ہوئے ہون سلطان القلمی کے دعوے وآن مگر دروغگورا حافظہ نباشد صحیح نکلا۔ یہ مین مرزاجی کے جھوٹے دعوے۔

پھر بقول صاحب عصائے موسی (صفحہ ۱۴۷) ان ہی الفاظ پر کفایت (بس نہین فرماتے بلکہ مرزاجی نے اپنی طرف سے عربی عبارت مین عجیب لعنتین تصنیف کر کے لکھی ہین مثلاً۔ رئیس الدجالین اور اسکا تمام گروہ علیہم تعال لعن اللہ الف الف مرۃ۔ (راقم) ذالک خسران الدنیا والآخرۃ کہ مرزا صاحب کی زبان سے بجائے دو دو ہزار کے ہزارون لعنتین نکلی ہین۔ یعنی مسلمان مومنین تو درود دو ہزار پڑھتے ہین اور مرزاجی کے یہان ہزار

لعنتوں کی پھٹکار برس رہی ہے۔ اپنا اپنا نصیب ہے ؎

سُن تو سہی جہان مین ہی تیرا فسانہ کیا — کہتی ہو تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

ولعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا اور کیا کہیں گے)

اسکے بعد صفحہ ۶ سے ۹ تک جھوٹی من گھڑت کہانی صوبہ بنگال کے مسلمانون کی لکھی ہے

جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ منہا تو لہ کیا امرا کیا عوام قریباً سب کالی مائی کی پرستش کرتے

ہین اور مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہین اس قدر شرک مین۔ ڈوبے ہوئے ہین کہ انھون نے

پرستش کے لیئے گھر مین کالی کا بت رکھ چھوڑا ہے الخ

اوّل ناظرین ذرا مرزائی طالب العلم کے سفید جھوٹ کو ملاحظہ کرین کہ صوبہ بنگال مین

کوئی مسلمان نہین قریباً سب کے سب مشرک ہین اور کالی کی پوجا کرتے ہین فلعنۃ اللہ

علی الکاذبین انکو مجسم جھوٹ کہون یا جھوٹ کی مشین۔ کس بیدردی سے صوبہ بنگال

کے مسلمانو پر شرک کا الزام دے رہا ہے۔ کیون نہ ہو قادیان کی تعلیم اور خلیفۃ المسیح کے

صحبت کا اثر اتنا بھی نہ ہو تو پھر مرزائی کیسے۔ مگر جھوٹے کو اسکا مطلق خیال نہ رہا کہ خود بھی

ملک جی صوبہ بنگال ہی کے ایک نہایت ہی کوردہ قریہ کوسی کے رہنے والے ہین۔ شاید

ان کے یہان تقریبات مین کالی جی بھی بجتی ہون تو یہ دوسری بات ہے اوسی پر سارے

بنگال کے مسلمانون کو قیاس کرنا بالکل لڑکپن ہے۔ کون نہین جانتا کہ بنگال کی سرزمین خصوصاً

اور سارا ہندوستان عموماً قدوم میمنت لزوم سے حضرت امام المسلمین سید احمد شہیدؒ اور اون کے

خلیفہ مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کے سارا بنگال بفضلہ تعالےٰ اسلام آباد ہوگیا

اور اون بزرگان کے فیضان سے شرک اور بدعت جس قدر خدا نے چاہی سٹ گئی اور ابتک

بھی دوسرے بزرگوارون کے فیضان سے مٹ رہی ہے ذرا جاکر بنگال کے اضلاع جہان

مسلمانو نکی آبادی ہے۔ سیر کرو اور اپنی آنکھون سے دیکھ لو۔ پھر اسکے بعد مسلمانون کی تاریخ

اسلام لکھنے کا حوصلہ کرو۔ فقط اپنے خاندان کے کرتوت پر میان صاحبزادے نے جو شرک

عالمگیر قیاس کر لیا ہے بالکل غلط ہے۔ کیا ضلع پٹنہ اور مونگیر اور گیا کے بعض بعض ملکوں کی بستیوں مین جو شرکانہ رسم شادی بیاہ مین باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے رائج الوقت ہے اسکا وہ انکار کر سکتے ہین ہرگز نہین۔ اور سب رسومات بدعتیہ کو تو بالائے طاق رکھو مگر ملک جی یہ تو کہیں کہ دادا غوم ان کے کون تھے جسکا روٹ ونی دہ سیر بڑے شد ومد سے بُت پرستانہ گیت کے ساتھ چڑھایا جاتا ہے۔

دادا غوم کا ہے روٹ ساڑھے بیس گز لنگوٹ

بھر کے لایا ہے کٹھوست

دادا غوم الخ

(راقم) کہئیے ملک جی۔ کیسے پتے کی سُنائی۔ ہوش تو آگیا ہوگا۔ تم نے تو بنگال پر شرکانہ الزام تھوپ دیا تھا۔ مگر مین نے تو اُس شرک کا خوانچہ آپ ہی کے سامنے پیش کر دیا۔ عطائے خواجہ بلقائے خواجہ۔ چونکہ مین بھی ملک ہون مجکو اس سے انکار نہیں کہ کسی زمانہ مین بایام جاہلیت یہ رسم میرے یہان بھی ہوتی ہوگی۔ مگر ایک زمانہ گزرا کہ بندگان دین کے فیضان سے یہ سب رسوم قبیحہ شرفاتے ملک زادگان کی بستی سے بحمدہ مفقود ہوگیا ہے۔ اور شریعت واتباع سنت کی اشاعت پوری طرح سے ہوئی اور ہو رہی ہے۔ ہان چند کودہ قریون مین ابھی تک دادا غوم کا روٹ جاری ہے جیسے گوسی۔ آڑھا۔ وانکہ وغیرہ وغیرہ جہان ملک جی کا وطن مالوف ہے۔

اسکے بعد صفحہ، مین میان صاحبزادہ نے ایک چشم دید واقعہ بھی تصنیف کیا ہے۔ وہ قابل دید ہے۔ قولہ کہ جسکو ایک غیور مسلمان بسُنکر ضرور افسوس کرے گا الخ

اصل مرزا جی کے واقعات روزمرہ کو پیش نظر رکھتے تو ملک جی کو ہرگز افسوس کا مقام نہ تھا کیونکہ مرزا جی تو ایسے ہی کسب حلال پر ادوھار کھائے بیٹھے تھے۔ اب خلیفہ جی کے سر پر وہ دستار خلافت بندھگئی ہے۔ میان! ذرا اپنی آنکھ کے شہتیر کو دیکھ لو پھر دوسرے پر

منگھڑت کہانی جماؤ۔ کیا تم نے رسالہ دار میجر سید امیر شاہ صاحب کا واقعہ بالکل اپنے دل سے بھلا دیا کہ مرزا جی نے بیٹا دینے کی بشارت دی اور ایک سال کی میعاد مقرر کری اور پانسو روپیہ کا توڑہ پیشگی وصول کر لیا۔ مگر جھوٹے اور مکاروں کا خدا ناس کرے کہ ۱۵۔ اگست ۱۸۸۶ء جس تاریخ کو زبردستی مرزا نے یادداشت میں لکھوایا تھا اسکو آج ۲۴ سال گزر گئے کہ جھوٹا روسیاہ رہا۔ مگر توڑہ ہضم ہو گیا۔

اسطرح کے ایک دو نہیں بہت سے ہتکھنڈے مرزا صاحب کے مشہور ہیں اگر اسکے تفصیل دیکھنا چاہتے ہو تو رسالہ مسیح کاذب۔ اور چودھویں صدی کا مسیح۔ اور عصائے موسیٰ اور الذکر الحکیم وغیرہ منگا کر دیکھ لو تب تمہاری آنکھ کی شہتیر کا پتہ چلجائے گا۔

لالچ اور زرطلبی کا ذکر مصنف کے زبان سے نکلتی ہوئے اگر شرم ہوتی تو مرزا صاحب کے کارناموں کو یاد کر کے سراج المنیر اور براہین احمدیہ کا پیشگی چندہ فریب سے لیکر مرزا صاحب کا زرکثیر ہضم کر جانا۔ اور وعدہ کے مطابق کتابوں کو چھپا کر شائع نہ کرنا بھول نہ جاتا۔ اور اپنے گریبان میں سونہ چھپا لیتا۔ میرے عزیز! اخفا نہونا۔ یہ اظہار حق ہے۔ بھلا تمنے مرزا صاحب کے خسر کا قصیدہ بھی قادیان میں ہنگام طالب العلمی بلدۂ قنوج سنا ہے؟ یا چھپانا نہیں مجھکو بھی دو چار شعر اسکے یاد ہیں۔ لو اگر تم کو یاد نہو تو میں یاد دلاتا ہوں۔ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۴ صفحہ ۱۷۲ میں چھپکر مرزا صاحب کے ملاحظہ سے گزر چکا ہے۔ اور اسپر گویا ان کی منظوری ہو چکی ہے کیونکہ اسکا کچھ جواب نہ دیا گیا ؎

مال جو دے وہ مرید خاص ہے ۔۔۔ اسکے دل میں بالخصوص اخلاص ہے
جو نہ دے کچھ مال وہ کیسا مرید ۔۔۔ شمر اسکو جان لو یا ہے یزید
ہر گھڑی ہے مالداروں کی تلاش ۔۔۔ تاکہ حاصل ہو کہیں وجہ معاش
ہو یتیموں ہی کا یا رانڈوں کا ہو ۔۔۔ رنڈیوں کا مال یا بھانڈوں کا ہو
آج دنیا مکر سے لبریز ہے ۔۔۔ اب دغابازی پہ ہر اک تیز ہے

بدمعاش اب نیک از حد بن گئے　　بومسیلم آج احمد بن گئے

قولہ حدیثون مین بالکل ٹھیک آیا کہ وہ وقت آنے والا ہے۔ جبکہ مسلمان یہودی اور نصرانی ہو جاینگے الخ

اقول۔ یہ تو آپنے ٹھیک لکھا۔ آپ ہی کے ایک بھائی ملک جی کوسی والے یہودی تو کیون ہوتے اسلیئے کہ کچھ اسمین فائدہ ہی کیا ہوتا۔ مگر ہان عیسائی ضرور ہو گئے۔ اور بیتپسما لیکر معہ بی بی کے کرشتان ہو گئے۔ کہو یا کیسی سچی حدیث ہوئی غیرت ہو تو شرماؤ۔ ورنہ بے حیا باش انچہ خواہی کن۔ پر عمل کرو۔

قولہ کہانتک اس بات کو روؤن !!

اقول۔ اب روے سے کیا ہوت ہے جڑیا چن گئی کھیت۔ توحید کا تو خدا کیلئے نام لیکر بندگان خدا اور مسلمانون کو دہوکہ مین نہ ڈالو۔ میانصاحب! توحید کی دہجیان تو خود مرزاجی نے اپنے جھوٹے الہامون سے ایسی اڑائی ہین کہ ہرگز قابل رفو نہین۔ کیا تم مرزاجی کے الہام سے واقف نہین ہو۔ کہ مرزاجی خود خدا۔ خدا کے باپ۔ خدا کے بیٹا (معاذاللہ) سبھی کچھہ بنگئے ہین دیکھو اونکا الہام مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) کتاب البریہ مین مرزاجی لکھتے ہین کہ مین نے اپنے کشف مین دیکھا کہ مین خود خدا ہون اور یقین کیا کہ وہی ہون۔

(۲) انت منی وانا منک یعنی خدا کہتا ہے کہ مرزا تو مجھہ سے ہے اور مین تجھہ سے ہون

(۳) انت منی بمنزلۃ اولادی یعنی تو مجھہ سے میری اولاد کے برابر ہے۔

ناظرین آپ ملاحظہ فرماوین کہ میان منصور صاحب جو توحید کا ذکر اپنے موہنہ سے نکالا ہے۔ کہانتک اُسپر قائم ہین۔ جبکہ اون کے گروجی نے توحید حنیفی کا اسطرح خون کرکے اپنے جاہل مریدون کو تباہ اور گمراہ کر ڈالا ہو۔

صفحہ ۱۳ مین ملک منصور صاحب یون گلہ گزار ہین۔ کہ ایک ایسا فتنہ کا زمانہ آنیوالا ہے

جبکہ صرف وہی شخص ایمانلدہ سکیگا جو ایک بکری لیکر جنگل مین چلا جاوے۔ اسکو چرا دے اور اُسکے دودہ سے گزارا کرے الخ

اقول- کیا مرزا صاحب مین یہ بات تمنے دیکھی تھی یا اسطرح کے روش مرزاجی میں تم نے کبھی پائی تھی۔ کہ فقر اور تذلل اور مسکینیت و انکساری کیطرف مرزاجی کبھی مائل بھی ہوئے یا تم نے محض زبانی جمع خرچ لگا دیا۔ اب ہم سے سنو کہ مرزا صاحب کیسے تھے افسوس تو یہی ہے کہ اون بیچارے کو ایسے پاک اور مخلصانہ زندگی کی ہوا ہی نہین لگی تھی۔ مزاج مین فرعونیت۔ ظاہرداری مین رئیسانہ امارت۔ پرائے مال سے رغبت۔ درویشی اور انکساری سے کراہت۔ البتہ اونکو تھی۔ کسی نے اونکی شان مین یہ سب صفات سچ لکھے ہین۔ جناب معلے القاب آکل الپلاؤ والکباب۔ شایق الزعفران الاصفر۔ عاشق المشک والعنبر۔ حضرت مسیح زمان عیلے دوران حکیم مولوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد۔ محدث۔ مہدی۔ نبی۔ رسول (معاذ اللہ)

بلکہ خود خدا۔ خدا کے باپ۔ خدا کے بیٹے۔ گرمیون مین بغیر خسخانہ کے زندگی دشوار۔ بادہ ہائے شربت برف سے مست و سرشار +

تو اب تمیں اپنے ایمان سے حضرت سرور کائنات صلعم کے ارشاد کا موازنہ کرو۔ کہ مرزا صاحب کا طرز عمل دیا تھا جیسا تم نے صفحہ ۱۳ مین لکھا ہو؟ ہرگز نہین واللہ ہرگز نہین۔ انہیں سب اسباب سے تو مین اور سب ارباب طبع سلیم مرزاجی کا انکار بہزار اصرار کرکے اونکے مخالفت کرنے لگے۔ اور بجمدہ متحقق ہوگیا کہ وہ بڑے پکے دوکاندار تھے۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ سب بھید مرزاجی کا کسی غیر احمدی نے نہین کھولا۔ بلکہ وہی مخلص احمدی بیس بیس برس کے رفیق خاص اور مریدان با اخلاص جنھون نے اپنا مال مرزاجی کے دوکانداری کے پیچھے ہزارون دو ہزار لٹا دیا۔ اور ذرہ بھی جبین پر شکن نہ لائے۔ ہان جب حد سے زیادہ مرزاجی بڑہنے لگے اور اپنی نبوت اور مسیحیت بگھارنے لگے تو اون نیک لوگون کو اللہ تعالے

نے توفیق رفیق بخشی کہ مرزاجی کی سب راز نہانی اور الہامات شیطانی۔ اور چرب زبانی کا پورا فوٹو کھینچکر عالم مین دکھا دیا۔ لو مجھسے اُن حضرات بابرکات کے نام بھی سُنو۔ جناب منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ۔ میر عباس علیصاحب لودیانہ۔ فتح خان صاحب منشی غلام قادر صاحب حکیم مظہر حسن صاحب۔ حافظ حامد علیصاحب وغیرہ وغیرہ ‡ دیکھو صفحہ ۹ عصائے موسیٰ) جو مرزا صاحب کے بست سالہ مرید تھے اور مخلصین تھے۔ اور اِن کے سوا ہزارون ایسے ہین کہ قبل ہین خوش اعتقادی کے ساتھ مرزاجی کے طرفدار تھے۔ جب انکا حال پرضلال کھلا تو سبکے سب اُن سے بیزار ہو گئے۔ راقم بھی ایک ادنیٰ کے باختصاص مریدون مین تھا۔ اور عین اقامت ضلع فتحپور ادن کے ساتھ راسخ الاعتقادی کا دم مارتا تھا۔ مگر ہزار ہزار شکر اوس پاک بے نیاز خدائے ذوالجلال کا جسنے اِس خاکسار کو اپنے فضل و کرم سے مرزاجی کی کارستانیون پر جلد مطلع و آگاہ کر دیا۔ اور اونکی نبوت باطلہ کو دور ہی سے سلام کرکے مراد آباد جاکر حضرت مولانا و مرشدنا شاہ فضل الرحمٰن قدس اللہ سرہ العزیز کے ہاتھ پر اپنے سابق اعتقادات باطلہ سے توبہ کرکے داخل سلسلہ حمانیہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ ہمارے سابق اعمال باطلہ کو بخشے اور جو لوگ ابھی تک بادیہ ضلالت مین گم گشتہ تھے اونکو بھی سیدھی راہ دکھا دی۔

پیارے عزیز آپنے حضرت مولف فیصلہ آسمانی مدظلہ العالی کیطرف اشارہ کرکے

لکھاہے کہ "ہمارے علماء اور آئمہ کا یہ حال ہے کہ اپنا الّو سیدھا کرنے کے لیئے راست اور حق کو جھوٹ دکھانا چاہتے ہین۔ تو عوام کا پھر اللہ حافظ"۔

مین بھی قسم ہے خدا کی آپکے قول سے بالکل موافق ہون کہ آپکے علماء اور آئمہ کا بالکل یہی حال ہے کہ راست اور حق کو جھوٹ دکھاتے ہین۔ یا جھوٹ پر ملمع سازی کرکے سچا کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ غرض نتیجہ دونون کا ایک ہی۔ اسکا ثبوت

ہم سے لیجئے۔ اور اپنے گریبان مین منہ ڈالیئے۔

کشتی نوح سے صفحہ ۵ سے مرزاجی کے چارسفید جھوٹ بڑے زور سے ظاہر کرتاہون وہ لکھتے ہین " یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف مین بلکہ توراۃ کے بعض صحیفون مین یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کیوقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل مین خبر دی ہے۔ اور ممکن نہین کہ نبیونکی پیشگوئیان ٹل جائین[۱]"۔ حاشیہ مین لکھتے ہین " مسیح موعود کیوقت طاعون کا پڑنا بائیبل کی کتابون میں موجود ہے۔ زکریا ۱۴ باب ۱۲ انجیل متی۔

(پہلا جھوٹ مرزاجی کا)

قرآن شریف میں کسی جگہ نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گا۔ مین بڑے زور سے مرزائیوں کو چیلنج دیتا ہون کہ اگر مرزائی سچے ہین تو اپنے خلیفۃ المسیح سے ہفتہ کے اندر قرآن شریف سے ثبوت اسکا شائع کرین۔ ورنہ جہالت اور کور باطنی کا علاج کرین۔ اور پھر کبھی مرزا صاحب کی مسیحیت نہ بگھارین۔

(دوسرا جھوٹ مرزا کا)

کتاب ذکریا نبی کے باب ۱۴ آیت ۱۲ میں یہ ہرگز نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کیوقت طاعون پڑیگا بلکہ اُس مین تو اُس قوم پر مری پڑنے کا ذکر ہے جو یروشلم پر چڑھ آوینگے (مرقع قادیانی جلد راقم) واہ مرزاجی کیا بے پر کی اُڑائی ہے۔ کہ ہر صحیح الحواس اِس جھوٹ کی عفونت سے پریشان ہے۔ مگر میرزائی ہیں کہ اونکو لخلخہ کا کام دے رہا ہے۔

(تیسرا ڈبل جھوٹ مرزاجی کا)

انجیل متی باب ۲۴ آیت ۸ مین یہ نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ

[۱] کہان آکر خود بخود مرزاجی کی زبان سے بمصداق الحق یجری علی اللسان آخر نکل ہی گیا کہ پیشگوئی انبیا کی ممکن نہیں کہ ٹل جائین۔ پھر بقول مرزا صاحب ان کی پیشین گوئیان جو ٹل گئین۔ اومیں جھوٹ موٹ حضرت یونس کے بے سروپا قصہ کو جاہلون کے ڈھارس باندھنے کے لیے کیون پیش کرتے ہین کہ حضرت یونس کے زمانہ قوم کی ہلاکت

اسکے برعکس اسمین لکھا ہے کہ جب جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آوینگے تب مری پڑے گی۔ اور بھونچال آوینگے (دیکھو انجیل متی باب ۲۴ آیت ۸) اور جھوٹے لکھنے والے پر اور تو کیا خود بدولت ہی کی تصنیف کردہ ہزار لعنت کا ورد کر دو۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی کہ ہر طرف سے مرزاجی کے جھوٹ کی ٹونڈی کسی گئی کہ کسیطرف بھاگ نہین سکتے۔

(چوتھا جھوٹ مرزاجی کا)

مکاشفات یوحنا باب ۲۲ آیت ۲ مین یہ ہرگز نہین لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑیگا

میرے پیارے عزیز ملک منصور صاحب اپنے امام یعنی مرزا صاحب کے صریح جھوٹ کو دیکھنا۔ واقعی بھائی تمنے سچ لکھا کہ جب ہمارے علماء اور ائمہ کا یہ حال ہے کہ اپنا الّو سیدھا کرنے کے لیئے سچ کو جھوٹ دکھانا چاہتے ہین الخ

اب خدا کیلئے ذرا ایمان سے کہدو کہ مرزاجی نے کیسا ڈبل جھوٹ لکھا۔ اور اپنے مریدین کو کیسا اندھا بنا چھوڑا کسی نے بھی تو جرأت نہ کی کہ مرزا صاحب کو ذرا ٹوک دیتے کہ حضرت جی یہ کیا غضب ڈھا رہے ہو۔ مخالف آپکی دھجیان اُڑا دینگے۔ نعوذ باللہ اِس قدر موٹا اور سفید جھوٹ کہ ریلوے اسٹیشن کے سگنل پوسٹ کیطرح دور ہی سے دکھائی دیوے۔ کیا آپکے مخالف بھی آپکے مریدون کیطرح نشیب و فراز پر نظر نہ ڈالین گے۔ اور حضرت جی کے جھوٹی ہانک پر سب بجا اور درست کے نعرہ لگا کر لقمہ چرب کیطرف ہاتھ بڑھا ئینگے۔ افسوس بلکہ ڈبل افسوس ہے ایسے شخص کی دلیری پر جو دیدہ و دانستہ لوگون کو دہوکہ مین ڈالنے کے لیئے جھوٹ کے کاغذی گھوڑے خانہ ساز مطبع سے دوڑایا کرے۔ اور خدا اور اسکے رسُولون پر تہمت دھرے۔ فلعنة اللہ علی الکاذبین۔

میرے عزیز ذرا تم توریت کے حوالہ دینے سے شاید بہت خفا ہو گئے۔ کیونکہ توریت کے احکام کے مطابق مرزا صاحب کے ایسے جھوٹے ملہم اور کاذب نبی کی سزا قتل مقرر ہے تم تو اسکے پہلے ورقون مین توریت و انجیل اور قرآن شریف کے متعلق مرزا صاحب کے چار صریح

جھوٹ دیکھ چکے پھر حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی پر اپنے جلے پھپھولے کیون توڑتے ہو۔
کہ مولف موصوف کا دامن صدق وصفا آجتک تحریف وابلہ فریبی ومکر و دروغگوئی سے
بحمدہ تعالےٰ بالکل پاک وصاف ہی۔

بھائی صاحب! اگر آپکے نزدیک چند اخبار کے ایڈیٹرون کے ریمارک اور بقول آپ کے
بودے اعتراضات اس رسالہ کا جواب دینا ہی مرزاجی کے لیئے نشان مسیحیت اور تصدیق نبوت
کافی ہے تو پھر صائب کا کلام اسکے رد مین پیشگوئی کا کام دے گا۔

س

عیسیٰ نتوان گشت بتصدیق خرسے چند

کیا کیئے کور باطنون کو اتنا بھی تو معلوم نہین کہ عیسائیون کا جواب دندان شکن (جو مرزا
صاحب کے کبھی خیال مین بھی نہین گزرا ہوگا) کب سے دیا جاتا ہے اور دیا جاچکا
ہے۔ میان! پاڈری فنڈر اور پادری عماد الدین۔ اور منشی صفدر علی عیسائی کا جواب سچ کہنا
مرزاجی نے بھی کبھی دیا ہے اوسوقت انکی سلطان القلمی اور مسیحیت اور بن گھڑت الہامی تاریکی کس
حجلۂ عروسی مین زیر نقاب تھین کہ میدان مین اپنے حریف کے مقابل آنے اور منہ دکھانے
شرماتی تھیں۔ اگر کوئی کتاب اون کے جواب مین لکھی ہو تو بتاؤ وہ کون سے مطبع مین چھپکر
چھپ گیئن۔ لو مجھسے سنو بیچارہ مرزا صاحب کو کہان ایسا مادہ تھا کہ اُن جیسے پادریون کے
سامنے لن ترانیان بگھارتے۔ پادری فنڈر صاحب کو مولانا رحمت اللہ صاحب کرانوی
نے آگرہ مین مناظرہ کرکے سخت عاجز اور ایسا ساکت کیا کہ اوسدم ہندوستان سے ولایت
ہی جہان سے مناظرہ کے لیئے تیاری کرکے آئے تھے۔ وہین بھاگ گئے۔ آپ لوگون کو یہ واقعہ
نہ معلوم ہو یہ دوسری بات ہی ورنہ ہندوستان کے ہر ذی علم ارباب اسکو خوب جانتے
ہین۔ اس مناظرہ کی کیفیت مولانا موصوف نے رسالہ "اظہار الحق" مین لکھکر شائع کی ہے
جسکو بڑی قبولیت ہوئی ہے کہ متعدد یورپ کی زبانون مین ترجمہ ہوکر از گنگ تا سنگ

پھیل گیا۔ اور کچھ جواب کسی عیسائی سے ولایت کے بھی نہ بن سکا۔ پادری عماد الدین اور منشی صفدر عیسائیون کا جواب حضرت مصنف فیصلہ آسمانی ہی کے فیضان اور تقریر کا نتیجہ ہے جسکا جواب آجتک اون لوگ سے یا کسی دوسرے عیسائی سے نہ دیا گیا۔ حالانکہ ایک مدت دراز ہوگئی۔ (دیکھو ترانہ حجازی۔ پیغام محمدیؐ۔ دفع التلبیات۔ آئینۂ اسلام) وغیرہ وغیرہ یہ سب بڑے زور کی تحریرین قوی استدلالات سے لکھی گئی ہین حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت مصنف مدظلہ العالی پوری خدمت اسلام کی بجا لائے جس سے ہزارون متردد دین مذہب کی تشفی ہو گئی اور عیسائیت کے دام تزویر سے مخلصی پائی۔

تو پھر کیا آپ لوگ کے عقاید کے موافق ایسے جواب دندان شکن اور مسکت کے دینے سے مسیحیت اور مہدویت لازم ہو جاتی ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ اگر ایسے ڈھلمل یقین نہوتے تو مرزا صاحب کو مسیح ہی کیون مانتے۔

جاہل عیسائیون اور چند ناتجربہ کار آریون کے جواب مین باتین بنا لینی اور جھوٹی پیشگوئی آتھم کی موت کی منانی۔ اور میعاد ختم ہونے پر ہر ستمبر کی پشیمانی مرزا صاحب کو مبارک رہے ؎

سُن تو سہی جہان مین ہے تیرا فسانہ کیا ۔۔۔ کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

میانصاحب! آپکو اتنا بھی تو معلوم نہین کہ اوپر کے سب رسالے حضرت مولف فیصلہ آسمانی کے پرزور قلم کا نتیجہ ہین" جب ہی تو آپنے لکھا کہ جس وقت عیسائیون کا مناظرہ ہوا اوسوقت حضرت مولف فیصلہ آسمانی کہان چھپے ہوئے تھے۔ کیون نہین جواب دیا۔ ذرا مہربانی کرکے اپنے حکیم خلیفۃ المسیح سے پوچھیئے اونکو ضرور معلوم ہوگا۔ کیونکہ اونکو بھی ہر چند

ے کہین کوئی مرزائی صاحب اس کتاب کے نام سے گھبرا نہ جائین کہ پھر منکوحہ آسمانی والی محمدی کیطرف تو کنایہ نہین۔ حاشا وکلا۔ یہ تو اُس زمانہ کی کتاب ہے جبکہ مرزا صاحب نے محمدی کے نکاح کا پیغام بھی نہ کیا تھا ۱۲

عیسائیون کے مناظرہ سے کچھہ دلچسپی تو ضرور تھی مگر وہ بھی ان پادریون کے جواب مین سوائے سکوت کے حمایت اسلام کی طرف کسیوجہ سے جرأت نہ کرسکے۔

توپھر کیا عیسائیون اور آریون کا جواب شافی دینا آپ کے نزدیک ملمانہ شان اور لازمہ مہدویت و مسیحیت ہی؟ استغفر اللہ ہذا الاباطیل۔ میان صاحبزادہ توبہ کیجئے اور مرزا صاحب کو مسیح بناکر مہدی مانکر اون کے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکا نہ لگائیے۔

اور ستنو لالہ اندرمن کے اعتراضات کا اونکا جواب مرزا صاحب نے دیا یا کسی دوسرے نے خلعت الہنود مصنفہ مولانا سید حسن شاہ صاحب کشمیری جسنے اندرمن کے دانت کھٹے کر دئے بڑی وضاحت اور خوبی سے ودلائل قاطعہ سے لکھکر شائع ہوئی ہے جی چاہے تو دیکھ لو۔ اور ساتھ ہی اسکے مولانا مولوی محمد علی صاحب بچھراؤن کی تصنیف بھی صوت اللہ الجبار کو بھی دیکھ سکو تو دیکھ جاؤ یا حکیم صاحب سے پڑہ جاؤ اور غور سے موازنہ اور مقابلہ فرماکر انصاف کرو کہ اس طرحکا شافی اور مسکت جواب مرزا صاحب نے کوئی بھی لکھا ہی یا ہرگز نہین ہان یہ ضرور ہم کہیں گے کہ گالیان دیتے مین۔ نئی نئی فحش بدزبانی تصنیف کرنے مین جھوٹی شیخی بگھارنے مین۔ اُن کو البتہ ید طولیٰ تھا۔ یہ اور بات ہی اور مرد میدان بنکر حریف کو شائستگی سے جواب دینا اور بات ہی۔ آپ لوگ دل مین تو ضرور اعتراف کرینگے کہ واقعی بڑی غلطی مین پڑے ہوئے ہین۔ کہ مرزا صاحب کو سُلطان القلم وغیرہ وغیرہ کہا جائے۔ اگرچہ زبان سے کسی شرم و لحاظ اور بیجا مروت سے اسکا اقرار نہ کرین۔ مگر یاد رکھئے کہ آج دنیا کے چندروزہ شرم و لحاظ کی خاطر اپنا دین خود اپنے ہاتھون آپ لوگ تباہ کر رہے ہین جس وقت اوس خدائے قدوس مالک یوم الدین کے سامنے آپکے ہاتھون مین یہ فرد قرارداد جرم ع

کہ از بہر دنیا دہد دین بہ باد

دیا جائیگا تو مرزا صاحب یا خلیفۃ المسیح کوئی کام نہ آدینگے۔ خدا کیواسطے ذرا تو تخلیہ مین دو منٹ ان امور کو سوچئے۔ ابتک وقت باقی ہے۔ میرا آپ پر کچھہ زور نہین ہی صرف وہی اخوت اسلامی

یا انسانی ہمدردی رہ رہ کر دلمیں ابھارتی ہے کہ اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو سختی سے نرمی سے جسطرح ہوسکے بلاؤں وہ جامع المتفرقین اگر چاہے گا تو ملا ہی دیگا۔ وما علینا الا البلاغ ٭

صفحہ۷ ایضاً میرے دوست نے لکھا ہے کہ وفات مسیح کے مسئلہ کے انکار کی وجہ سے لاکھوں مسلمان عیسائی ہوگئے" الخ

یہ نئی تک بندی آپکی آج سُننے مین آئی۔ شاید اسکا رپورٹ آپکے مسیحی دربارین بذریعہ ٹیلی گرافک الہامی مسیح کے قادیان کی گورنمنٹ میں پہونچی ہو جو ابھی تک بصیغۂ راز کسی پولیٹیکل مصالح سے اخبار البدر یا الحکم کے دفتر میں بھی اسکی خبر نہ دیگئی۔ جو ہندوستان کی عام پبلک کے گوشزد ہوتا۔ ورنہ لاکھون مسلمان عیسائی ہوجائین۔ اور کسی عیسائی مشن ڈیپارٹمنٹ کو خبر نہ ہو۔ مگر ایک قادیانی طالب العلم کو اسکی پوری پوری آگاہی ہو۔ کیون نہ ہو۔ اسے سبحان اللہ میان صاحبزادے کی دور بلا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرض کابوس مین کچھ مبتلا رہے ہین۔ جلد اپنا علاج کیجئے۔ یہ مہلک عارضہ ہے۔ ایک مختصر علاج تو مین ہمدردانہ ہدیہ کرتا ہون کہ اپنے جھوٹے مسیح کا پورا نام مسیح کے پتے پر لکھ کر ببول کے لکڑی میں جلا کر اپنی ناک مین دھونی دیجئے۔ ایک ہی دفعہ یہ عمل کرنے سے پھر کبھی بدخوابی اور اول فول بکنے کا اثر باقی نہ رہے گا۔ مجرب نسخہ ہے ہر کہ شک آرد (خدا جانے کیا) گردد ٭

خیر یہ تحقیقی جواب تھا جو لکھا گیا۔ اب الزامی جواب اُس جملہ کا آپکے یہ ہے کہ شاید مفہوم آپکا اس جملہ سے کہ "لاکھوں مسلمان عیسائی ہوگئے" یہ ہو کہ آپ لوگ جو بہت سے مسلمان آب حیات مسیحؑ کا انکار کرکے میرزائی مسیحی مذہب ہو گئے۔ اُسی کو آپنے اِس جملہ مین عیسائی سے تعبیر کیا ہے۔ تو البتہ یہ ٹھیک ہے اور بہت درست ہے کیونکہ مرزاجی کی مسیحیت اور مہدویت کسی کرستان۔ یا آریہ ہندو کو مسلمان بنانے سے تو واقعی عاجز اور مجبور رہی۔ مگر البتہ لاکھون مسلمانون کو خلاف ارشاد قرآن کریم و احادیث نبویہ کے ممات مسیحؑ کا مسئلہ اوہ بھی سرسید مرحوم کے اوگالدان سے چورا کر تحفہ دبترک پیش کرکے اچھے خاصے مسلمانونکو

مسیحائی بناکر رموز حقایق اور معارف قرآنی کے گلے پر کند چھری پھیر کر حلال و خستہ حال کر دیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

اصلی حضرت مہدی مسعود و امام آخر الزمان علیہ الف الف تحیۃ والسلام (روحنا فداہ) کی تشریف آوری سے تو دنیا میں خیر و برکت اور ہدایت اس قدر پھیل جائیگی کہ کسی کو بھی مجال انکار باقی نہ رہیگا۔ اور ہر طرف اسلام ہی اسلام دکھائی دیگا۔ مسلمانوں میں خیر کثیر۔ اور دولت کی استغنائی اس قدر ہوگی۔ کہ کوئی بھیک لینے والا نہ میگا۔ مگر مرزا صاحب کے مہدویت اور مسیحیت کا عجیب الٹا اثر ہوگیا کہ ہدایت کے بدلے ضلالت میں مسلمان مبتلا ہوگئے۔ کہ لاکھوں قدیم الاسلام انکی وجہ کر کے جدید مسیحائی بنگئے۔ اور تموں کی جگہ مفلس قلندر ہوگئے عاقبت ندارد۔ وبا۔ ہیضہ۔ بلا۔ طاعون۔ لال بخار۔ بھونچال اس قدر کثرت سے ہوکر اللہ کی پناہ ہے

قدم نامبارک و مسعود گر بہ دریا رود بر آرد دود

صفحہ ۱۹ میں میرے نو آموز مصنف نے لکھا ہے "کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جن کتابوں کا آپ حوالہ دے رہے ہیں۔ اُن کے مؤرخ (یہ مولف کی خرابی ہے) تو بولے نہیں اور آپنے اپنی ہانپ دی الخ"

میرے عزیز منصور ملک صاحب! زیادہ بات نہ بنایئے مجھکو سب حقیقت مرزا جی کی معلوم ہے۔ اور اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی جسکا نام قصیدۂ اعجازیہ رکھا گیا ہے اور جس شخص سے پورے پانچ سو روپیہ دیکر لکھوائے گئے ہیں مجھپر پورے طور سے ظاہر ہے۔ میں بھی مرزا صاحب کے رازداروں میں پہلے بہت دن تک رہ چکا ہوں۔ گھر کا بھیدیا ہوں حکیم خلیفۃ المسیح صاحب سے اگر چاہو حلفاً پوچھ دیکھو۔ لو مجھ سے اسکی حقیقت سنلو۔ بھوپال میں جناب نواب صدیق حسن جان صاحب مرحوم کے یہاں جو ایک عرب کا شاعر شیخ سعید بن محمد طرابلس والد تھا۔ اور واقعی نظم و نثر میں

عرب کے اگرچہ ہندوستان کے اعتبار سے تو البتہ ممتاز شخص تھے۔ مگر عرب مین شعرا اہل فن سے کے خوشہ چین تھے۔ شیخ عبدالقادر طرابلسی مہاجر مدینہ طیبہ جو قطع نظر اور علوم دینیہ کے خاص علم ادب اور شاعری میں مرجع خاص و عام ہین۔ اون کے سامنے ایک مبتدی سے زیادہ وقعت ان کی نہ تھی۔ بضرورت دنیا عرب سے ہند مین آئے اور مرزا صاحب سے بھی قادیان مین ملے۔ ضرورت تو اونکو دامنگیر تھی ہی۔ مرزا صاحب نے اپنے تعلیمانہ مضامین کو ٹوٹی پھوٹی عربی نثر مین ادا کر کے اون سے قصیدہ کی فرمایش کی اور آخر تھے اہل زبان۔ فی البدیہہ سراسری طور پر یہ دو قصیدہ اوس نے لکھدئے اور رسالہ الہجیر سید امیر علیشاہ صاحب والی۔ (پانچسو کی رقم) جو مرزا صاحب نے جھوٹے فرزند ہونے کے الہام بشارت دیکر اینٹھا تھا) ان کے قصیدہ کے محنتانہ مین نذر ہوئی سے مال حرام بود بہ سوئے حرام رفت + کا مضمون بھی ٹھیک ہو گیا۔ یہ ادنیٰ نہیں عرب کی او گال ہے۔ جسکو مرزا صاحب اپنے سلطان القلمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ میان صاحبزادہ! آپ سمجھئیے یہ ہین مرزا جی کے اعجاز جسکو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری رسالہ الہامات مرزا کے صفحہ ۷۰ لغایت ۹۶ بڑی وضاحت سے ہر ہر شعر کی نحوی و صرفی و عروضی غلطیان نکالکر طبع اول پر (پانچسو روپیہ کا انعام) اور طبع ثانی پر دو پورے ہزار کا اور طبع ثالث ۱۹۰۴ء مین ڈبل انعام دو ہزار روپیہ کا مشتہر کیا اور پانچ برس تک اسکے بعد مرزا صاحب جیتے رہے مگر انعام پانے کی جرأت نہ کر سکے۔ اور نہ کچھ جواب ہی دے سکے۔ آپ بیچارے عربی سے نابلد اسکو آپ کیا جان سکتے ہین۔ اور کیونکر پہچان سکتے ہین۔ مرزا صاحب کی اور دوسری عبارتین جو ایک سطری دو سطری خاص انکی شکم زاد تصنیف ہین۔ اُن سے ان دونون کتابون کا مقابلہ و موازنہ کوئی اہل فن ادیب کرے تو بے تردد صاف طور پر مرزا صاحب کا کرشمہ کھل جاتا ہے۔ اور فسانہ عجائب کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔ خیر یہ تو اہل علم کے سمجھنے کی بات ہے آپ بیچارے اس کو

نہین سمجھ سکتے ہین - آپکو تو ابھی اتنا جغرافیہ جو معمولی مدرسون مین رائج ہی بھی معلوم نہین - جو صحیح صحیح ملکون کا نام بھی املا کر سکین - صحیح عبارت لکھنا تو زیادہ قابلیت کا کام ہے - جیسا کہ آپ نے اسی صفحہ ۱۹ سطر ۹ مین لکھا ہی کہ مرزا صاحب کی اعجاز المسیح کتاب "ملک عرب وشاہم مصر وطوران سب جگہ گئی"

(راقم) بھتیا گھبراؤ نہین ذرا جغرافیہ کے نقشہ مین دیکھکر تبلاؤ تو کہ طوران کہان ہے کہیں کوہ طور کے نزدیک تو نہین؟ کیونکہ تم نے طوران کو شاید اسیکا مشتق سمجھا ہے - جبھی تو طائے مہملہ سے املا کیا ہے! - خیر اسکو بھی درگزر کرو وہان کا دارالسلطنت کون شہر ہے - اور وہان کی زبان کیا ہے؟ چنگیزی یا جاپانی یا منگولی - میرے یار ذرا صاف بتا دو تم نے تازہ جغرافیہ پڑھا ہے - اور پڑھا بھی کہان کہ یونیورسٹی قادیان مین - اور ذرا مہربانی کر کے یہ بھی بتا دینا کہ ملک شاہم کس سرزمین مین واقع ہی - کیا دشت قبچاق کے قریب کوئی ملک کا نام تو نہین ہے - یا تم نے شاید میر تقی خیال کے بوستان خیال سے یہ سب شہرون کا نام معلوم کیا ہے - شرم شرم - ہزار شرم - چھوٹا منہ اور بڑا نوالہ - گلدم اور نگلین گولر - ذرا اپنے بساط کو دیکھئے اور فیصلہ آسمانی کے جواب لکھنے کو حکیم خلیفة المسیح صاحب تو باوجود اتنی قرآن دانی اور معارف اور حقایق شناسی کے بیچارے فیصلہ آسمانی کے جواب لکھنے سے دم بخود ساکت ہوں - اور بیچارہ طالب العلم ہے کہ غصہ مین جامہ سے باہر ہی ہوا جاتا ہے -

صفحہ ۲۰ مین ہمارے عزیز ملک منصور صاحب نے نمبر ۲ مین حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی کی تردید اور اپنے مرزا صاحب کی تائید مین دانے زعم باطل سے آیہ کریمہ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً ۲ الی واحصی کل شیئ عدداً پارہ ۲۹ سورہ جن (کو استدلالاً

سلہ میان تم کو مومن جان کا مصرعہ بھی یاد نہ رہا - جو لفظ کو صحیح کرتے ے ایرانیون مین یار ہم تورانیون مین ہم اسی پر اہل تصنیف بنے کا نزلہ اپنے اوپر نازل کر لیا ۱۲ منہ ۲ خیر اللہ بھاتی یعنی کوسی کے رہنے والے ۱۲

پیش کیا ہی۔ اور لکھ مارا ہے "کہ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی نے صرف مرزا صاحب کو نہیں۔ بلکہ
اِن تمام کے تمام نبیون اور مرسلون کو نعوذ باللہ رمال بنادیا" خدا جانے واقعی مرزائیون کی عقل سلیم
صلب ہوگئی ہے یا دیدہ و دانستہ احمقانہ اعتراض یا بے تقریری کرنیکو اپنی چالاکی سمجھتے ہین
حالانکہ حضرت مولف موصوف نے یہ بخوبی ثابت کر دکھایا کہ پیشگوئیان معیار مرسلین نہین۔ پھر
ہمارے ملک جی کا یہ بودا اعتراض جہالت نہین تو اور کیا ہی۔ ہان جنھون نے اپنی صداقت
معیار پیشگوئیونکو ٹہیرالیا ہو اور وہ پیشگوئیان روز روشن کیطرح جھوٹی ہوچکی ہون۔ پھر اونکے
کذب کو ظاہر کر دینا اور اون کے مقابلہ مین سالین غیرہ کا ذکر کرنا بالکل مناسب ہی۔ اور مرزا صاحب
اِس خطاب کے بالکل مستحق ہین۔ فاعتبروا یا اولی الابصار اور جس آیہ شریف مرقومہ بالا کو استدلال
پیش کیا ہے۔ اوسکو اہل علم بخوبی معلوم کرینگے کہ مجیب کے دعوے سے اسکو کیا ربط ہو سکتا ہی
کسی جاہل کے کہنے سے خواہ مخواہ بھی قرآن مجید کی آیت نقل کرنا کوئی دلیل نہین ہو سکتی
اسی وجہ سے نہ تو اسکا ترجمہ نہ غیب کی معنی نہ اور کوئی تفسیر اس آیۃ کریمہ کی لکھی۔ میان صاحبزادے
بھلا یہ تو بتاؤ کہ علیٰ غیبہٖ مین خدا تعالےٰ نے غیب کی نسبت اپنی طرف کیون کی؟ غیب کی
معنی اِس آیت مین تمہاری سمجھ سے باہر ہے۔ لہذا ہم نے بھی جاہل کو جاہل رہنے دیا۔
اور ظاہر نہ کیا۔ اِس احمقانہ طور پر آیت کی نقل کر دینے سے سوائے جاہل مرزائیون کے
اور کون صدائے تحسین بلند کریگا۔ بھائی صاحب اگر عربی تفسیر دیکھنے کی لیاقت نہ تھی
تو کوئی اردو ہی کی تفسیر دیکھ لیتے۔ کہ آپ کے دعوے سے کہان تک اِس آیت شریف
کو ربط ہو سکتا ہے۔ جانچ لیتے یا کسی سے پوچھ لیتے۔ میان صاحبزادے خود مرزا جی نے
بھی اسکو قبول کیا ہے کہ مجرد پیشگوئی معیار صداقت مرسلین نہیں ہو سکتی (دیکھو انا للہ تتمہ
حقیقۃ الوحی۔) اور یہ بالکل ٹھیک ہی۔ کیونکہ واقعات روزمرہ اِس کے شاہد ہین
میان صاحب ذرا کسوف و خسوف و زلزلہ و طوفان و رویت ہلال وغیرہ کی خبرون
پر دھیان کرو کہ برس چھ مہینے پہلے سے بقاعدہ نجوم و فلکیات آیندہ کی خبرین مشہور کر دیجاتی

ہین اور اکثر اس قاعدہ کے موافق پیشگوئی اُتر جاتی ہے۔ جہاز مین معلمون کا ایک آلہ دیکھو جسکو برامیٹر کہتے ہین۔ اوس سے پوری کیفیت طوفان اور جس سمت سے طوفان کی آمد ہوگی۔ اور جسطرف کو اسکا رخ رہیگا۔ سب کچھ معلوم ہوجاتا ہے۔ جو مرزاجی کے ناقص علدانی کی پیشگوئی سے بدرجہا بڑھکر ہے۔ تو اب جہاز ران معلمون کو بھی مرزائی صاحبان نبوت مین مرزاجی کے شریک کرلین تو عین انصاف ہے۔ ورنہ محض لاف دگزاف صفحہ ۱۲ مین مرزا صاحب نے ایک نہین بلکہ سینکڑون پیشگوئیان کین۔ اور سب کی سب پوری ہوئین صرف ایک مشتبہ تھی"۔

(راقم) مرزاجی کی دو درجن جھوٹی پیشگوئیان رسالہ مسیح کاذب مین بخوبی گنائی گئی ہین منگاکر ملاحظہ فرمایئے تو حواس درست ہوجائینگے۔ اور ناظرین اسکو غور سے ملاحظہ کرین کہ خود ملک منصور صاحب نے بھی قبول کرلیا کہ ایک تو ضرور مشتبہ ہی فھو المراد جس شخص کا ایک جھوٹ بھی ثابت ہوجائے اوسکی شہادت قانوناً اور عرفاً و شرعاً مردود ہوجاتی ہے پھر مرزا صاحب خود بقول مقبولہ ملک جی کے کیونکر مقبول ہوسکتے ہیں۔ آگے چلکر لکھتے ہین کہ انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد یہ بھی ظاہر کردونگا کہ جو کچھ آپنے اس پیشگوئی کی نسبت لکھا محض غلط اور عظیم الشان پیشگوئی عظیم الشان طور پر پوری ہوئی"۔

بھائیصاحب! یہ لکھنا آپکا نرالا جھوٹ ہے۔ جبکہ اپنی حیات مین مرزاجی آپکے گردجی اسکا جواب نہ دیسکے تو آپ بیچارے۔ کے آدمی کے پیر شدی کیا ظاہر کرینگے۔

مرتے دم تک یہی حسرت تو مرزا صاحب اپنے ساتھ گور مین لیگئے کہ جس ماہ لقا کا آسمان پر مرزاجی کے خدا نے نکاح پڑھادیا تھا۔ اسکی صورت زیبا تک دیکھنی نصیب نہوئی اور سلطان محمد بیگ اُنکا خصم یا رقیب ۱۵-۱۶۔ برس تک مرزاجی کے کلیجہ پر مونگ دلتا رہا۔ اور باوجود تقدیر مبرم ہونے کے مرزا کا الہام اسکے نسبت نہ پورا ہوا۔ کسی نے خوب کہا ہی ؎

نکاح آسمانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے	رہیگی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

صفحہ ۲۴ مین اللہ تعالےٰ کا ہر ایک نشان اور ہر ایک رسول کی ہر ایک پیشگوئی
عظیم الشان ہو اور ان مین سے بہت ٹل گئیں

(راقم) دروغگو را حافظہ نباشد۔ اسی رسالہ مین اپنے ملک جی نے خود ٹائیٹل پیج پر بطور عنوان رسالہ کے یہ شعر لکھا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ — خدائی بات نہین ٹلتی۔ اور یہ بہت ٹھیک ہے کہ خدا کا وعدہ ہرگز ہرگز نہین ٹلتا۔ پھر اُسکے خلاف یہ لکھتے ہین کہ بہت سی ٹل گئین قولہ
جس بات کو کہیگا کرونگا مین یہ ضرور قولہ ٹلتی نہین وہ بات خدائی یہی تو ہے
جب ٹلگئی تو جان خدائی نہین یہ بات اقول جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے
ملک جی کے حواس بجا نہیں ہین۔ آپ لکھتے ہین،، کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی ایک تصنیف مین فرماتے ہین "یوعد ولا یوفی،، یعنی خدا وعدہ کرتا ہے اور پورا نہیں کرتا ہے =

(راقم) ناظرین ذرا اس حماقت کو میان صاحبزادے طالب العلم کے ملاحظہ کرین کہ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی نے تو محمد بن تومرت مہدی کاذب کا ذکر بقید حوالہ کتاب تاریخ کامل ابن اثیر و ابن خلکان وغیرہ پوری وضاحت سے بتعین جلد دہم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۰۵ و صفحہ ۱۳۱ جلد ۱) بہ تفصیل حوالہ کتاب افادۃ الافہام مصنفہ مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی صفحہ ۱۳۱ سطر۱ ا بذیل حاشیہ ایسی وضاحت سے لکھدیا ہے کہ ہر مبتدی بھی باوجود تاریکی باطن کے ظاہر طور پر اس مضمون پر نظر ڈال سکتا ہے۔ جسکو مصنف کم شعور نے طفلانہ مزاجی سے اپنے رسالہ کے صفحہ ۳۳ مین یون جھوٹ لکھکر اپنے رسالہ کا مُنہ کالا کیا،، کہ لکھ تو دیا مگر حوالہ نا معلوم یہ مختصر تاریخ ہند سے انہون نے لیا ہے یا لیتھ برج سے الخ "

ناظرین ذرا اس لڑکے کے جھوٹ کو اسی جگہ پر تال کرلین۔ کہ ماشاءاللہ میان ملک منصور نے اپنے مسیح کاذب کے قدم بقدم رکھکر طابق النعل بالنعل کی پوری

مطابقت کردی ۔ کیون نہ ہو تعلیم کس یونیورسٹی کی ہے جہان رات دن اسی جھوٹ کی مشاقی ہوتی رہتی ہے ۔

کتاب فیصلہ آسمانی کثرت سے شایع ہو چکی ہے ۔ ذرا ناظرین ایک نظر صفحہ ۱۴۰ و ۱۴۱ کو دیکھ جائین ۔ اور اس عقل کے اندھے کو بھی دکھا کر روشنی کی سلائی کور باطنون کی آنکھون مین پھیر دین ۔ تو البتہ بیچارے لڑکے کو سوجھائی دیگا ۔

اس قدر واضح طور سے حوالہ دینے پر تو جھوٹ لکھدیا کہ حوالہ نامعلوم اور خود ملک جی بڑے بیباکی سے لکھتے ہین کہ شیخ عبد القادر جیلانی اپنی ایک تصنیف مین فرماتے ہین یوعد والا یوفی ۔

اب کوئی میان لڑکے سے یہ تو پوچھے کہ حضرت شیخ غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہٗ کی تو سینکڑون تصانیف ہین ۔ تم نے کیون حوالہ نہ دیا ۔

مین نے جانا بیچارہ طالب العلم کے آنکھون پر جہالت کا ایسا گھٹا ٹوپ پردہ پڑا ہوا ہے کہ وہ حوالہ دینے سے عاجز ہے اسی لیئے اس قدر پر بس کر دیا کہ " اپنے ایک تصنیف مین فرماتے ہین "

میان اب مجھسے سُنو تمہین کیا معلوم کہ کون تصنیف مین ہے تم تو بیچارے عربی فارسی اور اردو سے بھی محض نابلد معلوم ہوتے ہین ۔ جبھی تو جوق در جوق کو صفحہ ۱۲ مین اپنے رسالہ کے جوک در جوک لکھا ہے ۔ اردو کا بھی املا درست لکھنا تم کو پہاڑ ہے تو پھر کیون تصنیف کا بار عظیم اپنے سر پر اور دھر لیا جس تصنیف کا حوالہ تم دینے سے عاجز رہ گئے مین تم کو بتائے دیتا ہون ۔ وہ شریف تصنیف حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہٗ کی فتوح الغیب ہے ۔ یہ لگا ر زیہی تمہارے گرو گھنٹال حکیم جی کی ہے جسکو مین بڑے زور شور سے پبلک مین رد کر کے نہایت جرأت سے کہتا ہون کہ جو جملہ یوعد ولا یوفی کا حوالہ دیا ہے اور عامۂ مسلمین کو فریب دیا ہے کہ یہ مقولہ حضرت موصوف رضہ کا ہے یہ بالکل غلط ہے

اگر اس جملہ مذکورہ کو بغیر تحریف لفظی بعینہ وبلفظہ کوئی میرزائی یا حکیم صاحب حضرت سیدنا غوث الاعظم کے تصنیف موصوف مین دکھا دین تو مین دوسو اُنکو انعام دیتا ہون۔ اور میعاد بھی بہت طویل دیتا ہون۔ جو آجسے ۶ ماہ کی ہے۔ اور اگر یہ جملہ یوعد ولا یوفی[ف] بعینہ وبلفظہ ثابت نہ کرسکے تو پھر اُن پر سوائے ہزارہ لعنت تصنیف کردہ مرزاجی کے اور کیا پہونچ سکتا ہے۔

لطیفہ

یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رحمانیون کا خدا وہ ذات واجب الوجود وحدہ لاشریک ہے جسکی شان یہ ہے ان اللہ لا یخلف المیعاد جیسا کہ عزیز منصور سلمہ نے اپنے رسالہ کے ٹائیٹل پر شعر لکھا ہے وہ ٹھیک ہے۔ ہان شیطانیون کا خدا اُسکا وہم متخیلہ ہے اور ذریات شیاطین کا باپ۔ وہی جھوٹے الہام اپنے مریدون کے دل مین ہر وقت ٹھونستا رہتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم مین سورۂ ناس کے آیہ شریفہ الذی یوسوس فی صدور الناس مین ارشاد ہے اور جو کچھ ایسے وساوس باطلہ سے کوئی شیطانی وعدون کے مرید مذکور کو بے بصیرتی اور حماقت سے کچھ اُمید اُس کی بندھ جاتی ہے۔ اسواسطے اسکو الہام تو مشہور کردیتا ہے۔ مگر جھوٹ ہوکر ٹل جایا کرتا ہے جسکو قرآن کریم نے اس مضمون کا ارشاد فرمایا ہے۔ غور سے سنو! یعدھم ویمنیھم وما یعدھم الشیطن الا غرورا۔ ترجمہ یعنی شیطان انکو (یعنی مرزا جیسے کو) وعدہ دیتا ہے اور امیدین دلاتا ہے حالانکہ شیطان ان سے جو کچھ بھی وعدہ کرتا ہے وہ نرا دھوکا ہی دھوکا ہے۔

اس صفائی سے قرآن کریم کا ارشاد ہو رہا ہے اور میرزائی حضرات اسپر توجہ نہین فرماتے ہین۔ یہ کیا غضب خدائے قدوس کے ارشاد پاک کے خلاف ڈھا رہے ہین۔

[ف] لطیفہ یہ ہے کہ من چیزے دیگر می سرایم وطنبورہ من چیزے دیگر۔ یعنی حکیم جی تو فرماتے ہین یعد ولا یوفی اور انکی خوب مرمت کرکے میان طنبورہ یعنی منصور کہتے ہین کہ یوعد ولا یوفی حالانکہ دونون ہی غلط۔ خود غلط املا غلط انشا غلط

اور اپنے ڈھاک کے ۳ پتون پر ضد سے اڑے ہوئے ہین۔ خدا کے واسطے ایک لمحہ آپ
اِن امور پر غور صحیح و فکر سلیم کرین۔ آپ سمجھیئے یہ گرہے کہ مرزا جی کی جھوٹی پیشگوئیان کثرت
سے ہوتی تہین۔ کچھہ دو چار شکلین رمل کی اور اون کے منسوبات کو یاد کرکے زائچہ لکھہ سکتے
تھے اور باقی عقل معاش کے پورے دھن کے پکے قیافہ اور واقعات شناسی مین بھی
اپنے کو یکتائے روزگار جانتے تھے۔ اسلیئے طبیبون کے قاعدہ کے موافق کچھہ موسم
کچھہ ملک کچھہ خلط کا لحاظ کرکے پیشگوئیون کے گول مول جملے تصنیف فرمایا کرتے تھے۔ اسپر
بھی سینکڑ دن ہی جھوٹ اِن کے تمام ہندوستان مین مشہور ہوچکے۔ یہان تک کہ
خود اونکی موافقین جو صاحب عقل سلیم ہین۔ جب اونکے مقابلہ مین مرزا صاحب کا تذکرہ
آیا بے ساختہ اُن لوگ نے ایمان کی بات کہی کہ مرزا صاحب مین بھی تو عیب تھا کہ جو کچھہ
اون کے دلمین آیا اسکو کالوحی منزل من السماء سمجھہ لیتے تھے اور اپنی بات
کے ناحق ضد مین ٹھوکرین کھاتے تھے۔ کاش یہ عیب نہ ہوتا تو آدمی معقول تھے میان
صاحبزادے! یہ ہے معقولیت کی تحقیق اور منصفانہ رائے اور آزادانہ خیال۔

اب آپ مخالفین کا ثبوت دیجیئے۔ جنکا ذکر آپنے اپنے منہ سے نکالا ہے کہ مرزا صاحب
کو بڑا عالم فاضل سلطان القلم سمجھتے تھے۔ (صفحہ ۱۶) جب آپ مخالفین کی فہرست اور
ثبوت ظاہر کیجیئگا تو مین بھی بذریعہ اخبارات آپ کے موافقین کی دستخطی تحریرین
شائع کردونگا۔ بلکہ اسکو رجسٹری کرائے۔ اگر آپ توبہ کی شرط کرین۔

مرزائیون کی عادت ہوگئی ہے کہ جب کسی نے مرزا کی جھوٹی پیشگوئی کو ظاہر کیا
تو اپنے جاہل بھائیون کے اطمینان اور ڈھارس باندھنے کے لیئے جھٹ حضرت یونس
کا قصہ شروع کردیا۔ چاہے مرزا کے حالات سے چسپان ہو یا نہو۔ عوام مین تو
یہی مشہور کر رکھا ہے کہ حضرت یونس ؑ کی پیشگوئی بھی (نعوذ باللہ منہا) ٹل گئی ہے
تو مرزا کی پیشگوئی کیون نہ ٹلے۔

تو سنو بھاگو نہین۔ اے عقل کے دشمنو۔ کور باطنو۔ جب تمہین کچھ قرآن کا علم نہین۔ تو کیون
قرآن دانی کا دعوے بیفائدہ کرتے ہو۔ اور بیچارے جاہلونکو جہنم کا راستہ دکھلاتے ہو۔
میان! کسی آیت یا کسی حدیث سے سلف سے آجتک یہ ہرگز ثابت نہیں ہوا ہے کہ اللہ
تعلے نے یونس علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ہان عذاب بھیجنے کا وعدہ
تھا۔ اور عذاب آیا۔ اور وعدہ خداوندی سچا ہوگیا جب قوم نے گرویدگی اختیار کی اور ایمان لائے
تو عذاب ہٹادیا گیا۔ بس قرآن مجید اور حدیث شریف سے اسی قدر ثابت ہی۔ بھلا مرزا کے
آسمانی نکاح والی پیشگوئی سے اسکو کیا تعلق ہوسکتا ہے۔

"پھر آگے چلکر لکھتے ہین۔ کہ وعدہ نہین تھا وعید تھا"

ملک جی! بلی کے گوہ کی طرح مرزاجی کے الہامی جھوٹ کو چھپانے کی کوشش کرتے
ہین۔ مگر اوسکی عفونت اور سڑاندھ بدبو کہیں چھپ سکتی ہے۔ مرزائی ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے ہین
اور اپنے جھوٹے کردار سے باز نہین آتے۔ کبھی وعدہ کو وعید بتاتے ہین۔ اور یہ سمجھتے ہین۔
کہ وعید کہدینے سے مرزاجی پر جھوٹ کا مقدمہ ڈسمس ہو جائیگا۔ ہرگز نہین۔ قطع نظر اس
بات کے کہ یہ وعدہ ہو یا وعید۔ مرزاجی نے تو اس پیشگوئی کی نسبت یہ قید لگائی تھی کہ یاد رکھو
اگر یہ پیشگوئی پوری نہوئی اور مین مر گیا مین تو ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا۔

پھر اب خود بقول ان کے مرزاجی کو بدترین مخلوق سمجھنے مین آپکو کیا عذر ہی۔ کیونکہ
زمانہ ہوا کہ مرزاجی مر بھی گئے۔ اور اُن کا خصم وڈھل رقیب سلطان محمد بیگ بفضلہ تعالی
صحیح و سالم موجود ہے۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی۔ غیرت ہو تو توبہ کرکے اب بھی مسلمان ہو جاؤ۔
ورنہ تم جانو اور تمہارے اعمال۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ **محمدی بیگم** سے نکاح ہونا مرزا کا اور
اُس سے بشیر الدولہ۔ عالم کباب۔ عمانوئیل کا پیدا ہونا جس کی تعریف مین مرزا نے مجذوبون
کا سا بڑ لگایا ہے۔ کان اللہ نزل من السماء بھی الہامی جملہ زیب رقم فرمایا ہی
یہ وعدہ تہا یا وعید سچ کہنا۔ کیونکہ ابھی تک مرزاجی کو اسکی حسرت باقی ہے ؎

نکاح آسمانی ہو گر بیوی نہ ہاتھ آئے
رہیگی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

مسٹر آتھم و ڈاکٹر عبد الحکیم خان و مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مقابلہ مین جو جو پیشگوئیان مرزا صاحب کی روز روشن کیطرح تمام دنیا پر جھوٹ ثابت ہو چکی ہین۔ اون سب کی شرح اور پوری کیفیت رسالہ مسیح کاذب مین راقم نے پبلک پر ظاہر کر دیا ہے۔ (جس صاحب کو تفصیل درکار ہو وہ رسالہ ملاحظہ کر لین) صفحہ ۲۶ مین ہمارے عزیز لکھتے ہین (کہ فیصلہ آسمانی مین حضرت مؤلف مدظلہ العالی نے لکھا ہے") کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات میں بد تہذیبی سے کام لیا" کس قدر کورانہ جھوٹ اور جاہلانہ افترا ہے۔ مین پبلک کو مخاطب کر کے التماس کرتا ہون کہ رسالہ فیصلہ آسمانی تمام شائع ہو چکی ہے اور قریباً یہ رسالہ ہر شہرون مین مشہور ہو چکا ہے۔ بھلا مہربانی فرما کر ذرا ملاحظہ کر کے آپ لوگ اِس جاھل طالب العلم کی جہل کو جانچ لیوین کہ اُس رسالہ مین حضرت مؤلف نے کسی جگہ آئینہ کمالات کا نام بھی لکھا ہے۔ یا نہیں۔ شاید اِن پر بھی مرزا جی کی طرح جھوٹے الہام کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ بقول شخصے مچھلی کے جائے کن تیرائے۔ یہ پنجابی مثل ہے جسکا مفہوم یہ ہے کہ مچھلی کے بچے انڈون سے نکلتے ہی تیرنے کا الہام ساتھ لیئے آتے ہین۔ اُسی طرح سے مرزا جی کے روحانی صاحبزادگان بھی ہین۔

ابھی فتنہ ہے کوئی دن مین قیامت ہیگا

اگرچہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے مطلق جھوٹ یا افترا نہین ہے۔ اب مین اسکو پوری تصریح سے پبلک میں پیش کرتا ہون۔ اور ملک منصور صاحب کا مین شکریہ ادا کرتا ہون کہ اونکی جھوٹی تقریر نے مجھکو اسکی صراحت پر مجبور کیا ورنہ کاہیکو اسکا ذکر ان کے مقابلہ مین کیا جاتا۔

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

ایک آئینہ کمالات پر کیا منحصر ہے مرزا جی کی مندرجہ ذیل تصانیف مین جنمین قریباً پانچسو غیر مکرر گالیان اور فحش کلمات اور تقصیف نعتیں درج ہین۔ جو شان میں علماء کرام

اور شانخان ذوی العظام مین مرزاجی نے اپنی خباثت نفسانی تحریر کی ہین۔ اور اُسکے علاوہ جو شان نبوت مین حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کے فحش شدید اونکی امہات مومنات کے لیئے ویچ رسالہ کیا ہی اسکو دیکھہ جایئے تو پتہ چل جائیگا کہ کوئی لکھنو کے شہدے پاجی بھی ایسی گالیان نبی خدا کی شان اور اُن کی امہات کی شان مین ہرگز ہرگز استعمال نہیں کرسکتے جسکو مرزا نے نہایت بیباکی سے اور دریدہ دہنی سے لکھا ہے۔ چونکہ میرے نزدیک اون کا اعادہ بھی گناہ ہی اسلیئے میرے قلم کو جرأت نہیں ہوسکتی کہ اُس کو ظاہر کراسکون۔ آئینہ کمالات۔ توضیح المرام۔ ازالۃ الاوہام۔ انجام آتھم۔ ضمیمہ انجام آتھم۔

جیسا کہ راقم نے قبل اسکے صفحہ . . . مین چند نمونہ مرزا کے فحش کلام کا بدل ناخواستہ پبلک پر ظاہر کردیا ہی۔ اوسکو جانچنے کے بعد پبلک خود فیصلہ کرلے۔ کہ جس شخص کے زبان پر ایسے پاجیانہ لغات چڑھے ہوں۔ اور انکا مصداق حضرت عیلے جیسے اولوالعزم نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے امہات مومنات کو (معاذ اللہ) ٹھہرادے۔ کیا وہ شخص کبھی ایسا ہوسکتا ہی کہ اُسکو دنیادار شرفا اور مہذب قوم میں بھی شمار کرسکیں۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہیں۔ نبوت اور مہدویت تو درکنار معمولی دیندارانہ حیثیت کا آدمی بھی یہ ذلیل چال وچلن اور رذیل طریق کو اپنے لیئے ہرگز ہرگز باعث افتخار نہیں سمجھہ سکتا ہی اپنے منہ میان مٹھو مُفْتَخِر. بجائین یہ دوسری بات ہی ؎

بے حیا باش انچہ خواہی کن

مولانا مثل مشہور ہے **لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا**" میرے پیارے عزیز! اب تو ضرور مان لینا چاہیئے کیونکہ آپکا اوئش آپ ہی کے سامنے رو کردیا گیا ہی ؎

بات کو مانو اسمیں کہ نہ کرو   قے نہ کرو میرا کہنا رد نہ کرو

قولہ یہ خدائی سلسلہ ہے اور وہی اوسکی مدد کرتا ہے اگر انسان کا بنایا ہوا ہوتا تو مدتون ہوئے ہم برہم ہوجاتا

اقول میان! یہ کیون نہیں کہتے کہ یہ مرزائی سلسلہ ہے جو خود خدا[1]۔ خدا کا باپ[2]۔ خدا کا بیٹا[3] ہونیکا

---

[1] خود خدا جیسا مرزاجی کو کشف مین ظاہر ہوا تھا (تفسیر یعنی مرزا کرشن چندر ہوگئے اور ہمین روپ دھارن کیا ۱۲ [2] خدا کا باپ (یعنی ہندون کے موافق) مرزاجی نے براہ روپ مین بھی جلوہ گری فرمائی۔ ۱۲ منہ [3] خدا کا بیٹا (تفسیر) اونہین ہندون کے راماین کے رو سے آخر زمانہ مین کلنکی اوتار لیئگے۔ جسکو وہ مہدی یا مسیح خیال کرتے ہین ۱۲ منہ

دعویدار ہو جسکی تفصیل پچھلے صفحہ میں بخوبی کردیگئی ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسہم ومن سیات اعمالھم) لو بھئے سنو یہ تینون الہام تو مرزا جی پر ہوئے تھے مگر تفسیر اس کی اسوقت اون کے ذہن مین نہ آئی تھی۔ اب مجھ کو اوس موفق حقیقی نے اس میرزائیہ تثلیث کی حقیقت کہولنے کی توفیق بخشی ہے۔ مگر یار خفا نہ ہونا ہر چند بات کڑوی ہے مگر علاج بالخاصہ ہے۔ حاشیہ دیکھو صفحہ ۲۳۔ یہ تو اون تینون جملون کی تفسیر ہوئی۔ مگر حقیقت مین مرزا صاحب کی یہ انوکھی تثلیث ہے عیسائی معروف تثلیث مین باپ اور بیٹا اور روح القدس ملکر تثلیث پوری ہوتی ہے اور مرزا صاحب کی نئی تثلیث مین باپ اور بیٹا اور اون کے خدا کا باپ بھی شریک تثلیث ہو۔

میان صاحبزادے! اب سمجھے یہ ہے سلسلہ میرزائیہ کی تثلیث اور اسکا درہم برہم ہونا اگر آپ لوگ کو معلوم نہو تو کور باطنی کا علاج کیجئے۔ مرزا صاحب کی حیات ہی سے اونکا کارخانہ فیل کر گیا۔ دوکانداری ٹھنڈی پڑگئی۔ پبلک پر اون کا فریب کھل گیا۔ خود ہزارون مرید خاص اون کے عقیدے سے پھر گئے۔ اونپر بڑے گرماگرمی سے رد پر رد ہونے لگے۔ تمام دنیا مین اون کے دجال ہونیکا اور کفر کا فتوے شائع ہوگیا۔ اسپر بھی آپ لوگ کو احساس نہو تو میرا کیا اجارہ ہے عقل سلیم آپ لوگ سے صلب کرلی گئی ہے اور بعینہ فونوگراف بنگئے جو کچھ قادیانی ترانہ آپ کے دلون کے رکارڈ مین بھر دیا گیا ہے وہی آواز نکلتی ہے۔

اب بھی چیتو۔ توبہ کا دروازہ ابتک کھلا ہوا ہے۔ موت کی گرم بازاری انواع اقسام سے مرزا صاحب کے قدم نحس کی بدولت تمام دنیا مین۔ ان بطش ربک لشدید کی منادی ہو چکی ہے۔ مبارک وہ لوگ ہین جو اس منادی پر کان دھرین اور اپنے سچے نبی خاتم المرسلین حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ علیہ الف الف تحیۃ والثنا کی دل سے پیروی کرکے شیطانی

۱؎ غیرت حق۔ میرزا جی کے ہوئی جب سدراہ + خود بقول میرزا جو تھا شریر و پر گناہ + مفتری صادق کے آگے مرگیا ہوکر تباہ مفتری ہوتا ہے آخر اس جہان مین روسیاہ + جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاروبار + یہ مرزا صاحب کا شعر ہے اوسپر مصرعہ لگایا گیا ہے کیا پھڑکتا ہوا مضمون ہے اور کیسا چسپان ہے +

عقاید باطلہ سے اپنے کو بچا دین - اور اسکو غور سے تخلیہ مین تجویز کرین کہ اس تیرہ سو برس مین آج تک کتنے جھوٹے مہدی اور مسیح پیدا ہوتے گئے مگر اسلام کا کیا بگڑا - سوائے اسکے کہ معدودہ چند لوگ اسلام کی فہرست سے خارج ہوگئے اور ادن کی جگہ درک اسفل مقرر ہوگئے اور مشیت الٰہی نے اپنی حکمت بالغہ سے اونکو حقیقی اسلام اور اتباع رسالت مصطفوی سے محروم رکھا۔

میرے پیارے عزیز ملک منصور! بقول ارشاد مرزا صاحب کے (کہ کسی قدر مرارت بھی لازمۂ حق گوئی ہے) جا بجا ہمنے محض نیک نیتی سے واسطے افادہ عوام و خواص کے براہ بہی خواہی مرزائیان کے واقعہ صحیحہ کا اعادہ کیا ہے۔ اور مرزا صاحب کی منہاج نبوت و مہدویت کا اظہار کیا ہے - خدا کے لئے خفا نہونا - بلکہ تخلیہ مین خدا کو حاضر و ناظر جانکر اس رسالہ کو سامنے رکھکر ذرا غور کیجئے اور ان واقعات کو پیش نظر رکھکر خود ہی دلمین فیصلہ کر لیجئے - کہ جس شخص کے افعال و اقوال باہم ایسے متضاد ہون (مسیحیت اور مہدویت تو درکنار) بھلا کبھی وہ ہمچشمون مین اپنی سوسائٹی کے قابل اعتبار ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہین - واللہ ہرگز نہین ثم باللہ ہرگز نہین ضرور آپ بھی دل مین بلا تکلف اعتراف کیجئگا - اور آپکا دل گواہی دے گا کہ فیصلہ آسمانی واقعی آسمانی فیصلہ ہے - اس سے انکار کرنے کی ہرگز جرأت نہیں ہوسکتی - لیکن پھر بھی آپ کو یہان شیطانی وسواس یا دوسرے لفظون مین دنیاوی حجاب کا روڑا صراط مستقیم سے روک رہا ہے - بڑے بہادر اور دانشمند وہ ہین کہ اس مقام پر خدا کی سچی توحید اور رسالت مصطفوی کی مضبوط ڈوری کو پکڑ لین - اور شیطانی وسواس اور بے جا حجاب کی مزاحمت کر کے صدق دل سے توبہ کر کے اوس قدوس ذوالجلال کے آگے سر عجز و نیاز کو جھکا دین کہ ایسی سرافگندگی اوس کے حضور مین باعث قبولیت ہوجاتی ہے اللھم اھدنا الصراط المستقیم - ایاک نعبد و ایاک نستعین آمین بجاہ سید المرسلین و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ اجمعین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

لطیفہ - خاتمہ کتاب مین مرزا صاحب آنجہانی کے چندوہ الہامات جنکے سچے ہونے مین مرزا جی کے کسی مخالف کو بھی کچھ عذر نہین ہوگا بنظر مزید دلچسپی ناظرین ذیل مین درج کئے جاتے ہین - مگر حضرات

ناظرین سے دست بستہ التماس ہی کہ مرزا صاحب کے ان الہامات پر خدا کیواسطے مضحکہ نہ اڑائیگا کیونکہ یہ حضرت مسیح قادیان کے (جیسا کچھ بھی ہو) الہام تو ہین +

(۱) مرزا صاحب کو الہام ہوا ہی کہ کبھی معدیکے خلل سے ورم بھی ہو جاتی ہی۔ (ریویو۔ اپریل) +
سبحان اللہ۔ کیا لطیف الہام ہی۔ جو آجتک کسی طبیب یونانی یا ڈاکٹران انگریز کو بھی معلوم نہوا تھا۔ یا معلوم تھا تو مرزا صاحب کو اسکی اطلاع اُن اطبار نے کیون نہ دی۔ ناظرین یہ البتہ مرزا صاحب کا الہام ہی

(۲) مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ "رعایا مین سے ایک شخص کی موت" (ریویو۔ اپریل) سبحان اللہ
کون بے ایمان ہے جو اس الہام کو سچ نہ مانیگا واہ کیا کہنے ہین الہام تو ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ دشمن بھی مانجائے

(۳) الہام ہوا۔ "فتح" (ریویو۔ اپریل) کس کی یہ مت پوچھو۔ جس کی ہوگی وقت پر کہدینگے۔

صاحبو! مرزا صاحب کے ایسے ویسے جیسے تیسے سو نہین بلکہ ہزارون مزخرف الہامات خود اُن کے تصنیفات مین بھرے پڑے ہین۔ جنکو اہل طبع سلیم دیکھکر بے ساختہ کہہ اوٹھیگا کہ ٹھیک مرزا صاحب کے الہامات مندرجہ ذیل شعر کے مصداق ہین ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب گربہ شاشید گفت باران شد

مرزائی حضرات بس اِن تینون کو دیکھکر دل مین شرمائین اور پھر کبھی الہام کا فکر اپنی زبان سے نہ نکالین۔ زیادہ والسلام علی من اتبع الھدیٰ +

+ + + + + +

الراقم

ملک نظیر احسن بہاری سابقاً یکے از مرید خاص

مرزا صاحب مگر حالیا مرزا صاحب کے عقائد باطلہ سے تائب ہوکر داخل سلسلۂ رحمانیہ ہوا۔

لائق دید کتابیں

یہ رسالہ چونکہ ایک غیر مہذب طالب علم کا جواب ہے۔ اسلیئے اُسی طرز پر لکھا گیا ہے اہل تہذیب طالبین حق رسائل ذیل کو ملاحظہ کریں میں اس ورق پر اُن کتابوں اور رسالوں کا نام ظاہر کرنا چاہتا ہوں جن میں نہایت شایستگی اور پُرزور تحریر اور حقانی دلائل سے ثابت کردیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوے میں سچے نہ تھے جماعت احمدیہ میں کوئی ان رسائل کا جواب نہیں دے سکتا ۔

نمبر شمار	نام	خلاصہ مضمون
۱ ۲ ۳	فیصلہ آسمانی حصہ اول قیمت ۲ر حصہ دوم قیمت ۴ر حصہ سوم زیر طبع	مرزا صاحب نے جس معجزے کو اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان ٹھیرایا تھا۔ اور خلق کو اُس کا منتظر کیا تھا اُس کا ہر طرح سے غلط ہونا اس رسالہ میں دکھایا گیا ہے ۔
۴	تتمہ فیصلہ آسمانی حصہ اول قیمت ۲ر	پہلے حصہ کے بعض مضامین کے جواب میں جو مرزا صاحب نے اور اُن کے خلیفہ نے لکھا ہے اُسکی غلطی ظاہر کی گئی ہے ۔
۵	شہادت آسمانی قیمت ۲ر	۱۳۱۲ھ میں چاند گہن اور سورج گہن کا اجتماع رمضان شریف میں ہوا تھا اُسے مرزا صاحب نے اپنے مہدی ہونیکا آسمانی نشان ٹھیرایا تھا اُس کا غلط ہونا نہایت پُرزور تقریر سے ظاہر کیا ہے ۔
۶	حقیقۃ المسیح قیمت ۴ر	اس میں متعدد طریقوں سے اور خود مرزا صاحب کے قول سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا نہایت معقولیت سے ثابت کیا ہے اور اُنکے وجود کا نتیجہ دکھایا ہے ۔

نمبر شمار	نام	خلاصہ مضمون
۷	معیار المسیح قیمت ۲ /	بعض وہ آیتیں جنسے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اُنہیں سے اُن کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے ✦
۸	تنزیہ ربانی ۲ /	مدرسہ قادیان یعنی خلیفۃ المسیح صاحب کے دربار سے جو حصے ۲ فیصلہ کے بعض مضمون کا جواب نکلا تھا۔ اُسکے دو جواب اہل حق کی طرف سے شائع ہوئے۔ ایک مفصل دوسرا مختصر ✦
۹	معیار صداقت ا /	
۱۰	تنبیہ قادیانی قیمت ا /	مرزا صاحب کے بڑے صحبت یافتہ اوڈیٹر اخبار بدر نے بے تہذیبی سے کچھ لکھا تھا۔ اُسکا کافی جواب ہے ✦
۱۱	مسیح کاذب ۳ /	اسمیں دو درجن جھوٹی پیشگوئیاں مرزا صاحب کی لکھکر اُنکی حالت دکھائی ہے ✦
۱۲	تذکرہ یونس علیہ السلام	حضرت یونس کا سچا واقعہ ذکر کر کے مرزا صاحب کا کذب ظاہر کیا ہے (ابھی طبع نہیں ہوا) ✦
۱۳	شہاب ثاقب	یہ لائق دید رسالہ برق آسمانی کا دنداں شکن جواب ہے (ابھی نہیں چھپا) ✦
۱۴	ایک ہمدرد مخلص کی فریادرسی (زیر طبع)	اِس میں ماسٹر عبد المجید صاحب کے خط کا محققانہ مفصل قابل دید جواب ہے۔ (ابھی طبع نہیں ہوا) ✦
۱۵	حق طلب کی سچی فریاد زیر طبع	اسمیں ماسٹر عبد المجید صاحب کا دوسرا خط ہے اور اُسپر تقریظ اور مختصر نوٹ ہیں۔ ماسٹر صاحب کا یہ خط قابل دید ہے ✦ (زیر طبع ہے)
۱۶	حق نما زیر طبع	جس میں نہایت شائستگی اور خوبی سے جماعت احمدیہ کو ہدایت کی گئی ہے اور جلسہ اسلامیہ لاہور کی روئداد بھی شامل ہے۔ جس میں مرزا صاحب کے اُس جلسہ سے روپوش ہونیکی کیفیت مذکور ہے۔ (زیر طبع)

اور اسی قسم کی کتب اور کتب دینیہ اور تصوف وغیرہ شہر مونگیر محلہ مخصوص پور مولوی سید حاجی عبد الرحمن صاحب و مولوی محمد اسحٰق صاحب سے بقیمت طلب فرمائیں

الحمد للہ والمنہ کہ

رسالۂ لاجواب

چیلنج محمدیہ

نمبر ۱۸ صحیفۂ رحمانیہ

نمبر ۱۸ برگروہ مرزائیہ

صولتِ فاروقیہ

طالبین حق اسپر غور فرمائیں کہ یہ مختصر رسالہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء مین گروہ مرزائی قادیانی اور لاہوری دونوںکی ہدایت و خیر خواہی کیلئے مشتہر ہوا تھا، اور جواب کیلئے تمام دنیا کے قادیانی کو چیلنج دیا گیا تھا اب ۱۳۴۴ھ ہے اسوقت تک کسی نبی ماننے والے اور نہ کسی مجدد کہنے والے نے دم مارا اڈیٹر الفضل اور خلیفہ قادیان کے نام مکرر بھیجا گیا مگر بجز عجز اور سکوت اسوقت تک کچھ جواب نہیں آیا، اب خلیفہ صاحب کی خاص چیلے میاں الہ مار اعرف الہ دتا کا چیلنج آیا ہے، انھوں نے اپنے خیال میں ممات مسیح ثابت کی ہے اُسکے جواب میں ہم سات روز ایک رسالہ بھیج چکے ہیں جسکا نام رسائل لاثانی در کذب مسیح قادیانی ہے، اب یہ رسالہ بھیجتے ہیں جس میں مرزا صاحب کا جھوٹا اور بدترین خلائق ہونا نہایت پختہ الہامی اقراروں سے خوب روشن کرکے دکھایا ہے اور اُنکے علانیہ افترا پردازیوں اور کذب بیانیوں سے اُنکا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے، مگر نہایت افسوس ہے کہ ہمارے برادر قدیم مرزائی ہماری خیر خواہی پر نظر نہیں کرتے اور عار کی وجہ سے نار جہنم کو پسند کرتے ہیں، اب اس رسالہ کے دوبارہ طبع میں کچھ اضافہ ہوا ہے اور انجام آتھم کی تھوڑی سی عبارت میں مرزا صاحب کے چوّن جھوٹ دکھائے گئے ہیں اب الہ دتا بتائیں کہ ایسا اقراری جھوٹا اور ہر بد سے بدتر مسیح موعود ہو سکتا ہے؟ حضرت مسیحؑ کا مرنا ایسے کذاب کو مسیح موعود نہیں بنا سکتا

حسب امداد عالی ہمت جناب محمد نجم الدین احمد صاحب انسپکٹر پولیس استھانوی

منشی سراج الدین احمد پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر میں چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

اسکے بعد یہ خیر خواہ تمام مرزائی گروہ کو کلکتہ سے قادیان اور حیدر آباد و افریقہ تک چیلنج دیتا ہے کہ میرے رسالہ کا جواب دیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تقریری جوابدیں یا تحریری، تقریری کی صورت یہ ہے کہ کلکتہ میں قادیان میں، لکھنو میں، دہلی میں جلسہ عام کریں، اور مجھے اطلاع دیں میں اُس جلسہ میں تن تنہا یا اپنی جماعت کے ہمراہ حاضر ہونگا، اور اُسی جلسہ میں ایک ایک قول حاضرین جماعت کو سناؤنگا، اور جواب طلب کرونگا، مگر کامل دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی مرزائی کسی مقام کا جواب نہیں دے سکتا اور ہرگز نہیں دیسکتا، اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے کہ ہادی مطلق نے نہایت روشن طریقے سے مخلوق پر ایک بڑے ہوشیار کذاب و مفتری کے کذب کو اُسی کے اقوال سے دکھادیا، اور کامل طور سے حجت تمام کردی، پانچواں مہینہ ہے کہ اسکے لاجوابی کا ثبوت خدا تعالیٰ نے اسطرح دکھایا، واقعہ یہ ہوا کہ قادیانی اور علمائے دیوبند سے تحریری مناظرہ ہو رہا تھا، اور علمائے دیوبند کے متعدد رسالے اور اشتہارات چھپ رہے تھے مگر اڈیٹر الفضل کے گیارہویں نمبر کا جواب غالباً علمائے دیوبند نے اسوقت تک مشتہر نہیں کیا تھا اڈیٹر صاحب سمجھے کہ ہمارے جواب سے علمائے دیوبند عاجز ہوگئے اسلئے وہ نمبر فخریہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر میں بھیجدیا، چونکہ علمائے دیوبند سے مباہلہ پر بحث شروع ہوئی تھی اسوجہ سے اس

چیلنج محمدیہ کے پہلے ہی صفحہ پر یہ مضمون لکھکر کہ جس مدعی کا جھوٹا ہونا اُسکے پختہ اقراروں نے ثابت کردیا ہو جیساکہ اس رسالہ میں دکھلایا گیا ہے، جس میں سات اقرار مرزا صاحب کے اپنے جھوٹے ہونے کے کیے ہیں، پھر ایسے علانیہ جھوٹے کی صداقت پر کوئی فہمیدہ مباہلہ کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں کچھ دنوں کے بعد پھر اُسی اشتہار کے سرورق پر یہ لکھا آیا کہ مباہلہ تو آخری فیصلہ ہی ۲۰ رجب ۱۳۳۸ھ کو یہاں سے جواب گیا کہ آخری فیصلہ اگر ہے تو اُسکے لیے ہے جسکا فیصلہ نہوا ہو جسکا فیصلہ خود مدعی کی زبان سے ہو گیا اور قطعًا اور یقینًا اُس کا جھوٹا ہونا ثابت کردیا گیا ہو، پھر اسکے لئے دوسرا فیصلہ کیا ہے؟ اسی مضمون کو کچھ تفصیل سے لکھکر اور چھپواکر اڈیٹر الفضل اور مرزا محمود خلیفہ قادیان کو بھیجدیا گیا اب دوسرا سال تمام ہوتا ہے اسوقت تک تو صدائے برنخاست کا مضمون ہے اور آئندہ بھی یہی ہوگا، مگر افسوس ہے کہ اس علانیہ طور سے جھوٹے ثابت ہوئے مگر ایسے جھوٹے کو چھوڑنے کا نام نہیں لیتے، صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲ میں اس جواب کی تفصیل ملاحظہ ہو،

۲۸ شعبان ۱۳۳۸ھ میں رحمانیہ پریس مونگیر میں چھپا ہے ۱۲

برادران اسلام پورے طور سے متوجہ ہوکر میری دردمندی کو ملاحظہ کریں ان دنوں کلکتہ میں ایک دشمن اسلام مرزائی غلمدی آیا تھا، اور اپنے ترقمہ کو ہضم کرنے کے لئے علمائے اہل اسلام اور خصوصًا اُن مجدد وقت کو چیلنج دیتا تھا جنہوں نے پچاس ۵۰ ساٹھ ۶۰ رسالے مرزا کی کذابی کے بیان میں شائع کرکے دنیا کے مسلمانوں کو آگاہ کردیا اور عظیم الشان گمراہی سے بچایا، **فیصلہ آسمانی** کے تین حصوں کو مشتہر ہوئے برسیں گذر گئیں جسمیں **توریت مقدس**، اور قرآن مجید سے اور صحیح حدیثوں سے اور انکے علانیہ کذابیوں سے اُنکا جھوٹا ہونا ثابت کردیا گیا اور اُسکے جواب دینے والے کو ہزاروں روپیہ کا انعام دینے کیلئے کہا گیا مگر اسوقت تک قلم نہ اوٹھا سکے، **دوسری شہادت آسمانی** میں انکی آسمانی شہادت کو کیسا خاک میں ملایا ہی، اور انکے جھوٹ اور فریب دکھلائے ہیں، مگر کسی مرزائی کی مجال تو نہوئی کہ سامنے آئے اور اپنے مرشد کی روسیاہی کو مٹائے اور اسکا جواب دے عنقریب رسالہ **چشمہ ہدایت** چھپا ہے، جسمیں انکے اٹھارہ ۱۸ اقوال دکھائے گئے ہیں جن سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوتے ہیں، اس رسالہ میں یہ اقوال

بھی ہیں جو اس چیلنج میں لکھے گئے اور انکے علاوہ اور بھی ہیں اسکا نیجہ یہ ہے کہ اونکے جھوٹے ہونے کیلئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے اُنکے اقوال اُنکے نہایت پختہ اقرار اونھیں جھوٹا ثابت کرتے ہیں مگر چونکہ مرزا صاحب کا وجود چودہویں صدی میں نمونہ قہر الٰہی تھا، اسلئے اسکا ایک اثر یہ بھی ہے کہ اس فتنہ کی طرف مسلمانونکو کچھ توجہ نہیں ہے احمدی جماعت کی عقل سلب کردی گئی ہے، وہ اپنی اس خیر خواہی کو دیکھتے ہی نہیں اور دہکتی آگ میں گرے پڑتے ہیں اور دوسرونکو اپنے ہمراہ زبردستی گھسیٹے ہیں انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے کرم سے اتمام حجت کیلئے مرزا صاحب کو اُنکے پختہ اقرارونسے اُنکا مفتری اور جھوٹا ہونا ثابت کردیا اور وہ اقرار جنکے سچے ہونے پر انہوں نے نہایت سخت قسم کھائی ہے اور یہ کہا ہے کہ اگر یہ میرا قول سچا نہو تو میں جھوٹا اور ہر بد سے بدتر ہوں اور انہیں نہایت پختہ اور سچا الہام الٰہی کہا ہے یعنی اُن اقرارونکو اُنہوں نے اُسی طرح الہام الٰہی کہا ہے جسطرح اپنے مسیح اور مہدی اور مجدد اور نبی ہونیکے الہام کو کہا ہے، ان دونوں الہاموں میں کوئی فرق نہیں ہوسکتا، مگر مرزائی حضرات کچھ خیال نہیں کرتے اور ان کے مسیح اور مہدی ہونیکے الہام کو سچا سمجھکر انہیں مہدی اور مسیح مان رہے ہیں اور اُسی قسم کے وہ الہامات جن سے وہ جھوٹے ثابت ہوتے ہیں اُنکی طرف کچھ خیال نہیں کرتے اور ایسے اقراری کذاب سے علیحدہ نہیں ہوتے اور اپنے سچے اور یہی خواہوں کے عجز و نیاز پر بھی رحم نہیں کرتے اور ایسے علانیہ کذاب سے علیحدہ نہیں ہوتے اور دہکتی آگ میں گرنا قبول کرتے ہیں، راقم خیر خواہ اس قسم کے چند اقرار انکی صرف ایک کتاب انجام آتھم سے یہاں نقل کرتا ہے، اور قدرت خدا کا نمونہ دیکھاتا ہے کہ ایسا ہوشیار اور چالاک شخص اپنے ایک رسالہ میں ایک ہی واقعہ کے بیان میں آٹھ نو اقرار ایسے کرتے ہیں جن سے وہ خود جھوٹا اور ہر بد سے بدتر ثابت ہوتے ہوں یہاں یہانتک کہ اُس نے اپنے جھوٹے ہونے پر قسم کھائی ہو

وہ اقرارات ملاحظہ ہوں، پہلا اقرار۔ (۱) میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے، اسکی انتظار کرو، (۲) اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری

ؔ یہ عبارت محاورہ اردو سے غلط ہے مرزا کو تانیث و تذکیر میں امتیاز نہ تھا ۱۲ منہ

نہیں ہوگی اور میری موت آجائیگی (۳) اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اسکو بھی ایسا ہی پورا کردیگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہوگئی اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے، اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے (۴) جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے، کوئی اُسے روک نہیں سکتا" (انجام آتھم صا۳) مرزا صاحب کے قول سے ثابت ہوا کہ وعید کی پیشینگوئی رونے دھونے سے رک نہیں سکتی، یہ اقرار مرزا صاحب نے ۲۲ جنوری ۱۸۹۶ء سے کچھ قبل کیا ہے، اس اقرار کے الہامی اور سچے ہونے پر اسقدر اصرار و پختگی ہے کہ صرف انھیں چار سطروں میں نہایت زوردار چار طریقوں سے اس پیشگوئی کے پورا ہونیکو بیان کیا ہے لیکن الحمدللہ ہر طریقہ سے مرزا صاحب کا کذب ہی ثابت ہوتا ہے تفصیل ملاحظہ ہو، اوّل طریقہ بیان مرزا صاحب کا یہ ہی میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے" (جس بات کا پورا ہونا علم الٰہی میں قرار پاچکا ہو اُسے تقدیر مبرم کہتے ہیں) اسلئے مرزا صاحب کے قول کا مطلب یہ ہوا کہ داماد احمد بیگ کا میرے سامنے مرنا علم الٰہی میں قرار پاچکا ہے، وہ ضرور میرے سامنے مریگا لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ یہ پیشینگوئی پوری نہولی جس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا اسے تقدیر مبرم کہنا محض جھوٹ اور اللہ تعالیٰ پر افترا تھا، اور نہایت ظاہر طریقہ سے مرزا صاحب کاذب و مفتری علی اللہ ثابت ہوئے اور جب اس جھوٹ کو مرزا صاحب بار بار بولے تو اس طریقہ سے کم سے کم تین جھوٹ مرزا صاحب کے ثابت ہوئے یعنی ایک جھوٹ تین مرتبہ بولے اور اگر جماعت احمدیہ مرزا صاحب کو اس دروغ گوئی سے مبرا سمجھتی ہے، تو دہریونکی مؤید ہے، دوسرا طریقہ نہایت ظاہر طور سے اپنا کمال وثوق اسکے پورا ہونے پر اسطرح ظاہر کیا ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشینگوئی پوری نہوگی اور میری موت آجائیگی" ہمارے دینی برادران طالبین حق اسپر غور فرمائیں کہ جناب مرزا صاحب نے اپنی صداقت کے اظہار میں اور اپنی نبوت کی دلیل میں نہایت روشن بات پیش کی ہے جسکی صداقت آنکھوں سے معائنہ ہوتی ہے اور جسکا یقین متواتر خبروں سے ہوسکتا ہے، دنیا دیکھ رہی ہے کہ مرزا صاحب کو مرے ہوئے بارہ برس ہوگئے اور خدا جانے انکی ہڈیوں کی کیا حالت

ہوئی ہوگی اور احمد بیگ کا داماد ابتک موجود ہے اور اپنے چہرے کو دکھا کر انکی کذابی کا معائینہ کرا رہا ہے، مگر انکے مریدین ایسے اندھے ہیں کہ ایسی علانیہ بات پر بھی ایمان نہیں لاتے، اور اُس کذاب کو جھوٹا نہیں سمجھتے جسکے کذب کا معائینہ آنکھوں سے ہو رہا ہے اس پر نظر رہے کہ یہ قول مرزا صاحب کا معمولی نہیں ہے کہ اتفاقیہ کوئی بات کہدی ہو بلکہ اپنی نبوت کی دلیل میں یہ پیشینگوئی کی ہے اور اُس دلیل نے انہیں جھوٹا ثابت کر دیا، تیسرا طریقہ اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالی ضرور اسکو بھی ایسا ہی پورا کر دیگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہوگئی، اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا دخل ہو جاتا ہے مرزا صاحب تیسرے طریقے میں تمثیل دیکر اپنی پیشینگوئی پوری ہونیکی توضیح کرتے ہیں اور احمد بیگ اور مسٹر آتھم کی نظیر پیش کرتے ہیں لیکن یہ دونوں پیشینگوئیاں بھی جھوٹی ثابت ہوئیں، اسکی تفصیل الہامات مرزا اور فیصلہ آسمانی میں کی گئی ہے، اور اس قول میں مرزا صاحب چار جھوٹ بولے ہیں (۱) یہ کہ یہ پیشینگوئی پوری ہوگی (۲) احمد بیگ کی پیشگوئی پوری ہوگئی (۳) آتھم کی پیشینگوئی پوری ہوگئی (۴) وقتوں میں کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے یہ چوتھی بات بھی محض دروغ اور بناوٹ ہے، انبیا کی مقرر کئے ہوئے اوقات میں کبھی استعارہ نہیں ہوتا ہے، یہ مرزا صاحب کی ڈھٹائی ہے اس تیسرے طریقہ میں چار جھوٹ مرزا صاحب کے ہوئے، چوتھا طریقہ جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے اُسے کوئی روک نہیں سکتا، اس چوتھے جملہ میں مرزا صاحب اپنی پیشینگوئی کی مزید توثیق کے خیال سے اسکو خدا کے یہاں کی ٹھہری ہوئی بات بیان کرتے ہیں جب یہ پیشینگوئی پوری نہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ خدا کے یہاں کی ٹھہری ہوئی بات نہ تھی، بلکہ مرزا صاحب جھوٹ بولے اور اللہ تعالی پر افترا کیا مرزا صاحب اپنے پہلے اقرار کے تمام طریقوں سے جھوٹے ٹھہرے البتہ اُنکا یہ اقرار سچا نکلا، اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہوگی اور میری موت آجائیگی مرزا صاحب عمر بھر میں غالبًا سوائے اس جملہ کے کوئی سچ نہ بولے ہونگے، اب جماعت احمدیہ فرمائے کہ جب آپ مرزا صاحب کے تمام الہاموں اور اونکے اقوالونکو سچا اعتقاد کر کے اونپر ایمان لائے ہیں تو اس پختہ اور یقینی اقرار پر ایمان لاکر اونھیں جھوٹا

کیوں نہیں مانتے، اور اس اقرار میں اونمیں جھوٹا کیوں نہیں سمجھتے ہیں، اگر آپ کے خیال میں نبی جھوٹ بولتا ہے یا کسی وقت وحی الہام کے معنی نہیں سمجھتا تو پھر کسی صاحب عقل کے نزدیک نبی کی کوئی بات لائق اعتبار نہیں ہوسکتی اور نبوت بیکار ہو جاتی ہے ذرا اسمیں غور کرو عقل کو ہاتھ سے ندو جب مرزا صاحب کا وہ قول جو اُس نے بار بار کہا ہو اور اُسکو خدا کا الہام بتایا ہو اور اُسے اپنی صداقت کا معیار ٹھہرایا ہو، اور عرصہ دراز تک وہ اپنے اُس غلط دعویکو مشتہر کرتا رہا ہو اور اللہ تعالیٰ اُس غلطی پر اُسے کسی وقت متنبہ نکرے اور دنیا کے روبرو اُسے جھوٹا اور رسوا کرے ایسا ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں، اور میں نہایت خیر خواہانہ کہتا ہوں کہ خداتعالیٰ نے مخلوق اور بالخصوص مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ مرزا صاحب کے کذب کو دنیا پر روشن کر کے دکھادیا اور کسی نافہم اور جاہل کو بھی جائے دم زدن نرہی کیونکہ مرزا صاحب اسیکے لائق تھے، وہ جھوٹ بولنے میں ایسے بیباک اور عوام کے فریب دینے کو ایسے جھوٹ بیباکانہ بولے ہیں کہ اہل فہم اُنکے جھوٹ کو اچھی طرح معلوم کر سکتے ہیں چنانچہ اسی اقرار میں مرزا صاحب کے آٹھ جھوٹ دکھائے گئے اور اس سے پہلے اوسی انجام آتھم کے تیسویں ۳۰ صفحہ میں حضرت یونس ؑ کا ذکر کیا ہے اسمیں متعدد جھوٹ بولے ہیں اسکے ساتھ مرزا صاحب کے اس پیشگوئی کے جھوٹ کو بھی ملالیا جائے تو مرزا صاحب کے جھوٹ کی تعداد اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے، ناظرین مختصر لفظوں میں اسکی تشریح ملاحظہ فرماویں،

مرزا صاحب کے علانیہ چون ۵۴ جھوٹ

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خداتعالیٰ نے یونس نبی ؑ کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونیکا وعدہ دیا تھا، اور وہ قطعی وعدہ تھا جسکے ساتھ کوئی بھی شرط نہ تھی جیساکہ تفسیر کبیر کے صفحہ ۱۶۴ اور امام سیوطی کی تفسیر درمنثور میں احادیث صحیحہ کی رو سے اُسکی تصدیق موجود ہے، (حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۳۰) اس قول میں مرزا صاحب کئی دعوے کرتے ہیں، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نزول عذاب کا قطعی وعدہ کیا تھا یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر بالیقین

عذاب نازل ہوگا، دوسرا دعوے یہ کہ نزول عذاب کی مدت چالیس ۴۰ دن ہے اور اس مدت کا ثبوت بھی قطعی ہے کچھ شک وشبہ نہیں ہے اسکے بعد پھر نزول عذاب کی وعید کو قطعی اور یقینی کہتے ہیں، اور اپنے پہلے قول کی تاکید کرتے ہیں تیسرا دعوے یہ کہ نزول عذاب کیلئے کوئی شرط نہیں ہے، اب نہایت ظاہر ہے کہ نزول عذاب کیلئے اگر شرط ہوگی تو یہی ہوگی کہ اگر ایمان نہ لائیں تو اونپر عذاب آئیگا، مگر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اوسمیں کوئی شرط نہ تھی اسکا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ وہ ایمان لائیں یا نہ لائیں اونپر عذاب ضرور نازل ہوگا، اسکا نتیجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک خدا تعالیٰ کسی وقت ظلم بھی کرتا ہے، مرزا صاحب کے یہ تینوں دعوے جھوٹے ہیں، کہیں سے ثابت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قطعی طور سے بلا شرط بطور نادری حکم کے عذاب کا وعدہ کردیا تھا تین جھوٹ یہ ہوئے، چوتھا دعویٰ یہ ہے کہ یہ تینوں دعوے تفسیر کبیر ص ۱۶۴ سے ثابت ہیں یہ بالکل جھوٹ ہی یہ دعوے نہ تفسیر کبیر کے کسی مقام سے ثابت ہے اور نہ تفسیر کبیر کے اس صفحہ سے کیونکہ تفسیر کبیر کی آٹھ جلدیں ہیں اور آٹھوں جلدوں کی اس صفحہ سے اس پیشینگوئی کا قطعی ہونا کسی طرح ثابت نہیں ہوتا ہے اسلیئے یہ دو جھوٹ ہوئے اور چونکہ تفسیر کبیر سے تین دعوے ثابت کر رہے ہیں اسلیئے اس میں درحقیقت تین ۳ دونی چھ جھوٹ ہوئے پانچواں دعوے یہ ہے کہ تفسیر درمنثور سے بھی یہ تینوں دعوے ثابت ہیں یہ بھی محض جھوٹ ہے اور چونکہ تین دعوں کا ثبوت اس کتاب سے بھی دے رہے ہیں، اسلیئے تین جھوٹ یہ بھی ہوئے اور شروع سے یہانتک شمار میں بارہ ۱۲ جھوٹ ہوئے اور چونکہ ان تفسیروں میں احادیث صحیحہ سے ان دعووں کا ثبوت بتاتے ہیں اور احادیث جمع کا صیغہ ہے جسکے لئے کم سی کم تین صحیح حدیثوں کا ہونا ضرور ہے اسلیئے اسکے معنی یہ ہوئے کہ ہر دعوے کے متعلق تین صحیح حدیثیں ہیں اور دعوے تین ہیں تو اس لحاظ سے نو ۹ صحیح حدیثیں ہونا چاہییں اور چونکہ ان حدیثوں کا حوالہ دو کتابوں سے دے رہے ہیں، اسلیئے نو ۹ دونی اٹھارہ ۱۸ صحیح حدیثیں دونوں کتابوں میں ملاکر ہونا چاہیئے تھا، لیکن افسوس کیساتھ میں کہتا ہوں کہ اٹھارہ تو

کیا ہوتیں ایک صحیح حدیث بھی ان دعوؤں کی ثبوت میں نہیں ہی تو اس اعتبار سے میں کہہ سکتا ہوں کہ مراد حدیث کے لحاظ سے اٹھارہ جھوٹ یہاں پر مرزا صاحب کے ہوئے اور بارہ پہلے ہوئے تھے تو اب کل میزان تیس ۳۰ ہوئی اب ایسی حالت میں کہ مرزا صاحب کی پیشینگوئی جھوٹی نکلی اور دنیا پر اسکا جھوٹا ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو گیا تو مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی پر پردہ ڈالنے کیلئے کہدیا کہ جسطرح حضرت یونس علیہ السلام کا وعدۂ عذاب ٹل گیا اسیطرح مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کا وعدہ ٹل گیا یہ مرزا صاحب کا اکتیسواں ۳۱ جھوٹ ہے کیونکہ حضرت یونس ع کا وعدہ عذاب پورا ہوا اور عذاب آیا، جو قرآن شریف کے نص قطعی سے ثابت ہے اور سورۂ یونس میں مذکور ہے کہ جب وہ ایمان لائے تو اونپر سے وہ عذاب جو اونپر نازل ہو چکا تھا خدا نے دور کر دیا اور یونس علیہ السلام کا وعدہ پورا ہوا، بخلاف اسکے کہ مرزا صاحب نے احمد بیگ کے داماد کی موت کے لئے قطعی طور سے بار بار کہا مگر وہ نہ مرا

علاوہ اسکے حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کو پیش کرنا اور اپنی پیشگوئی کے ہمشکل بتانا اسوجہ سے بھی غلط اور سراسر کذب و فریب ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر سے عذاب اسوجہ سے خداوند تعالے نے نازل کرنیکے بعد اُٹھالیا کہ اُنکی قوم ایمان لے آئی اور یہاں تو مرزا صاحب کے وہ لوگ جنکے متعلق مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی آخری دم تک ایمان نہیں لائے، لہٰذا مرزا صاحب کی پیشینگوئی حضرت یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی سے دوسرے معنی کے اعتبار سے بھی مختلف ہے اور اس لحاظ سے مرزا صاحب کا اپنی پیشینگوئی کو حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کے ہمشکل ٹھہرا کر لوگوں کے سامنے پیش کرنا بتیسواں ۳۲ جھوٹ ہوا، اس کے بعد اسی پیشینگوئی کے ضمن میں مرزا صاحب کی چار سطر کی عبارت بھی قابل دید ہے کہ بالکل بے باک و نڈر ہو کر جھوٹ بولتے گئے ہیں، میں ناظرین کے سامنے وہ عبارت پیش کر کے اوسکے جھوٹ دیکھاتا ہوں، مرزا صاحب حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۲ و ۳۱ میں لکھتے ہیں تو

پھر اگر خدا کا خوف ہو تو اس پیشگوئی کے نفس مفہوم میں شک نہ کیا جائے، کیونکہ ایک وقوع یافتہ

امر کی یہ دوسری جز ہے جس حالت میں خدا اور رسول اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشگوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈالدی جاتی ہے تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کیلئے منہ پھیرنا اگر بد ذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے، اس عبارت میں پہلا جھوٹ تو یہ ہے کہ اس پیشینگوئی کو وقوع یافتہ بات کا ایک جز قرار دے رہے ہیں، حالانکہ محض غلط ہے، کیونکہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ پیشینگوئی کا کوئی حصہ پورا نہیں ہوا جیسا کہ اسکو الہامات مرزا میں خوب اچھی طرح ثابت کیا گیا ہے، اس کے بعد لکھتے ہیں خدا اور رسول اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشینگوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈالدیجاتی ہے، اس عبارت کا مطلب آسان ہے، اسلئے تشریح نہیں کرتا ہوں، اسمیں ایک جھوٹ خدا پر ہوا قرآن مجید میں کہیں اسکا ثبوت نہیں ہے کہ عذاب کی پیشگوئی خوف سے ٹلجاتی ہے اگر کسی مرزائی کو دعویٰ ہو تو ثابت کرے بلکہ اسکے خلاف متعدد جگہ قرآن مجید میں مذکور ہے[1] کہ خدا کے وعدہ اور وعید میں کبھی تخلف نہیں ہوتا ہے، لہذا یہ مرزا صاحب کا دوسرا جھوٹ ہوا تیسرے یہ کہ اسی مضمون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن حدیثوں میں بھی اس کا ذکر کہیں نہیں ہے یہ تیسرا جھوٹ ہے، چوتھے یہ کہ اسکے مضمون کو پچھلی کتابوں کی طرف بھی منسوب کرتے ہیں پچھلی کتابیں دس ہیں تو گویا دسونکی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ ایک کتاب میں بھی یہ مضمون نہیں ہے اسلئے دس جھوٹ یہ ہوئے، اسکے بعد غضب کی ڈھٹائی کے ساتھ مرزا صاحب اسی مضمون کو اجماعی عقیدہ بیان کرتے ہیں یہ کسقدر بیباکی و جسارت ہے کہ جس بات کے دس بیس علما بھی قائل نہوں اسکو اجماعی عقیدہ بیان کر دیا اپنے اس قول میں مرزا صاحب نے صرف ایک دو علما پر اتہام نہیں باندہا ہے بلکہ کروڑوں مسلمانوں کی طرف جھوٹی بات منسوب کر دی ہے کیونکہ اجماعی عقیدہ وہی کہلاتا ہے جسکو تمام مسلمان تسلیم کرلیں اب خیال کرو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر اسوقت تک کتنے مسلمان گذرے

[1] فیصلہ آسمانی حصہ سوم میں متعدد آیات سے اس دعویٰ کو ثابت کیا ہے ۱۲ مصنفہ

ہونگے اور اگر تم تمام مسلمانوں کو نہ لو صرف علما ہی کا شمار کرو اُسوقت بھی کروڑوں کی تعداد ہو جائیگی
تو گویا اس قول میں مرزا صاحب کروڑوں جھوٹ بولے اور اگر کروڑوں جھوٹ اسکو
نہ کہوگے تو کروڑوں جھوٹ کے مقابلہ کا ایک جھوٹ تو شمار کروگے، اس لحاظ سے اس
چار سطر کی عبارت میں چودہ جھوٹ ہوئے اور بتیس ۳۲ پہلے ہوئے تھے اور اُس سے قبل آٹھ
تو اب میزان کل چوّن ۵۴ ہوتی ہے خدا کی پناہ جس شخص کے ایک اقرار کی چند سطروں میں چوّن ۵۴
جھوٹ ظاہر ہوں، اُسکو لوگ نبی مانیں سوا اسکے کیا کہا جائے کہ مرزائیونکی عقلیں سلب
ہو گئی ہیں اب جو شخص مرزا صاحب کی صداقت کا مدعی ہو وہ مجمع کرکے ہمارے سامنے انکی
صداقت ثابت کرے پھر دیکھے کہ انکا جھوٹا ہونا کسطرح ثابت کیا جاتا ہے، یہ ہمارا چیلنج
ہے اور اُس جلسہ میں ہم اس کیلئے انعام بھی مقرر کردینگے اسقدر عرض کرنے کے بعد اب
میں پھر مرزا صاحب کے اقرار کیطرف لوٹتا ہوں جسوقت مرزا صاحب نے داماد احمد بیگ کے
اپنے سامنے نہ مرنے پر اپنے جھوٹے ہونیکا اقرار عام طور سے مشتہر کیا تو خاص طور سے بعد
میں علما کو بھی خط لکھا ہے اور عربی اور فارسی کی قابلیت دیکھائی ہے، اور ۲ صفحوں پر اسی
پیشینگوئی کا ذکر کیا ہے، اور علما کی شکایت کی ہے کہ احمد بیگ کا داماد پیشینگوئی کی میعاد
میں نہیں مرا، وایں برخلاف آں وعدہ تاکیدی است کہ در الہام بود، پھر اسکے جواب
میں ایک طوفان بے تمیزی کا اٹھایا ہے، اور صفحہ ۲۱۴ پر پہونچکر اسکے مرنیکا جدید الہام
بیان کیا ہے اور الہام سابق کی لمبی تفصیل قرار دی ہے اور صفحہ ۲۱۵ میں اس مضمون کا
اعادہ کیا ہے، پھر صفحہ ۲۱۶ میں تیسرا الہام اسی داماد احمد بیگ کی موت کی بابت بڑے زور سے پیش
کرتے ہیں اور اسمیں کسی شرط کو بیان نہیں کرتے اور اسکی تعریف عربی اور فارسی میں اسطرح کرتے ہیں،

عبارت عربی	عبارت فارسی
وتجلی ہذا الالہام کالنور فی الظہور ورفع الحجب کلہا من السر المستور و	وایں الہام در ظہور مانند نور تجلی کرد وہمہ حجاب ہا کہ بر راز پوشیدہ بود از میان

کان ھذا شرحًا مبسوطًا للالہامات السابقة وتفصیلًا للکلام المجملة الکشفیة وبیانًا واضحًا للسامعین	برداشت و این الہام برائے الہامات سابقہ بطور شرح بود مبسوط و برائے کشوف مجملہ تفصیلے بود واضح"

اس کا حاصل یہ ہے کہ اوسکے مرنے کی اس تیسرے الہام نے پہلے الہامونکی ایسی واضح شرح کردی کہ کسی طرح کا شبہ نرہا، اور آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہوگیا کہ احمد بیگ کا داماد ضرور میرے سامنے مریگا، ان مکرر الہاموں اور یقینی شرح بیانونسے یہ امر بھی بخوبی ظاہر ہوگیا کہ جسطرح مرزا صاحب کو اپنے مجدد اور مسیح اور نبی ہونیکا یقینی الہام ہوا تھا یہ الہام بھی یقین اور وضوح میں اُس سے کم نہیں ہے بلکہ الہام کی یہ شرح تو اسکی مقتضی ہے کہ مسیحی الہام سے یہ الہام زیادہ واضح اور یقینی ہے کیونکہ اُن الہامونکی ایسی تعریف کہیں دیکھی نہیں گئی اس کا نتیجہ بالضرور یہ ہے کہ جب اس الہام سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا تو مسیحی الہام بھی قابل اعتبار نرہا خوب خیال رکھئے کہ یہ محکم اور مشرح الہام جسکا بیان ابھی کیا گیا مرزا صاحب نے عربی اور فارسی دونوں میں لکھا ہے، مگر صرف انکی فارسی عبارت نقل کرتا ہوں،

دوسرا اقرار

اصل عبارت	مطلب
بیان آن این ست کہ خدا تعالیٰ امراد رباره قبیلہ من مخاطب کرد و گفت کہ ایں مردم مکذب آیات من ہستند و بدانہا استہزا می کنند پس من ایشاں را نشانے خواہم نمود۔ وبرائے توانہہ را کفایت خواہم شد و آں زن را کہ زن	مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کنبہ کے باب میں فرمایا کہ یہ لوگ میرے نشانونکے منکر ہیں اور ٹھٹھا ہنسی اور مذاق میں اُڑاتے ہیں انکو میں ایکا معجزہ دیکھاؤنگا (اور وہ معجزہ یہ ہے) کہ احمد بیگ کی لڑکی کو تیرے پاس واپس لاؤنگا یعنی اُس لڑکی کا نکاح ایک

احمد بیگ را دختر ست باز بسوے تو واپس خواہم آورد
یعنی چونکہ او از قبیلہ بباعث نکاح اجنبی بیرون شدہ
باز بتقریب نکاح تو بسوئے قبیلہ رد کردہ خواہد شد
در کلمات خدا و وعدہ ہائے او ہیچکس تبدیل نتواند کرد
و خدائے تو ہرچہ خواہد آں امر بہر حالت شدنی است
ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند پس خدا تعالیٰ
بہ لفظ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ سوئے ایں امر اشارہ
کرد کہ او دختر احمد بیگ را بعد میرانیدن
مانعان بسوئے من واپس خواہد کرد
و اصل مقصود میرانیدن بود۔ تو میدانی
کہ ملاک ایں امر میرانیدن ست و بس ص ۱۲۰

احمد بیگ کی لڑکی (جس کا نکاح) اجنبی غیر کفو سے ہوگیا ہے، اسلئے وہ اپنے قبیلہ سے خارج ہوگئی ہے مگر تیرے نکاح میں آنے سے پھر اپنے قبیلہ میں آجائیگی خدا کی باتوں اور اسکے وعدوں کو کوئی بدل نہیں سکتا، خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے کسی طرح ملتوی نہیں رہ سکتا (اس لڑکی کا مرزا کے نکاح میں آنا خدا تعالیٰ کی انہیں باتوں میں ہے جو کسی وقت ملتوی نہیں ہوسکتیں) اللہ تعالیٰ کے الہام میں لفظ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح میں آنیکے جو مانع ہیں (وعدہ روک رہے ہیں) ان کو نہیں مار کر اُس لڑکی کو میرے نکاح میں لائیگا اور اصل مقصود خداوندی اُن مانعوں کا مار ڈالنا ہے“

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اس قول سے پانچ باتیں ثابت ہوئیں (۱) اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کے کہنے سے لوگوں کو نشان یعنی ایک خاص معجزہ دکھانے کا وعدہ کرتا ہے (۲) وہ معجزہ یہ ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح جو غیر کفو میں ہوگیا ہے اُس کا شوہر مریگا اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح کے ذریعہ سے اپنے قبیلہ میں آئیگی یہ دو وعدۂ الٰہی ہیں ایک یہ کہ احمد بیگ کا داماد مریگا، دوسرا یہ کہ اُسکی بیوی مرزا کے نکاح میں آئیگی (۳) خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں (۴) اس لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا خدا تعالیٰ کی اُن باتوں میں ہے جسکی نسبت مرزا صاحب یا اُن کا الہام یہ کہتا ہے کہ بہر حال شدنی است ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند“ (۵) اصل مقصود خداوندی احمد بیگ کے داماد وغیرہ کا مار ڈالنا ہے، ان باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ اور اُسکی مشیت یہ ہو چکی ہے کہ اُس لڑکی کا شوہر مریگا

اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی یہ امر کسی طرح ملتوی نہیں ہو سکتا یعنی مذکورہ دونوں وعدے ضرور پورے ہونگے اور نکاح میں آنا کیا معنی بلکہ نکاح میں آچکی ہے کیونکہ بقول مرزا صاحب اللہ تعالےٰ نے اس کا نکاح آسمان پر کر دیا ہے اسی وجہ سے اس کا لقب منکوحۂ آسمانی دنیا میں مشہور ہو گیا،

اب خیال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اسکے نکاح میں لانیکا پختہ وعدہ کیا پھر اُسکے ظہور کی پختگی کیلئے آسمان پر نکاح بھی خود پڑھا دیا، اسلئے اُسکا ظاہر ہونا ہر حالت میں ضروری کسیوجہ سے یہ ملتوی نہیں ہو سکتا، اسکو نہ کوئی شرط روک سکتی ہے اور نہ کسی کا رونا دھونا اسے ملتوی کر سکتا ہے اگر ایسا پختہ وعدہ بھی پورا نہو تو اُسکے کسی وعدہ پر اطمینان نہ رہیگا اور اُسکے نبی کی نبوت اور اُسکا تمام کلام بیکار ہو جائیگا کسی پر اعتماد نہ رہیگا، اب مرزا صاحب کی خبط الحواسی یا دفع الوقتی اور فریب ہی ملاحظہ کیجئے مدت کے بعد جب وہ احمد بیگ کا داماد مرا اور اُسکی بیوی مرزا کے نکاح میں نہ آئی اوسوقت ایک نے دریافت کیا کہ وہ عورت تو تمہارے نکاح میں نہ آئی اور تم جھوٹے ہوئے تو اپنے رسالہ حقیقۃ الوحی میں اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ وہ پیشینگوئی شرطی تھی اور اُس عورت نے شرط کو پورا کر دیا اسلئے وہ پوری نہوئی، اب مرزائی حضرات دیکھیں کہ یہاں تو نہایت صاف طور سے کہہ رہے ہیں کہ "بہرحال تبدیلی ست ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند" یعنی اس نکاح کا ملتوی ہونا ممکن نہیں ہے ضرور اوسکا ظہور ہوگا، اور حقیقۃ الوحی میں اس کے التوا کے لئے ایک جھوٹی شرط پیش کرتے ہیں یہ علانیہ فریب نہیں تو اور کیا ہے،

ناظرین اسپر خوب غور فرمائیں کہ یہاں مرزا صاحب نے تین وعدے الٰہی بیان کئے ہیں جنکا پورا ہونا وہ ضرور بیان کرتے ہیں جنھیں کوئی شئے روک نہیں سکتی، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب کے کنبے کے لوگوں کو معجزہ دکھائیگا، دوسرا یہ کہ احمد بیگ کی لڑکی خاص مرزا صاحب کے نکاح میں لائیگا تیسرا وعدہ یہ کہ احمد بیگ کے داماد وغیرہ کو مرزا صاحب کے رو برو

مرزا کے تین جھوٹ اور فریب (فقرہ ۱۲)

مار یگا، اُس کا مرنا مرزا صاحب کے لئے وعدہ ہے اور اسکے لئے وعید ہے اور پھر وعدہ
کی نسبت کہتے ہیں کہ اصل مقصود خداوندی اس وعدہ کا پورا کرنا ہے یعنی مرزا صاحب کی
زندگی میں احمد بیگ کے داماد کو مارنا۔ اب دنیا نے دیکھ لیا کہ ان تین وعدوں میں کوئی
وعدہ الٰہی پورا نہوا یہانتک کہ جس وعدہ کا پورا ہونا عین مقصود خداوندی بتایا تھا وہ بھی
پورا نہوا اسلئے اس قول سے خدا کے قدرت پر دو عیب مرزا صاحب نے ایسے لگائے جس سے
اُسکی خدائی درہم برہم ہو گئی، کیونکہ یہ وہ وعدے ہیں جو اُس نے نہایت پختگی سے بار بار مرزا
صاحب سے کئے ہیں اور ایسے پختہ وعدوں کو اُس نے پورا نکیا، اسلئے اوسکے تمام وعدے جو مرزا
محمد یہ میں اسنے کئے ہیں وہ سب بیکار ہو گئے، ان میں کوئی وعدہ قابل وثوق نہیں رہا نیز
وعدے کے پورا نہونے سے وعدہ خلافی کے علاوہ اُسکا عاجز ہونا بھی ثابت ہوا کیونکہ مرزا
صاحب کے قول کے بموجب وہ اپنے اصلی مقصود کو پورا نہ کر سکا، اور احمد بیگ کے داماد کو نہ
مار سکا اور اپنے اور اپنے رسول کے قول کو جھوٹا اور دنیا کے نزدیک غیر معتبر ٹھہرادیا اور پورے
طور سے دہریوں کی تائید کی، اے مرزائیو اس اعتراض کا کوئی جواب ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں
یہ پُرانے اعتراض نہیں ہیں بلکہ نئے ہیں اور اسطرح کے ہیں کہ ان سے آپکے پُرانے جوابات
ردی ہو گئے اور آپکے مرشد اپنے اقرار دنسے یقیناً مفتری اور دہریوں کے موید بلکہ پوشیدہ دہریہ
ثابت ہوئے اسکے بعد صہ۲۲۶ تک وہ میعادی جھوٹی پیشینگوئی کے متعلق اپنی سلطان القلمی
دکھائی ہے اور خوب جھوٹی باتیں بنا کر یہ دکھایا ہے کہ وہ پیشینگوئی اسوجہ سے ملتوی ہو گئی
یعنی احمد بیگ کا داماد اسوقت تک نہیں مرا مگر اب صہ۲۲۳ میں اوسکے مرنے کی پھر پیشینگوئی کرتے ہیں

تیسرا الہامی اقرار
اور بڑے زور وشور کا قسمیہ اقرار

جس سے قدرت خدا نظر آتی ہے کہ ایسے چالاک اور ہوشیار مدعی کو اُسکے نہایت صاف
اور مستحکم اور قسمیہ اقرار سے دنیا کو جھوٹا دکھا کر اپنی قدرت کا نمونہ معائنہ کرایا ہے طالبین حق

ملاحظہ کریں کہ ایک پیشینگوئی ہے داماد احمد بیگ کی اب اُسکی صداقت اور اپنے اعتماد کا اظہار متعدد زبانوں اور مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے یہ دوسرا طریقہ ہے یہاں اپنی قابلیت کے اظہار میں عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں اپنا مدعا بیان کیا ہے مگر عربی میں زیادہ زور ہے اور اُنکا مدعی بھی عربی زبان میں زیادہ واضح ہوتا ہے اسلئے میں انکی عربی عبارت نقل کرکے اوسکا مطلب لکھتا ہوں

عربی عبارت	مطلب
ثُمَّ ما قُلتُ لکم ان القضیة علی هذا القدر تمت والنتیجة الاخرة هی التی ظهرت وحقیقة النبأ علیها ختمت بل الامر قائم علی حاله	میں پھر تم سے کہتا ہوں کہ میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ اس پیشینگوئی کی حالت اسی پر ختم ہوگئی یعنی مذکورہ وجوہات سے احمد بیگ کا داماد نہیں مرا اور اب وہ ہمارے حیات میں مریگا اور پیشینگوئی کی حقیقت اسی پر ختم ہوگئی ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ اصل بات بدستور اپنی حالت پر قائم ہے۔" یعنی وہ

پیشینگوئی ضرور پوری ہوگی اور احمد بیگ کا داماد میری زندگی میں مریگا (یہانتک مدعا تمام ہوگیا،)
اب اس پر کمال وثوق اور اعتبار کے لئے تاکیدی جملے تحریر کرتے ہیں،

اظہار کمال وثوق کے لئے تاکیدی جملے

اونکی عبارت عربی یہ ہے	مطلب
(۱) ولا یرده احد باحتیاله (۲) والقدر قدر مبرم من عند الرب العظیم (۳) وسیاتی وقته بفضل الله الکریم (۴) فوالذی بعث لنا محمدن المصطفیٰ وجعله خیر الرسل وخیر الوریٰ (۵) ان هذا حق فسوف تری وانی اجعل هذا النبأ معیارا لصدقی اوکذبی (۶) وما قلت الا بعد ما انبئت من ربی (انجام آتھم صـ۲۲۳)	(۱) کوئی شخص اسے کسی طرح ٹال نہیں سکتا (۲) کیونکہ خدائے بزرگ کیطرف سے اُسکا ہونا تقدیر مبرم ہے یعنی اُسکا ظہور میں آنا علم الٰہی میں قرار پاچکا ہے وہ ٹل نہیں سکتا اور اُسکا علم بعض وقت انبیا کو دیا جاتا ہے اسمیں اجتہادی غلطی نہیں ہوسکتی (۳) اور اُسکے ظہور کا وقت عنقریب آنیوالا ہے (اسکے بعد اپنے بیان کے سچے ہونے پر قسم کھاتے ہیں) (۴) اُس خدائے بزرگ کی قسم ہے جسنے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور اُنہیں بہترین مخلوقات بنایا، کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اور پیشینگوئی کر رہا ہوں اُسکا ظہور میں آنا حق ہے تم اُسکا ظہور تو عنقریب دیکھ لیگا (۵) اور میں اس پیشینگوئی کو اپنے سچے یا جھوٹے ہونیکی معیار قرار دیتا ہوں اگر یہ پیشنگوئی سچی ہوجائے تو میں سچا ہوں اور اگر جھوٹی نکلے تو جھوٹا ہوں (۶) اور جو کچھ میں نے کہا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں کہا ہے بلکہ وہی کہا ہے، جو میرے پروردگار نے مجھے اطلاع دی ہے"

مذکورہ عربی عبارت بعینہٖ نقل کی گئی ہی جسے انھوں نے اپنے کامل اعتماد و ظہور کیلیے بقلم جلی لکھا ہے،
اور کسی مقام پر اسکے شرطی ہونیکا ذکر نہیں کیا بلکہ قسم کھا کر ہر طرح اسکا پورا ہونا بیان کیا ہے،
ناظرین اس پر خوب نظر کریں کہ داماد احمد بیگ کے مرنیکی پیشینگوئی کی نسبت لکھتے ہیں، وہ
بدستور قائم ہی اور وہ میری زندگی میں ضرور مریگا اب اسکے وثوق اور اعتماد ظاہر کرنے کیلیے چھ جملے
مرزا صاحب نے لکھے ہیں جنپر میں نے ہندسہ دیدیا ہے، اُنمیں سب سے زیادہ تاکیدی جملہ وہ ہی جسمیں مرزا
صاحب نے اس خبر کے سچے ہونے پر قسم کھائی ہے اور قسم بھی بڑے زور کی ہے جسمیں انھوں نے اپنی ذہانت سے
ایک لطیف اشارہ رکھا ہے، وہ یہ کہ قسم کھانیوالا اس خداے عالی ذات کا بندہ ہے جسنے حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عالی صفات کو پیغمبر بناکر بھیجا اور اُسی عالی مرتبہ نبی کا ارشاد ہے کہ
مسلمان یعنی پیرا امتی جھوٹ نہیں بولتا پھر جھوٹی قسم کیسے کھا سکتا ہے، اسطرح قسم کھانیکی یہ وجہ
ہے کہ اہل علم اس قسم پر کامل وثوق کریں، آخری جملہ میں اُنکا یہ کہنا کہ میں نے وہی کہا ہے جو اللہ تعالی
نے مجھے خبر دی ہی اپنی صداقت کے اظہار کی تاکید ہی کیونکہ وہ کہہ چکے ہیں کہ پیشینگوئی بغیر خدا کے خبر دیے
کوئی نہیں کر سکتا، اور کسیکے مرنیکی خبر دینا پیشینگوئی ہے اسلیے پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ خدا سے خبر
پاکر یہ پیشینگوئی کر رہے ہیں مگر مرزا صاحب تو سلطان القلم ہیں اپنے اظہار صداقت کو انتہا مرتبہ تک پہنچانا
چاہتے ہیں کہ مخاطب کے دل میں کمال مرتبہ کا وثوق بیٹھ جائے مگر یہاں خدا کی قدرت نمائی قابل ملاحظہ
ہے کہ اُنکی سلطان القلمی اور اظہار قابلیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دربار اسلام میں اپنے نہایت محکم بیان اور
پختہ قسم سے جھوٹے ہوئے اور اپنی مقرر کردہ معیار سے کاذب و مفتری علی اللہ ثابت ہوئے، الحمد للہ
علی احسانہ اُسنے اپنی بہت مخلوق پر رحم فرمایا اور واقعی کذاب کے کذب کو اُسی کے قسمیہ اقرار سے
دنیا پر آشکارہ کرکے ہر ایک پر اپنی حجت تمام کر دی جسکے مرنیکی نسبت اسقدر وثوق ظاہر کیا گیا، اور
بار بار مختلف عنوان سے اُسے بیان کرکے اوسپر وثوق دلایا گیا، مگر انکے اس تمام اہتمام نے اُن کے
کذب کو خوب روشن کر دیا وہ احمد بیگ کا داماد جسکے جلد مرنیکی نسبت یہ زوردار بیان ہو رہا ہے
اور اُسپر قسم کھائی جاتی ہی، وہ ابتک موجود ہے اور مرزا صاحب کی ہڈیاں بھی قبر میں سڑ کر خاک

میں ملگئی ہونگی، اور اُنکی روح پر خدا جانے کسطرح کا عذاب ہو رہا ہوگا جسکا جی چاہے قبر کھولکر دیکھ لے

اے حضرات مرزائیو اسکا کچھ جواب ہوسکتا ہے، اے قادیانی اور لاہوری مرزائیو

یہ تو بتاؤ کہ ۱۹۰۸ء میں احمد بیگ کا داماد مرکر بہشتی مقبرے میں دفن ہوا؟ یا مرزا صاحب آپکے

مرشد اپنے پیشینگوئی کو نہایت حسرت سے جھوٹی دیکھتے ہوئے اپنے دشمن کے روبرو دنیا سے گذر

گئے اور اپنے مقرر کردہ معیار سے دنیا کے روبرو جھوٹے ثابت ہوئے، خدا کیلئے یہ بتادو، کہ اب

تمہیں اُنکی جھوٹے ماننے میں کیا عذر رہے، اب تو اُنکے اقرار سے اُنکے تمام نشانات جھوٹے ہو گئے

انکے تمام دعوے جھوٹے نکلے جیسے امت محمدیہ کے دوسرے جھوٹے مدعیوں کی کہو میاں حیدرآبادی

جنرل مرچنٹ انھیں دعوؤں پر آپکا چیلنج ہے، مدعی سست گواہ چست، ایجناب جب

آپکے مدعی جنکے دعوے آپنے اپنے چیلنج میں نقل کئے ہیں خود اپنے اقراروں سے جھوٹے ہو رہے ہیں

اور انکی مقرر کردہ معیار انھیں کاذب کہہ رہی ہے تو آپکو ان دعوؤں کے جھوٹا ماننے اور مدعی کے

کاذب یقین کرنے میں کیا عذر ہے۔ بیان کیجئے، کیا ممکن ہے کہ ایسا اقراری جھوٹا اور خدائے

قدوس پر اتہام لگانیوالا سچا ہو جائے اور اُسے بزرگی کا خطاب دیا جائے استغفر اللہ آسمان

و زمین ٹلجائے مگر یہ نہیں ہو سکتا جسطرح چاہیے اسکی تصدیق کر لیجئے کلکتہ کے مرزائی

انجمن سے بھی ہم یہی کہتے ہیں انجام آتھم سے تو مرزا صاحب کی صداقت کا خاتمہ ہو لیا، اب

اُسکا ضمیمہ ملاحظہ کیجئے اُسکے صفحہ ۱۴ میں اپنے مخالفوں کے روبرو اپنی صداقت کے ثبوت میں دو الہام لکھتے ہیں

چوتھا اقرار

پہلا الہام۔ ایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک یعنی اے عورت (عورت سے

مراد احمد بیگ ہوشیارپوری کی بیوی کی والدہ ہے) توبہ توبہ کر کہ تیری دختر اور

دختر دختر پر (یعنی تیری بیٹی اور تیری نواسی پر) بلا نازل ہونیوالی ہے، سو ایک بلا تو

نازل ہو گئی کہ احمد بیگ فوت ہو گیا، اب بنت البنت (یعنی نواسی) کی بلا باقی ہے جسکو خدا تعالیٰ

نہیں چھوڑیگا جب تک پورا نکرے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴) یہ چوتھا اقرار ہے اس میں بھی

نہایت زور سے مذکورہ پیشینگوئی کی نسبت اپنا وثوق بیان کر رہے ہیں، اسپر خوب نظر رہے کہ
اس الہام سے مرزا صاحب ثابت کر رہے ہیں کہ احمد بیگ کی خوشدامن یعنی ساس پر دو بلا آئنگی
ایک اسکی بیٹی پر یعنی اُسکا شوہر احمد بیگ مریگا، دوسری بلا اسکی نواسی پر یعنی اُسکا شوہر بھی مریگا
اور وہ بیوہ ہوگی، پہلی بلا کا ظہور تو ہوگیا یعنی احمد بیگ تو چھ ماہ میں مرگیا، اب اسکی نواسی کی بلا
باقی ہے، یہ امر لایق یاد رکھنے کے ہے کہ ۱۸۸۸ء میں مرزا صاحب نے پیشینگوئی کی تھی کہ احمد بیگ
تین برس کے اندر مریگا، اور اُسکا داماد ڈہائی برس کی اندر مگر اس مدت میں نہ مرا اور انکی پیشینگوئی
جھوٹی ہوئی اسکے بعد پھر پیشینگوئی کی جسکا حاصل یہ ہے کہ میری زندگی میں وہ ضرور مریگا اور
اسکی بیوی ضرور میرے نکاح میں آیگی رسالہ انجام آتھم میں اس پیشینگوئی کے سچا ہونے پر
نہایت اصرار ہی اور مختلف طور سے اسکی صداقت کا اظہار کرتے ہیں، یہ چوتھا طریقہ انکے اصرار
کا ہے، اور لکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اسکو بھی نہیں چھوڑیگا اور اس وعید کو بھی ضرور پورا کریگا،
اس بیان سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ پیشینگوئی شرطی تھی یا غیر شرطی مگر یہ وعید ہر طرح پوری ہی گی
مگر اب تو آفتاب نیمروز کیطرح ظاہر ہوگیا کہ احمد بیگ کا داماد نہیں مرا اور مرزا صاحب کو مرے ہوئے
برسیں گذر گئیں اور وہ اب تک زندہ موجود ہے اسلیے مرزا صاحب اپنے پختہ اقراروں اور اپنے
الہام سے جھوٹے ثابت ہوئے اور انہوں نے خدا تعالےٰ پر جھوٹ کا الزام لگایا،

پانچواں اقرار

دوسرا الہام، دہلی میں شادی ہونے سے پہلے کا وہ یہ ہے، بِکرٌ وَّ ثَیِّبٌ یعنی مقدریوں
ہی کہ ایک بکر سے شادی ہوگی، اور پھر بعدہٗ ایک بیوہ سے (ضمیمہ انجام آتھم صہ۱۴ سطر ۱۶)
(مرزا صاحب کو کیسے کیسے الہام ہوتے ہیں جیسے بقول مشہور بلی کو خواب میں چھیچھڑے نظر
آتے ہیں، اور ایسے جملے القا ہوتے ہیں کہ بقول المعنی فی بطن الشاعر، سوائے مرزا صاحب
کے کوئی اُنھیں سمجھ نہیں سکتا۔ اس الہام کو ملاحظہ کریجیے، یہ الہام اور اُسکا مطلب بیان کرنیکے
بعد فرماتے ہیں) جہاں کرسی پر بیٹھکر میں نے اسکو الہام سنایا تھا اور احمد بیگ کے قصہ کا ابھی

نام و نشان نہ تھا اور نہ ابھی اس دوسری شادی کا کچھ ذکر تھا پس اگر وہ سمجھے تو سمجھ سکتا ہی کہ یہ (الہام)

خدا کا نشان تھا جسکا ایک حصہ اس نے دیکھ لیا (یعنی دہلی میں کنواری لڑکی سے شادی ہو گئی) اور دوسرا

حصہ جو ثیّب یعنی بیوہ کی متعلق ہی دوسرے وقت میں دیکھ لیگا (ضمیمہ انجام آتھم صہ ۱۴) یعنی احمد بیگ کی لڑکی بیوہ ہوگی، اُسکا داماد مریگا، اور اُسکی بیوی ثیّبہ سے میرا نکاح ہوگا، اور اس الہام کا دوسرا حصہ پورا ہوتے شیخ محمد حسین بٹالوی دیکھ لیگا، اب ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ پہلے حصہ کی نسبت ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہوا مگر دوسرے حصہ کی نسبت تو آسمانی فیصلہ ہو گیا کہ اُسکا ظہور نہیں ہوا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کی لڑکی بیوہ نہیں ہوئی (یعنی احمد بیگ کا داماد نہیں مرا، اور اُس کی بیوی ثیبہ جسے منکوحہ آسمانی کا خطاب ہو چکا تھا یعنی مرزا صاحب کے بیان کی بموجب اللہ تعالیٰ نے اُسکا نکاح مرزا صاحب سے پڑھا دیا تھا، اگرچہ فرضی منکوحہ مرزا صاحب کے نکاح میں کسیوقت نہ آئی اور اس سے صرف مرزا صاحب ہی جھوٹے نہیں ہوئے بلکہ اُنھوں نے اپنے خدا پر سخت عیب لگایا کہ اُسے آئندہ کیحالت معلوم نہ ہوئی اور ایک عبث فعل آسمان پر کرکے مرزا صاحب کو رسوا کیا اسکے بعد بعض اور جھوٹی نشانات بیان کرکے داماد احمد بیگ کی پیشینگوئی پورا نہ ہونیکی وجہ میں باتیں بنائی ہیں جسکا حاصل یہ ہی کہ احمد بیگ کے مرجانے سے چونکہ اُسکو بہت خوف اور غم ہوا، اور اُسنے توبہ کی اسلئے اُسکی موت میں تاخیر ہو گئی مگر اُسکا پورا ہونا ضرور ہے یہ محض غلط ہی اُسکا جھوٹا ہونا دیکھا دیا گیا پھر صہ ۵۳ میں مذکورہ پیشینگوئی کے ظہور پر کمال وثوق و اعتبار نہایت شائستہ اور مہذب الفاظ سے بیان کرتے ہیں، اور اپنی تہذیب اور جمالی[1] ظہور کا معائنہ کراتے ہیں، ملاحظہ ہو،

چھٹا اقرار اور نہایت معتمد قول

(مرزا صاحب فرماتے ہیں)

بھلا جسوقت یہ سب باتیں پوری ہو جائینگی (یعنی احمد بیگ کا داماد مرجائیگا اور اُسکی بیوی میرے نکاح میں

[1] مرزا محمود کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد وہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یعنی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرا جنم لیا ہے مگر پہلا ظہور جلالی تھا، اور مرزائی جنم میں جمالی ہے یعنی کسی قسم کی سختی نہیں ہی مگر انکے اس قول کو دیکھا جائے کہ مسلمانوں کی سچی بات کہنے پر کسقدر سخت کلامی کر رہے ہیں اس سے زیادہ جلال تو اُنکے اختیار میں نہیں تھا، ۱۲ منہ

آجائیگی) توکیا اُس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہینگے؟ اور کیا اُس دن یہ تمام لڑنیوالے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائینگے؟ ان بیوقوفونکو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہیگی، اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائیگی، اور ذلت کے سیاہ داغ اُنکی منحوس چہرونکو بندروں اور سوروں کی طرح کر دینگے" (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳ سطر ۹ سے ۲۱ تک) مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان ۱۸۹۷ء۔ سُبحان اللہ کیا تہذیب اور شائستگی ہے انھیں کو حضرت رحمۃ للعالمین کا ظل اور دوسرا جنم اور جمالی ظہور کہا جاتا ہے، اور حضورؐ کو جلالی مظہر اب کوئی اِن دل کی اندھوں سے دریافت کرے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو مخالفین نے کیسی کیسی تکلیفیں دی ہیں مگر کسی وقت کسی قسم کی سخت الفاظ آپنے نکالے ہیں؟ کوئی ثابت کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں، بلکہ اُس نازک وقت میں جسوقت جان لینی کیواسطے مخالفین حملے کر رہی تھی اُسوقت حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت کر یہ جانتے نہیں ہیں ناواقفی سے میرے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں، اب مجھے یہ کہنا ہے کہ مرزا صاحب نے جو صفات اپنے مخالفوں کیلئے تجویز کی تھی وہ اُسوقت کیلئے کی تھی جسوقت انکی وہ پیشینگوئیاں پوری ہو جائینگی یعنی منکوحہ آسمانی اُنکی آغوش میں آجائیگی، اور اُسکا شوہر مر جائیگا جسکے لئے وہ قسمیہ اقرار کر چکے ہیں، مگر اب تو قدرت خدا نے آفتاب کیطرح روشن کر دیا کہ مرزا صاحب کی اِن دونوں مرادوں سے ایک بھی پوری نہ ہوئی اور دم واپسیں تک اپنی نامرادی پر کف افسوس ملتے ہوئے جان دی، وائے بر ناکامیِ ایشاں، اب کہنا یہ ہے کہ جب یہ دونوں پیشینگوئیاں پوری نہ ہوئیں تو اب انصاف سے فرمایا جائے کہ مرزا صاحب کے مذکورہ ارشادات کا مستحق خود جناب والا اور اُنکے موافقین ہوئے یا نہیں؟ ضرور ہوئے، کیونکہ کلام خداوندی نے انہیں مستحق بتایا، ارشاد نبوی نے انہیں جھوٹا اور کذاب کہہ کر انھیں ان صفات کا مورد قرار دیا، پھر جب مدعی نبوت کی ایسی مستحکم پیشینگوئیاں جھوٹی ہو گئیں تو اسمیں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ سچائی کی تلوار نے اُس مدعی کو اور اُسکی ماننے والونکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اسمیں کسی کو کیا تامل ہو سکتا ہے جسے خدا

اور رسول نے جھوٹا اور کذاب قرار دیا ہو، اُسکی صورت مسخ ہونے میں کسکو تامل ہو سکتا ہی مفتری کی سزا موت کیوقت سے شروع ہوتی ہی اسلئے اُنکی قبر کو کھول کر اُنکی صورت کو دیکھا جائے اور صورت کے مسخ ہو جانیکا معائنہ کیا جائے جسنے مسیح و مہدی ہونیکا دعویٰ کرکے چالیس۴۰ کروڑ امت محمدیہ پر کفر کا فتویٰ دیدیا ہو اور کسی کافر کو سچا مسلمان نہ بنایا ہو اُسکے جھوٹے ہونے میں کسی کو تامل ہو سکتا ہی؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں، پھر یہ ظلم و ستم اس مدعی تک محدود نہیں رہا، بلکہ اسکی ایک خلیفہ گذر گئے، اب دوسرے خلیفہ کی باری ہی مگر اُنکا تمام زور و شور مسلمانوں ہی کی تباہ کرنے پر ہے کسی کافر پر ہاتھ صاف نہیں کیا جاتا، ہندوستان میں کثرت سے ہنود، آریہ، عیسائی وغیرہ ہیں اُنکا کوئی مبلغ یہ کہہ سکتا ہی کہ ہمنے اتنے ہندو اور عیسائیونکو احمدی بنایا؟ ہرگز نہیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثانی نے اسلام کو کسقدر ترقی دی تھی، ذرا تاریخ اُٹھا کر دیکھو کہ کسقدر یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار کو مسلمان بنایا تھا، قول مذکور کی بعد آخر ص۱۳۵ اور ص۱۳۶ میں لکھتے ہیں، خدا کی الہام میں جو توبی توبی ان البلاء علی عقبک ۱۸۸۶ء میں ہوا تھا، اس میں صریح شرط توبہ کی[لہ] موجود تھی اور الہام کذب بوا بیتنا اس شرط کیطرف ایما کر رہا تھا پس جبکہ بغیر کسی شرط کے یونس ع کے قوم کا عذاب ٹل گیا تو شرطی پیشینگوئی میں ایسے خوف کے وقت میں کیوں تاخیر ظہور میں نہ آتی،، اس عبارت سے نہایت روشن ہو گیا کہ پیشینگوئی کے شرطی ہونیکا یہ نتیجہ ہوا کہ اُسکی ظہور میں تاخیر ہو گئی یعنی احمد بیگ کا داماد ڈہائی برس کے اندر نمرا، اسکی دو سطر بعد نہایت زور سے یہ کہتے ہیں کہ انجام کار اس پیشینگوئی کا ظہور ضرور ہوگا، اسکا شرطی ہونا اُسکی ظہور کو روک نہیں سکتا وہ قول ملاحظہ ہو، بقلم جلی لکھتے ہیں

ساتواں اقرار

اور
نہایت فیصلہ کن مقولہ

یاد رکھو کہ اس پیشینگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی (یعنی احمد بیگ کا داماد نہ مرا) (۱) تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا، اے احمقو یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار

[لہ] اس میں توبہ کی شرط ہرگز نہیں سمجھی جاتی ۱۲ ص۱۳ یہ بھی محض غلط ہے اور نہ یہ الہام تھی ہے ۱۲ ص۱۳ خدا کے معین کردہ بات میں ہرگز تاخیر نہیں ہوسکتی تاخیر پر اعتراض کرنا عین ایمان کی بات ہے ۱۲ منہ

نہیں، یقیناً سمجھو کہ (۲) یہ خدا کا سچا وعدہ ہے (۳) وہی خدا جسکی باتیں نہیں ٹلتیں، (۴) وہی رب ذوالجلال جسکے ارادوںکو کوئی روک نہیں سکتا الخ صفحہ ۲۳۲ سطر ۶ سے ۸ تک، اس ساتویں اقرار میں مرزا صاحب چھ باتیں کہتے ہیں (۱) یہ کہ اگر احمد بیگ کا داماد نہ مرا تو میں بدترین خلائق ثابت ہونگا یعنی مجھ سے بدتر دنیا میں کوئی نہوگا (۲) یہ کہ یہ پیشینگوئی میرا افترا نہیں ہے بلکہ الہام ربانی ہے (۳) دوسرے عنوان سے کہتے ہیں کہ یہ قول کسی خبیث مفتری کا نہیں ہے (۴) اس قول کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں خدا نے دیکھا دیا کہ یہ خدا کا وعدہ نہیں ہے بلکہ بالیقین خدا پر افترا ہے، (۵) اپنی پیشگوئی کو اس خدا یتعالےٰ کی باتوں میں بتاتے ہیں جسکی باتیں نہیں ٹلتیں (۶) یہ کہ اپنی بات کو اس قادر مطلق کے ارادوں میں شمار کرتے ہیں، جسکے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا حالانکہ یہ دونوں باتیں بھی محض غلط ہیں کیونکہ یہ پیشینگوئی غلط ثابت ہوئی اور احمد بیگ کا داماد مرزا صاحب کے سامنے نہ مرا اسلیئے اس پیشینگوئی میں مرزا صاحب کے پانچ جھوٹ ثابت ہوئے اور ایک قول پہلا وہ سچا ثابت ہوا مگر وہ سچا قول ایسا ہے جسنے جھوٹوں کا سرگروہ اونھیں قرار دیا کیونکہ ہر بد سے بدتر بالضرور جھوٹوں کا سرگروہ ہوگا، اب اسپر غور کرنا چاہیے کہ مرزا صاحب اپنے جھوٹے دعووں پر کسقدر اپنا وثوق اور اعتماد ظاہر کرتے ہیں، اور ایک طریقے سے نہیں چار طریقوں سے اُسکے ظہور پر وثوق بیان کیا ہے پہلے یہ کہا کہ اگر احمد بیگ کی داماد کی متعلق پیشینگوئی پوری نہ ہو یعنی وہ میرے سامنے نہ مرے تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہرونگا یعنی بدترین خلائق ہونگا مجھ سے بدتر دنیا میں کوئی انسان نہ ہوگا، اب خوب خیال کیا جائے کہ اگر یہ پیشینگوئی پوری نہ ہو تو مرزا صاحب اپنے اس اقرار سے بالیقین اس قول کے مصداق ٹھہرینگے کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ اونکی قول کے بموجب انھیں ہر بد سے بدتر نہ کہا جائے کیونکہ جب دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کا داماد نہیں مرا اور برسیں گذر گئیں مرزا صاحب کو قبر میں عذاب اٹھاتے ہوئے زندہ رہکر مرزا صاحب کی جھوٹے ہونیکا معاینہ کرتا رہا یہانتک کہ پہلے خلیفہ کو بھی قبر میں ڈالکر دوسرے خلیفہ کی تاک میں ہے،

اب مرزا محمود صاحب اپنے باپ کے آغوش میں جائیں یا بھائیں مرزا صاحب کی حالت معلوم ہوگئی،
دوسرے یہ کہ اُسکے مرنیکو یقینی خدائی وعدہ کہتے ہیں پھر یہ معمولی وعدہ نہیں ہے جو مرزا صاحب کے نزدیک
کبھی جھوٹا بھی ہوجاتا ہے اور یَعِدُ وَلَا یُوفِی کا مصداق ہوتا ہے، ایسا نہیں ہے بلکہ مرزا صاحب اسکو
خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں وہ ضرور پورا ہوگا، تیسرے یہ اُسے خدا کا وعدہ بیان کرکے اسکی یہ صفت بیان
کرتے ہیں کہ اُسکی باتیں نہیں ٹلتیں جو وہ کہتا ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے سچ ہے، لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ
اُسکا ارشاد ہے یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میری کوئی بات نہیں ٹلتی جو کہدیا گیا وہ ضرور پورا ہوگا، اب
چونکہ اسنے داماد احمد بیگ کی موت کا وعدہ کیا ہے وہ ٹل نہیں سکتا، میری زندگی میں وہ ضرور مریگا،
چوتھے یہ کہ یہ وعدہ اس پروردگار کا ہے جو صاحب جلال ہے کسی وقت اپنے مخالفوں اور منکرین پر عظمت
وجلال کی شان ظاہر کرتا ہے کسکی مجال ہے کہ اُس ذو الجلال کے ارادوں کو روک سکے احمد بیگ اور اسکا داماد
مخالف اور منکر رہا اسلیئے وہ رب ذو الجلال انکی نسبت اپنے جلال کے اظہار کا ارادہ کرچکا ہے اس ارادہ کو
کوئی روک نہیں سکتا، اب وہ ایمان لا ہی نہیں سکتا اور کوئی بات ایسی نہیں ہوسکتی جسکی وجہ سے یہ پیشینگوئی
پوری نہ ہو اگر ایسا ہو تو خدا کا عالم الغیب ہونا اور سچا وعدہ کرکے پھر بھی اُسے پورا نکرنا اور بدل جانا ثابت
ہوگا، غرضکہ خدائی درہم وبرہم ہوجائے اگر یہ پیشینگوئی پوری نہو اب ناظرین حق پسند ان
سات آٹھ اقراروں کو اور بالخصوص اس اخیر اقرار کو دیکھیں کہ وہ اپنے اقرار اور یقینی الہام کے بموجب جھوٹے
اور بدترین خلائق ثابت ہوتے ہیں اور انکا جھوٹا اور کذاب ہونا دنیا پر مثل آفتاب کے روشن
ہورہا ہے اب کسی صاحب عقل وفہم کے نزدیک ایسا شخص بزرگ عالی مرتبہ نہیں ہوسکتا اب اسکو نبی
اور مسیح موعود اور مہدی ماننا کسی صاحب عقل کا کام نہیں ہے، اب اگر مان لیا جائے کہ حضرت
مسیح اسرائیلی جنہیں شریعت محمدیہ نے مسیح موعود کہا ہے مرگئے ہوں اور کوئی دوسرا عالی مرتبہ بزرگ
مسیح موعود ہو تو وہ مرزا کسی طرح نہیں ہوسکتے بالفعل ۲۸ دسمبر ۱۹۲۲ء کو جو خلیفہ قادیان
نے اپنے خاص چیلے میاں اللہ مار عرف اللہ دتا سے ایک [illegible] شائع کرایا ہے جسمیں انہوں
نے اپنے خام خیال کے بموجب حضرت مسیح علیہ السلام کی موت ثابت کرکے یہ سمجھے ہیں کہ مسیح

قادیان کا مسیح موعود ہونا ثابت ہو گیا مگر افسوس ہی کہ خود مسیح قادیان کے اقوال نہیں دیکھتے
جو اپنے پختہ اقوالونسے بدترین خلائق ثابت ہو چکے ہیں اور اپنے اقوال سے خدا پر بہت کچھ الزامات
لگا چکے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب کسی مرزائی سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنیکو کہا جاتا ہی
تو وہ پہلے حیات وممات کی بحث کو چھیڑتا ہے یا ختم نبوت کی بحث کو درمیان میں لاتا ہے
اب اس سے ہم دریافت یہی کرتے ہیں کہ اس بحث سے کیا فائدہ اگر ہم مان بھی لیں کہ حضرت مسیح
مر گئے اور ختم نبوت نہیں ہوئی مگر یہ یقینی بات ہے کہ جو اپنے کرداروں اور اپنے اقراروں سے
جھوٹا کذاب مفتری ہر بد سے بدتر ثابت ہو گیا ہو وہ مسیح موعود اور نبی نہیں ہو سکتا اور ہرگز
نہیں ہو سکتا، حضرت مسیح موعود کا مرنا ایسے جھوٹے کذاب کو سچا نہیں بنا سکتا اسیطرح
میں عام گروہ مرزائیہ سے اور بالخصوص میاں اللہ دتا سے عرض کرتا ہوں کہ جنکے قولوں پر
آپ ایمان لا چکے ہیں اور انکو مسیح موعود مان چکے ہیں انھیں کے الہامی اقوال کو میں نے آپ کی
سامنے پیش کیا ہے انکو ملاحظہ کیجیے کہ انکی صداقت پر اور انکے الہامی ہونے پر مرزا صاحب کو
کسقدر وثوق ہی انکو آپ نہ مانینگے؟ آپ اپنی فہم وعقل کو کیوں برباد کرتے ہیں اور ایسے
اقراری جھوٹے کو جھوٹا نہیں مانتے اور علانیہ طور سے مسیلمہ کذاب ثانی کو مان کر جہنم میں جانا
پسند کر رہے ہیں میں مختصر مگر عرض کرتا ہوں غور سے ملاحظہ کیجیے کہ مرزا صاحب کس
زور وشور ویقین سے داماد احمد بیگ کے مرنے کو اپنے زندگی میں بیان کر رہے ہیں اور اُسے
وعدہ خداوندی کہکر اُسے یقینی الہام بتا رہے ہیں مگر غضب یہ ہے کہ باینہمہ یہ سب جھوٹ کا طومار نکلا اور
احمد بیگ کا داماد انکی زندگی میں انکی سینہ پر مونگ دلتا رہا اور انھیں مرے ہوئے برسیں گذر گئیں اور وہ زندہ موجود رہ کر انکی
روح کو تڑپا رہا ہی اے مرزائی حضرات اب انھیں بدترین خلائق ماننے میں تمھیں کیا عذر ہی کچھ تو کہو
اے حق کے دشمنو اس قول نے تو اُن کے سارے دعوؤں کو جھوٹا ثابت کر کے انھیں[1] ہر بد سے بدتر ثابت

[1] اب میں میاں اللہ دتا سے التماس کرتا ہوں کہ آپکے رسالہ میں جو چیلنج دیا گیا ہے وہ کسی بڑے واقف نے آپکو دہوکا دیا ہی، درحقیقت
وہ منافق معلوم ہوتا ہے مرزا صاحب کا یہ قول اسکے پیش نظر ہے وہ جان چکا ہی کہ مرزا صاحب اپنے اقرار سے بدترین روزگار ثابت ہو چکے ہیں
اور انکے تمام دعوے جھوٹے ثابت ہو گئے ہیں، اب اگر کوئی دوسرا مدعی ایسا نکلے جیسے مرزا صاحب ہیں اور اُسنے انھیں کی مثل جھوٹے دعوی
کئے ہوں تو مرزا صاحب اپنے اس قول میں جھوٹے ہو جائینگے، اور ہر بد سے بدتر رہینگے بلکہ اُن کے مثل ایک دوسرا جھوٹا بھی نکل آئیگا ۱۲

کردیا، وہ کون دعویٰ ہے جس پر انھوں نے اس سے زیادہ اپنا وثوق ظاہر کیا ہو، اور بالفرض اگر کیا بھی ہو تو جب اسقدر موکد اور مکرر اقرار جھوٹا ہوگیا، اور اپنے مکرر اقرار وںسے وہ جھوٹے ثابت ہوئے تو اب کسی اہل حق، صاحب عقل کے نزدیک کسیطرح وہ سچے نہیں ہوسکتے اب اگر کوئی بے ایمان انکی مجبوری اور معذوری بیان کر کے خدا پر جھوٹ بولنے اور فریب دینے کا اقرار کرے تو اُسنے خدائی پلٹ دی، دہریہ ہوگیا جب اُسکا خدا ان صفات کا ہے تو اسکے رسول کیا چیز ہونگے، وہ جھوٹوں اور فریبوں کے رسول ہونگے اور انھیں جھوٹ کی تعلیم دینگے اور اپنے ہمراہ جہنم میں انھیں لے جائینگے، کلکتہ کے مرزائی ایسے بدترین خلائق کے ماننے پر ترقی کا مدار بتاتے ہیں کیسا فریب نکالا ہے، خیال کیا جائے کہ جسنے دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانونکو کافر ٹھہرا کر دنیا کو اسلام سے گویا خالی کردیا ہو، اور گروہ کفار میں کروڑوں کی ترقی دیدی ہو، اس سے اسلام کو ترقی ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں، جو اپنے اقرار سے ہر بد سے بدتر بالیقین ثابت ہوگیا ہو، اُسے ترقی اور نجات کا سبب بتانا اپنے کو مسلوب العقل ثابت کرنا یا دنیا کو علانیہ فریب دینا ہے، اسمیں کچھ شبہ نہیں کہ مرزا اپنے اقرار کے بموجب بدترین خلائق شخص تھا مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ہمارے گروہ کو بہت کچھ ترقی ہو رہی ہے جھوٹی تعلی کے علاوہ یہ انکے فخر کی بات نہیں ہے، آریونکو بہت زیادہ ترقی ہو رہی ہے ہزاروں مسلمان آریہ ہوگئے کئی مولوی آریہ ہوگئے ضلع فرخ آباد میں وہ تبلیغ کرتے ہیں، پادریونکی دس سالہ رپورٹ دیکھو، ہزاروں کیا لاکھونکی تعداد ہر دس برس میں عیسائی ہوجاتے ہیں یہ کوشش وسعی اور روپیہ صرف کرنیکا نتیجہ ہے، گروہ بابی نے تو یورپ اور امریکہ میں ترقی کی ہے اور کثرت سے انگریز اور بڑی بڑی میمیں بابی ہوگئی ہیں، غرضکہ نصاریٰ کو انھوں نے اپنے طور کا مسلمان بنایا ہے، مرزا جی نے اور انکے گروہ نے تو کسی جماعت کفار کو اپنا سا مسلمان بھی نہیں بنایا مسلمانونکو ہی کافر بنایا اور بناتے ہیں، غرضکہ ہر طرف سے کفر کی ترقی ہے مسلمانونکو دین کا خیال نہیں دین کی تائید اور گمراہی کے مٹانیکو جھگڑا سمجھتے ہیں کسیطرح مدد کرنا نہیں چاہتے اسکی وجہ یہی ہے کہ قیامت قریب ہے، اور حدیث میں آیا ہے کہ اشرار ناس پر قیامت آئیگی جبکہ تمام دنیا میں

منجر د فساد اور کفر وکفریات پھیل جائیگا، اُس وقت قیامت آجائیگی مرزائیونکو دیکھنا چاہئے کہ کس کسطرح سے انھیں گفتگو میں عاجز کیا گیا ہو لاجواب ساے مرزا کی دجل و فریب میں لکھکر شائع کیے گئے انکے پاس بھجوائے گئے جواب سے عاجز ہیں اگر دیوں پر تو انکی مہر ہو گئی ہو اور گمراہ کر نیوالوں نے اپنے پیٹ بھرنے کیلئے انہیں حقانی رسائل دیکھنے سے روکدیا ہے پھر وہ ایمان کیسے لائیں گے ہم خیر خواہی سے باز نہ رہینگے مرزا صاحب کا جھوٹا اور ہر بدتر ہونا توانکی اقراروں سے ثابت کر دیا گیا اب مرزا صاحب کے دہریہ ہونے کا ثبوت ملاحظہ ہو،

مرزا صاحب کے دہریہ ہونیکا ثبوت

ناظرین آپ نے مرزا صاحب کا اقراری و یقینی جھوٹا ہونا تو معلوم کر لیا اب میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ بھی معلوم کرلیں کہ مرزا صاحب صرف جھوٹے ہی نہیں ہیں بلکہ علانیہ دہریہ ہیں خدا اور رسول کو نہیں مانتے، اُن کی متعدد تحریروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے، توہین انبیا میں ان کی ایک عبارت نقل کرکے دکھاتا ہوں، انبیا کی توہین بجز منکر نبوت اور دہریہ کے کوئی نہیں کر سکتا مگر مرزا صاحب نے علانیہ طور سے بہت زور و شور سے حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کی ہے جنکی تعریف قرآن مجید میں بہت جگہ آئی ہے اور انھیں سچا نبی فرمایا ہے، اور اُن کے معجزات بیان کیے ہیں، مگر مرزا صاحب اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۶ و ۷ میں اونھیں حضرت مسیحؑ کی نسبت لکھتے ہیں، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے

کوئی معجزہ نہیں ہوا (یعنی حضرت مسیح سے جنکو یسوع بھی کہتے ہیں) ممکن ہی کہ آپ نے معمولی تدبیر کیساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسے بیماری کا علاج کیا ہو مگر آپکی بدقسمتی سے اُسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے

خیال ہو سکتا ہی کہ اُس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے

اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہی

اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر

ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اُس تالاب کا معجزہ ہی اور آپ کے

ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا، پھر افسوس کہ نالائق

عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں، آپکا خاندان بھی نہایت

پاک اور مطہر ہی تین دادیاں اور نانیاں آپکی زناکار اور کسبی

عورتیں تھیں جنکے خون سی آپکا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ

بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہو گی آپکا کنجریوں سی میلاں اور

صحبت بھی شاید اسی وجہ سی ہو کہ جدی مناسبت درمیان

ہی ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دیسکتا

کہ وہ اُسکے سر پر اپنی ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید

عطر اوسکے سر پر ملے اور اپنے بالوںکو اُسکے پیروں پر ملے سمجھنے والے

سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے، ا ، انتہی

صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۲ کے صفحہ ۲۴ سے ۲۶ تک یہ عبارت مع اُسکی کچھ شرح کے لکھی گئی ہے جس سے دہریت کے علاوہ اُنکا جھوٹ و فریب بھی ظاہر ہوتا ہے اُسے بھی ملاحظہ کر لیجیگا، طالبین حق کو غالباً یہ شُبہ ہوگا کہ مرزا صاحب نے بہت زور و شور سے اسلام کا دعوے کیا ہے اور براہین احمدیہ میں اسلام کی حقانیت پر بڑی دلیل لکھی ہے پھر اونھیں دہریہ کسطرح کہہ سکتے ہیں، اسکا جواب غور سے ملاحظہ کیجیے، اور مرزا صاحب کے مختلف رسائل کو دیکھیے مرزا صاحب کا اصل مقصود یہ تھا کہ تمام دنیا کے انسان یعنی یہود، عیسائی، ہنود، مسلمان عام اور خاص تمام مذہب والے مجھے مقدس اور بزرگ مان لیں، اسی وجہ سے اُنھوں نے یہ دعوی کیا کہ میں مسیح موعود ہوں جنکو یہود اور نصاریٰ اور مسلمان سب مانتے ہیں اور یہ بھی دعوی کیا کہ میں نبی اور رسول ہوں اور امام مہدی ہوں جنکو عام اور خاص مسلمان سب مانتے ہیں اور ہندوں سے یہ کہا کہ میں کرشن اوتار ہوں مگر قدرت خدا یہ ہوئی کہ کسی مذہب کے دانشمند[۱] شخص نے بھی اونھیں نہیں مانا، ہمارے بھائی مسلمان ہی اُنکے فریب میں آ گئے اور ابتک آ رہے ہیں اور اونکے مُبلّغین کہیں کفار پر تبلیغ نہیں کرتے بلکہ جاہل مسلمانوں کو ہی بہکاتے پھرتے ہیں اب ظاہر ہے کہ جب کسی مذہب والے نے اُنھیں نہ مانا کچھ مسلمان ہی اونکے پھندے میں آئے تو اونھیں ضرور ہوا کہ اپنے آپکو مسلمان ظاہر کریں، دہریہ کو تو جھوٹ بولنا اور فریب دینا کوئی بات نہیں ہے اپنے مطلب کیلئے سب جائز سمجھتے ہیں اسیوجہ سے مرزا صاحب نے اپنا یہ رنگ دیکھلایا، اور اُونکے بیٹے مرزا محمود ہنود کا مذہب اختیار کر کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مرزائی جنم میں آنا بیان کرتے ہیں (نعوذ باللہ) بھائیو کیا غضب ہے کہ ایسے علانیہ جھوٹے دہریہ کو جناب سرور عالم محبوب کبریا کا جنم بیان کرتی ہیں

[۱] جس سے یہ بھی ظاہر ہو جائیگا کہ یسوع و مسیح دونوں ایک ہی بزرگ کے نام ہیں یسوع کوئی دوسرا شخص نہیں ہے ۱۲ منہ

اب ناظرین اسکو ملاحظہ کریں کہ اس رسالہ کے صفحہ ۵ سے صفحہ ۲ تک ایک مطلب کے بیان میں چھپن ۵۶
جھوٹ لکھے گئے ہیں اب تمہیں انصاف سے کہو کوئی ایسا جھوٹا شخص مجدد یا نبی و رسول ہوسکتا
ہی ضرور یہی کہو گے کہ ہرگز نہیں ہوسکتا اور اُسی صفحہ ۵ سے صفحہ ۲ تک اونکے سات پختہ اقرار ہیں،
جن سے وہ جھوٹے ہوتے ہیں اور پہلے اور ساتویں اقرار میں جو اپنی صداقت میں آٹھ دلیلیں
بیان کی ہیں اُن دلیلوں سے بھی خود جھوٹے ٹھہرتے ہیں، اب میں تمام مسلمانوں سے کہتا ہوں
یہ قول تو آپ اُنکا دیکھ چکے جسمیں اونھوں نے ایک بڑے نبی عظیم الشان کی ہجو کی ہی جنکی عظمت
و شان اور اُنکا سچا ہونا قرآن شریف میں بہت جگہ آیا ہی اور جنکے متعدد معجزات بیان کیے گئے ہیں،
اونھیں مکار و فریبی کہتا ہی اب میں تمام طالبین حق کی خیر خواہی کیلئے اُنکی مذہبی حالت کی عام
اطلاع دیتا ہوں،

انکی مذہبی حالت کی عام اطلاع

معززین کلکتہ کو اس کی اطلاع نہ ہوگی کہ اِسوقت میں اسلام کے لئے مرزائی فتنہ نہایت
خطرناک ہے، مرزا غلام احمد قادیانی جو اِن کا مرشد اور گمراہ کرنیوالا ہے وہ درحقیقت ایک
ملحد دہریہ شخص تھا، مگر نہایت ہوشیار اور چالاک تھا، چاہتا یہ تھا کہ ساری دنیا مجھے
مانے، اسی لیئے اُنھوں نے یہ دعوے کئے ہیں کہ میں اسوقت کا مجدد، امام، مسیح موعود، امام مہدی
نبی، رسول ہوں، مسلمانوں اور یہود و عیسائیوں کیلئے اور ہندوؤں کیلئے کرشن
ہوں، اور مسلمانوں کیلئے صرف دعویٰ نبوت ہی نہیں ہے بلکہ افضل الانبیاء ہونیکا دعویٰ
ہے، **اور تمام انبیائے کرام کی مذمت و توہین کی ہے**، اور ایک بڑا راز یہ ہی کہ
حضرت مسیح کی نہایت ہی توہین کی ہے، باوجودیکہ اُنکے ماننے والے اُنھیں خدائی میں
شریک کرنیوالے دنیا کے بادشاہ ہیں، مگر مرزا صاحب سے کسی پادری نے کچھ گرفت نہیں کی،
آخر میں مرزا صاحب نے یہ بھی کہدیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خدائی اختیارات دیدئے ہیں،
البتہ دعویٰ خدائی میں کچھ دیر تھی غالباً مریدوں کا امتحان لے رہے تھے، کہ اُنہیں اس
دعوے کے قبول کرنے میں کوئی عذر تو نہو گا، اِسی حالت میں بُری حالت سے اُنکا انتقال ہوگیا

*اور بدترین خلائق ثابت

...اس ... جانا

ل رسالہ دعویٰ نبوت مرزا ملاحظہ ہو ۱۲، منہ

خدائے قدوس پر بھی انھوں نے شائستہ طورسے الزامات لگائے ہیں کسی وقت وہ بھی دکھائے جائینگے یہ سب باتیں انکی دہریہ ہونیکو ثابت کرتی ہیں، مگر چونکہ انکے دعویٰ کو بجز مسلمانوں کسی گروہ یہودی یا عیسائی یا ہنود نے نہیں مانا، یہ بدنصیبی مسلمانوں ہی کے حصہ میں تھی اس لیے مرزا صاحب نے مسلمان ہونیکا دعویٰ کیا تاکہ یہ گروہ قابو میں رہی پہلے انکا بہت شور وغل تھا اور ہر جگہ مناظرہ کے اشتہارات دیتے تھے، شہر مونگیر و بھاگلپور میں بہت زور تھا اور بہت مسلمان انکے فریب میں آنیوالے تھے حضرت مولٰنا سید ابو احمد صاحب عم فیضہم خاموش تھے انکی حالت سے واقفیت نہیں رکھتے تھے، بہت مسلمانوں نے آکر دریافت کیا، آپنے انکی کتابیں دیکھکر مرزا صاحب کی حالت معلوم کی اور انکی گمراہی سے واقف ہوکر متوجہ ہوئے اور پہلے مناظرہ کرایا، اور قادیان کے مخصوص اشخاص مناظرہ کیلیے آئے خدا کا شکر ہے کہ قادیانیوں کو اس مناظرہ میں ایسی شکست اور ذلت ہوئی کہ کہیں نہیں ہوئی اور عام جلسہ میں بعض قادیانی بول اٹھے کہ ایسی شکست ہمیں کہیں نہیں ہوئی تھی جیسی یہاں ہوئی، اس کی کیفیت چھپکر مشتہر ہو چکی ہے اور سکرٹری انجمن کلکتہ کو بھیجی گئی ہے اسکے بعد سے اس گروہ نے تقریری مناظرہ سے انکار کیا ہے اسوقت تک حکم مقرر کرنے سے انکار نہیں کرتے تھے مگر جسوقت سے فاتح قادیان مولوی ثناء اللہ صاحب کا مناظرہ قاسم علی مرزائی سے ہوا اور اس جلسہ میں ایک معزز غیر مذہب حکم مقرر ہوئے تھے اور تین سو روپیہ انعام کا غالب فریق کیلیے قرار پایا تھا، مولوی صاحب غالب ہوئے اور فاتح قادیان کا لقب پایا اور حکم کی منصفانہ رائے سے وہ روپیہ مولویصاحب کو ملا اور مرزائی نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ کی مصداق ہوئی اسوقت سے مرزائی حضرات کو حکم کے نام سے لرزہ آتا ہے، حالانکہ تمام دنیا اسکی شہادت دے سکتی ہے کہ فیصلہ کیلیے حاکم یا حکم کا ہونا ضرور ہے مگر الحمد للہ مرزا صاحب کے کاذب ہونیکے ثبوت میں ہمیں کسی حکم کی بھی ضرورت نہیں ہے حاکم حقیقی نے خود مرزا کی زبان سے انکی قلم سے اسکا فیصلہ نہایت کامل طور سے کرا دیا، اور دیکھنے والوں نے دیکھ لیا اور جنکی آنکھیں ہیں وہ دیکھینگے اور جنکے کان ہیں وہ دوسروں سے سن لینگے کہ مرزا صاحب اپنے

ؔ۱ اور فیصلہ آسمانی وغیرہ میں کچھ دکھایا گیا ہے اسکے حصہ اکا صفحہ ۱۸ و صفحہ ۸ و حصہ ۲ کا ص ۵۳ و ص ۱۵۸ ملاحظہ ہو ۱۲ منہ

متعدد اقراروں سے اپنی پختہ قسم سے جھوٹے ثابت ہوئے، یہ بھی معلوم کر لیجیے کہ صرف زبانی اور جسمانی اقرار نہیں ہی بلکہ روحانی اور الہامی اقرارات ہیں، ان اقراروں کا مجموعہ پہلے چھپ کر مشتہر ہو چکا ہے جسکا نام چشمۂ ہدایت ہی اور خانقاہ رحمانیہ مونگیر سے پہلے قادیان بھیجا گیا ہو اُسکے بعد کلکتہ کے مرزائیوں نے جب اپنا چیلنج بھیجا اسکے جواب میں خانقاہ سے متعدد چیلنج اور رسائل پچاس کی تعداد میں بھیجے گئے ہیں اُنمیں رسالہ چشمۂ ہدایت بھی بھیجا گیا ہے، اس چیلنج میں اُنکی چند اقرار ہیں، اب حضرات مرزائیوں کو بڑا صدمہ یہ ہوگا کہ مرزا صاحب نے صرف اپنے جھوٹے ہی ہونے پر کفایت نہیں کی بلکہ نہایت زور سے اپنے کامل وثوق الہام سے اپنے بدترین خلائق ہونیکا اقرار کیا ہی اور اپنے تمام ماننے والوں کو عاجز ولاجواب کردیا ہی اب کسی کو جائے دم زدن نہیں رہی، کلکتہ کے مرزائیوں کو چاہئے کہ مرزا محمود کو مع انکے تمام اسٹاف کے بلائیں بلکہ دنیا بھر کے مرزائیوں کو جمع کر کے واویلا کریں اور مرزا صاحب کی قبر پر جاکر روئیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر ایسے بدترین خلائق سے علحدہ نہ ہوئے تو یقین کرلیں اور ہم سے اسٹام پر لکھوالیں کہ قیامت تک اُنکی روح روئیگی اور پھر ہمیشہ کیلئے بدترین خلائق کے ہمراہ رہنگی، اس سے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی اگر کچھ حوصلہ ہے تو اس چیلنج کا جواب دیجیے، اگر ہم کہتے ہیں کہ نہیں دیسکتے اور ہرگز نہیں دیسکتے اور اسکو بھی خوب سمجھ لیں کہ النبوۃ فی الاسلام اور حق الیقین اور دیگر مہملات سے اسکا جواب نہیں ہوسکتا نبوت ختم ہوئی یا نہیں ہوئی، مگر مرزا اس لائق نہیں کہ وہ نبی یا مجدد ہوسکے اگر اسکی تصدیق چاہتے ہو تو سامنے آؤ، مجمع عام میں اسکا فیصلہ کرلو یا خاص تعلیم یافتہ حضرات کے جلسہ میں ہم ہر طرح سے تیار ہیں، میاں عبدالرحیم مرزائی حقانی رسائل دیکھکر کلکتہ سے بھاگے بھاگلپور میں آئے یہاں بھی رسائل حقانیہ نے پچھار کی کُچھ دکھنیں دیکھکر مدراس بھاگے وہاں بھی متعدد رسائل بھیجے گئے مگر وہ ایسے دم بخود ہوئے کہ نہ دم زدن نہ آخر میں میں نہایت خیرخواہانہ کہتا ہوں کہ یہ وقت اسلام کیلئے نہایت نازک ہے اگر اس مقدس مذہب سے پورے محبت ہی تو مستعد ہو جاؤ اور جسطرح جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت میں لسانی جہاد کئے تھے اور اپنا جان و مال اللہ کیلئے وقف کردیا تھا اوسیطرح اسوقت ہر مسلمان پر بالخصوص اہل علم اور صاحب مال پر فرض ہی کہ جہاد لسانی و قلمی کریں اور صاحب مال اپنے روپے کو جنت کا ذریعہ بنائیں اور اتفاق کر کے اوسکی صورتیں نکالیں ورنہ پچھتانا ہوگا،

{راقم خیرخواہ اسلام **ابو محمود محمد اسحاق** غفرلہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۳۴

۱۵ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء

ماہوار رسالہ

انجمن تائید اسلام لاہور

نمبر ۴ ۔ بابت جنوری سنہ ۱۹۲۵ء ۔ قیمت سالانہ عہ ر بمدّ پیشگی

ہمارے اعتراضوں کے غلط جوابوں کے جوابات نمبر ۴

(سلسلہ کیلئے دیکھو رسالہ تائید اسلام دسمبر ۱۹۲۴ء)

مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری نے بذریعہ خط و کتابت کوئی فیصلہ نہیں کیا اور ہمارے خط کا جواب مطابق سوال کے نہیں دیتا اور کج بحثی کر رہا ہے لہٰذا ہم ذیل میں خط و کتابت فریقین کی نقول درج کرتے ہیں تاکہ برادران اسلام کو معلوم ہو جائے کہ مرزائی صاحبان پہلے تو بڑے زور شور سے دعوے کرتے ہیں مگر بعد میں جواب دینے سے عاجز آ کر خارج از بحث باتوں میں وقت ضائع کر کے فرار کرتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ اپنا الزام دوسرے کے سر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلئے ہم اپنے اور مولوی اللہ دتا صاحب مرزائی کے خطوط درج کئے دیتے ہیں تاکہ اہل اسلام بآسانی فیصلہ کر سکیں کہ بحث سے مرزائی صاحبان کسطرح گریز کرتے ہیں۔

(۱) نقل خط خاکسار سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور۔ بخدمت جناب مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری حال وارد قادیان ضلع گورداسپور۔ بجواب آپکے نوٹس مندرجہ ریویو ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء قلمی ہے کہ چونکہ آپ نے اپنے پہلے دعوے پر قائم نہ رہکر اور دعوی میں زیادتی کر کے لکھا تھا کہ جسطرح موسیٰ۔ ابراہیم۔ یونس۔ نوح علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صاف طور پر ثابت ہے اسی طرح مسیح کی وفات بھی مذکور ہے۔ لہٰذا آپ کو اپنے پہلے دعوی پر قائم رہنے کے واسطے

لکھا تھا شکر ہے کہ آپ نے اپنے دعوٰے کی تجدید کردی ہے کہ آپ اپنے پہلے دعوے پر قائم ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ بذریعہ خطوط طے ہو جائے کہ آپ کن کن شرائط پر ثبوت پیش کرینگے۔ میری طرف سے صرف چار شرطیں ہیں۔

اول۔ آپ قرآن کی کسی آیت میں سے وہ الفاظ پیش کرینگے جنسے صاف طور پر ثابت ہو کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام پر موت وارد ہو چکی ہے۔

دوم۔ ایک منصف ہمارا اور ایک آپکا ہوگا اور ایک سرپنچ ہندو ہوگا جو فیصلہ دے گا کہ آیت پیش کردہ میں صاف طور پر وفات کا مسیح پر وارد ہوجانا مذکور ہے تو آپکو انعام ملیگا۔

سوم۔ انعام کا ایک سو روپیہ جو ڈاکخانہ میں جمع ہے اُسکی پاس بک کسی شخص معتمد فریقین کے پاس رکھی جاوے گی۔ جب فیصلہ آپ کے حق میں ہوگا تو اس کتاب سے روپیہ نکالکر آپ کو دیا جاویگا۔

چہارم۔ صرف تین پرچے ہونگے۔ میرا سوال۔ آپکا جواب اور میرا جواب الجواب تینوں پرچے منصفوں کے پاس بھیجے جائینگے اور بعد میں سرپنچ کے پاس جو فیصلہ وہ دیگا۔ پھر روپیہ نکالکر آپ کو دیا جائیگا۔ میری طرف سے مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر عربی اورنٹیل کالج لاہور منصف ہونگے۔ آپ اپنے منصف کا نام بتادیں اور سرپنچ بھی نامزد کریں۔ آپکا جواب ہوگا اور میرا جواب الجواب اور فیصلہ منصفان۔ اب دیر نہ کریں اور بذریعہ خطوط جواب دیں تاکہ دیر نہ ہو۔ خارج از مبحث باتیں فریقین کی قابل توجہ نہ ہونگی۔ فقط۔

(۲) نقل خط مولوی اللہ دتا صاحب مرزائی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم منشی صاحب۔ آپکا پوسٹ کارڈ مِلا۔ مگر افسوس کہ آپ نے گریز کا ہی راہ اختیار کیا جسپر مجھے بے اختیار کہنا پڑا سہ

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے کیا وعدہ نہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

صاف طور کے جو معنے آپ نے کئے ہیں کہ قرآن شریف میں سے اِنَّ عیسٰے قد مَاتَ دکھاؤ یہ معنے غلط ہیں۔ اور یہ محض بھاگنے کی پیش بندی ہے۔ کیا جو بات استدلال سے ثابت ہو وہ صاف طور پر ثابت نہیں ہوتی؟ اگر نہیں ہوتی تو کیا جمیع انبیا علیہم الصلوٰۃ و السلام

کی وفات بھی قرآن سے صاف ثابت نہیں۔ یہ تو سمجھنے کی بات ہے۔ ممکن ہے نہ سمجھیں۔ آپکی اپنی تحریریں دکھاتے ہیں

(۱) "قرآن میں صاف صاف لکھا ہے کہ عیسٰے نہیں مرے" (رسالہ انجمن تائید اسلام لاہور جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۱۵)۔ منشی صاحب! کیا قرآن میں یہ الفاظ ہیں "لَم یَمُت عِیسٰے"۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو کیا آپ نے جھوٹ لکھا ہے یا کیا استدلال سے ثابت شدہ امر بھی صاف طور پر کہلا سکتا ہے؟ سوچکر جواب دیناے

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی است شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

پھر اسی جلد ۲ نمبر ۲۱ کا صفحہ ۱ دیکھیں لکھا ہے۔

(۲) "مرزا صاحب کے اقوال سے صاف ثابت ہے کہ محمد رسول اللہ کا توفی و حضرت عیسٰے کی توفی میں فرق ہے"۔ کیا آپ یہ الفاظ مرزا صاحب کی کسی کتاب سے دکھا سکتے ہیں؟ ورنہ بتائیں کہ "صاف ثابت" کے کیا معنے ہیں ؟۔ پھر آپ نے ہی لکھا ہے

(۳) قصہ آدم و حوا جو قرآن میں مذکور ہے۔ اور دیگر کتب سماوی میں بھی مندرج ہے۔ "صاف صاف بتارہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بمع اپنی بیوی کے آسمان پر رکھے گئے تھے" (رسالہ رفع حضرت عیسٰے علیہ السلام نمبر ۳ صفحہ ۵)۔

منشی صاحب کیا قرآن میں آسمان کا لفظ ہے؟ ورنہ صاف صاف کے کیا معنے؟۔ پھر آپنے حضرت اقدس کا ایک فقرہ لکھکر لکھا ہے (رسالہ ۲۱ء صفحہ ۶۳)

(۴) "اس فقرہ میں تو مرزا صاحب نے صاف صاف مسیح کا وجود عنصری مان لیا ہے"۔ حالانکہ اس میں عنصری کا لفظ ہی نہیں۔ کیا اس صورت میں "صاف صاف" لکھنا جھوٹ ہے یا کیا ؟۔

(۵) پھر آپنے لکھا ہے "انجیل میں صاف صاف لکھا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام زیتون کے پہاڑ پر اپنے شاگردوں کے حق میں دعائے برکت دیتے ہوئے اُٹھائے گئے۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۴ آیت ۳" (رسالہ رفع عیسٰے علیہ السلام صفحہ ۱۲)۔ کیا آپ مندرجہ بالا حوالہ سے الفاظ "اپنے شاگردوں کے حق میں دعائے برکت دیتے ہوئے" دکھا سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو "صاف صاف" لکھنے کے کیا معنے؟۔ انسان کو اپنے لکھے کا تو پاس چاہئے

درو غگو را تا خانہ اش ..... کے مطابق میں نے مندرجہ بالا پانچ حوالے آپ کی تحریر سے لکھے ہیں۔ اور "العاقل تکفیہ الاشارۃ" کی امید رکھتے ہوئے دیگر ایسے حوالجات کثیرہ کو درج نہیں کرتا۔ امید ہے کہ آپ اب صاف طور کے معنے سمجھ گئے ہوں گے۔ پس ہم طیار ہیں اور ہر وقت مستعد ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ قرآن مجید کی (حسب الطلب) ایک آیت سے وفات مسیح ناصری کو صاف ثابت کر دکھائیں۔ مگر انہی معنوں سے جو عقلمندوں میں متعارف اور آپ کی تحریرات سے ثابت ہیں۔ کیا آپ میں ہمت ہے کہ دوہ کار بحث میں نہ پڑیں اور باقی شرائط کا تصفیہ کریں؟ ورنہ کہنا پڑیگا ؎

نہ خنجر جلے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

منشی صاحب! اگر صاف طور کے یہی معنے ہیں جو آپ نے پوسٹ کارڈ میں لکھے ہیں۔ تو آپ مندرجہ بالا عبارتوں کو صاف طور پر ثابت کر دکھائیں۔ اگر نہیں تو اپنے خود تراشیدہ خلاف عرف معنوں کی غلطی تسلیم کریں ؎

ورنہ رنج و ملال است جان مجنوں را بلائے صحبت لیلے و فرقت لیلے

ہم ہر وقت آپ کے مطالبہ کے مطابق وفات مسیح ایک آیت قرآنی سے صاف ثابت کر سکتے ہیں۔ اگر ہمت ہے تو آزما دیکھیں۔

نوٹ۔ انّ عیسےٰ لم یمت قبل الوقت پیش کرتے ہیں۔ یہ منقطع ہے اور ہے بھی تھرڈ کلاس ملاحظہ ہو عجالۂ نافعہ صٓ۔ ہاں ان عیسےٰ ابن مریم عاش عشرین و مائۃ سنۃ (حج الکرامہ) پیش کریں۔ مگر مطلب سعدی دیگر است۔ ہم قرآن کے معنے قرآن۔ احادیث صحیحہ اور لغت وغیرہ سے کرینگے۔ مرزا صاحب یا کسی غیر مسلم بزرگ (یعنے جو آپ کو غیر مسلم ہو) کی تحریر نہ پیش ہوگی۔ آپ مطمئن رہیں۔ اب بہت جلد باقی شروط کے تصفیہ کے لئے لکھدیں۔ تا جلد فیصلہ ہو۔ کیونکہ یہ بات تو طے ہو چکی ہے۔ اپنی تحریر کی موجودگی میں نامعقول عذر تراشنا "نہ زیبد مرد دانا را"۔ جواب جلد۔

الراقم آپ کے جواب کا منتظر

اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) قادیان دارالامان 22 9/24

(۳۱) نقل خط سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور - جناب مولوی اللہ دتا صاحب آپ کا خط
مورخہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء پہونچا - جسکے جواب میں قلمی ہے کہ آپ نے وہ ہی وعدہ اختیار کی
جسکی مجھکو امید تھی - جواب کی یہ خوبی نہیں کہ اناپ شناپ جو چاہا لکھدیا - اور کہدیا کہ
جواب دیدیا ہے - آپنے ناحق طول طویل بحث شروع کر دی جس سے آپ کا مطلب
یہ ہے کہ بحث خراب ہو جائے - مگر آپ کو واضح رہے کہ یہ کبھی نہ ہوگا - میں اصل مبحث
نہ چھوڑوں گا اور نہ آپ کی فضول باتوں کا جواب دونگا - آپکا دعوے ہے کہ مسیح کا فوت
ہو جانا صاف طور پر قرآن میں دکھا دونگا - پھر آپ نے راہ گریز اختیار کر کے لکھا کہ استدلال
سے ثابت کروں گا - گویا آپ وفات مسیح خصوصیت سے تو قرآن سے نہیں دکھا سکتے اپنے
طریق استدلال سے مسیح کی وفات ثابت کرینگے جو کہ آپ کے دعوے کے
برخلاف ہے - قادیانی استدلال کو میں بخوبی جانتا ہوں - جیسا کہ قرآن سے مرزا صاحب
کا ابن مریم ہونا ثابت کرتے ہیں - اور کشتی نوح میں ہے کہ مرزا صاحب کو استعارہ کے طور پر
حمل ہوا - اور دس ماہ کے عرصہ میں لڑکا پیدا ہوا - اور پھر مرزا صاحب مریم سے عیسےٰ بنائے
گئے - اور خود ہی والد اور خود ہی مولود ہے - اس قسم کے استدلال پہلے میں بہت سُن چکا
ہوں - جیسا کہ :- ایک شخص نے حاجی کے معنے تجنیس خطی کے استدلال سے
کُتّے کے کئے تھے - جب اُسکو پوچھا گیا کہ حاجی کے معنے کتّا کیسے ہو سکتے ہیں ؛
اس نے کہا کہ حاجی و چاچی میں تجنیس خطی ہے چاچی کے معنے کمان کے ہیں - اور
کمان و گمان میں تجنیس خطی ہے اور گمان کے معنے شک کے ہیں - اور شک و سگ
میں تجنیس خطی ہے - پس حاجی کے معنے کتّا ثابت ہوئے - ایسا ہی آپکا استدلال ہے
کہ قادیان کے معنے دمشق جو ملک شام میں ہے - اور عیسےٰ بن مریم کے معنے غلام احمد
ولد غلام مرتضےٰ کے ہیں - شرقی منارہ مسجد جامع دمشق کے معنے وہ منارہ جو مرزا صاحب نے
بعد نزول بنوایا - وغیرہ وغیرہ -

آپ کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ آپ بعبارت النص تو کسی آیت سے وفات مسیح
پر دارد ہو جانا ثابت نہیں کر سکتے - اپنے قادیانی طریقہ استدلال سے ثابت کر سکتے ہیں

وہ یہی آپ کا بحث سے گریز ہے۔ آپ مجھکو بار بار لکھتے ہیں کہ گریز کرتے ہو حالانکہ میرا مطالبہ یہی ہے کہ "صاف طور پر قرآن کی آیت سے مسیح پر موت کا وارد ہونا دکھانا ہوگا آپ کیوں اصل بحث کیطرف نہیں آتے کہ صاف طور پر حضرت عیسے علیہ السلام کا وفات پاجانا قرآن میں دکھادونگا۔ آپ مد مٹھی نہ کریں۔ آپنے صاف طور پر وفات مسیح دکھانی ہے نہ بینے۔ آپ فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ اور صرف یہ بتادیں کہ آپ کی صاف طور سے کیا مراد ہے۔ کیا آپ ایسا ہی ثبوت پیش کرینگے جیسا کہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں ۳۰ آیت سے کیا ہے۔ اور حکیم خدا بخش نے عسل مصفٰے میں ساٹھ آیات سے یہ مرشد سے بھی بڑھ گیا۔ یا کوئی اور معقول ثبوت پیش کرینگے۔

افسوس آپنے وعدہ کیا تھا کہ باتہذیب بحث ہو گی مگر آپ سخت الفاظ رمز و کنایہ کے استعمال کرتے ہیں جنکو میں پسند نہیں کرتا۔ اگر آپ باز نہ آئے تو پھر جواب ترکی بہ ترکی دیا جائے گا۔

آپ اگر سچے ہیں تو کیوں نہیں لکھدیتے کہ میں صاف طور پر لکھا ہوا دکھادونگا کہ مسیح پر وفات وارد ہو چکی ہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ "مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے"۔ آپنے حدیث ان عیسے عاش عشرین ومائۃ سنۃ جو پیش کی ہے۔ اسکی تردید مرزا صاحب خود مسلم والی حدیث سے کر چکے ہیں کہ سو برس سے زیادہ عرصہ کوئی زندہ نہیں رہ سکتا تو مسیح کا ایک سو بیس برس زندہ رہنا مرزا صاحب نے خود باطل کردیا۔ (دیکھو ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۲۴ تقطیع خورد)۔

دوسری شرائط کی آپنے تکمیل کرنی ہے۔ میں تو کرچکا ہوں کہ میرا منصف مولوی نجم الدین صاحب پروفیسر اورنیٹل کالج ہوگا۔ اور روپیہ سیونگ بنک پوسٹ آفس لاہور میں جمع ہے۔ اکونٹ کا نمبر ٦٧٢٦٧ ہے۔ (پیر بخش پنشنر پوسٹماسٹر)

(۴) نقل خط مولوی اللہ دتا صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم جناب بابو پیر بخش صاحب سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور۔ آپکا رقعہ ملا۔ آپکے بیانکردہ شرائط کے متعلق کچھ عرض کرنے سے پیشتر ملتمس ہوں کہ آپ براہ مہربانی "صاف طور پر"

کے معنوں اور مفہوم سے بہت جلد آگاہ فرما دیں۔ کیونکہ آپ کی تحریر سے ظاہر ہے کہ آپ "صاف طور پر" کے کوئی عجیب ہی معنے سمجھتے ہیں۔ جواب آنے پر شرائط کے متعلق لکھونگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب آپ گریز کرنیکا راہ اختیار نہ کرینگے۔ ہم تو صاف کہتے ہیں ؎ وللہ سلطان وحکم وشوکۃ ونحن کماۃ بالاشارۃ نحضر

الراقم اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) قادیان۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۴ء

(۵) نقل خط سکرٹری تائید اسلام۔ جناب مولوی اللہ دتا صاحب۔ بجواب آپ کے پوسٹ کارڈ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۴ء عرض ہے کہ "صاف طور" کے معنے اور مفہوم وہی ہیں جو پہلے لکھ چکا ہوں کہ جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو۔ قرآن شریف کے وہ الفاظ پیش کریں جنکے معانی یہ ہوں کہ حضرت عیسے علیہ السلام پر موت وارد ہو چکی ہے۔ مثلاً حدیث شریف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ ان عیسے لم یمت و انہ راجع الیکم قبل یوم القیٰمۃ۔ آپ اسکے مقابل قرآن شریف میں دکھا دیں کہ ان عیسے قد مات کیونکہ لم یمت کے مقابل قد مات ہے اگر آپ مرزا صاحب کی تحریر یا کسی دوسرے فرقہ غیر از سنت والجماعت کی تحریر پیش کرینگے تو قبول نہ کیا جائیگی۔ کہنے کو تو ہر ایک باطل پرست قرآن کے معنے غلط کر کے اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کرتا ہے اور بیوقوف مان بھی لیتے ہیں جیسا کہ آریہ قرآن سے تناسخ کا ثبوت دیتے ہیں مگر خصم کے سامنے آتے وقت دانت ہل جاتے ہیں۔ پیر بخش سکرٹری معرفت اللہ دتا صاحب پوسٹماسٹر ۲۱ ستمبر ۱۹۲۴ء

(۶) نقل خط مولوی اللہ دتا صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ جناب منشی محمد پیر بخش صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا ملفوف ملا۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے ؎

قد کان ماخفت ان یکونا انا الی اللہ راجعون

ہم اپنے اصل الفاظ "قرآن کریم نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کو صاف طور پر بیان فرما دیا ہے" (ریویو بابت اکتوبر ۱۹۲۳ء صفحہ ۹) کے ثابت کرنیکے لئے ہر طرح مستعد ہیں۔ اصول مناظرہ میں سے ہے کہ پہلے تعیین مبحث کیا جاتا ہے لہذا اس پہلو پر حسنِ

چاہی گئی۔ مگر آپ نے ایک من گھڑت معنے اپنے ذہن میں رکھے ہوئے ہیں۔ جو کہ خود آپکی تحریرات کے بھی برخلاف ہیں جیسا کہ مکتوب نمبر ۷ میں لکھ چکا ہوں اور عرف کے بھی مخالف ہیں
ہمارے نزدیک صاف طور سے ثابت کے یہی معنے ہوتے ہیں۔ اور ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ اگر ان معنوں کو جو خود آپ کی تحریرات سے ثابت ہیں نہیں مانتے تو کسی غیر مسلم عالم کو جو بے تعصب ہو منصف مان لیں جو بتا دیگا کہ صاف طور سے ثابت اور بیان فرمادینے کے معنوں میں ہم حق بجانب ہیں یا آپ۔
اگر آپ "صاف طور سے بیان فرما دیا ہے" کے یہ سادہ اور صاف معنے قبول کرنیکے لئے طیار نہیں تو اسی کا نام گریز ہے۔ جسکی ہمیں آپ سے پہلے ہی امید ہے۔ (خدا کرے غلط ہی ثابت ہو)۔ باقی باتوں کو لغو اور خارج از بحث سمجھتے ہوئے اپنے نوٹس کے مطابق قابل التفات نہیں سمجھتا۔
اس بات کے طے ہو جانے پر باقی شرائط کے متعلق عرض کرونگا تاکہ غلط بحث نہ ہو۔ کاش! آپ بھی اسبات کو ملحوظ رکھیں اور بے فائدہ تضییع اوقات نہ کریں۔
ہاں۔ یاد رہے کہ استدلال سے ہماری مراد قواعد منطقیہ اور کلامیہ سے ثابت شدہ صاف اور بین استدلال ہے۔ جس سے ایک اور ایک دو کیطرح وفات مسیح ثابت ہو۔ آپکے ذکر کردہ لغو استدلال کو ہم استدلال نہیں سمجھتے۔ اگر آپ استدلال کے یہی معنے سمجھتے ہیں تو قابل افسوس بات ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

الراقم نیاز مند۔ اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) از قادیان $\frac{9}{24}$ ۲۹

(۷) نقل خط سکرٹری تائید اسلام۔ جناب مولوی اللہ دتا صاحب آپکا خط مورخہ ۲۵ ستمبر ۲۴ء پہونچا کمال خوشی ہوئی کہ آپنے سنت نبوی کے مطابق اسلام علیکم تحریر فرمایا ہے پہلے خطوط اس خوبی سے عاری ہیں اسواسطے ہمنے بھی التکبر مع المتکبرین تواضع پر عمل کیا۔ ہمکو یاد ہے کہ میرے پرانے مہربان اکمل صاحب نے خط لکھا اور سلام نہ لکھا۔ فوہمنے اعتراض کیا اور انہوں نے جواب دیا کہ چونکہ ہمارے اور تمہارے مذہب میں اختلاف ہے ہمنے اسواسطے سلام نہیں لکھا۔ ہمنے مرزا صاحب کے خطوط کا حوالہ دیا کہ انہوں نے

اپنے مخالفین کو خط لکھتے ہوئے السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لکھا ہے۔ اسپر اکمل صاحب شاید ناراض ہو گئے اور لکھا کہ میں اس معاملہ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔

افسوس "صاف طور" کا لفظ آپنے خود استعمال فرمایا اور خود ہی اُس سے گریز کر کے استدلال کیطرف آئے۔ صاف طور کے معنے آپکو بتا دیئے تھے کہ یہ ہیں کہ قرآن کریم کی کسی آیت میں آپ کو وہ الفاظ دکھانے ہوں گے جنکے معنے یہ ہوں کہ مسیح پر وفات وارد ہو چکی ہے۔ چونکہ ایسا دکھانے سے آپ عاجز ہیں اسواسطے کج بحثی کر رہے ہیں میں نے تو مرزا صاحب کی عبارت الہامی نقل کر کے لکھا تھا کہ آپ کو ایسے الفاظ دکھانے ہونگے جنکے معنے یہ ہوں کہ "مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے"۔

افسوس آپ مرزا صاحب کے معنے بھی تسلیم نہیں کرتے۔ میں نے مرزا صاحب کا الہام نقل کر دیا تھا۔ مگر پھر بھی آپ اُسکو من گھڑت کہتے جاتے ہیں۔ جب مرزا صاحب کی عبارت ازالہ اوہام حصہ دوم کے صفحہ ۵۶۱ پر درج ہے تو پھر ان معنوں کو من گھڑت کہنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ اب آپنے نئی بات پیش کی ہے کہ آپ کی مراد استدلال سے قواعد منطقیہ اور کلامیہ سے ثابت شدہ اوصاف اور بین استدلال ہے جس سے ایک اور ایک دو کیطرح وفات مسیح ثابت ہو۔

افسوس آپ اپنے دعوے سے گریز کر گئے اور اسی کا نام گریز ہے۔ آپکا دعویٰ تھا کہ قرآن سے صاف طور پر وفات مسیح ثابت ہے۔ اب کہتے ہیں کہ قواعد منطقیہ اور کلامیہ سے ثابت کرینگے۔ یہی آپکا گریز اور عجز ہے۔ قواعد منطقیہ اور کلامیہ سے وفات مسیح ثابت کرنا آپکا دعویٰ نہیں۔ اور نہ اسپر انعام موعود ہے۔ کیونکہ آپکا منطق میں جانتا ہوں۔ مثلاً کل انسان حیوان ہیں اور حیوان مرجاتے ہیں اور مسیح چونکہ انسان تھا اسواسطے فوت ہو چکا ہے پس مسیح کی وفات ثابت شدہ امر ہے جسکا جواب بھی قواعد منطقیہ سے سن لو کہ آنیوالے کے واسطے حیات لازم ہے۔ اور چونکہ مسیح آنیوالا ہے اسواسطے قواعد منطقیہ سے حیات مسیح ثابت ہے۔ ایسے ثبوت تو آپ کی طرف سے پیش دیئے جاتے ہیں اور ہماری طرف سے جواب بھی دفتر لکھے گئے

تعجب ہے، آپ اصل دعویٰ سے گریز کر کے فضول باتوں سے وقت ضائع کر رہے ہیں۔ میں نے تو روپیہ بھی جمع کر دیا ہے۔ اور اپنا منصف بھی بتا دیا ہے جسکا جواب آپ سے کچھ نہیں بن آتا۔ مگر زبانی جمع خرچ کرتے جاتے ہیں۔ اور گریز گریز کر کے مجکو الزام دیتے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ جبتک آپ فضول باتیں چھوڑ کر اصل بحث کیطرف نہ آئینگے میں آپکا پیچھا نہ چھوڑونگا۔ پھر سُن لو۔ قرآن شریف میں وہ الفاظ دکھانے ہوں گے جنکے یہ معنے ہوں کہ "مسیح مر چکا ہے" یا "اسپر موت وارد ہو چکی ہے۔

محمد پیر بخش سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور۔ مورخہ ۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء

(۸) نقل خط مولوی اللہ دتا صاحب مرزائی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب منشی پیر بخش صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں اپنے گذشتہ خطوط میں صاف طور پر کافی بحث کر چکا ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ ان معنوں کے لئے بھی ایک عالم غیر مسلم ثالث تسلیم کر لیا جائے جو بتا وے کہ آیا ہم اپنے دعوے پر قائم ہیں یا نہیں اور کون گریز کر رہا ہے۔ یہ مختصر طریق فیصلہ ہے۔ مجھے تو حیرانی ہے۔ اپنی تحریر کے بعد آپ کیونکر انکار کر رہے ہیں۔ بہر حال اب بھی موقعہ ہے۔ اب بھی اپنی حق پسندی کا ثبوت دیں۔ السلام علیکم کے متعلق آپ نے خود دراں فضیحت پر کیوں عمل کیا ہے (الراقم خاکسار اللہ دتا جالندھری لوئی فاضل از قادیان ۳ ربیع)

(۹) نقل خط سکرٹری تائید اسلام (۱۰/۲۴ لاہور) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ کارڈ پہونچا۔ آخر وہ ہی نتیجہ نکلا جسکی امید امید تھی۔ کیونکہ میں مدت سے دیکھتا ہوں کہ آپ کی جماعت کے لوگ پہلے تو بڑے زور شور سے دعاوی کر لیتے ہیں اور جب دوسری طرف سے آمادگی ظاہر کیجاتی ہے تو کج بحثی شروع کر دیتے ہیں۔ کسقدر غضب ہے، کہ خود تو فرار کر رہے ہیں اور دوسروں کو الزام فرار دیتے ہیں۔ آپ کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا حق خود بخود ظاہر ہو جائیگا۔ آپنے جو پہلے لکھا تھا کہ استدلال سے حیات مسیح قرآن سے ثابت کرونگا تو وہ ہی فرار تھا۔ آپ تو مولوی فاضل ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے۔ آپکے جواب آنے پر آپکو ایسا جواب دیا جائیگا کہ فیصلہ آسان ہو جائے۔ اور پھر اسکے واسطے بھی منصف مقرر کرینگے۔ مگر افسوس کہ آپنے اسکا فیصلہ بھی

نہیں مانتا۔ کیونکہ پہلے شرط اوسکے عالم ہونے کی لگائی ہے اور آپ کی نیت یہ ہے کہ آخر کہدونگا کہ ہندو لفظ عربی کا فیصلہ کرتا کیا جانے۔ جیسا کہ میر قاسم علی نے پہلے تو خود ہی منصف مقرر کیا اور پھر کہدیا کہ سکھ ہندو عربی کا فیصلہ نہیں کرسکتا۔ افسوس آپ مرزا صاحب کی الہامی بات بھی نہیں مانتے جنہوں نے لکھا ہے کہ مجھکو الہام ہوا ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے" پس آپ یہی الفاظ قرآن میں دکھادیں (پیر بخش)

(۱۰) نقل خط مولوی اللہ دتا مرزائی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ بابو صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (۱) میں جو کچھ اپنے پچھلے خطوط میں لکھ چکا ہوں وہ دانشمند کے سمجھنے کیلئے تو فیصلہ کن ہے۔ مگر جناب کی حالت جسطرح قابل افسوس ہے اس سے بڑھ کر قابل رحم ہے۔ مینے صاف طور کے معنے عرف سے عقل سے۔ خود آپ کی تحریرات سے دکھائے مگر آپ کا شیوہ مطلقاً حق پسندی نہیں۔ بتلایئے اب میں جناب کو کس طریق سے سمجھا سکتا ہوں۔ ناحق کی تضییع اوقات سے کوئی فائدہ نہیں۔ انشاء اللہ بصورت گریز ہم خط وکتابت شایع کرنے پر مجبور ہونگے۔ تا منصفیں پر حق کھل جائے۔ صاف بتایئے کہ آیا جس معقول طریق سے ہم وفات مسیح کا ثبوت دینا چاہتے اسطرح آپ لینا چاہتے ہیں یا نہیں۔ صرف ہاں یا نہ میں جواب درکار ہے۔ والسلام لیکن آپ یاد رکھیں سے

وان کنت ازمعت النضال فاننا نأتی کما یأتی لصیدٍ ضیغم

دس دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء کا ایک رسالہ ارسال فرویں۔ پیسے تحریر کریں بذریعہ ٹکٹ ارسال کردونگا انشاء (الراقم۔ اللہ دتا جالندہری مولوی فاضل قادیان شریف ۲۵ ۱۵/۱۲ ۔

(۱۱) سکرٹری تائید اسلام۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ مولوی صاحب علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مینے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ جو اپنے دعوے سے گریز کر کے کہتے ہیں۔ استدلال سے وفات مسیح ثابت کرونگا۔ اور اسیکا نام صاف طور پر وفات مسیح قرآن سے ثابت ہے۔ اسپر مینے سوال کیا تھا کہ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے آپنے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ اور لایعنی باتیں لکھکر بھیجدیں۔ آپ میرے

سوال کا جواب دینگے۔ تو پھر فوراً آپ کی سمجھ میں آجائیگا کہ آپ غلطی پر ہیں۔ اور اپنے دعوے کے برخلاف کج بحثی کر رہے ہیں جو کہ آپ کے عجز کا ثبوت ہے۔ فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کریں اور جواب دیں کہ استدلال کی کب ضرورت پڑتی ہے۔ اگر جھوٹ بولکر اوس جھوٹ کو صاف طور پر سچ کہنا ہے تو اسکو کوئی عقلمند قبول نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے "بلکہ تمام پیشگوئیاں صفائی سے پوری ہوگئیں۔ (اعجاز احمدی ص۵) تمام دنیا جانتی ہے کہ منکوحہ آسمانی کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اگر صاف اور صفائی اسکے یہی معنے ہیں تو قادیانی علم و فضل معلوم ہوا۔ آپ کج بحثی چھوڑ دیں اور سوال کا جواب دیں۔ رسالہ تائید اسلام ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء حسب الطلب ارسال ہے اسکی قیمت یہی ہے کہ آپ نظر انصاف سے دیکھیں اور طاقت ہو تو جواب دیں۔

محمد پیر بخش سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور۔ ۳۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء۔

(۱۲) نقل خط مولوی اللہ دتا صاحب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ بابو محمد پیر بخش صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں صاف طور پر کے معنے عقل سے نقل سے آپ کی تحریرات سے لکھ چکا ہوں۔ افسوس کہ خود غرضی انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ پس صاف جواب دیں کہ آیا آپکو جو معنے ہمنے آپ کی تحریرات سے ثابت کئے ہیں منظور ہیں یا نہیں۔ استدلال صحیح سے جو بات ثابت ہو جائے وہ صاف طور پر ہی ثابت سمجھی جاتی ہے عند العقلاء۔ ہاں یا نہ سے جلد مطلع فرماویں اور تضییع اوقات کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ والسلام خاکسار اللہ دتا جالندھری۔ ایک سفر کے باعث جواب میں تاخیر ہوگئی ہے۔

نیز مجھے تائید الاسلام کا وہ رسالہ درکار ہے جس میں مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام (نقل کفر کفر نباشد) کے عشق مجازی کی جھوٹی اور مفتریانہ کہانی لکھی ہے کیا وہ بھیجینگے۔ والسلام (الراقم اللہ دتا جالندھری)

(۱۳) از سکرٹری تائید اسلام۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ مولوی اللہ دتا صاحب وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپنے پھر میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ آپکا دعوے تھا کہ قرآن میں صاف طور پر وفات مسیح مذکور ہے۔ جب کہا گیا کہ صاف طور پر وفات کا مسیح پیروار دو جانا دکھانا ہوگا تو آپنے اپنے دعوے سے گریز کرکے لکھا کہ استدلال سے

وفات ثابت ہے۔ جب پوچھا کہ استدلال کی کب ضرورت پڑتی ہے تو آپ اسکے جواب دینے سے عاجز آکر ادہر اُدہر کی باتیں کرکے ٹالنا چاہتے ہیں۔ مگر واضح رہے کہ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ آپ میرے سوال کا جواب دیں کہ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے؟ جبتک آپ اس سوال کا جواب نہ دینگے خلاصی مشکل ہے۔ برخلاف سوال اگر ہزار جواب دینگے تو پھر بھی میں اپنے ہی سوال کا جواب طلب کرونگا۔ پس آپ کج بحثی چھوڑ دیں اور سوال کا جواب دیں۔ پھر سُن لو کہ آپ کو استدلال کی کب ضرورت پڑتی ہے۔
عشق مجازی بوسہ بازی کا رسالہ کاذب مدعی کی زندگی میں ہی ملا محمد بخش مرحوم لاہوری کیطرف سے شائع ہوا تھا۔ جسکا جواب مرزا صاحب کیطرف سے کوئی شائع نہ ہوا اور مسلمانوں نے سمجھ لیا تھا کہ سچا واقعہ ہے ورنہ اسکی تردید ضرور ہوتی۔ مرزا صاحب کا چپ رہنا واقعہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ زیادہ دریافت کرنا ہو تو قاضی فضل احمد صاحب لدہیانوی سے دریافت کریں۔

الراقم محمد پیر بخش سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور۔

(۱۴) انسولوی الله دتا صاحب مرزائی۔ بسم الله الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ الله وبرکاتہ۔ آپنے میرے مطالبے کا جواب نہیں دیا۔ لایعنی باتوں کے لئے میں جوابدہ نہیں ہوں۔ جو معنے "صاف طور" کے مینے خود آنجناب کی تحریرات سے لکھے ہیں وہ منظور ہیں یا نہیں وبس۔ ہمنے دعوےٰ کیا تھا اور اوسکی جائز تشریح کردی جو کہ آپ کی تحریرات سے بھی ثابت ہے۔ اگر منظور رہے تو لکھیں ورنہ تضییع اوقات کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں یا نہ میں جواب دیں۔ اور یاد رکھیں کہ جبتک آپ اس معاملے میں اثبات یا نفی میں جواب نہ دینگے آپ کی سب تحریرات کالعدم سمجھی جائینگی اور قابل خطاب نہ ہوں گی۔" فقط۔ عشق مجازی کا ذکر جس تائید الاسلام میں ہے وہ ارسال فرماویں۔ پیسے لیکر ہی بھیجیں۔ مجھے خط براہ راست لکھیں آئندہ کسیکی معرفت والا خط غیر موصول سمجھیں والسلام

الراقم الله دتا جالندہری مولوی فاضل از قادیان شریف۔ $\frac{11}{24}$ ۱۹

(۱۵) از سکرٹری تائید اسلام۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ مشفقی ام۔ علیکم السلام ورحمۃ الله وبرکاتہ۔ کارڈ پہونچا سوال کا جواب پھر نہیں دیا۔ اور لکھا ہے کہ لایعنی باتوں کا جواب نہ دینگے

اس سے زیادہ گریز کیا ہو سکتا ہے۔ پہلے آپ نے لکھا کہ قرآن شریف میں مسیح کی صاف طور پر وفات دکھا دونگا۔ پھر لکھا کہ استدلال سے وفات مسیح قرآن سے ثابت کروں گا جب پوچھا کہ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے تو جواب نہ دیا اور کج بحثی میں ٹالا۔ جب مطالبہ کیا کہ بتاؤ استدلال کی کب ضرورت ہوتی ہے تو آخر اس کارڈ میں لکھدیا کہ لایعنی باتوں کے لئے میں جواب دِہ نہیں ہوں۔ اب مطلع صاف ہے کہ آپ کی گریز کا ہلال نمودار ہوا مصرعہ۔ "چو دُم برداشتم مادہ برآمد" کا مضمون صادق آیا۔ آپ ڈرتے کیوں ہیں صاف اور ناصاف کا فیصلہ تو منصف کرینگے۔ آپ پہلے سے ناحق کج بحثی کر رہے ہیں آپ وہ آیت لکھینگے جسمیں لکھا ہے کہ مسیح پر موت وارد ہو گئی ہے۔ منصفوں کا فیصلہ آپ کو اور مجھکو تسلیم کرنا پڑے گا۔ پہلے ہی سے کیوں کانپ رہے ہو۔" آب ندیدہ جامہ کشیدہ پر کیوں عمل کر رہے ہو۔ جب جواب سوال کا نہیں دیسکتے کہ استدلال کی آپ کو کیوں ضرورت ہے تو پھر آئندہ اس معاملہ سے صاف طور پر کے معنوں اور مفہوم پر خط وکتابت بند کریں۔ منصف خود فیصلہ کر لیں گے کہ آیت پیش کردہ کے معانی صاف طور پر یہ ہیں یا نہیں کہ مسیح پر موت وارد ہو چکی ہے۔ پس آپ وقت ضائع نہ کریں اور اپنا منصف مقرر کریں۔ اور کوئی غیر مسلم سرپنچ مقرر کریں۔ رسالہ تائید اسلام کے شائع ہونیکا مہینہ اور سنہ بتادیں تاکہ تلاش کرکے بھیجدوں۔

پیر بخش سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۲۴ء۔

(۱۹) از مولوی اللہ دتا صاحب مرزائی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب بابو صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ افسوس! افسوس!! افسوس!!! ؎

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرو گے　　کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

آپنے لکھا ہے " آپ وہ آیت لکھیں گے جسمیں لکھا ہے کہ مسیح پر موت وارد ہو گئی ہے" کاش آپ اتنا ہی سمجھتے کہ ہمارا تو یہ دعویٰ ہے " قرآن کریم نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کو صاف طور پر بیان فرمادیا ہے"۔ (ریویو اکتوبر ۱۹۲۳ء صفحہ ۹) ("صاف طور" کے معنے خط ۲ میں آپ کی اپنی تحریرات سے لکھ چکا ہوں۔ آپ نے اس دعویٰ کو ثابت کرنیکے

کی صورت میں انعام مقرر کیا ہے۔ ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں اور اب پھر لکھتے ہیں کہ "ہم وہ آیت لکھیں گے کہ جس سے وفات مسیح صاف طور پر ثابت ہو" ثابت کرنا ہمارے ذمہ ہوگا۔ اگر آپ اپنے چیلنج پر قائم ہیں (حالانکہ ہرگز نہیں اور نہ رہینگے انشاء اللہ) تو براہِ مہربانی بذیدن خط ہذا تحریر فرماویں کہ ہم اپنے انعامی چیلنج پر قائم ہیں۔ تم وہ آیت مع اپنے ثبوت و استدلال کے لکھو گے جس سے وفات مسیح صاف طور پر ثابت ہو"۔

آپ صاف تحریر فرماویں کہ آیا آپ کو ایسا لکھنا ہمسے ثبوت لینا منظور ہے یا نہیں ہم ثالث وغیرہ کا فیصلہ کرنیکے لئے بالکل طیار ہیں مگر جب تک اصل بات کا تصفیہ نہ ہو جائے ان باتوں کا کیا نتیجہ ہوگا۔ والسلام۔ آپکا خیر خواہ۔ اللہ دتا جالندہری مولوی فاضل $\frac{14}{24}$ ۹

(۱۷) از جانب سکرٹری تائید اسلام۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم مشفقی ام مولوی اللہ دتا صاحب۔ افسوس۔ آپ اپنے دعویٰ پر قائم نہ رہے۔ آپ نے یہ تو کئی بار لکھا ہے کہ ہم وہ آیت لکھیں گے جس سے وفات مسیح صاف طور پر ثابت ہو۔ ثابت کرنا ہمارا ذمہ ہوگا۔ چونکہ آپکا ثابت کرنا تاویلات باطلہ سے ہوتا ہے اور بلا سند شرعی ہوتا ہے اسلئے سند نہیں اگر آپ قرآن سے مسیح کا وفات پا جانا قرآن کے الفاظ سے نہیں بتا سکتے تو آپکا فرار ثابت ہے۔ افسوس آپ منصفوں کا کام بھی خود ہی کرنے لگ گئے۔ یہ تو منصفوں کا کام ہے کہ وہ فیصلہ دینگے کہ صاف طور پر وفات ثابت ہے۔ یا نہیں اگر انہوں نے کہدیا کہ قرآن کی آیت پیش کردہ سے صاف طور پر ثابت ہے کہ مسیح مر چکا ہے تو آپ انعام کے مستحق ہو جائیں گے ناحق وقت ضائع نہ کریں اور اپنے منصف اور ثالث نامزد کریں۔ پیر بخش نقل از خود

مولوی اللہ دتا صاحب کو متواتر لکھا گیا کہ آپ منصف مقرر کریں مگر جواب نہیں آیا اسواسطے انکا گریز ثابت ہے۔ مرزائی صاحبان بالکل جھوٹ لکھدیتے ہیں کہ قرآن سے وفات مسیح ثابت ہے۔ خاکسار محمد پیر بخش سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور۔ (باقی آئندہ)

رسید زر و شکریہ بابت دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء حضرت حافظ پیر جماعت علیشاہ صاحب علیپوری۔ جناب محمد غوث صاحب پٹیالہ۔ حافظ احمد صاحب بہرہ عمر غلام خضر صاحب دکاندار چک جنوبی سرگودھا۔ حافظ فتح الدین صاحب امام مسجد چک سرگودھا۔ جمال الدین صاحب جبل۔ الحسن ٹھیکیدار راولپنڈی عیا مولوی عبد الرحمن صاحب پنشنر بل روڈ لاہور۔ اکبر دین آباد کار چک ۵ کچھیہ وطنی۔ چوہدری فتح محمد صاحب چیچہ وطنی۔ مولوی محمد یوسف صاحب کوٹلی جار چوہدری نور محمد صاحب جالندہری۔ مولوی مجریہ نومبر ۲۳ سنہ ۱۹ء علیلہ۔ محمد حسن مرد لمیانوالہ عمر میزان میں ۳۲ (پیر بخش سکرٹری تائید اسلام)

جواب منشی محمد عبدالصمد صاحب منشی (کوہری) بنام ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب احمدی جماعت لاہوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط

من خاکپائے اہل اللہ محمد عبدالصمد الی طبیب الاجل مکرمی ام سید محمد حسین صاحب -

السلام علی من اتبع الہدیٰ - نامہ گرامی موصول ہوکر کاشف مدعا ہوا - آپ کی اس ہمدردی اور یادآوری کا خلوص دل سے ممنون ہوں۔ قبل ازیں اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء میری نظر سے گذرا جسمیں آپکا مضمون بعنوان "سفر کوہری سے چند اسباق" درج تھا۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اس مضمون کو تحریر کرتے ہوئے آپنے صداقت اور ایمانداری کو تہ کر کے طاق پر رکھ چھوڑا ہوگا - کیونکہ اصلیت پر آپنے بالکل پردہ ڈالا ہے - حقیقت یہ ہے کہ ۸ ستمبر کو محمڈن ریسٹ ہوس میں جو جلسہ آپ کی طرف سے ہونیوالا تھا اُسکے اشتہار میں درج تھا کہ آج اتحاد اسلام پر جلسہ ہوگا - اُس روز میں خود شریک جلسہ ہوا تو اُسوقت آپ کھڑے ہوکر لکچر دے رہے تھے جسمیں مرزا صاحب کی تعریف تھی اور مولویصاحبان کو ناشائستہ الفاظ سے یاد کر کے کوسا جارہا تھا - دوران تقریر میں آپنے درفشانی کی کہ اسلام میں درحقیقت حنفی اور شافعی مذہب کچھ چیز نہیں - جسپر مینے آپ سے کہا کہ میں اس شرط میں آپکا لکچر سن سکتا ہوں - اگر آپ کیطرف سے اختتام پر مجھے نصف گھنٹہ کا وقت تردید کے لئے دیا جائے - ورنہ میں اس قسم کے حملہ کو جو ہمارے سچے مذہب پر ہورہا ہے برداشت نہیں کر سکتا - چنانچہ آپنے اور صدر مجلس نے مجھے وقت دینے سے انکار کر دیا - پھر مینے کہا کہ اچھا کل یا پرسوں کوئی وقت مقرر کر کے میرے ساتھ مباحثہ کریں - اس سے بھی آپ نے انکار کر دیا - جسپر میں جلسہ سے اُٹھکر چلا آیا - اور میرے پیچھے نصف سے زیادہ لوگ بھی اُٹھکر چلے گئے - بس اصل حقیقت تو اسقدر تھی - مگر آپنے پیغام صلح میں میری نسبت لکھا ہے کہ نہایت بدزبانی اور بداخلاقی سے ہماری مخالفت کیگئی (باقی آئندہ)

خاکسار محمد بخش پبلشر و پوسٹ ماسٹر و سکریٹری انجمن تائید اسلام مکان ڈیلہ بھاٹی دروازہ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ۳۴۴ ل ۱۵ مارچ سنہ ۲۴ء

ماہوار رسالہ انجمن تائید الاسلام لاہور

نمبر ۴ بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء قیمت پیشگی سالانہ عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
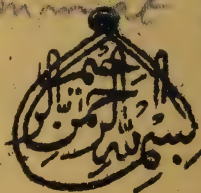
اولیائے اُمّت کے ملفوظات کا جواب

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہٖ الکریم

واضح ہو کہ جب مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی نبوّت و رسالت و کرشنیت وغیرہ پر مسلمانوں کی طرف سے اعتراضات ہوئے اور مرزا صاحب ختم نبوّت کے منکر ثابت ہوئے تو ان کے مریدوں میں سخت حیرت پھیلی اور نصوص شرعی سے جواب دے سکنے کے ناقابل ہو کر مرزا صاحب کے کفریات کا جواب یہ دینا شروع کیا کہ اولیائے اُمّت میں سے پہلے بھی کئی بزرگانِ دین

نے ایسے ایسے کلمات منہ سے نکالے ہیں جنکے جواب کئی دفعہ علمائے اسلام کیطرف سے دیئے گئے ہیں کہ مرزا صاحب اور ان بزرگان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مرزا صاحب کے کلمات کفر لوگوں کو اپنا مرید بنانے کی خاطر ہیں اور ان بزرگان نے حالت سکر میں ایسے کلمات منہ سے نکالے اور بعد میں تائب ہوئے بلکہ بعض نے حکم دیا کہ ہمکو اس حالت میں ہلاک کردو۔ اور مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرے مرید نہ ہوگے تو تمہاری نجات نہ ہوگی مصرع ؎

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

وہ بزرگ تو فرماویں کہ با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار اور اسپر اجماع امت ہے کہ ختم نبوت کا منکر اور مدعی نبوت و رسالت بلا اختلاف احد سے کافر ہے اور مرزا صاحب لکھتے ہیں ؎

آنچہ داد است ہر نبی را جام   داد آن جام را مرا بہ تمام

یعنی جو کچھ نعمت نبوت کا پیالہ ہر ایک نبی کو دیا گیا ہے ان سب کا مجموعہ مجھ اکیلے کو دیا گیا ہے۔ یہ شعر مرزا صاحب کا انکو افضل الانبیا بناتا ہے۔ بلکہ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہونے کا بین ثبوت دیتا ہے۔ کیونکہ جب جو کچھ پہلے نبیوں کو نعمت و معرفت دی گئی وہ سب تلاکم اکیلے مرزا صاحب کو دی گئی تو ظاہر ہے کہ جو کچھ حضرت محمد رسول اللہ کو دیا گیا۔ وہ بھی مرزا صاحب کو دیا گیا۔ تو مرزا صاحب محمد صلعم سے افضل ہوئے اس دلیل سے کہ محمد صلعم کو صرف پہلے نبیوں کے کمالات دیئے گئے تھے اور مرزا صاحب کو پہلے نبیوں کے علاوہ محمد صلعم کے کمالات بھی دیئے گئے تو وہ محمد صلعم سے بھی افضل ثابت ہوئے۔

اسی بنا پر مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ اب خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو مدار نجات قرار دیا ہے دیکھو اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ مصنفہ مرزا صاحب اب قرآن شریف کی پیروی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے

سے نجات نہیں ملسکتی جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے آنے سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین نعوذ باللہ معزول کر دیئے گئے۔ اب ضروری ہوا کہ مسلمان مرزا صاحب کی وحی و تعلیم کی پڑتال کریں کہ آیا وہ اس قابل ہے کہ ذریعہ نجات ہو سکے۔ کیونکہ یہ قانون الٰہی ابتدائے آفرینش سے انسانوں میں جاری ہے کہ سچ کے مقابلے میں جھوٹ۔ اصل کے مقابلہ میں نقل۔ سچے نبی و رسول کے مقابلہ میں جھوٹے نبی و رسول۔ سچے اولیاء اللہ کے مقابلہ میں بناوٹی اولیاء اللہ۔ کھرے سونے کے مقابلہ میں کھوٹا سونا۔ سچی تعلیم کے مقابلہ میں جھوٹی تعلیم۔ توحید کے مقابلہ میں شرک۔ اسلام کے مقابلہ میں کفر۔ خدائی الہام کے مقابلہ میں شیطانی الہام۔ غرض کہ ہر ایک امر دو پہلو رکھتا ہے۔ ایک صحیح اور دوسرا غلط۔ کیونکہ سنت اللہ اسی طرح جاری ہے ؎

ہست دریں قاعدۂ ہزل و جد ضد نہ شود ظاہر جز بضد

ترجمہ اس دنیا ہزل و جد میں قاعدہ مقرر ہے کہ ضد بغیر ضد کے ظاہر نہیں ہو سکتی۔ راستی ہو گی تو اس کے مقابل ناراستی بھی ہو گی جب کوئی سچا رہبر مصلح پیغمبر و رسول ظاہر ہوا تو اس کے مقابل جھوٹے مدعیان نبوت و رسالت و وحی و الہام کھڑے ہوئے جیسا کہ مسیلمہ کذاب و اسود عنسی حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی کھڑے ہو گئے تھے۔ جنہوں نے اپنی اپنی جماعت الگ کر لی تھی۔ قرآن شریف بھی جھوٹے مدعیانِ الہام کی خبر دیتا ہے۔ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا (پ ۸ رکوع ۱) ترجمہ پس اسی طرح ہم نے کل نبیوں کے مقابل ان کے دشمن بنا دئے تاکہ دھوکہ دینے کی غرض سے وہ بجھور کی باتیں شیطان کی طرف سے وحی کئے جاتے ہیں۔

پھر خدا تعالےٰ نے شیطانی وحی کی علامت یہ فرما دی ہے کہ جو وحی شیطانی

کی طرف سے ہوتی ہے وہ جھوٹی ہوتی ہے - ہل اُنبئکم علی من تنزل الشیطٰن ۝ تنزل علی کل افاک اثیم ۝ یلقون السمع واکثرھم کٰذبون ۝ ترجمہ کیا میں تجھے بتادوں کس پر شیطان اترا کرتے ہیں - اترا کرتے ہیں جھوٹے بدکار پر سنی سُنائی بات شیطان ان پر القا کر دیتے ہیں اور ان میں بہتیرے جھوٹے ہوتے ہیں - (الشعرا جزو ۱۹)

جب نص قرآنی سے ثابت ہے کہ مدعی سچا بھی ہوتا ہے اور جھوٹا بھی ہوتا ہے تو ضروری ہے کہ کوئی معیار ہو جس پر سچا اور جھوٹا مدعی پرکھا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ جھوٹے کی پیروی کر کے انسان جہنم کی راہ اختیار کرے اسیواسطے مولانا روم فرماتے ہیں ؎ اے بسا ابلیس آدم رُو ہست پس بہر دستے نباید داد دست یعنی بہت انسان شکل اور شیطان صفت بزرگوں کے لباس میں ظاہر ہوتے ہیں پس ہر ایک مدعی کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دینا چاہیئے یعنی بیعت نہ کرنی چاہیئے -

اب سوال ہوتا ہے کہ وہ معیار کونسا ہے جس پر جھوٹا اور سچا مدعی پرکھا جاوے تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کے پاس قرآن شریف و حدیث نبوی معیار ہے اور مسلمان ہر ایک مدعی کو انہی معیاروں سے پرکھ سکتے ہیں پس جس مدعی کا قول یا فعل خلاف قرآن وحدیث ہو گا وہ جھوٹا ہے چاہے رسی کے سانپ بنا کر دکھا دے اور ہوا پر اڑ کر اعجاز نمائی کرے -

حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور دیوار کو حکم دے کہ چل اور دیوار چل بھی پڑے تو مسلمان اسکی نبوت کی ہرگز تصدیق نہ کرینگے - اور اس کی اعجاز نمائی کی تصدیق کرینگے کیونکہ دعوے نبوت قرآن شریف کی آیت خاتم النبیین اور صحیح حدیث لانبی بعدی کے برخلاف ہے - پس اولیائے امت اور مرزا صاحب کے دعاوی و کلمات کفر و شرک میں چونکہ دنراست کا فرق ہے اسواسطے یہ بالکل غلط اور سخت مغالطہ دہی ہے کہ اولیائے امت نے بھی ایسے کلمات منہ سے نکالے - مرزا صاحب کو اولیا اللہ سے کیا نسبت وہ تو نبی و رسول ہیں نعوذ باللہ

کوئی مرزائی بنا سکتا ہے کہ کسی اولیاء اللہ نے یہ بھی دعوے کیا ہو کہ ہیں کرشن جو کہ ایک ہندو مذہب رکھتا تھا اسکا اوتار ہوں۔

مولوی میر مدثر شاہ صاحب پشاوری نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ملفوظات اولیائے امت ہے اور شاہ صاحب نے اپنی طرف سے کوشش کی ہے کہ مرزا صاحب کو ایک اولیا امت محمدیہ ثابت کریں مگر نہایت افسوس کہ وہ یا تو مرزا صاحب کی تحریروں اور الہاموں سے واقفیت نہیں رکھتے یا جان بوجھکر خاص و عام کو دھوکہ دیکر جو فروشی اور گندم نمائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسواسطے ان کی کتاب کا جواب اختصار کے ساتھ دیا جاتا ہے انکی تحریر کے خلاصہ کو قولہ لکھا جائے گا اور جواب کو اقول سے پیش کیا جائے گا۔

قولہ "جب کبھی کوئی مصلح یا مذہبی پیشوا آیا اور نسل انسانی کی اصلاح اور تزکیہ نفوس کے لئے مبعوث ہوا تو حریفان روحانی اس کے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے" الخ

اقول شاہ صاحب! رونا تو اسی بات کا ہے کہ مرزا صاحب بجائے اصلاح اور تزکیہ نفس کے شرک و کفر کی تعلیم دیتے ہیں۔ عاجز انسان کو خالق زمین و آسمان بتاتے ہیں اور واجب الوجود ہستی جو کہ بے انتہا اور غیر محدود ہے اسکو ایک انسانی وجود میں محدود فرماتے ہیں اہل ہنود کے مسئلہ اوتار کو اور آریوں کے مسئلہ قدامت مادہ و روح کو اور عیسائیوں کے مسئلہ ابن اللہ کو اسلام میں داخل کرتے ہیں۔ افسوس آپ نے جو آیات قرآن شریف ابتدا میں لکھی ہیں غیر محل ہیں کیونکہ یہ تو رسولوں اور نبیوں کے حق میں ہیں اور آپ مرزا صاحب کو رسول نہیں مانتے جب مرزا صاحب رسول نہیں تو یہ دونوں آئتیں آپ نے غلط پیش کی ہیں یا مرزا صاحب کو رسول مانتے ہو صاف کہو پھر ہم بھی جواب دیں فی الحال تو میرا فرض ہے کہ مرزا صاحب پر میں نے جو الزام قائم کئے ہیں ان کا ثبوت دوں۔

اوّل حلول باری تعالےٰ مرزا صاحب کے وجود میں دیکھو الہام انت منی بمنزلۃ

بروزتھا (تجلیات الہیہ صفحہ ۹۳) یعنی خدا تعالے مرزا صاحب کو فرماتا ہے کہ اے مرزا
کہ تو ہمارے اوتار کے جا بجا ہے ۔ یہ الہام مرزا صاحب کی کتاب تجلیات الہیہ کے صفحہ ۹۳
پر درج ہے اس الہام نے ہندؤں کے مسئلہ اوتار کی تصدیق کر دی اور مرزا نے
لکچر سیالکوٹ والے میں فرمایا ایسا ہی میں راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو
ہندو مذہب کے اوتاروں میں سب سے بڑا اوتار تھا دیکھو لکچر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء ۔

جب مرزا صاحب کو خدا کہتا ہے کہ تو میرے اوتار کی جا بجا ہے تو مرزا صاحب
کرشن اوتار ہوئے اور اسلام سے خارج ہوئے کیونکہ کرشن جی کا یہی مذہب تھا
جو آجکل آریوں کا ہے یعنی تناسخ کے قائل اور قیامت کے منکر ۔ پس مرزا صاحب
اگر کرشن ہیں تو مسلمان نہیں ۔ اولیاء اللہ ہونا تو درکنار سنو کرشن جی گیتا میں جو
ان کی الہامی کتاب ہے ۔ اس میں لکھتے ہیں ۔ جو صاحب کمال ہو گئے جنہوں
نے فضیلتیں حاصل کر لیں اور میری ذات میں مل گئے ہیں ان کو جینے مرنے
کی تکلیفات سے پھر سابقہ نہیں ہوتا ۔ اشلوک ۱۵ ادہائے ۸ گیتا مترجمہ
دوارکا پرشاد افق ۔

چونکہ اختصار درکار ہے اسواسطے ایک ہی حوالہ کافی ہے جس سے روز
روشن کیطرح ثابت ہے کہ کرشن جی تناسخ کے معتقد تھے اور یوم قیامت
وحشر اجساد کے منکر تھے اور ہرگز مسلمان نہ تھے جب مرزا صاحب کرشن کا
اوتار تھے تو مسلمان نہ تھے کیونکہ حلول کا مسئلہ باطل ہے ۔

شاہ صاحب فرماویں کہ مرزا صاحب اسی تزکیہ نفس کے واسطے تشریف لائے
تھے کہ مسلمانوں کو حلول اور اوتار کے باطل مسائل سکھا دیں ۔ خدارا انصاف فرماویں
کیا مولوی رومی نے سچ نہیں فرمایا ؎

کار شیطان میکند نامش ولی گر ولی این است لعنت بر ولی

یعنی کام تو کرے شیطان کے اور کہے کہ میں ولی ہوں ۔ اگر ولی ہونا یہی ہے تو لعنت
ہے ایسے ولی پر ۔ کیا یہی تزکیہ نفس ہے اور اسی تعلیم باطل کی مخالفت کرنے

والوں کو آپ دشمن اولیا سمجھتے ہیں۔
دوئم انسان کا خدا ہونا۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے ایک کشف میں دیکھا
کہ خود خدا ہوں اور یقین کیا وہی ہوں پھر میں نے زمین آسمان بنائے اور میں دیکھتا
تھا کہ میں اسکی خلق پر قادر ہوں الخ بطور اختصار مفصل دیکھنا ہو تو دیکھو کتاب البریہ
صفحہ ۷۹ مصنفہ مرزا صاحب۔
شاہ صاحب غور فرماویں کہ یہی اصلاح امت ہے جو مرزا صاحب نے کی کہ خود
خدا بن گئے۔ اگر کہو کہ یہ خواب کا معاملہ ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کے
مسیح موعود ہونے کے دعوے کی بنیاد بھی تو انکے اپنے کشفوں اور الہاموں پر ہے
اگر انکو خدا نہیں ملتے تو مسیح موعود کیوں مانتے ہو۔ جب الہاموں کے رُو سے
مسیح موعود ہیں تو خدا بھی ہیں نعوذ باللہ

قولہ "اہل اسلام میں شاید ہی کوئی ایسا ولی گذرا ہوگا جسکو مسلمانوں ہی نے
نہ ستایا ہو۔ ائمہ اربعہ سے کوئی ظلم و تعدی سے نہ بچا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کو قید خانہ میں ہی زہر دی گئی وغیرہ وغیرہ اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد
قادیانی نے چودھویں صدی کے عین سر پر بموجب حدیث نبوی مجدد ہونیکا
دعویٰ کیا اسواسطے آپ کی بھی مخالفت کی گئی اور آپ کے دعاوی کو کلمات
کفر قرار دیا گیا بلکہ انکی طرف دعوے نبوت منسوب کیا گیا حالانکہ جہانتک
میں نے ان کی کتابیں پڑھی ہیں ان سے کوئی کلمہ کفر و دعویٰ نبوت ثابت نہیں
ہوتا الخ بطور اختصار

اقول شاہ صاحب! مرزا صاحب اور اولیاء اللہ یا اولیائے امت میں بعد المشرقین ہے
مرزا صاحب کو اولیاء اللہ کی فہرست میں لانا نہایت ظلم کی بات ہے۔ مرزا صاحب کا
دعویٰ اولیاء امت ہونیکا ہرگز نہیں۔ وہ خدا اور رسول ہونے کے مدعی تھے۔
بلکہ نجات کے بھی ٹھیکیدار واحد تھے۔ آپ انکو بری کرنے کیواسطے اولیاء اللہ کی آڑ
لیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ اولیاء امت کیطرف جو باتیں منسوب کی جاتی ہیں۔

وہ انہوں نے ہرگز نہیں کہیں۔ صرف مریدوں نے ان کے مرید بڑھانے کیواسطے غلو کیا ہے۔ بہت اچھا ہوا کہ آپ نے خود ہی تذکرۃ الاولیا وغیرہ کتابوں کے حوالے دیکر لکھا ہے۔ اولیاء اللہ کی نسبت جو کچھ لکھا ہے درست ہے اب ہمکو بھی حق ہو کہ اولیاء اللہ کی کتابوں سے حالات کا موازنہ کر کے آپکو دکھائیں کہ مرزا صاحب ہرگز ہرگز اولیا کے زمرہ سے نہ تھے۔ پہلے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ہی لیجئے کہ وہ اصالتاً نزول حضرت عیسےٰ ابن مریم روح اللہ اور رسول اللہ کے معتقد تھے اور انکا نزول بموجب نص قرآنی وانہ لعلم للساعۃ ایک نشان قیامت کا یقین کرتے تھے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے اصالتاً نزول کیواسطے حیات لازم ہے پس ثابت ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حیات مسیح و اصالتاً نزول جسمی کے بموجب انجیل و قرآن کے قائل تھے۔ دیکھو فقہ اکبر و نزول عیسےٰ علیہ السلام من السماء یعنی ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ اسبات پر ایمان رکھے کہ قیامت برحق ہے اور قیامت کا نشان یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے مگر مرزا صاحب بلاسند شرعی اجماع امت کے برخلاف کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام تو مر چکے ہیں وہ نہیں آئینگے اور وہ عیسےٰ آنیوالا میں ہی ہوں۔ آپ ایسے شخص کو جو خدا کے برخلاف اناجیل کے برخلاف قرآن شریف کے برخلاف کل اولیائے امت کے برخلاف جاتا ہے اور من گھڑت بات کی پیروی کرتا ہے اسکو اولیاء اللہ سے کیا نسبت دے سکتے ہیں۔ آپ کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اولیاء امت کی طرح مجاہدات کے چلے کاٹے نفس کشی کی ریاضیات شاقہ نفس کی تادیب کیواسطے کیں جہانتک مشاہدہ ہے اور مرزا صاحب کی تاریخ بتاتی ہے وہ یہ ہے کہ ابتدائی عمر تعلیم عربی و فارسی میں خرچ کی جوانی کا وقت انگریزوں کی ملازمت میں کاٹا۔ کچھ حصہ عمر کا علم رمل کے سیکھنے میں صرف کیا کچھ حصہ عمر کا مختاری اور قانون انگریزی کے امتحان کی تیاری میں لگایا۔ ہاں خشک ملاں کیطرح نمازیں ضرور پڑھتے تھے وہ بھی غیر مقلدوں کے طریقہ پر جنکو مسلمان وہابی کہتے ہیں۔ جب کبھی عبادت الٰہی اور ذکر اذکار کا ذکر آتا تو یہ فرماکر ٹال دیتے کہ رہبانیت

فی الاسلام یعنی اسلام میں رہبانیت نہیں ہے نہ کسی پیر طریقت کی خدمت کی اور نہ کسی بزرگ سے فیض روحانی حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ اپنے ہر ایک دعوے کو شاعرانہ لفاظی۔ استعارہ۔ مجاز و تشبیہ وغیرہ سے مبالغہ کا رنگ دیکر ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے اور جھوٹ کو سچ کر دکھاتے جیسا کہ انہوں نے کشتی نوح میں ابن مریم ہونا لکھا ہے کہ بچے ہنسی اڑاتے ہیں کہ مرزا صاحب کو استعارہ کے طور پر حمل ہوا اور درد زہ ہوا اور نو ماہ کے بعد بچہ پیدا ہوا جو عیسے تھا اور میں مریم سے عیسے بنایا گیا دیکھو کشتی نوح صہ۴۷ جب پوچھا جاتا ہے کہ مرزا صاحب تو مریم تھے بموجب ان کے الہام کے یَا مَرْیَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ کہ اے مریم تو اور تیرے دوست جنت میں رہو حقیقت الوحی صہ۷۶

جب مرزا صاحب مریم تھے تو پھر خود ہی ابن مریم کیسے ہوئے غرض کہ مرزا صاحب تھرڈ کلاس شاعر تھے طبیعت کی موزونی سے مضمون نویسی کرتے تھے روحانی برکات سے بے بہرہ تھے یوں تو ان کے مریدوں کا اختیار ہے جو چاہیں بنالیں۔ پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند مشہور ضرب المثل ہے۔ مرزا صاحب تو محالات عقلی اور خلاف قانون قدرت کے حیرت خانہ میں مقیم تھے۔ انکو اولیائے اللہ سے سمجھنا سخت غلطی ہے۔ اولیاءاللہ تو صاحب کرامات ہوتے ہیں۔ اور یہی سچے اور جھوٹے مدعی کے فرق کرنیوالی بات ہے چونکہ آپ نے اولیاء اللہ کی باتیں پیش کی ہیں میں بھی ایک حکایت کشف المحجوب سے پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابراہیم خواص رحمتہ اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں جنگل میں تھا۔ ایک شخص عیسائی راہب آیا میں نے اسکا آنا مکروہ سمجھا مگر اس نے کہا کہ میں تمہارے پاس رہونگا میں نے کہا کہ میرے پاس کھانے پینے کیواسطے کچھ نہیں اسنے کہا کہ جہان میں تیری بزرگی کا شہرہ ہے اور تو ابھی کھانے پینے کی فکر سے آزاد نہیں۔ میں نے اسکو قبول کر لیا۔ کہ دیکھوں اپنے دعوے میں کہانتک سچا ہے۔ جب سات راتیں اور سات دن ہم چلے تو ہمیں پیاس لگی۔ راہب کھڑا ہو گیا اور کہا اے ابراہیم کچھ دکھا کیونکہ تیرا جہان میں شہرہ ہے۔ میں نے زمین پر سر رکھا اور کہا کہ اے اللہ مجھے اس بیگانہ کے سامنے

خوار نہ کر کیونکہ وہ عین بیگانگی میں مجھ پر نیک ظن رکھتا ہے - میں نے سر اٹھایا تو ایک
طبق دیکھا جسپر دو روٹیاں اور دو شربت کے پیالے رکھے تھے ہم نے اسے کھایا
جب سات دن اور چلے تو میں نے اسکو کہا کہ اب تیری باری ہے تو کچھ لا - راہب
سجدہ میں گیا اور کچھ کہا - ایک طبق پیدا ہوا - چار روٹیاں اور چار شربت کے پیالے
اس پر رکھے تھے میں متعجب ہوا - راہب نے کہا کہ اے ابراہیم غم نہ کر تیرا مرتبہ عالی ہے
اور میں مسلمان ہو گیا ہوں اسی واسطے یہ کرامت ظاہر ہوئی - قصہ طویل ہے - میں نے
بہت اختصار سے نقل کیا ہے - دیکھو کشف المحجوب اردو صفحہ ۲۴۵

یہ ہے اولیاء اللہ کی کرامت اب مرزا صاحب کا حال سنئے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام
کے معجزات سے ہی انکار ہے اور خدا تعالےٰ کو انسان کی طرح اسباب کا محتاج یقین
کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر خدا رزق نہیں دے سکتا تصور کر کے
خدا کا عجز ثابت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عیسےٰ کیواسطے باورچی خانہ اور پاخانہ وغیرہ کا انتظام
نہیں کر سکتا اب آپ خدا کو ناصر و ناظر سمجھکر بتائیں کہ آپ کا ایمان ہے کہ خدا تعالےٰ
بغیر اسباب ظاہری کے پکا پکایا کھانا اپنے بندوں کو دے سکتا ہے -

حکیم محمد حسین معروف مرہم عیسےٰ نے مولوی اصغر علی صاحب روحی سے مسجد میں گفتگو
کرتے ہوئے تمسخر اڑایا تھا کہ قرآن میں جو لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی دعا پر آسمان
سے دسترخوان اترا تھا اسمیں چٹنی بھی تھی - بھلا صاحب ایسے شخصوں کو جو محال عقلی کے
جال میں پھنسے ہوئے ہوں انکو اولیا اللہ سے کہنا کہانتک خلاف واقعہ امر ہے - یوں تو
ماننے والے اپنے پیشوا کو سچا ہی مانتے ہیں - مسیلمہ کذاب کو اس کے پیرو اسکو سچا نبی
کہتے تھے بلکہ عزیز جانیں اسکے فرمان پر قربان کرتے تھے - اللہ تعالےٰ آپ کی حالت پر
رحم کرے کہ آپ نے جھوٹے مدعیان نبوت و رسالت کے مقابلہ میں سب بیندار لوگ
کو جنہوں نے عقائد اسلام کی حمایت کر کے کذاب مدعیان کا مقابلہ کیا ظالم سمجھتے ہیں
حالانکہ اجماع امت اسپر ہے کہ مدعیِ نبوت بعد حضرت خاتم النبیین کے کافر ہے -

آپ حق پوشی کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے نبوت و رسالت کا دعوے نہیں کیا -

کیونکہ مرزا صاحب کی تحریروں نے قادیانی جماعت کو اور مولوی ظہور الدین اروپی کی جماعت کو جو مرزا صاحب کو مستقل نبی مانتی ہیں گمراہ کیا - اب میں مرزا صاحب کی وہ تحریریں لکھتا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ مرزا صاحب اولیا اللہ میں سے نہ تھے مسیلمہ کذّاب سے لیکر تیرہ سو برس تک کے عرصہ میں جسقدر مدعیان نبوت گذرے ان میں سے تھے - اگر اولیا اللہ تھے تو پھر مسیلمہ سے لیکر مرزا صاحب تک جو کذاب مدعیان گذرے وہ بھی اولیا اللہ ہو نگے اور جن صحابہ کرام نے مسیلمہ کو قتل کیا وہ بقول آپ کے خطا کار تھے کیونکہ انہوں نے ایک مصلح کو ستایا -

پہلا الہام مرزا صاحب - قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا - اے مرزا تو ان لوگوں کو کہدے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں - دیکھو اخبار الاخبار صہ ۳

دوسرا الہام إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا حقیقۃ الوحی صہ ۱۰۱

تیسرا الہام يٰسٓ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ
یعنے اے سردار تو مرسلوں سے ہے - (حقیقت الوحی صہ ۸۲)

چوتھا الہام قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ حقیقت الوحی صہ ۱

پانچواں الہام وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

چھٹا الہام هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
(حقیقت الوحی صہ ۱۰۷)

یہ چھ الہام ہیں جو مرزا صاحب کو رسول بناتے ہیں اگر آپ کا اعتقاد ہے کہ مرزا صاحب کو خدا تعالے کیطرف یہ الہام ہوئے تو ضرور مرزا صاحب سچے رسول صاحب کتاب حضرت موسے علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے تھے -

اب مرزا صاحب کے اقوال نقل کرتا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ آپ سخت غلطی پر ہیں جو مرزا صاحب کو مدعی نبوّت یقین نہیں کرتے جب وہ خود مدعی ہیں اور انکی تحریریں موجود ہیں تو پھر آپ کیوں انکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا رسول نہیں مانتے جبکہ یہی آیات محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئیں -

قول ۷ مرزا صاحب - میں خدا کے فضل سے نبی و رسول ہوں - دیکھو اخبار بدر مارچ ۱۹۰۸ء -

قول ۸ مرزا صاحب - خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو کشتی نوح قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اسکو مدار نجات ٹھہرایا - اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۶

قول ۹ مرزا جی جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا - وہی صاحب شریعت ہوگا - میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ یہاں مرزا جی کا دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونیکا ہے -

قول ۱۰ مرزا جی - الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ - خدا کا مامور - خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ - اور اسکا دشمن جہنمی ہے دیکھو انجام صفحہ ۶۲ شاہ صاحب! خدا تو آپ کو فرماتا ہے کہ جو کچھ یہ کہتا ہے اسپر ایمان لاؤ اور وہ کہتا ہے کہ میں خدا کے فضل سے نبی و رسول ہوں تو آپ کسطرح کہتے ہیں کہ وہ نبی نہ تھا کیا آپ اسکو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے اور مرزا کو مفتری یقین کرتے ہو

قول ۱۱ مرزا جی - سچا خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا واقع البلاء صفحہ ۱۱

قول ۱۲ مرزا جی - جبکہ مجھکو اپنے وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن کریم پر (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۹۸)

قول ۱۳ مرزا جی - خدا وہی ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کیساتھ بھیجا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۶)

قول ۱۴ مرزا صاحب - میں خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جسطرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱)

قول ۱۵ مرزا جی - جسقدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں - انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا - پس اس وجہ سے نبی کا نام

پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا - دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں
حقیقت الوحی صفحہ ۳۹۱

قول ۱۶ (شعر عربی کا ترجمہ) مرزا صاحب - اے لعنت کرنیوالے تجھے کیا ہوگیا
بیہودہ بک رہا ہے اور تو اسپر لعنت کر رہا ہے جو خدا کا مرسل یعنے فرستادہ اور عزت
یافتہ ہے - (دیکھو اعجاز احمدی صفحہ ۵۳)

مرزا صاحب اپنی تفضیلت تو حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی
بتاتے ہیں (دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء) مرزا صاحب کہتے ہیں جو میرے
لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۰
پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھتے ہیں - تین ہزار معجزے ہمارے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے - میر مدثر شاہ صاحب جواب دیں کہ کون افضل
ہے - جسکے تین لاکھ معجزے یا جسکے صرف تین ہزار - اور سنو - دیکھو مرزا صاحب کا
عربی شعر جو انکی کتاب اعجاز احمدی میں ہے صفحہ ۷۱

لہ خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان اتنکر

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تو صرف چاند گہن ہوا تھا اور میرے واسطے
چاند و سورج دونوں کا گہن ہوا - کیا اب بھی تو انکار کریگا (اعجاز احمدی صفحہ ۷۱) -

غرض مرزا صاحب اپنے نفس پر دھوکہ خوردہ تھے اور "زخرف القول غرورا"
کے مصداق تھے - اور جبکو وہ وحی الٰہی زعم کرکے افضل الرسل ہونیکے مدعی ہوئے
اور ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو گمراہ کر گئے - قادیانی جماعت جو اپنی تعداد چار
پانچ لاکھ بتاتی ہے مرزا صاحب کے ان دعاوی کے باعث انکو مستقل نبی مانتی ہے -
ایک اور جماعت مرزا صاحب کے مریدوں میں سے ہے جو مرزا صاحب کو افضل
الرسل یقین کرتی ہے اور ناسخ دین محمدی تسلیم کرتی ہے اور مرزا صاحب کو تشریعی
نبی مانتی ہے وہ کہتی ہے کہ جب مرزا صاحب نے اپنی امت کے لئے امر بھی کئے اور
نہی بھی کی - اور اپنی کتاب اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ میں صاف صاف لکھدیا کہ جس نے

اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہوگا اور میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ یہ تیسری جماعت اسیواسطے مرزا صاحب کو صاحب شریعت نبی مانتی ہے اور یہ جماعت مولوی ظہیر الدین ساکن اروپ ضلع سیالکوٹ کی ہے۔ ایسا ہی چھوٹی چھوٹی اور جماعتیں ہیں جو سلسلہ نبوت کے ختم ہونے کے منکر اور مدعی نبوت ہیں جیسا کہ میاں نبی بخش صاحب ساکن معراجکے ضلع سیالکوٹ جسکی نسبت عسل مصفےٰ میں آپ کی جماعت کے سرکردہ ممبر حکیم خدا بخش نے بدیں الفاظ لکھی ہے۔ کم گو اور گوشہ نشین شخص ہیں۔ اس بزرگ کو پنجابی و اردو۔ عربی و فارسی زبان میں بکثرت الہام ہوتے ہیں اور رویا اور مکاشفات بھی بہت ہوتے ہیں۔ ۱۸۹۶ء میں انہوں نے اشتہار دیا تھا۔ (دیکھو عسل مصفےٰ حصہ دوم صفحہ ۲۸۲ مطبوعہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان)

دوسرے ایک شخص میاں عبد اللطیف صاحب ساکن گناچور ضلع جالندھر ہیں۔ یہ بھی مرزا صاحب کیطرح مدعی نبوت و مہدویت ہیں۔ تیسرے شخص عبد اللہ تیماپوری ہیں۔ چوتھے ماسٹر محمد سعید صاحب کیمبل پوری ہیں جو شریعت محمدی کو منسوخ شدہ سمجھکر ختنہ حرام سمجھتے ہیں۔ پانچویں ایک شخص محمد اکبر ہیں جو مصلح موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ اور چھٹے قاضی یار محمد صاحب کانگری ہیں اور ہر ایک کے پیرو بھی ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ ایمان سے بتادیں کہ یہ تمام فرقے کس نے بنائے اور کس شخص کی تحریروں اور الہاموں نے انکو گمراہ کیا۔ بلکہ انکار ختم نبوت کے مرتکب ہوئے اور اجماع امت سے کافر ہوئے۔ اسکا کون ذمہ وار ہوا۔ اگر مرزا صاحب کے یہ الہامات و تحریریں نہ ہوتیں تو لاکھوں مسلمان گمراہ نہ ہوتے۔ پس جتنا قصور ہے یہ سب مرزا صاحب کا ہے جنہوں نے خود وحی و الہام کا دعوےٰ کیا۔ اور اسی وحی کے مطابق پہلے خود نبوت و رسالت و مسیحیت و کرشنت کے مدعی ہوئے اور انکے بعد ان کے پیرو بھی مدعی نبوت ہوئے۔ اگر مرزا صاحب حد سے تجاوز نہ کرتے اور ایسے دعاوی نہ کرتے

اور جماعت الگ نہ بناتے تو کوئی فتنہ امت محمدیہ میں برپا نہ ہوتا اور مخالفین غالب نہ آتے ۔ یہ خوب مسیح موعود آیا ہے کہ بجائے امت کے ترقی دینے کے مسلمانوں کو بھی کافر بنا کر اور اور اختلاف اور شرک و کفر کا بیج بو کر چل دے ۔ آپ اولیائے امت کو ناحق بدنام کرتے ہیں ۔ کسی اولیاء اللہ نے نبوت کا دعوے نہیں کیا اور نہ لاکھوں مسلمانوں کو اپنی نبوت و رسالت منوائی جیسا کہ مرزا صاحب نے منوائی ۔ یہ قیاس مع الفارق ہے جو کہ اہل علم کے نزدیک باطل ہے ۔ کجا دعویٰ نبوت و رسالت اور کجا کلمۂ کفر جو کہ بحالت سُکر کسی اولیا اللہ کے منہ سے نکلا کجا مرزا صاحب کا اپنے دعویٰ نبوت و رسالت پر قائم ہونا ۔ دلائل شرعیہ سے اپنی نبوت و رسالت کا ثبوت دینا اور کجا اولیا اللہ کا بحالت صحو توبہ کرنا ۔ مرزا صاحب کو اولیائے امت سے کوئی نسبت نہیں ہاں بموجب حدیث رسول صلعم اس گروہ سے مرزا صاحب کو نسبت ہے وہ حدیث یہ ہے سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی یعنی میری امت میں سے ۳۰ جھوٹے ہونگے کہ گمان کرینگے کہ وہ نبی اللہ ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں کوئی نبی بعد میرے نہیں پس بہ سبب دعاوی نبوت و رسالت و کرشنیت و مہدویت مرزا صاحب انہی امتی نبیوں سے نسبت رکھتے ہیں جو پہلے گذر چکے ہیں اور کیوں نہ گذرتے جبکہ دو اولو العزم پیغمبروں کی پیشینگوئیاں ہیں کہ جھوٹے نبی آئینگے سچا نبی کوئی نہ آئیگا ۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام فرماتے ہیں جو چیز مجھکو تسلی دیتی ہے وہ یہ ہے کہ اس رسول (محمدؐ) کے دین کی کوئی حد نہیں اسلئے کہ اللہ اسکو درست کریگا اور محفوظ رکھیگا ۔ کاہن نے جواب میں کہا کیا رسول اللہ (محمدؐ) کے بعد اور رسول بھی آئینگے ۸ یسوع نے جواب دیا اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی کوئی نہیں آئینگے ۹ مگر جھوٹے نبیوں کی ایک جماعت بڑی بھاری تعداد میں آئیگی الخ دیکھو انجیل برنباس فصل ۹۷ آیات ۷-۸-۹ ۔ سب سے پہلے حسب پیشینگوئی حضرت عیسٰے علیہ السلام و محمد رسول اللہ خاتم النبیین کے مقابل انکی زندگی میں مسیلمہ کذاب کھڑا ہوا ۔ پھر اسود عنسی ۔ طلحہ بن خوید سلا ۔ یہ شخص مرزا صاحب کیطرح حدیثوں کی تاویلات کر کے امتی نبی ہونیکا مدعی تھا اور کہتا تھا کہ "لا نبی بعدی" کے یہ معنی ہیں کہ میرے بعد نبی "لا" ہوگا یعنی ایسا شخص نبی ہوگا جسکا نام "لا" ہوگا اور میرا نام

"لا" ہے۔ پس میں نبی ہوں۔

مرزا صاحب بھی کہتے ہیں کہ میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی۔ پس "لا" گیا تھا انکی نسبت ہے یا مسلیمہ وغیرہ کے جو غیر تشریعی نبوت کے مدعی تھے۔ پھر خالد بن عبد اللہ کے زمانہ میں ایک شخص مدعی نبوت ہوا اور قرآن شریف جیسی عربی لکھنے کا مدعی بھی تھا۔ اور مرزا صاحب کیطرح اپنی غلط عربی کو معجزہ کہتا تھا۔ اور کچھ عربی لکھی ہوئی دکھائی۔ خالد نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ مدیر شاہ صاحب فرماویں کہ خالد نے بقول آپ کے ایک مصلح کو قتل کرایا۔ یا دشمن اسلام کو قتل کرا کر فتنۂ عظیم کا انسداد کیا۔ افسوس

مختار ثقفی عبد اللہ بن زبیر و عبد الملک کے زمانہ میں مدعی نبوت ہوا اور نبوت بھی مرزا صاحب والی یعنی بغیر شریعت و کتاب کے جسطرح مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں بروزی و ظلی نبی ہوں اصلی نبی نہیں اور لاہوری جماعت انکو ایسا نبی مانتی ہے یہ شخص بھی یہی کہتا تھا کہ "میں محمد کا ایک مختار ہوں اور مرزا صاحب کیطرح مسئلہ حلول کا قائل تھا دیکھو مرزا لکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا۔ اور میرا غضب اور حلم اور تلخی و شیرینی اور حرکت و سکون سب اسی کا ہوگیا الخ (آئینہ کمالات اسلام صہ ۵۶۴) باقی آئندہ

رسید زر و شکریہ بابت ماہ فروری ۱۹۲۴ء

نام	رقم	نام	رقم
سید محمد حسین صاحب کمام ضلع جالندھر	عہ	محمد حسین قاری ویرانجیاں	عہ
سید فدا حسین صاحب بہاری پور لائل پور	عہ	پنڈت پرسوتم صاحب اٹاوہ	عہ
رائے احمد خاں کہندرہ ہوشیار پور	عہ	صوفی حاجی محمد خاں پشاور	عہ
میاں عبد الغنی فضل الٰہی چونده	عہ	مولوی محمد امین صاحب چک نمبر ۳۲	عہ
منشی چراغدین نظام پورہ قصور	عہ	حکیم عبد الجلیل صاحب پشاور	سے
انجمن حنفیہ بغداد شریف	للعہ ۵	مولوی محمد عظیم صاحب وزیر آباد	سے
حضرت اقدس مولینا محمد علی صاحب مونگیر	[illegible]	بابو نذر محمد صاحب سٹیشن ماسٹر	عا
عبد الخالق صاحب نوشہرہ	عا	شیخ محمد دین صاحب سوداگر چرم ملسی	عہ
حکیم ابراہیم صاحب ... پور	عہ	میزان	[illegible]

يٰقومنا اجیبوا داعی اللّٰہ

اے بھائیو اللہ کیطرف بلانیوالے کی بات مانو

الحمد للہ کہ رسالہ نادرہ مسمّٰی

معیارِ صداقت

جس میں مختصر طور سے ثابت کیا گیا ہی کہ مرزا صاحب اپنی بیان کردہ معیار کی بموجب کاذب ہیں۔ اور نکاح والی پیشین گوئی قطعاً غلط ہوئی۔ اِسکا کوئی جواب نہیں ہوسکا۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کے ماننے سے خدا و رسول کو چھوڑنا ہوگا اگرچہ اُنکے ماننے والے اپنی زبان سے نہیں کہیں

حسب فرمائش منشی شیخ مولا بخش صاحب عرف مولائی رحمانی

منشی سراج الدین رحمانی کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر میں طبع ہوا

بار دوم - ۱۰۰۰

قیمت ۱ر

ملنے کا پتہ :- حاجی لیاقت حسین
محلہ مخصوص پور۔ مونگیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت احمدیہ سے گزارش

رسالہ فیصلہ آسمانی حضرت مصنف نے خلاف عادت محض آپکی خیر خواہی کے خیال سے لکھا تھا
مگر آپ غور سے ملاحظہ نہین کرتے اور خیالات کا ذبانہ آپکے دماغ مین ایسے جانشین ہو گئی ہین کہ
اس کے مضامین عالیہ صادقہ کی گنجایش نہین رہی جو صاحب دیکھتے بھی ہین وہ پہلے ہی سے اُس کے نہ
ماننے کا ارادہ کر لیتے ہین - الاماشاءاللہ

بھائیو! تمہاری بھلائی کیلئے کہتا ہون کہ غور سے دیکھو خصوصاً جو کچھ علم رکھتے ہین وہ انصاف
دلی سے دیکھین - کس طرح عام فہم عبارت مین حقانیت کو آفتاب کیطرح روشن کرکے دکھایا ہے - اور یقین
کر لو کہ اسکا جواب قیامت تک کسی سے نہین ہو سکتا - ملاحظہ کرو کہ بڑے تقاضونسے خلیفۃ المسیح صاحب
نے اخبار بدر کے دو کالم مین اُسکی ایک بات کا جواب لکھوایا تھا - اُسکے دو جواب ایک مفصل اور دوسرا
مختصر حضرت مصنف نے تحریر فرمائے ہین - اُنہین ملاحظہ کیجئے اگر طلب حق ہے تو بخوبی معلوم کر لینگے
کہ فیصلہ آسمانی کا جواب نہیں ہو سکتا - جب خلیفۃ المسیح کے دربار سے ایسا مہمل جواب نکلا جس سے مجیب
کو اور خلیفہ صاحب کو شرمانا چاہئے تو پھر دوسرے سے کیا امید ہے اور وہ کیا لکھیگا - اور مین پیشینگوئی کرتا ہون
کہ اس جواب کو دیکھکر کوئی ذی علم اُسکے جواب کی ہمت نہین کریگا - اور جو کوئی کریگا تو بہت پشیمان ہوگا
اور ذلت اُٹھائیگا - دیکھئے عبدالماجد صاحب نے کچھ لکھا مگر اُسکے جواب مین اسوقت تک سات رسالے
لکھے گئے ہین جنمین اُنکی بددیانتیان اور جہالتین دکھائی گئی ہین اب فیصلہ حصہ دوم کی توضیح کو ناظرین
دیکھینگے کہ کس خوبی اور صفائی سے مرزا صاحب کے پختہ اقرارون سے اُنہین کا ذب ثابت کیا ہے اسے جواب
لکھنے سے پہلے مین مرزا صاحب کے ماننے کا نتیجہ آپکے روبرو پیش کرتا ہون اُسے ملاحظہ کیجئے اور خدا سے
ڈر کر امر حق کو اختیار کیجئے - اللہ آپکو توفیق دے -

آپکا خیر خواہ

عبد اللطیف رحمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزا غلام احمد صاحب کے ماننے کا نتیجہ اور اونکی صداقت کا معیار

برادران اسلام خدا کے لئے توجہ کرین

اور مرزا صاحب کی صداقت کا بڑا معیار ملاحظہ فرمائین - اور انصاف دلی سے فیصلہ کرین کہ مرزا صاحب کا ماننا کیسا ہی اور مرزا صاحب کے ماننے سے ہمین کسے کسے چھوڑنا ہوگا ؟ اور کیا کیا خطرناک باتین ماننا پڑینگی ؟ خدا کو - رسول ؐ کو - کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کو - حدیث رسول ؐ کو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما اور تمام اولیاء اللہ کو چھوڑنا ہوگا - اور امور ذیل اوسے ماننا ہون گے -

(۱) خدا ے قدوس جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ خلافی کرتا ہی اور نہایت پختہ عہد کرکے بھی پورا نہین کرتا - چنانچہ محمدی کے نکاح مین آپکا مرزا صاحب سے نہایت ہی پختہ وعدہ کیا اور تخمیناً بیئس برس تک امید دلائی مگر اس وعدیکو پورا نہ کیا اسیطرح اوسکے شوہر سلطان محمد کے مرنیکی وعیدکی مگر پوری نہ کی اور اسیوجہ سے مرزا صاحب اپنے پختہ اقرار سے کاذب ٹھہرے - اسکا مفصل اور مدلل بیان فیصلہ آسمانی کے حصہ اول و دوم و سوم مین نہایت تحقیق اور تفصیل سے کیا گیا ہی - اور پھر جو کچھ کہا گیا تھا اُسکا جواب تنزیہہ ربانی اور معیار صداقت مین دیا گیا - خدا کی وعدہ خلافی کے ثبوت مین بعض آیتین پیش کرتے ہین جن سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرات قادیانی خدا کو جھوٹا اور وعدہ خلاف جانتے ہین (نعوذ باللہ) اسکا نتیجہ یہ ہی کہ خدا اور رسول کے کسی بات پر اطمینان اور یقین نہین ہو سکتا پھر ایسے خدا کو کون مان سکتا ہی اور ماننے کی کیا وجہ ہے ؟ الحاصل مرزا صاحب کو وہی مان سکتا ہی جو خدا کو چھوڑے مگر افسوس کہ قادیانی اس پر غور نہین کرتے

(۲) قرآنمجید کی بہت آیتون مین آیا ہی کہ خدائے اقدس وعدہ خلافی نہین کرتا اُسکے سارے وعدے سچے ہوتے ہین یہ سب آیتین غلط ہین (نعوذ باللہ) اگرچہ ملعونی کے خیال سے بظاہر یہ الفاظ زبانسے نہ کہین مگر اپنے خیال کے بموجب قرآنمجید کی بعض آیتین اُسکی وعدہ خلافی کے ثبوت مین پیش کرنا اور خلیفہ صاحب کا جملہ یَعِدُ وَلَا یُوفی کو سند مین لانا نہایت صفائی سے ثابت کر رہا ہی کہ ان نصوص پر انہین یقین نہین ہے بلکہ انہین وہ غلط مانتے ہین۔ گو زبانسے نہ کہین اور اگر ایسے نصوص قطعیہ صریحہ مین کوئی تاویل کیجائیگی تو شریعت محمدیہ اور احکام قرآنمجید کوئی لائق اعتبار نہ رہینگے کیونکہ اگر ایسی تاویل جو صریح معنی نص کے خلاف ہو مان لیجائے تو ہر شریر النفس نفس پرست جو چاہیگا قرآن کے معنی بنالیگا اور تمام احکام کو درہم برہم کردیگا۔ الغرض مذکورہ بالا مضمون کی آیتین اگر غلط ہین تو بقیہ قرآن کی صحت کی کیا وجہ ہو سکتی ہی اگر صحیح مانکر ایسی باتین بنائی جائین جنسے خدا کی سچائی اور وعدہ خلافی کی برائی ثابت نہو تو پھر شریعت کا کوئی مسئلہ ثابت نہین ہو سکتا۔ احکام شرعی ہر نفس پرست کے نفس کے تابع ہو جائینگے جسطرح وہ چاہیگا اپنے نفس کی خواہش کے موافق احکام نکال لیگا اور شریعت کو مضحکہ بنائیگا۔ (۳)

قرآنمجید مین جسقدر وعدے اہل تقویٰ اور مسلمانونسے کئے گئے ہین اور کفار و منکرین سے جسقدر وعیدین کیگئی ہین کوئی لائق وثوق نہین ہے کیونکہ ہمارے اعتراض کے جواب مین آیت یُصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِی یَعِدُکُمْ پیش کرتے ہین جسکا مطلب اُنکے خیال مین یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ بعض وعدے پورے کرتا ہی اکثر نہین کرتا۔ اگرچہ انکی ہمت اسقدر نہین ہوئی کہ صاف طور سے اپنے استدلال کو بیان کرتے مگر اُنکے فہم سے اور اُنکی باتونسے یہی مطلب معلوم ہوتا ہی غرضکہ پہلے اور دوسرے اور تیسرے عقیدہ سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے ماننے سے قرآن شریف کو چھوڑنا ہوگا۔ اگرچہ اُسوقت کسی مصلحت سے یا محض نادانی سے وہ اس سے انکار کرین مگر اسمین کوئی شبہہ نہین ہی کہ خدا کے وعدے خلاف کہنا اور خلیفہ صاحب کا یَعِدُ وَلَا یُوفی پیش کرنا بالیقین ثابت کرتا ہی کہ مرزا صاحب کے سچا ماننے سے قرآنمجید کے سارے وعدے اور وعیدونکو غیر معتبر ماننا ہوگا۔ اور یہ عقیدہ بالآخر قرآنمجید کے چھوڑنے پر اُسے مجبور کریگا (۴) خدا تعالیٰ ہر چیز مین محو واثبات کرتا ہی بعض وقت نہایت پختہ وعدہ کرکے اُسے مٹا دیتا ہے چنانچہ مرزا صاحب سے وعدے کئے اور پھر مٹا دئے اُسکا ظہور نہوا مخالفین نے جب مرزا صاحب سے منکوحہ آسمانی کی نسبت اعتراض کیا ہی تو اُسکے جواب مین حقیقۃ الوحی مین آیت یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ پیش کی ہی جب وعدہ وعیدین کبھی محو واثبات ہی تو اسکا فوری نتیجہ

یہ ہوگا کہ رسول کی رسالت بھی لایق اعتبار نرہیگی کیونکہ معلوم نہین کہ اسکی رسالت قائم ہی یا مٹا دی گئی
پھر ایسے مشکوک رسولونکو کون عاقل مان سکتا ہی غرضکہ مرزا صاحب کو مانکر تمام انبیا کو چھوڑنا ہوگا یہ چوتھا عقیدہ ہی
جسکی وجہ سی خدا کے رسولونکو چھوڑنا ہوگا اس سے پہلے جو تین عقیدے بیان ہو گئی ہر ایک اسکا موجب ہے کہ مرزا صاحب
کو مانکر خدا کے رسولونکو چھوڑنا ہوگا اور بالآخر اسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ مرزا صاحب کو بھی نہ مانیگا۔ اگر اوسے کچھ عقل ہے
کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو نبی کہتے ہین (۵) تمام حدیثین غیر معتبر اور بیکار ہین قصیدہ اعجازیہ[۵۱]
کا شعر ملاحظہ کیا جاوے وھل النقل شیء بعد ایحاء ربنا * فای حدیث بعدہ نتخیر * وقد مزق الاخبار
کل ممزق * فکل بما ھو عندہ یستبشر۔ اور اعجاز احمدی کا صفحہ ۲۹ و ۳۰ اور تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۱ دیکھا
جائے کہ اپنے الہام کے مقابل مین حدیثون کی کیسی بے ادبی کی ہی اور ردی کیطرح پھینک دینے کو لکھا ہی
اور ازالہ الاوہام کے صفحہ ۵۵۶ مین یہ لکھتے ہین کہ اگر حدیث صحیح بھی ہو تب بھی کچھ مفید نہین ہے
یعنی کوئی امر حق اس سے ثابت نہین ہو سکتا اس کہنے کے بعد جو حدیث یا جو روایت اُنکے مدعا کے موافق
ہی اُس سے سند پکڑتے ہین اگرچہ وہ کیسی ہی ضعیف یا موضوع کیون نہو اور جاہل فریب باتین بنا کر اُسکی صحت ثابت کرتے ہین
چنانچہ دارقطنی کی نہایت ضعیف بلکہ موضوع روایت کی صحت بیان کر نیمین رسالہ نور الحق مین کیسی باتین بنائی
ہین (۶) حضرت سرور انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشینگوئیان پوری نہین ہوئین
حالانکہ یہ محض افترا اور حضور انور کی کسر شان ہی آپنے کوئی پیشینگوئی ایسی نہین کی جو پوری نہین ہوئی ہو مگر چونکہ
مرزا صاحب کی بہت پیشینگوئیان پوری نہین ہوئین اسلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کرکے عوام کو
دھوکا دیا جاتا ہی۔ تحفہ گولڑویہ مین لکھا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ مین پیشینگوئی کی تھی مگر وقت
نہوئی حالانکہ آنحضرت نے حدیبیہ مین کوئی پیشینگوئی ایسی نہین کی جو پوری نہوئی ہو[۵۲] صفحہ ۵۳ ضمیمہ انجام آتھم کے حاشیہ
مین لکھتے ہین کہ محمدی کے میرا نکاح ہونے اور اُس سے ایک خاص لڑکا ہونیکے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۵۱] ان شعرونکا حاصل یہ ہی کہ جب مجھپر خدا کی وحی آنے لگی تو پھر حدیث کوئی چیز نہین ہی تمام حدیثین ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئین اب جو
کچھ میرے پاس ہے اوس سے خوش ہو ۱۲ [۵۲] اور اس پیشینگوئی مین کوئی اندازی وقت کسیطرح بیان نہین ہوا (بیان حقانی دیکھو)
[۵۳] حاشیہ کے صریح مضمون سے ثابت ہو گیا کہ محمدی سے نکاح کیلئے اور پھر اُس سے لڑکا ہونیکے لئے کوئی ایسی شرط نہین ہے جسکی وجہ سے
وہ لڑکی مرزا صاحب کے پاس نہ آئے اور پیشینگوئی پوری ہو چکے بلکہ اس پیشینگوئی کے پورا ہونیکی یہی صورت ہی کہ وہ لڑکی مرزا صاحب کی پاس آئے اور اُس سے لڑکا
پیدا ہو ۱۲

پیشینگوئی کی ہی مگر یہ محض خیال خام اور افترا ہی جس پیشینگوئی کو مرزا صاحب نے اپنی پیشینگوئی ٹھہرایا ہی اُسکا ذکر
فیصلہ آسمانی مین کیا گیا ہی وہان دیکھنا چاہئیے۔ مگر مرزا صاحب کے کہنے کے بموجب اس پیشینگوئی کا ظہور نہین ہوا کیونکہ نہ نکاح
ہوا نہ لڑکا ہوا اسکے سوا اُنکے بیان سے ظاہر ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پیشینگوئیان کین ایک یہ کہ محمدی سے
مرزا صاحب کا نکاح ہوگا۔ وہ آسمانی اور خیالی نکاح نہین جسکا ہونا دنیا مین کسی نے نہین دیکھا بلکہ وہ نکاح جسکا نتیجہ
اولاد ہونا ہی وہ ہوگا۔ دوسری پیشینگوئی یہ ہی کہ اُس سے اولاد ہوگی اور وہ لڑکا ہوگا جسکی پیشینگوئی مرزا صاحب نے
کی تھی جب ان دونونکا ظہور نہوا تو مرزائی اس کہنے پر مجبور ہین کہ بقول مرزا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو پیشینگوئیان
غلط ہوگئین (نعوذ باللہ) کوئی مسلمان ایسا نہین کہہ سکتا۔ اب اُنکے مریدین کہہ رہے ہین کہ حضور انور نے
مسیلمہ کذاب کے اپنے سامنے مارے جانیکی پیشینگوئی کی تھی مگر اوسکا ظہور نہ ہوا بلکہ آپکے بعد وہ مارا گیا بعض نے
اُسپر اور اضافہ کیا ہی کہ آنحضرت نے ایک رویا کی بناء پر فرمایا تھا کہ مسیلمہ میرے ہاتھ سی ہلاک ہوجائیگا،، (دیکھو
آئینہ صداقت) حالانکہ یہ بالکل غلط ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز ایسا نہین فرمایا مگر حضرات
مرزائیونکی جرأت کو برادران اسلام ملاحظہ کرین کہ کیسے صریح جھوٹ حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام
پر لگا رہے ہین اور صرف اسلئے کہ عوام کی نظر مین مرزا صاحب کو سُرخرو رکھین۔ بھائیو یہ کیا اسلام ہے۔
خادمان اسلام اور جان نثاران حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام ملاحظہ غور کرین کہ مرزا صاحب اور اُنکے
پیرو دونے اول تو خدائے قدوس پر جھوٹ کا ایسا عیب لگایا جس سے اُسکا تمام کلام مخدوش اور لائق
اطمینان نرہا۔ اُسکے بعد حضرت سرور انبیاء پر یہ الزام دیا کہ آپنے غلط پیشینگوئیان کین جس سے آپکی رسالت
اور نبوت درہم برہم ہوجاتی ہی کیونکہ نبی کی پیشینگوئی غلط نہین ہوسکتی بھائیو یہ نہایت خدشہ کی بات ہی
ذرا غور کرو جماعت احمدیہ تو دھوکے مین آگئی اور پھر خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ کی مصداق ہوگئی مگر تم تو ہوشیار ہو
پیشینگوئی کے غلط ہوجانے سے نبوت اسوجہ سے درہم برہم ہوجاتی ہی کہ توریت مین مصرح ہی[۱] کہ جس مدعی نبوت کی
پیشینگوئی غلط ہوجاے وہ جھوٹا ہی اس حوالہ کو مرزا صاحب نے اپنے متعدد رسالونمین بطور سند پیش کیا ہی اس حوالہ سے
تو صاف طور سے نبوت باطل ہوتی ہی۔ اور قرآن مجید کی وہ آیت جو رسالہ کے تیسرے نمبر مین لکھی گئی جس سے

---

[۱] اس کا ذکر حصہ دوم فیصلہ آسمانی کے صفحہ ۱۷ مین کیا گیا ہے اور توریت کی عبارت بھی نقل کی گئی ہی ۱۲

ظاہر ہی کہ خدا اپنے رسولون سے وعدہ خلافی نہین کرتا اس باب مین نص صریح ہی کہ جس مدعی کی ایسی پیشینگوئی غلط ہوجائے جسمین وعدہ خداوندی ہو وہ مدعی کاذب ہے اگرچہ بعض پیشین گوئیان اُسکی سچی بھی ہوئی ہون اسکے علاوہ مرزا صاحب تو پیشینگوئی بطور نشان ومعجزہ مخلوق کے روبرو پیش کرتے ہین اب اگر وہ اسوجہ سے غلط ہوجائے کہ خواب یا کسی قیاس کی بنیاد پر کی تھی تو اُسکی تمام باتون پر یہ گمان ہو سکیگا اور بالخصوص مخالف اسلام نہایت دلیری سے یہ کہیگا کہ جسطرح یہان قیاس وگمان کیا گیا ہی اسیطرح اور باتین بھی اس نبی نے قیاس و گمان سے کہی ہین اور اگر کوئی پیشینگوئی صحیح بھی ہوئی تو اتفاقیہ ہے ایسے اتفاقات بہت ہوتے ہین اور اگر اوس نبی نے وحی و الہام سے پیشین گوئی کی تھی اور وہ غلط ہوگئی تو یہ خدا پر الزام ہے جسکا پہلے ذکر ہوا۔

غرضکہ مرزائیونکے ان عقائد اور ایسے خیالات سے نہ خدا ہی نہ رسول ہی نہ دین ہی نہ ایمان ہی اور یہی حالت اُنکی صورت اُنکی سیرت اُنکے حالات سے اظہر من الشمس ہوتی ہی (بعض نیکدل جو غلطی سے اُنکے شامل ہوگئے ہین اُنکا ذکر نہین ہے)

اب دین کا نام اور خدا و رسول کی تعریف کسی پالسی اور مصلحت سے معلوم ہوتی ہی اسکی تفصیل مین طول ہی مگر مین یقینی طور سے کہتا ہون کہ جو کچھ لکھا گیا ہی اسمین ذرا شک نہین ہے مرزا صاحب کی باتین اسکی کامل شہادت دیتی ہین مگر اُنکی جماعت کی نسبت مین وثوق سے کچھ نہین کہہ سکتا البتہ اکثر کی نسبت میرا گمان ہی کہ وہ دہوکے مین آگئے ہین اور غلطی مین پڑے ہین اللہ تعالیٰ انکو غلطی سے نجات دے آمین۔

(۷) سارے انبیائے کرام کی شریعت منسوخ اور اولیاء عظام کا چشمۂ فیض مرزا صاحب نے بیکار کردیا (اُنمین حضرت سرور انبیا علیہ السلام بھی داخل ہین) اب کسی سے فائدے اور فیضان کی امید نرہی۔ قصیدۂ اعجازیہ مین مرزا صاحب لکھتے ہین۔ تکدر ماء السابقین وعیننا * الی آخر الایام لا تتکدر۔ چونکہ آخر مین مرزا صاحب کو نبوت مستقلہ کا دعویٰ تھا اور اپنے الہام لولاک لما خلقت الافلاک[۱] سے تمام انبیا کو اپنا ظل قرار دیچکے ہین اسلئے اس شعر کے بالضرور یہ معنی ہونگے کہ مرزا صاحب سے پہلے جتنے انبیا گذرے اُنکی شریعت وتعلیم مکدر اور میلی ہوگئی اور جتنے اولیائے کرام خلفائے راشدین حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم اور حضرت محی الدین جیلانی اور حضرت خواجہ

---

[۱] استفتا صفحہ ۸۵ ملاحظہ ہو ۱۲

معین الدین چشتی ہوئے سبکا فیض کمدر اور بیکار ہوگیا یہ چشمہ قیامت تک میلا نہ ہوگا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھتے ہین کہ سچا شفیع مین ہون میری طرف دوڑو۔

بھائیو! کیسا غضب ہے کہ تمام انبیا اور اولیا کو جھوٹا شفیع قرار دیتے ہین اور اپنے آپکو سچا شفیع کہتے ہین کوئی مسلمان اسکو سن سکتا ہی اور کہنے والے کو مسلمان سمجھ سکتا ہی یہ اردو کی عبارت صاف یہی مطلب ظاہر کر رہی ہی کوئی اردو کے محاورے جاننے والا اس سے انکار نہین کر سکتا ہی یہ تو صاف طور سے تمام انبیا کرام اور اولیا عظام کے مرتبت سے انکار ہی اور جہان کہین اقرار ہی غالبًا پالیسی پر ہے تاکہ پہلے کی وقت وہ اقوال پیش کر دئے جائین جب تمام یا اکثر مان لینگے اُسوقت کہدیا جائیگا کہ اُسوقت مجھے اپنی فضیلت معلوم نہین ہوئی تھی بعد کو معلوم ہوئی جسطرح براہین کے بہت مضامین کی نسبت کہدیا ہی عزیز و یقین جانو کہ مرزا صاحب کی ایسی بیجا باتین ہین جنمین پورے طور پر نظر کرنیسے فہمیدہ حق بین بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ مرزا صاحب کا مقصد دعوے خدائی کا تھا آہستہ آہستہ ترقی کرتے جاتے تھے پہلے مجدد اور مثیل مسیح ہوئے پھر مسیح موعود ہوئے پھر ظلی نبی ہوئے پھر مستقل نبی صاحب شریعت ہوگئے۔ پھر مذکورہ الہام اُتار کر تمام انبیا کو اپنا طفیلی بنالیا اور سب کی شفاعت سے انکار کر دیا خود نبی سب کے سچے شفیع بن گئے اس سے زیادہ ترقی کے اظہار کا موقع نہین آیا تھا کہ غیرت الٰہی نے نچوڑا اور نیست و نابود کر دیا۔ (۸) ایک فتویٰ مرزا صاحب کا اور اُنکے خلیفہ اور صاحبزادہ کا یہ ہی کہ جو کوئی مرزا صاحب پر ایمان نہین لایا وہ کافر ہی اور اسکے پیچھے نماز ہرگز جائز نہین ہی۔ اسکا حاصل یہ ہی کہ دنیا مین جو تقریبًا چالیس کروڑ مسلمان تھے وہ مرزا صاحب کے وجود سے سب کافر ہوگئے بجز قلیل گروہ کے اور کوئی کافر مسلمان نہین ہوا انکے مجدد اور مہدی ہونیکا یہ نتیجہ ہوا کہ تیرہ سو برس کے عرصہ دراز مین جو کاملین امت محمدیہ اور علماء راسخین کی ہمت اور سعی سے مسلمانونکی تعداد تمام دنیا مین تقریبًا چالیس کروڑ ہوئی تھی اُسے چودھوین صدی مین مرزا صاحب نے خاک مین ملا دیا یعنی وہ سارے مسلمان کافر ہوگئے اور ساری دنیا کافرونسے بھر گئی اور مسلمان دنیا سے گویا ناپید ہوگئے۔ میان محمود احمد رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء مین لکھتے ہین جب حضرت کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہا تو پھر آپکی

۱ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۶ صفحہ ۱۷ سے ۲۱ تک دیکھو ۱۲ ۲ اسکی تفصیل صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱ مین ملاحظہ کی جاوے ۱۲

بعثت کا فائدہ ہی کیا ہوا؟ اس کلام سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کی بعثت کا فائدہ یہی ہے
کہ ساری دنیا کے مسلمان کافر ٹھہرائے جائیں اور ظاہر ہے کہ جب مرزا صاحب نے کافرونکو مسلمان نہیں بنایا
تو اب اگر مسلمانونکو کافر بھی نہ بنائیں تو پھر انکا وجود اور بعثت بیکار ہو جائے اسلئے انکے خلیفہ صاحب اور خلیفہ
ارشد کو اس پر اصرار ہے کہ سب کو کافر بنایا جائے تاکہ انکی بعثت کا فائدہ ظاہر ہو۔ اب برادران اسلام مرزا صاحب
کی چشمہ کو دیکھیں کہ کسقدر کفر کا دریا بہا دیا ہے اور دنیا میں کفر کی ظلمت کو پھیلا کر اپنی بعثت کا فائدہ دکھایا ہے
اسیطرح انکی ساری باتوں پر غور کریں اور انصاف فرمائیں کہ مرزا صاحب کا ماننا کیسا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ سے
عاجزی کے ساتھ دعا کریں کہ وہ ہادی برحق ہمیں اور آپ کو سیدھے راستہ پر چلائے اور راہ مستقیم پر قائم رکھے آمین

بعض مرزائیوں سے دریافت کیا گیا کہ مرزا صاحب نے ایسا عظیم الشان دعوے کیا یعنی مسیح موعود بنے
اور تین لاکھ معجزوں کے مدعی ہوئے اور حضور انور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار بتاتے
یعنی سو حصے حضور انور سے افضل ہو گئے مگر یہ بتائے کہ اونکی ذات سے اسلام کو اور مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوا۔
اُنہوں نے کتنے کافروں کو مسلمان کیا۔ مسلمانوں کی ظاہری اور باطنی حالت میں کیا ترقی ہوئی۔ اُس نے جواب
دیا کہ حضرت نوحؑ کی بعثت سے کیا فائدہ ہوا تھا یعنی حضرت نوحؑ نے نو سو برس سے زیادہ تبلیغ کی مگر چند کافر مسلمان
ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ حضرت نوحؑ کی دعوت سے جتنے قطعے کافر ایمان لائے اوتنے ہی یا اوسکے نصف کافرونکا ایمان لانا
مرزا صاحب کیوجہ سے ثابت کرو مگر یہ یقینی بات ہے کہ دنیا میں جتنے کفار ہیں یعنی یہود و نصاریٰ اور ہنود و آریہ انمیں سے دس
بیس کو بھی مرزا صاحب نے مسلمان نہیں بنایا۔ البتہ چالیس کروڑ مسلمانونکو کافر بنا دیا اور حضرت نوحؑ نے پچاس سو یا کچھ کم و
بیش کافرونکو مسلمان بنایا تھا اور آپنے ایک ساری دعا سے ساری دنیا کو کفر سے دھو دیا اور سارے مخالفین کفار کو طوفان نوحی نے
نیست و نابود کر دیا۔ اب حضرت نوحؑ کی بعثت کا فائدہ اور مرزا صاحب کے دعوی کا نتیجہ دیکھو مگر افسوس ہے کہ اکثر انکے دل
اسقدر سیاہ ہو گئے ہیں کہ ایسی بدیہی حقانی باتیں اونکی سمجھ میں نہیں آتیں انکی دعویکی غلطی قرآنمجید سے صحیح حدیثوں سے کتب سابقہ
اجماع امت محمدیہ سے ثابت کر دیگئی اور اونکی اور بہت سے جھوٹ دکھا دئے گئے جسکو طلب حق ہو وہ فیصلہ آسمانی اور شہادت آسمانی
و صحائف رحمانی ملاحظہ کرے اور یہ بھی معلوم کرے کہ انکی جواب سے عاجز ہیں مگر راہ راست پر آنا قبول نہیں کرتے افسوس۔ اے کریم و
رحیم تو انہیں اس مغالطہ کی ظلمت سے نکال اور نور ایمان سے انہیں منور کر آمین اسکے بعد نکاح والی پیشینگوئی کا جواب ملاحظہ ہو

نکاح والی پیشین گوئی کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادران اسلام۔ دسوین صدی کی ابتدا مین سید محمد[۱] جونپوری نے ہندمین امام مہدی ہونیکا دعوےٰ کیا تھا۔ اور تیرھوین صدی کے درمیان علی محمد[۲] بابی نے ملک فارس مین یہی دعوےٰ کیا۔ اور دونون مدعی بہت کچھ کامیاب ہوے۔ اور ابتک اونکے ماننے والے موجود ہین۔ چودھوین صدی کی ابتدا مین مرزا غلام احمد قادیانی نے پنجاب مین یہ دعویٰ کیا۔ مرزا صاحب کو اپنے دعوے کی اشاعت مین نہایت آسانی اور عافیت اسوجہ سے ہوئی کہ وہ ایک عادل اور آزاد گورنمنٹ کی حکومت مین رہتے تھے کسی بات سے کوئی اُن کا روکنے والا نہ تھا۔ اشاعت کے اسباب بھی اسوقت مین بہت کچھ مہیا ہین پھر اُن کے طرز تحریر نے کامل علمائے دیندار کو اُن کی طرف متوجہ نہونے دیا اس لئے اُنھین اسقدر کامیابی ہوئی جو اسوقت دیکھی جاتی ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے دعوی کے ثبوت مین اپنی پیشین گوئیان پیش کی ہین اون مین دو پیشین گوئیان بہت ہی مہتم بالشان ہین جنکو مرزا صاحب نے اپنے دعوے کا نہایت عظیم الشان نشان بتایا ہے وہ یہ کہ (۱) احمد بیگ کی لڑکی میرے

[۱] اسکا حال ہدیہ مہدویہ مین مولٰنا محمد زمان خان مرحوم شاہجہان پوری حیدر آبادی نے لکھا ہے۔ ناظرین اُسے ضرور ملاحظہ کرین اور مرزا صاحب کی حالت سے ملائین ۱۲

[۲] اسکا مختصر حال حافظ عبد الرحمن امرتسری نے اپنے سفرنامہ مین اور مذاہب الاسلام کے آخر مین لکھا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اس فرقہ نے استنبول۔ شام۔ مصر۔ امریکہ۔ بمبئی۔ رنگون مین اچھی وقعت حاصل کی ہے۔ اب جو حضرات مرزا صاحب کی کامیابی پر فریفتہ ہوئے ہین اُنھین غور کرنا چاہئے کہ مرزا صاحب کو ایسی کامیابی نہین ہوئی۔ ۱۲

نکاح مین آئیگی اور (۲) سلطان محمد اُسکا شوہر میرے روبرو مریگا۔ان دونون پیشین گوئیون کا چرچا بیس ۲
برس سے زیادہ مرزا صاحب نے نہایت زور کیساتھ کیا ہی اور مختلف طور پر ادن کے ظہور کے لئے وعدہ خداوندی
بتایا ہے اور اس قدر تاکید اور یقین سے اس دعوے کو بیان کیا ہی جس سے زیادہ تاکید اور یقین دلانا
نہین ہو سکتا۔مگر بفضل خداوندی یہ ہوا کہ یہ دونون پیشین گوئیان غلط ہو گئین اور اُنکی زبان سے
اونکے دعوی کا فیصلہ ہو گیا۔اور اُنکے پختہ اقرار و نے اون کی حالت کو اظہر من الشمس کر دیا۔یہ وقت تھا کہ
جنہون نے غلطی سے اونکی پیروی اختیار کی تھی اور اون کے دعوے کے مُصَدِّق ہو گئے تھے۔وہ فوراً
اُن سے علیحدہ ہو کر حق کے پیرو ہوتے مگر اُنہون نے ایسا نہ کیا بلکہ مرزا صاحب کی حمایت مین (جو در
اصل نفس کی حمایت ہی) خدائے قدوس پر الزام لگانے لگے اور یہ کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ نے اون سے
وعدے کئے تھے مگر پورے نہ کئے اور خدا تعالیٰ کی وعدہ خلافی کے ثبوت مین قرآن مجید کی آئتین
پیش کرنے لگے۔اور اس پردہ مین مخالفین اسلام کو مدد دینے لگے۔چنانچہ اخبار بدر قادیان مطبوعہ
۸ اگست سنہ ۱۹۱۲ء مین ایک مضمون نکلا ہے اوسمین دو آیتین پیش کی ہین۔
(۱) يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ [1] - (۲) قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا (الی) قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ
بِهِ اللّٰهُ إِنْ شَاءَ - ان آیتون کو نقل کر کے صرف اسقدر دریافت کیا ہی کہ قرآن مجید کی یہ آیتین ہین
یا نہین - اس کی تشریح مطلقاً نہین کی کہ ان آیتون سے اونکا مدعا کیونکر ثابت ہوا۔اسلئے ہم بھی اسقدر
کہتے ہین کہ آیتین قرآن مجید کی ہین مگر ان سے اس کا ثبوت ہرگز نہین ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی
کرتا ہی۔اُس قدوس کی ذات اقدس اس عیب سے پاک ہی اور ہم قرآن مجید کی آیتین پیش کرتے ہین جو

---

[1] اس آیت کے اوپر یہ ذکر ہے کہ فرعون نے حضرت موسیٰ کے قتل کرنیکا ارادہ کیا۔ایک شخص اوسی کے قریبون مین یا اُس
کے گروہ مین تھا مگر پوشیدہ طور سے ایمان لے آیا تھا اوسنے چاہا کہ فرعون کو اس ارادے سے باز رکھون - اور اسطرح سمجھانا
شروع کیا کہ تو ایسے شخص کو ماریگا جو اللہ کو اپنا پروردگار کہتا ہی اور تمہارے پاس نشانیان لایا ہی - اچھا اُن نشانیون کو نہ مانو تمہین اختیار
ہی۔مگر تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہون کہ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي
يَعِدُكُمْ - یعنی اگر موسیٰ جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال اُس پر پڑے گا اور آپ تباہ ہوگا تیرے مارنے کی ضرورت نہین ہی - اور اگر
سچا ہی تو اُسکے وعدون کا ظہور کچھ تو ہوگا۔معلوم ہوتا ہی کہ وہ پوشیدہ مومن فرعون کے سامنے ایسا لفظ بولا جو ذو معنیین تھا یعنی
اوسکے معنی بعض کے بھی تھے اور کل کے بھی۔نہایت قرین قیاس ہے کہ وہ ایسا لفظ اسلئے بولا کہ مین سچا بھی رہون اور علم محاورہ

ہمارے دعوے کے ثبوت مین نصوص قطعیہ ہین۔ مثلاً

(۱) رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا۔ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ اے پروردگار جو تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمین عنایت کر۔ اس مین شبہہ نہین کہ تو وعدہ خلافی نہین کرتا۔

(۲) حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ اس کا حاصل بھی وہی ہے جو پہلی آیت کا ہے

(۳) فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ۔ اس بات کا خیال بھی دل مین نہ لا کہ اللہ اپنے رسولون سے وعدہ خلافی کرتا ہے اور کسیوقت اپنے وعدے یا وعید کو پورا نہین کرتا۔ یعنی ایسا نہین ہو سکتا یہان نہایت تاکید سے ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ بالخصوص اپنے رسول سے وعدہ خلافی نہین کرتا۔ یہ آیت اس مدعا مین نص قطعی ہے کہ مرزا صاحب مامور من اللہ اور خدا کے رسول نہ تھے کیونکہ جس بات کو مرزا صاحب نے نہایت پختہ وعدہ خداوندی بار بار کہا ہے وہ پورا نہیں ہوا۔ اسکی تفصیل دلائل حقانی مین کیگئی ہے چوتھی دلیل ملاحظہ ہو

(۴) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔ صبر کر اسمین شبہہ نہین کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا

(۵) اَلَا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے

(بقیہ صفحہ ۹) کے لحاظ سے فرعون کے مزاج کے بالکل برخلاف بھی نہو تاکہ وہ میری بات کا خیال کرے۔ قرآن مجید مین ایسے لفظ کا ترجمہ بعض کیا گیا جسکے معنی عام محاورہ مین اور ہین اور بعض وقت دوسرے معنی مین بھی بولا جاتا ہے یعنی کل کے معنی ہین۔ تفسیر روح المعانی مین اسکے ثبوت مین کئی شعر لکھے ہین۔ قرآن مجید مین اوسکے کلام کا ترجمہ کر دیا گیا اور ایسا لفظ لایا گیا جسکے دونون معنی کلام عرب مین ہین اگرچہ ایک معنی متعارف اور عام ہین اور دوسرے معنی مین اتفاقاً کسی وقت بولا جاتا ہے جب یہ لفظ دونون معنی کیلئے آیا تو اس آیت سے یہ ثابت نہین ہو سکتا کہ خدا کے سارے وعدے پورے نہین ہوتے جیسا کہ جماعت احمدیہ کہہ رہی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ وہ اتنا بھی نہین سمجھتی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ موسیٰ کو سچا مانکر یہ کہا جائے کہ انکے اکثر وعدے اور وعید تو جھوٹے ہونگے مگر بعض سچے ہونگے۔ کیونکہ اگر یہ معنی ہون تو جھوٹے اور سچے مین کوئی فرق نہین رہتا۔ ایسے شخص کو کوئی سچا نہین کہہ سکتا جسکی اکثر باتین جھوٹی ہون اور فرعون کا مقابل انھین سچا مانکر سمجھا جاتا ہے۔ اسلیئے آیت کے معنی وہ نہین ہو سکتے جو جماعت احمدیہ سمجھی ہے۔ مگر چونکہ آیت مین بعض کا لفظ آیا ہے اسلیئے جماعت احمدیہ اپنا الزام دفع کرنے کے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھی اور خوشی مین آکر آیت کے معنی یہ خیال کرلئے کہ خدا بعض وعدے پورے کرتا ہے سب نہین کرتا۔ مگر انھین سارے قرآن مجید پر نظر کرنا چاہیئے۔ دیکھین کہ قرآن مجید مین کتنی آیتین ہین جن سے قطعاً اور یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ یا وعید خلاف نہین ہو سکتا۔ اسکے تمام وعدے سچے ہوتے ہین۔ یہان چند آیتین ہدایۃً نقل کی جاتی ہین۔ ایسے نصوص قطعیہ کے ہوتے ہوئے کوئی ذی علم کسی آیت سے خدا کی وعدہ خلافی نہین ثابت کر سکتا۔ تنزیہہ ربانی مین اس آیت کی دوسری توجیہہ بیان کی ہے۔ وہ عام فہم زیادہ ہے ۱۲

سلہ ان دونون آیتون مین نہایت صفائی سے بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہین ٹلتا سارے پورے ہوتے ہین کیونکہ پہلے دوسرے المیعاد مین الف لام استغراق کا ہے اور اگر عہد ذہنی لیا جائے جیسا مرزائی کہتے ہین تو بھی یہی معنی ہونگے۔ کیونکہ عہد ذہنی کرہ کے

(اس مین کسی وقت جھوٹ کا شائبہ نہیں ہوسکتا) لیکن اکثر لوگ نہین جانتے - انہین مین سے جماعت احمدیہ بھی ہی - کہیے خلیفہ صاحب یہ قرآن مجید کی آیتین ہین[۱] یا نہین اور ہین تو اس باب مین نص قطعی ہین یا نہین کہ اللہ تعالیٰ کے سارے وعدے سچے ہوتے ہین اُسکا کوئی وعدہ خلاف نہین ہوتا - ؟ اگر آپ قرآن کو مانتے ہین تو یہ بھی آپ کو ضرور ماننا پڑیگا - ان نصوص قطعیہ نے یہ بھی ثابت کردیا کہ جو آیتین آپنے پیش کی ہین اُن کا مطلب وہ نہین ہی جو آپ سمجھے ہین - وہ مرزائی جو خلیفہ صاحب کے پاس رہکر اس پیشگوئی کا یہ جواب دیتے ہین کہ وہ نکاح منسوخ ہوگیا اور اپنی بے علمی سے یہ کہتے ہین کہ کیا نسخ آیات کا ثبوت قرآن شریف سے نہین ملتا" افسوس ہی کہ حکیم نورالدین صاحب وہان موجود ہین اور اُنسے یہ نہین کہتے کہ نسخ اگر ہوتا ہی تو احکام مین ہوتا ہی - اخبار مین نہین ہوتا ہے پیشین گوئیان خبر ہین اور ایسی خبر ہین کہ وعدۂ خداوندی ہی - انکو نسخ سے کیا واسطہ - اسقدر بے علمی کہ جہالت کی باتین مجیبہ جواب مین پیش کیجاتی ہین کیا اب بھی شرم نہ آئیگی - اگر کچھ ایمان ہی تو ان آیتون پر غور کرین خدا پر عیب نہ لگائین - آیتون کے بعد مضمون نگار نے حضرت یونسؑ کی پیشین گوئی کو پیش کیا ہی جسکو مرزا صاحب نے اپنے لئے بڑی سپر بنا رکھی ہی - مگر یہ سخت مغالطہ ہی - حضرت یونسؑ کی کوئی پیشینگوئی غلط نہین ہوئی - نہ وعدۂ معینہ سے ٹل گئی حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ پیشینگوئی ہرگز نہین کی تھی کہ خداتعالیٰ تمہین ہلاک کریگا البتہ اس قدر کہکر قوم کو ڈرایا تھا کہ اگر ایمان نہ لاؤگے تو عذاب آئیگا جیسا کہ انبیا کا معمول ہے - جب اُنہون نے نہ مانا تو بموجب اُنکے کہنے کے عذاب آیا - اسکا ثبوت قرآن مجید مین ہے - مگر وہ عذاب کے آثار دیکھتے ہی ایمان لے آئے اسلیے عذاب ٹل گیا غرضکہ جو پیشین گوئی کی تھی وہ پوری ہوئی - مرزا صاحب کی پیشینگوئی یہ تھی کہ محمدی میرے نکاح مین آئیگی اور اُسکا شوہر میرے روبرو مریگا - اسکا ظہور نہ ہوا - پھر حضرت یونسؑ کی پیشین گوئی سے اسکا جواب کس طرح ہوگیا - مدرس صاحب کچھ تو آنکھین کھولو اور واقعی حالات کو معلوم کرو - فاعتبروا یا اولی الابصار - احمد بیگ کے داماد کی نسبت جو پیشین گوئی غلط ہوئی اُسکا ایک اور جواب مجیب نے دیا ہی اوسکا حاصل یہ ہی کہ انجام الہم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۹) حکم مین ہوتا ہے اور جب نکرہ نفی کے بعد آتا ہے تو عام ہو جاتا ہے اگر کچھ علم ہے تو سمجھو کہ بیان ... قسم کے ہونگا حاصل ایک ہی ہوگا یعنی اللہ تعالےٰ کا کوئی وعدہ خلاف نہین ہوتا - ۱۲

[۱] اس رسالہ کو تنزیہ ربانی سے ملاکر دیکھا جائیگا تو معلوم ہوگا کہ آٹھ آیتوں سے یہ دعوے ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے پورے ہوتے ہین ۱۲

کے صفحہ ۱۳۱ کی بنا پر جو اعتراض کیا گیا ہی اُس کا جواب اوسی کے صفحہ ۲۳۲ مین موجود ہے وہ یہ کہ احمد بیگ کے
داماد کی موت کو مرزا صاحب نے مشروط کیا ہی۔ اُسکے بیباکانہ اور مکذبانہ اشتہار دینے پر وہ شرط اُس نے
پوری نہین کی اسلئے مشروط نہین پایا گیا۔ اب حق پسند حضرات مجیب کی عبارت فہمی یا حق پوشی ملاحظہ
فرمائین۔ فیصلہ آسمانی مین صرف انجام اتہم کے صفحہ ۱۳۱ کی بنا پر اعتراض نہین کیا گیا بلکہ صفحہ ۱۳۱ و صفحہ ۲۱۶
و صفحہ ۲۲۳ و ضمیمہ انجام اتہم کے صفحہ ۵۴ کئی جگہ کی عبارت نقل کر کے اعتراض کیا ہی اور ہر ایک جگہ کی عبارت
سے ایک جداگانہ بات پیدا ہوتی ہی جو مجیب کی غلطی کو روشن کرتی ہی۔ سبکو ملا کر دیکھنا چاہئے تاکہ پوری
حالت معلوم ہو۔ اُسکے بعد صفحہ ۲۳۲ کے مضمون کو دیکھنا چاہئے۔ مجیب نے ایسا نہین کیا۔ اب مین صرف
صفحہ ۱۳۱ کی عبارت آپکے روبرو پیش کرتا ہون ملاحظہ کر کے انصاف فرمائیے۔ وہ یہ ہے۔ (۱) مین بار بار
کہتا ہون کہ نفس پیشنگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہی (۲) اور اگر مین جھوٹا ہون تو یہ
پیشنگوئی پوری نہوگی اور میری موت آجائے گی۔ (۳) اور اگر مین سچا ہون تو خدا تعالی
اوسے بھی ویسا ہی پورا کریگا جیسا کہ احمد بیگ اور اتہم کی پیشنگوئی پوری ہو گئی۔ (۴) جو بات خدا
کیطرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اُسکو روک نہین سکتا" مرزا صاحب کی عبارت کے یہ چار جملے ہین۔ ہر ایک
جملہ مجیب کے جواب کو غلط بتاتا ہی پہلے جملہ کا مطلب یہ ہی کہ داماد احمد بیگ کا میرے سامنے مرنا تقدیر مبرم ہی اور
تمام اہل علم جانتے ہین کہ تقدیر مبرم وہی ہی جس مین کوئی شرط نہین ہوتی۔ اوسکا ہونا ہر طرح ضرور ہوتا ہے
اس کے خلاف مجیب صاحب اُسکے لئے ایسی شرط بتلاتے ہین جسکا ظہور مرزا صاحب کی موت کے بعد
تک نہوا۔ دوسرے جملہ مین مرزا صاحب نہایت صفائی سے سلطان محمد کے نہ مرنیکو اپنے جھوٹے ہونیکی
علامت بتلا رہے ہین اور کہہ رہی ہین کہ اگر مین مر جاؤن اور وہ نہ مرے تو مین جھوٹا ہون۔ بھائیو
ذرا غور کرو کہ اس مین ایسی شرط کیونکر ممکن ہے کہ مرزا صاحب کے مرنیکے بعد تک اُسکا ظہور نہو۔ اس جملہ
کی رو سے اگر مرزا صاحب سچے ہین تو اُسکا مرنا مرزا صاحب کے روبرو ضرور ہی۔ تیسرے جملہ مین وہ صاف
کہہ رہی ہین کہ جس طرح احمد بیگ اور اتہم میری پیشنگوئی کے بموجب میرے سامنے مر گئے اسی طرح احمد بیگ کا
داماد بھی میرے سامنے مریگا اس مین اگر کوئی شرط کیجائے تو یہ کلام غلط ہو جائیگا۔ چوتھے جملہ مین۔

کہہ رہے ہین کہ احمد بیگ کے داماد کی موت خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے کیونکہ وہ اسکی طرف سے تقدیر مبرم ہے۔ اسلئے اُسمے کوئی شرط یا کوئی دوسری بات رد نہین کر سکتی۔ اسکی زیادہ تشریح کیلئے انجام آتہم کا صفحہ ۲۲۳ دیکھنا چاہئے۔ اب خلیفہ صاحب فرمائین کہ یہ چار جملے کیسی شہادت دے رہے ہین کہ اس پیشینگوئی مین شرط نہین ہوسکتی پھر آپکے صحبت یافتہ آپکے پاس کے رہنے والے ایسی بات کیون کہہ رہے ہین جسسے مرزا صاحب کے کلام کا ہر جملہ غلط بتا رہا ہے۔ اسیطرح بقیہ عبارتونکا حال ہے کہ اُنکا بھی ہر ہر جملہ کہتا ہے کہ اس پیشینگوئی مین ایسی شرط ہرگز نہین ہوسکتی جو مرزا صاحب کی موت تک پوری نہو۔ طول کلام کا خوف ہے ورنہ مین سب کو بیان کرکے دکھا دیتا۔ اب صفحہ ۳۲ کی عبارت کو بھی دیکھئے جسسے مجیب شرط بتا رہے ہین اور اپنے مخالف کو شرمانا چاہتے ہین۔ صفحہ مذکور کی اول عبارت یہ ہے۔ "احمد بیگ کے داماد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اسکے بعد جو میعاد خدا تعالی مقرر کرے اگر اُس سے اوسکی موت تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون" یہ عبارت تو نہایت صفائی سے بتا رہی ہین کہ صفحہ ۳۱ مین جو پیشین گوئی ہے اُسکے لئے یہ شرط نہین ہے بلکہ مخالفین کے تنگ کرنے کی وجہ سے ایک اور میعادی پیشین گوئی کرنے کا وعدہ کرتے ہین کیونکہ صاف کہہ رہے ہین کہ "اشتہار کے بعد خدا تعالی جو میعاد مقرر کرے اوس سے اُسکی موت اگر تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون" یعنی جسطرح مین نے پہلے اُسکی موت کے لئے ڈھائی سال کی مدت مقرر کی تھی اب اشتہار کے بعد پھر کوئی میعاد مقرر کرونگا۔ اگر اُس سے اُسکی موت تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون۔ افسوس ہے کہ ایسی صاف عبارت کا مطلب مجیب غلط سمجھ رہے ہین۔ الحاصل صفحہ ۳۱ و ۳۲ دونون کی عبارتین مجیب کی غلطی کو متعدد طریقون سے ظاہر کر رہی ہین۔ اسکے علاوہ اوسی صفحہ ۳۱ مین پیشین گوئی کے اصل الفاظ مرزا صاحب نے نقل کئے ہین مثلاً فسیکفیکھم اللہ۔ ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ۔ ان الفاظ کے یہان نقل کرنیکی کوئی وجہ نہین ہوسکتی بجز اسکے کہ صفحہ ۳۱ کے مضمون کی تائید کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سلطان محمد کی بیوی کا میرے پاس آنا یعنی میرے نکاح مین آنا ضرور ہے کیونکہ وعدہ خداوندی ہے اور خدا کی بات بدل نہین سکتی اسلئے اوسکے شوہر کا مرنا اور میری پیشینگوئی کا پورا ہونا میری زندگی مین ضرور ہے۔ اسلئے سلطان محمد کے مرنیکے لئے وہ شرط نہین ہوسکتی جو مجیب بیان کر رہے ہین الغرض

مرزا صاحب کے کلام سے مجیب کی غلطی کی چھہ وجہین بیان کر دیگئین۔ چار صفحہ ۱۳۱ کی عبارت سے اور دو صفحہ ۲۳۲ کی عبارت سے۔ کہئے مجیب صاحب اب کسے شرمانا چاہئے آپ کو یا آپکے مخالف کو؟ اسکے علاوہ اگر مجیب فیصلہ آسمانی کو دیکھتے تو اس جواب کے غلط ہونیکے اور بھی وجوہ اُنہیں خود مرزا صاحب کے کلام سے ملتے مگر افسوس ہے کہ حضرات مرزائی اون تحریرونکو نہیں دیکھتے جو محض اُنکی خیر خواہی کی نظر سے لکھی گئی ہین۔ اور کسی نے کچھ دیکھا تو محض سرسری طور سے جواب دینے کے خیال سے۔ انصاف اور حق طلبی سے بحث نہیں۔ مجیب کے اس جواب سے یہ حالت روشن ہو رہی ہے وہ فیصلہ آسمانی کے پہلے حوالہ کو دیکھکر جواب لکھنے بیٹھہ گئے۔ نہ اُس پیشین گوئی کے متعلق عبارتیں مین غور کیا نہ اُس عبارتیں جہانسے وہ شرط نکالتے ہیں؛ اور نہ اُسکے بعد دیکھا اور جواب لکھنے بیٹھہ گئے۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ خلیفہ صاحب ایسی بے تکی باتیں لکھواتے ہیں اور اُنکے روبرو لکھی جاتی ہین کیا تقاضاے ایمان وہدایت یہی ہے؟

اب اگر مجیب صاحب کی قوت ایمانی فیصلہ آسمانی دیکھنے کی برداشت نہیں کر سکتی تو انجام اتھم کا صفحہ ۶۱ سطر ۷ سے صفحہ ۶۱ کی سطر ۱۴ تک دیکھین جس مین نہایت تاکیدوں کیساتھ مرزا صاحب کے بیان کے موافق خدا تعالے کا پختہ وعدہ بلکہ عہد خداوندی ہے کہ سلطان محمد کی بیوی مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی جس میں کہا گیا ہے۔ انا کنا فاعلین۔[1] فلاتکونن من الممترین۔ جب مرزا صاحب سے ایسا پختہ عہد خدا کر رہا ہے تو پھر مرزا صاحب کے ایمان کا مقتضا یہ کب ہو سکتا ہے کہ سلطان محمد کے مرنیکے لئے ایسی شرط لگائین جو اونکے مرنے کیوقت تک پوری نہو کیونکہ اُسکے مرنیکے بعد وہ نکاح مین آئیگی۔ پھر صفحہ ۲۱۶ سطر ۶ سے آخر تک ملاحظہ کرین۔ جس مین نکاح کے روکنے والونکا مارڈالنا اصل مقصود خداوندی بیان کیا ہے۔ روکنے والون مین اُسوقت بڑا روکنے والا اُسکا شوہر تھا۔ اس الہام کے بعد مرزا صاحب وہ شرط نہیں لگا سکتے جسے مجیب بیان کر رہے ہین اسکے بعد صفحہ ۲۲۳ و ۲۲۴ پر غور کرین جس میں ہر ایک جملہ یہ کہہ رہا ہے کہ سلطان محمد کا مرنا مرزا صاحب کے روبرو ہر طرح ضرور ہے اسمین کوئی شرط نہیں ہو سکتی اور اگر شرط تھی تو پوری ہوگئی۔ الحاصل انمین سے ہر ایک عبارت نہایت قوی دلیل ہے کہ اس پیشینگوئی مین کوئی شرط نہیں ہو سکتی۔ بلکہ سلطان محمد کا مرنا مرزا صاحب کے روبرو بموجب اس پیشینگوئی کے ضرور ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ مجیب صاحب جب صفحہ ۲۳۲ کی صاف اردو عبارت

[1] یعنی اللہ تعالی کہتا ہے کہ بلا شبہہ ہم اسکے کرنیوالے ہین اس مین تو شبہہ ہرگز نہ کر ۱۲

سمجھے تو اُن حوالوں کی عربی عبارت کیا سمجھیں گے - مگر خدا کے لئے خلیفہ صاحب ملاحظہ کر کے انصاف
کریں اور اپنی جماعت کو سمجھائیں کہ ایسی بے تکی باتیں نہ کریں - خدا سے ڈریں - اسکے بعد مجیب صاحب
ان دونوں پیشینگوئیوں کی صداقت ایسے طور سے بیان کرتے ہیں کہ اُنکی عقل و فہم پر حیرت ہوتی ہے اور
اُن جوابوں کا نمونہ روبرو ہو جاتا ہے جو گذشتہ کذاب اپنے الزاموں کے جواب میں دیا کرتے تھے کیونکہ
ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی جھوٹا مدعی اپنے الزاموں کے جوابات نہ دے - کچھ کہنا اُسے ضرور ہے - اب اسکو سمجھنا
کہ کیسا کہا ہے اُسی کا کام ہے جس کو اللہ نے عقل کے ساتھ انصاف پسندی عنایت کی ہے اور خدا سے ڈرتا بھی ہے

مجیب لکھتے ہیں کہ انجام یہ ہوا کہ وہ بزرگ خاندان جو بانی اس کام کا تھا سلسلہ بیعت میں داخل ہو گیا جس نے شرط
توبی توبی پوری کر کے پیشگوئی کی صداقت ثابت کر دی " مگر یہ محض غلط ہے احمد بیگ کے خاندان میں
کوئی بزرگ ایسا نہیں تھا جو بانی فساد یعنی باعث نکاح ہوا اور پھر وہ مرزا صاحب کا مرید ہو گیا ہو - اگر مجیب کو دعویٰ
ہے تو اُسکا نام و نشان بتائے حقیقۃ الوحی کا حوالہ اگرچہ غلط ہے مگر یہاں اُسکے حوالہ سے کام نہیں چلتا
ثابت کیجئے - مرزا صاحب نے انجام آتھم کے صفحہ ۲۱۸ میں پانچ شخصوں کو بانی فساد بتایا ہے - احمد بیگ کو
اور اُس کی ساس کو اور اُسکی دو بہنوں کو - پھر لکھا ہے کہ یہ چاروں مر چکے ایک باقی ہے جس پر مرنے کا حکم
ہو چکا ہے - کہئے جناب اب کون باقی ہے جو سلسلہ بیعت میں داخل ہو گیا - اب اس سے قطع نظر کر کے کہتا ہوں
کہ جملہ توبی توبی کو اگر شرط مان لیا جائے تو بھی کسی بزرگ خاندان کے مرید ہو جانے سے شرط پوری نہیں
ہو سکتی - کیونکہ مرزا صاحب انجام آتھم اور حقیقۃ الوحی میں اس جملہ کا مخاطب احمد بیگ کی ساس کو کہتے
ہیں جب شرط احمد بیگ کی ساس سے کی گئی تو کسی غیر معلوم بزرگ خاندان کے مرید ہو جانے سے وہ شرط
کیونکر پوری ہو سکتی ہے - شرط کے پوری ہونے کے لئے ضرور ہے کہ جس سے خطاب ہے جس سے شرط کی گئی ہے وہ
توبہ کرے اور ایمان لائے - مگر وہ مرتے دم تک ایمان نہیں لائی - پھر شرط کے پورا ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے
اب ہم اس گرفت سے بھی درگذر کرتے ہیں - اور یہ کہتے ہیں کہ دو پیشین گوئیوں کے لئے یہ شرط تھی یعنی
احمد بیگ کی لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا - اور اُسکے داماد کا مرنا - ان دونوں پیشینگوئیوں میں ایک وعدۂ
خداوندی ہے اور دوسری وعید ہے اب اس جملہ کی شرط ہونے کے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ اگر اسے پورا کر دیا جائے

یعنی جنہیں توبہ کیلئے کہا گیا ہے وہ توبہ کرلیں تو وعدۂ خداوندی کا ظہور رہے ہو۔ اور وعید ٹل جائے مگر اُس شرط کے پورا کردینے سے مشروط نہیں پایا گیا یعنی وعدۂ خداوندی کا ظہور نہیں ہوا۔ اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں نہیں آئی اسلئے یقیناً معلوم ہوا کہ وہ الہام بناوٹ تھا اور پھر اسکے بعد اس شرط کا اضافہ بھی اسی مصلحت سے تھا۔ کہ کسی وقت کام آوے۔ اور جواب دینے کی گنجایش رہے۔ اگر وہ سچا الہام تھا تو اسکے دونوں جز کا پورا ہونا ضرور تھا۔ مگر ایسا نہوا اسلئے وہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی۔ اور ممکن نہیں کہ اُسکی صداقت کسی طرح ثابت ہوسکے الحاصل اول تو یہ ثابت نہیں کہ اُس خاندان کا کوئی بزرگ مرزا صاحب کا مرید ہوگیا اور بالفرض اگر کوئی بڑا اُس خاندان کا مرید بھی ہوگیا ہو تو بھی وہ شرط پوری نہیں ہوسکتی۔ اور اگر شرط کا پورا ہونا مان لیا جائے تو بھی پیشینگوئی کی صداقت ثابت نہیں ہوئی اور قرآن مجید کے نص قطعی اور توریت کے صریح ارشاد سے اور مرزا صاحب کے پختہ اقرار سے مرزا صاحب کا کذب ثابت ہوا۔ کیونکہ مرزا صاحب کا یہ مقولہ ہے۔ "یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ یقین سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے"[ل] دوسری جز سے مراد احمد بیگ کے داماد کا مرنا ہے۔ اب حضرات مرزائی اس قول سے کیوں روگرداں ہیں۔ اگر کوئی مسلمان مرزا صاحب کا یہ قول پیش کرتا ہے تو اُس سے ناخوش ہوتے ہیں۔ بھائیو یہ اُنہیں کا کلام ہے جن پر تم ایمان لائے ہو۔ کسی دوسرے کا قول نہیں ہے پھر ناخوشی کی کیا وجہ ہے۔؟ الغرض آپ مانیں یا نہ مانیں مگر اسمیں شبہہ نہیں رہا کہ فضل خداوندی نے اصلی حالت کو روشن کرکے دکھا دیا اور مرزا صاحب کے اقرار سے انکی زبان سے مرزا صاحب کے دعوے کا فیصلہ ہوگیا جسکے آنکھیں ہیں وہ دیکھ رہا ہے عجیب یہ بھی لکھتے ہیں کہ معترضین جواب دیں کہ کیوں اُنھوں نے سلطان محمد سے اشتہار نہیں دلایا؟ جواب ملاحظہ ہو مرزا صاحب کے کذب کا اُنھیں کامل یقین ہوگیا تھا اب زیادہ تجربہ کی ضرورت نہ رہی تھی۔ اور جانتے تھے من جرب المجرب حلت بہ الندامة اسلئے اشتہار دلوانیکی دقت نہیں اُٹھائی۔ ان سب باتوں کی تفصیل رسالہ تنزیہ ربانی میں دیکھنا چاہیئے۔ واللہ الموفق والمعین۔ آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

امت محمدیہ کا خیرخواہ
ابو احمد رحمانی

[ل] ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴ ۱۲ ملاحظہ ہو ۱۲

نکاح والی پیشین گوئی پر اب تک کیوں گفتگو ہو رہی ہی

کیا حضرت مسیحؑ کی حیات پر گفتگو کرنیسی علماے مونگیر قاصر ہین؟

جواب:- مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی ایک دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلین بیان کی گئی ہین اور اس خاص پیشین گوئی پر بحث کرنے کی وجہ نہایت محققانہ طور سے حصہ اول و سوم فیصلہ آسمانی اور جواب حقانی مین اچھی طرح بیان کی گئی ہے اوسے دیکھئے۔ اوس کا حاصل یہ ہی کہ مرزا صاحب نے اپنی صداقت کا بڑا معیار اپنی پیشینگوئیون کو بتایا تھا۔ اور نکاح والی پیشین گوئی کو نہایت ہی عظیم الشان نشان کہا تھا اوسکے کاذب ہونے سے بآسانی فیصلہ ہو سکتا ہے اس لیئے اس خاص پیشین گوئی کا جھوٹا ہونا دکھایا گیا۔ اور اُس مین جو جو باتین خلاف شان ولایت و نبوت مرزا صاحب سے ہوئین اونھین ظاہر کر دیا گیا۔ جس سے بالیقین ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے مین کاذب ہین۔ اَب دوسری پیشین گوئی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہین رہی ہی اور نہ حضرت مسیحؑ کی حیات و ممات پر بحث کرنے کی حاجت ہی۔ حضرت مسیحؑ زندہ ہون یا مر گئے ہون مرزا صاحب کسی طرح مسیح موعود نہین ہو سکتے کیونکہ جس کا جھوٹا ہونا کلام خدا سے کلام رسول سے اور خود اُس کے اقوال سے بالیقین ثابت ہو وہ مجدد اور خدا کا رسول ہرگز نہین ہو سکتا اس لیئے اگر کوئی پیشینگوئی اُن کی سچی بھی ہو جائے تو ایسا ہی ہی جیسا نجومی اور رمالون کی بعض پیشین گوئیان سچی ہو جاتی ہے۔ غرضکہ جب مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کر دیا گیا تو اور بحثین فضول ہین البتہ بمقتضاے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ الخ اُنکی جماعت کو سمجھایا جاتا ہے اور حسب موقع لکھا جاتا ہے مرزا صاحب نے پچیس تیس برس رسالہ بازی اور اشتہار بازی کی تھی۔ اب نا بان رسول اوسکی حالت کو کھول رہے ہین اور فضول بحث سے اجتناب کرتے ہین اوحی الوسع

گمراہون کی ہدایت اور خیر خواہی مین کوشان ہین۔ کسی مرزائی کے کہنے سے اصل مطلب کو چھوڑ نہین سکتے علما کی شان نہین ہے کہ فضول بحث مین پڑین۔ جن پختہ دلیلون سے اور خود مرزا صاحب کے اقرار سے اُن کا کاذب ہونا یقینی طور سے ثابت کر دیا گیا ہی اُسے مرزائی تسلیم کر لین یا ہماری باتون کا جواب دیدین اوس کے بعد دوسری گفتگو کی جائے گی۔ مگر یہ قیامت تک کسی مرزائی سی نہین ہو سکتا اس کے ثبوت کے لئے یہ دیکھنا کافی ہے کہ ہماری طرف سے متعدد رسالے خصوصاً فیصلہ آسمانی اور شہادت آسمانی کو مشتہر ہوئے عرصہ ہوا جنمین قطعی طور سے متعدد دلیلون سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کر دیا ہی اور اب دوسری شہادت آسمانی نہایت آب و تاب سے شائع ہوئی ہے مگر یہان سے قادیان تک کوئی جواب نہین دیسکتا۔ مولوی عبد الماجد صاحب نے بڑے خلیفہ کی مدد سے ایک رسالہ لکھا تھا اُس پر پانچ رسالے اس طرف سے شائع ہو چکے ہیں جن مین اصل جواب کے علاوہ اُن کی علمی لیاقت اور دیانت کو اظہر من الشمس کیا ہے مگر کچھ جواب دے نہین سکتے۔ جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ اس پر غور کرے اور اپنی عاقبت کو برباد نہ کرے۔

راقم آپکا سچا خیر خواہ

اسرار نہانی کا جواب

حضرت اقدس مولف فیصلہ آسمانی و شہادت آسمانی عم فیضہم نے جب مسیح قادیانی کی واقعی حالت کو روشن کر کے دکھا دیا اور مسلمانون کو ہلاکت سی بچایا اور بہت ناواقف مسلمان جو مرزائیون کے بہکانے سی اُنھین ماننے کو تیار تھے اِن رسالون کو دیکھکر اُنسے متنفر ہو گئے اور کتنے اُنکے ماننے والے بھی اُنسے علیحدہ ہوئے اور مونگیر سے قادیان تک اُن لاجواب رسالونکا جواب کوئی نہ دیسکا تو عاجز ہو کر مسلمانونکے توجہ ہٹانیکے لئے رسالہ اسرار نہانی لکھا جواب بڑے فخر سے جابجا تقسیم کیا جاتا ہی اُسکا نہایت عمدہ اور مہذب جواب زیر طبع ہے۔ عنقریب شایع ہو گا انشاء اللہ تعالےٰ (محمد معز مختار مولوی) راقم

يٰقومنا اجيبوا داعي الله

اے بھائیو اللہ کیطرف بلانیوالے کی بات مانو

الحمد للہ کہ رسالہ نادرہ مسمیٰ

معیار صداقت

جس میں مختصر طور سے ثابت کیا گیا ہی کہ مرزا صاحب اپنی بیان کردہ معیار کی بموجب کاذب ہیں۔ اور نکاح والی پیشین گوئی قطعاً غلط ہوئی۔ اِسکا کوئی جواب نہیں ہوسکا۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کے ماننے سے خدا و رسول کو چھوڑنا ہوگا اگرچہ اُنکے ماننے والے اپنی زبان سے نہ کہیں

حسب فرمائش منشی شیخ مولا بخش صاحب عُرف مولائی رحمانی

منشی سراج الدین رحمانی کے اہتمام سے

مطبع رحمانیہ مونگیر میں طبع ہُوا

بار دوم - ۱۰۰۰

قیمت ۱ر

ملنے کا پتہ :- حاجی لیاقت حسین
محلہ مخصوص پور - مونگیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت احمدیہ سے گزارش

رسالہ فیصلہ آسمانی حضرت مصنف نے خلاف عادت محض آپکی خیرخواہی کے خیال سے لکھا تھا
مگر آپ غور سے ملاحظہ نہین کرتے اور خیالات کاذبانہ آپکے دماغ مین ایسے جانشین ہو گئی ہین کہ
اس کے مضامین عالیہ صادقہ کی گنجائش نہین رہی جو صاحب دیکھتے بھی ہین وہ پہلے ہی سے اُس کے نہ
ماننے کا ارادہ کر لیتے ہین - الا ماشاء اللہ

بھائیو! تمہاری بھلائی کیلئے کہتا ہون کہ غور سے دیکھو خصوصًا جو کچھ علم رکھتے ہین وہ انصاف
سے دیکھین - کسطرح عام فہم عبارت مین حقانیت کو آفتاب کیطرح روشن کر کے دکھایا ہی - اور یقین
کر لو کہ اسکا جواب قیامت تک کسی سے نہین ہو سکتا - ملاحظہ کرو کہ بڑے تقاضون سے خلیفۃ المسیح صاحب
نے بدر کے دو کالم مین اُسکی ایک بات کا جواب لکھوایا تھا - اُسکے دو جواب ایک مفصل اور دوسرا
مختصر حضرت مصنف نے تحریر فرمائے ہین - اُنہین ملاحظہ کیجئے اگر طلب حق ہی تو بخوبی معلوم کرلینگے
کہ فیصلہ آسمانی کا جواب نہیں ہو سکتا - جب خلیفۃ المسیح کے دربار سے ایسا مہمل جواب نکلا جس سے مجیب
کو اور خلیفہ صاحب کو شرمانا چاہئے تو پھر دوسرے سے کیا امید ہی اور وہ کیا لکھیگا - اور مین پیشینگوئی کرتا ہون
کہ اس جواب کو دیکھ کر کوئی ذی علم اسکے جواب کی ہمت نہین کریگا - اور جو کوئی کریگا تو بہت پشیمان ہوگا
اور ذلت اُٹھائیگا - دیکھئے عبدالماجد صاحب نے کچھ لکھا مگر اسکے جواب مین اسوقت تک سات رسالے
لکھے گئے ہین جنمین اُنکی بددیانتیان اور جہالتین دکھائی گئی ہین اب فیصلہ حصہ دوم کی توضیح کو ناظرین
دیکھینگے کہ کس خوبی اور صفائی سے مرزا صاحب کے پختہ اقرارون سے اُنہین کا کاذب ثابت کیا ہی اب جواب
لکھنے سے پہلے مین مرزا صاحب کے ماننے کا نتیجہ آپکے روبرو پیش کرتا ہون اُسے ملاحظہ کیجئے اور خدا سے
ڈر کر امر حق کو اختیار کیجئے - اللہ آپکو توفیق دے -

آپکا خیرخواہ

عبداللطیف رحمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا غلام احمد صاحب کے ماننے کا نتیجہ اور اونکی صداقت کا معیار

برادران اسلام خدا کے لئے توجہ کرین

اور مرزا صاحب کی صداقت کا بڑا معیار ملاحظہ فرمائین۔ اور انصاف دلی سے فیصلہ کرین کہ مرزا صاحب کا ماننا کیسا ہی اور مرزا صاحب کے ماننے سے ہمین کیسے کیسے چھوڑنا ہوگا؟ اور کیا کیا خطرناک باتین ماننا پڑینگی؟ **خدا کو۔ رسولؐ کو۔ کتاب اللہ** یعنی قرآن مجید کو۔ **حدیث رسول**ؐ کو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما اور تمام اولیاء اللہ کو چھوڑنا ہوگا۔ اور امور ذیل اوسے ماننا ہون گے۔

(۱) خدائے قدوس جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ خلافی کرتا ہی اور نہایت پختہ عہد کر کے بھی پورا نہین کرتا۔ چنانچہ محمدی بیگم کے نکاح مین آنیکا مرزا صاحب سے نہایت ہی پختہ وعدہ کیا اور تخمیناً بیس برس تک امید دلائی مگر اس وعدیکو پورا نہ کیا اسیطرح اوسکے شوہر سلطان محمد کے مرنیکی وعیدکی مگر پوری نہ کی اور اسیوجہ سے مرزا صاحب اپنی پختہ اقرار سے کاذب ٹھیرے۔ اسکا مفصل اور مدلل بیان فیصلہ آسمانی کے حصہ اول و دوم و سوم مین نہایت تحقیق اور تفصیل سے کیا گیا ہی۔ اور پھر جو کچھ کہا گیا تھا اُسکا جواب تنزیہہ ربانی اور معیار صداقت مین دیا گیا۔ خدا کی وعدہ خلافی کے ثبوت مین بعض آیتین پیش کرتے ہین جن سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرات قادیانی خدا کو جھوٹا اور وعدہ خلاف جانتے ہین (نعوذ باللہ) اسکا نتیجہ یہ ہی کہ خدا اور رسول کی کسی بات پر اطمینان اور یقین نہین ہو سکتا پھر ایسے خدا کو کون مان سکتا ہی اور ماننے کی کیا وجہ ہے؟ الحاصل مرزا صاحب کو وہی مان سکتا ہی جو خدا کو چھوڑے مگر افسوس کہ قادیانی اس پر غور نہین کرتے

(۲) قرآنمجید کی بہت آیتون مین آیا ہی کہ خدائے اقدس وعدہ خلافی نہین کرتا اُسکے سارے وعدے سچے ہوتے ہین یہ سب آیتین غلط ہین (نعوذ باللہ) اگرچہ مطعون کے خیال سے بظاہر یہ الفاظ زبانسے نہ کہین مگر اپنے خیال کے بموجب قرآنمجید کی بعض آیتین اُسکی وعدہ خلافی کے ثبوت مین پیش کرنا اور خلیفہ صاحب کا جملہ یَعِدُ وَلَا یُوْفِی کو سند مین لانا نہایت صفائی سے ثابت کر رہا ہی کہ ان نصوص پر انہین یقین نہین ہے بلکہ انہین وہ غلط مانتے ہین۔ گو زبانسے نہ کہین اور اگر ایسے نصوص قطعیہ صریحہ مین کوئی تاویل کیجائیگی تو شریعت محمدیہ اور احکام قرآنمجید کوئی لائق اعتبار نہ رہینگے کیونکہ اگر ایسی تاویل جو صریح معنی نص کے خلاف ہو مان لیجائے تو ہر شریر النفس نفس پرست جو چاہیگا قرآن کے معنی بنالیگا اور تمام احکام کو درہم برہم کر دیگا۔ الغرض مذکورہ بالا مضمون کی آیتین اگر غلط ہین تو بقیہ قرآن کی صحت کی کیا وجہ ہو سکتی ہی اگر صحیح مانکر ایسی تاویلین بنائی جائین جنسے خدا کی سچائی اور وعدہ خلافی کی برائی ثابت نہو تو پھر شریعت کا کوئی مسئلہ ثابت نہین ہو سکتا۔ احکام شرعی ہر نفس پرست کے نفس کے تابع ہو جائینگے جسطرح وہ چاہیگا اپنے نفس کی خواہش کے موافق احکام نکال لیگا اور شریعت کو مضحکہ بنائیگا۔ (۳)

قرآنمجید مین جسقدر وعدے اہل تقوی اور مسلمانونسے کئے گئے ہین اور کفار و منکرین سے جسقدر وعیدین کیگئی ہین کوئی لائق وثوق نہین ہے کیونکہ ہمارے اعتراض کے جواب مین آیت یُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ پیش کرتے ہین جسکا مطلب اُنکے خیال مین یہ ہی کہ اللہ تعالی بعض وعدے پورے کرتا ہی اکثر نہین کرتا۔ اگرچہ انکی ہمت اسقدر نہین ہوئی کہ صاف طور سے اپنے استدلال کو بیان کرتے مگر اُنکے فہم سے اور اُنکی باتونسے یہی مطلب معلوم ہوتا ہی غرضکہ پہلے اور دوسرے اور تیسرے عقیدے سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے ماننے سے قرآن شریف کو چھوڑنا ہوگا۔ اگرچہ اسوقت کسی مصلحت سے یا محض نادانی سے وہ اس سے انکار کرین مگر اسمین کوئی شبہہ نہین ہی کہ خدا کے وعدے خلاف کہانا اور خلیفہ صاحب کا یَعِدُ وَلَا یُوْفِی پیش کرنا بالیقین ثابت کرتا ہی کہ مرزا صاحب کے سچا ماننے سے قرآنمجید کے سارے وعدے اور وعیدونکو غیر معتبر ماننا ہوگا۔ اور یہ عقیدہ بالآخر قرآنمجید کے چھوڑنے پر اُسے مجبور کریگا (۴) خدا تعالی ہر چیز مین محو و اثبات کرتا ہی بعض وقت نہایت پختہ وعدہ کر کے اُسے مٹا دیتا ہے چنانچہ مرزا صاحب سے وعدے کئے اور پھر مٹا دئے اُسکا ظہور نہوا مخالفین نے جب مرزا صاحب سے منکوحہ آسمانی کی نسبت اعتراض کیا ہی تو اُسکے جواب مین حقیقۃ الوحی مین آیت یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ پیش کی ہی جب وعدہ وعید مین بھی محو و اثبات ہی تو اسکا ضروری نتیجہ

یہ ہوگا کہ رسول کی رسالت بھی لایق اعتبار نرہیگی کیونکہ معلوم نہین کہ اسکی رسالت قائم ہے یا مٹا دی گئی
پھر ایسے مشکوک رسولونکو کون عاقل مان سکتا ہے غرضکہ مرزا صاحب کو مانکر تمام انبیا کو چھوڑنا ہوگا۔ یہ چوتھا عقیدہ ہے
جسکی وجہ سے خدا کے رسولونکو چھوڑنا ہوگا اس سے پہلے جو تین عقیدے بیان کئے گئے ہر ایک اسکا موجب ہے کہ مرزا صاحب
کو مانکر خدا کے رسولونکو چھوڑنا ہوگا اور بالآخر اسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ مرزا صاحب کو بھی نہ مانیگا۔ اگر اوسے کچھ عقل ہے
کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو نبی کہتے ہین (۵) تمام حدیثین غیر معتبر اور بیکار ہین قصیدہ اعجازیہ
کا شعر ملاحظہ کیا جاے وھل النقل شیٔ بعد ایحاء ربنا * فای حدیث بعدہ تتخیر * وقد مزق الاخبار
کل ممزق * فکل بما ھو عندہ یستبشر۔ اور اعجاز احمدی کا صفحہ ۲۹ و ۳۰ اور تحفہ گولرویہ کا صفحہ ۱۰ دیکھا
جائے کہ اپنے الہام کے مقابل مین حدیثون کی کیسی بے ادبی کی ہے اور ردی کیطرح پھینکدینے کو لکھا ہے
اور ازالہ الاوہام کے صفحہ ۵۵۶ مین یہ لکھتے ہین کہ اگر حدیث صحیح بھی ہو تب بھی کچھ مفید نہین ہے
یعنی کوئی امر حق اُس سے ثابت نہین ہوسکتا اس کہنے کے بعد جو حدیث یا جو روایت اُنکے مدعا کے موافق
ہے اُس سے سند پکڑتے ہین اگرچہ وہ کیسی ہی ضعیف یا موضوع کیون نہو اور جاہل فریب باتین بنا کر اُسکی صحت ثابت کرتے ہین
چنانچہ دارقطنی کی نہایت ضعیف بلکہ موضوع روایت کی صحت بیان کر ہین رسالہ نور الحق مین کیسی باتین بنائی
ہین (۶) حضرت سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشینگوئیان پوری نہین ہوئین
حالانکہ یہ محض افترا اور حضور انور کی کسر شان ہے آپنے کوئی پیشینگوئی ایسی نہین کی جو پوری نہین ہوئی ہو مگر چونکہ
مرزا صاحب کی بہت پیشینگوئیان پوری نہین ہوئین اسلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کرکے عوام کو
دھوکا دیا جاتا ہے۔ تحفہ گولرویہ مین لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ مین پیشینگوئی کی تھی مگر وقت
نہوئی حالانکہ آنحضرت نے حدیبیہ مین کوئی پیشینگوئی ایسی نہین کی جو پوری نہوئی ہو[۵۲] صفحہ ۵۳ ضمیمہ انجام آتھم کے حاشیہ
مین لکھتے ہین کہ محمدی سے میرا نکاح ہونے اور اُس سے ایک خاص لڑکا ہونیکے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۵۱] ان شعرونکا حاصل یہ ہے کہ جب مجھپر خدا کی وحی آنے لگی تو پھر حدیث کوئی چیز نہین ہے تمام حدیثین ٹکڑے ٹکڑے کردی گئین اب جو کچھ میرے پاس ہے اوس سے خوش ہو ۱۲

[۵۲] اور اس پیشینگوئی مین کوئی اندازی وقت کسیطرح بیان نہین ہوا (بیان حقانی دیکھو) ۱۲

[۵۳] حاشیہ کے صریح مضمون سے ثابت ہوگیا کہ محمدی سے نکاح کیلئے اور پھر اُس سے لڑکا ہونیکے لئے کوئی ایسی شرط نہین ہے جسکی وجہ سے وہ لڑکی مرزا صاحب کے پاس نہ آئے اور پیشینگوئی پوری ہوجائے بلکہ اس پیشینگوئی کے پورا ہونیکی یہی صورت ہے کہ وہ لڑکی مرزا صاحب کے پاس آئے اور اُس سے لڑکا پیدا ہو ۱۲

پیشینگوئی کی ہی مگر یہ محض خیال خام اور افترا ہی جس پیشینگوئی کو مرزا صاحب نے اپنی پیشینگوئی ٹھہرایا ہی اسکا ذکر
فیصلہ آسمانی مین کیا گیا ہی وہان دیکھنا چاہئیے - مگر مرزا صاحب کے کہنے کے موجب اس پیشینگوئی کا ظہور نہین ہوا کیونکہ نہ نکاح
ہوا نہ لڑکا ہوا اسکے سوا انکے بیان سے ظاہر ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پیشینگوئیان کین ایک یہ کہ محمدی بیگم سے
مرزا صاحب کا نکاح ہوگا - وہ آسمانی اور خیالی نکاح نہین جسکا ہونا دنیا مین کسیکو نہین دکھا بلکہ وہ نکاح جسکا نتیجہ
اولاد ہونا ہی وہ ہوگا - دوسری پیشینگوئی یہ ہی کہ اُس سے اولاد ہوگی اور وہ لڑکا ہوگا جسکی پیشینگوئی مرزا صاحب نے
کی تھی جب ان دونوکا ظہور نہوا تو مرزائی اس کہنے پر مجبور ہین کہ بقول مرزا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو پیشینگوئیان
غلط ہوگئین (نعوذ باللہ) کوئی مسلمان ایسا نہین کہہ سکتا - اب اُنکے مریدین کہہ رہے ہین کہ حضور انور نے
مسیلمہ کذاب کے اپنے سامنے مارے جانیکی پیشینگوئی کی تھی مگر اوسکا ظہور نہ ہوا بلکہ آپکے بعد وہ مارا گیا بعض نے
اُسپر اور اضافہ کیا ہی کہ آنحضرت نے ایک رویا کی بنا پر فرمایا تھا کہ مسیلمہ میرے ہاتھ سے ہلاک ہو جائیگا " (دیکھو
آئینۂ صداقت) حالانکہ یہ بالکل غلط ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز ایسا نہین فرمایا مگر حضرات
مرزائیونکی جرأت کو برادران اسلام ملاحظہ کرین کہ کیسے صریح جھوٹ حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام
پر لگا رہے ہین اور صرف اسلیئے کہ عوام کی نظر مین مرزا صاحب کو سُرخرو رکھین - بھائیو یہ کیا اسلام ہے -
خادمان اسلام اور جان نثاران حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام ملاحظہ غور کرین کہ مرزا صاحب اور انکے
پیرو دونے اول تو خدائے قدوس پر جھوٹ کا ایسا عیب لگایا جس سے اُسکا تمام کلام محل وثوق اور لائق
اطمینان نرہا - اسکے بعد حضرت سرور انبیاء پر یہ الزام دیا کہ آپنے غلط پیشینگوئیان کین جس سے آپکی رسالت
اور نبوت درہم برہم ہو جاتی ہی کیونکہ نبی کی پیشینگوئی غلط نہین ہو سکتی بھائیو یہ نہایت خدشہ کی بات ہی
ذرا غور کرو جماعت احمدیہ تو دھوکے مین آگئی اور پھر خَتَمَ اللهُ عَلىٰ قُلُوبِهِم کی مصداق ہوگئی مگر تم تو ہوشیار ہو
پیشینگوئی کے غلط ہو جانیسے نبوت اسوجہ سے درہم برہم ہو جاتی ہی کہ توریت مین[1] مصرح ہی کہ جس مدعی نبوت کی
پیشینگوئی غلط ہو جائے وہ جھوٹا ہی اس حوالہ کو مرزا صاحب نے اپنے متعدد رسالو مین بطور سند پیش کیا ہی اس حوالے کی
تو صاف طور سے نبوت باطل ہوتی ہی - اور قرآن مجید کی وہ آیت جو رسالہ کے تیسرے نمبر مین لکھی گئی جس سے

[1] اس کا ذکر حصہ دوم فیصلہ آسمانی کے صفحہ ۱۷ مین کیا گیا ہے اور توریت کی عبارت بھی نقل کی گئی ہی ۱۲

ظاہر ہے کہ خدا اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی نہیں کرتا اس باب میں نص صریح ہے کہ جس مدعی کی ایسی پیشینگوئی غلط ہوجائے جسمیں وعدہ خداوندی ہو وہ مدعی کاذب ہے اگرچہ بعض پیشین گوئیان اُسکی سچی بھی ہوئی ہوں اسکے علاوہ مرزا صاحب تو پیشینگوئی بطور نشان و معجزہ مخلوق کے روبرو پیش کرتے ہیں اب اگر وہ اسوجہ سے غلط ہوجائے کہ خواب یا کسی قیاس کی بنیاد پر کی تھی تو اُسکی تمام باتوں پر یہ گمان ہوسکیگا اور بالخصوص مخالف اسلام نہایت زور سے یہ کہیگا کہ جسطرح یہاں قیاس و گمان کیا گیا ہے اسیطرح اور باتین بھی اس نبی نے قیاس و گمان سے کہی ہیں اور اگر کوئی پیشینگوئی صحیح بھی ہوئی تو اتفاقیہ ہے ایسے اتفاقات بہت ہوتے ہیں اور اگر اوس نبی نے وحی و الہام سے پیشین گوئی کی تھی اور وہ غلط ہوگئی تو یہ خدا پر الزام ہے جسکا پہلے ذکر ہوا۔

غرضکہ مرزائیونکے ان عقائد اور ایسے خیالات سے نہ خدا ہے نہ رسول ہے نہ دین ہے نہ ایمان ہے اور یہی بات اُنکی صورت اُنکی سیرت اُنکے حالات سے اظہر من الشمس ہوتی ہے (بعض نیکدل جو غلطی سے اُنکے شامل ہوگئے ہیں اُنکا ذکر نہیں ہے)

اب دین کا نام اور خدا و رسول کی تعریف کسی پالسی اور مصلحت سے معلوم ہوتی ہے اسکی تفصیل میں طول ہے مگر میں یقینی طور سے کہتا ہوں کہ جو کچھ لکھا گیا ہے اسمیں ذرا شک نہیں ہے مرزا صاحب کی باتین اسکی کامل شہادت دیتی ہیں مگر اُنکی جماعت کی نسبت میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا البتہ اکثر کی نسبت میرا گمان ہے کہ وہ دہوکے میں آگئے ہیں اور غلطی میں پڑے ہیں اللہ تعالیٰ انکو غلطی سے نجات دے آمین۔

(۷) سارے انبیاء کرام کی شریعت منسوخ اور اولیاء عظام کا چشمہ فیض مرزا صاحب نے بیکار کر دیا (انمین حضرت سرور انبیا علیہ السلام بھی داخل ہیں) اب کسی سے فائدے اور فیضان کی امید نہ رہی۔ قصیدہ اعجازیہ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ تکدر ماء السابقین وعیننا * الی آخر الایام لا تتکدر ہا چونکہ آخر میں مرزا صاحب کو نبوت مستقلہ کا دعوی تھا اور اپنے الہام لولاک لما خلقت الافلاک[1] سے تمام انبیا کو اپنا ظل قرار دے چکے ہیں اسلئے اس شعر کے بالضرور یہ معنی ہونگے کہ مرزا صاحب سے پہلے جتنے انبیا گذرے اُنکی شریعت و تعلیم مکدر اور میلی ہوگئی اور جتنے اولیاے کرام خلفاے راشدین حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم اور حضرت محی الدین جیلانی اور حضرت خواجہ

---

[1] استفتا صفحہ ۸۵ ملاحظہ ہو ۱۲

معین الدین چشتی ہوئے سبکا فیض مکدر اور بیکار ہوگیا میرا چشمہ قیامت تک میلا نہ ہوگا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھتے ہین کہ سچا شفیع مین ہون میری طرف دوڑو۔

بھائیو ایکیسا غضب ہے کہ تمام انبیا اور اولیاء کو جھوٹا شفیع قرار دیتے ہین اور اپنے آپکو سچا شفیع کہتے ہین کوئی مسلمان اسکو سن سکتا ہی اور کہنے والے کو مسلمان سمجھ سکتا ہی یہ اُردو کی عبارت صاف یہی مطلب ظاہر کر رہی ہی کوئی اُردو کے محاورے جاننے والا اس سے انکار نہین کرسکتا ہی۔ یہ تو صاف طور سے تمام انبیائے کرام اور اولیائے عظام کے مرتبت سی انکار ہی اور جہان کہین اقرار ہی غالباً پالسی پر ہے تاکہ پرچی کیوقت وہ اقوال پیش کردئے جائین جب تمام یا اکثر مان لینگے اُسوقت کہدیا جائیگا کہ اُسوقت مجھے اپنی فضیلت معلوم نہین ہوئی تھی بعد کو معلوم ہوئی جسطرح براہین کے بہت مضامین کی نسبت کہدیا ہی۔ عزیز و یقین جانو کہ مرزا صاحب کی ایسی بیحد باتین ہین جنمین پورے طور پر نظر کرنیسے فہمیدہ حق بین بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ مرزا صاحب کا مقصد دعوے خدائی کا تھا آہستہ آہستہ ترقی کرتے جاتے تھے پہلے مجدد اور مثیل مسیح ہوئے پھر مسیح موعود ہوئے پھر ظلی نبی ہوئے پھر مستقل نبی صاحب شریعت ہوگئے۔ پھر مذکورہ الہام اُتار کر تمام انبیا کو اپنا طفیلی بنالیا اور سب کی شفاعت سے انکار کردیا خود نبی سب کے سچے شفیع بن گئے اس سے زیادہ ترقی کے اظہار کا موقع نہین آیا تھا کہ غیرت الٰہی نے نیست و نابود کردیا۔ (۸) ایک فتویٰ مرزا صاحب کا اور اُنکے خلیفہ اور صاحبزادہ کا یہ ہی کہ جو کوئی مرزا صاحب پر ایمان نہین لایا وہ کافر ہی اوسکے پیچھے نماز ہرگز جائز نہین ہی۔ اسکا حاصل یہ ہی کہ دنیا مین جو تقریباً چالیس کرڑور مسلمان تھے وہ مرزا صاحب کے وجود سے سب کافر ہوگئے بجز قلیل گروہ کے اور کوئی کافر مسلمان نہین ہوا اُنکے مجدد اور مہدی ہونیکا یہ نتیجہ ہوا کہ تیرہ سو برس کے عرصہ دراز مین جو کاملین امت محمدیہ اور علماء راسخین کی ہمت اور سعی سی مسلمانونکی تعداد تمام دنیا مین تقریباً چالیس کرڑور ہوئی تھی اُسے چودھوین صدی مین مرزا صاحب نے خاک مین ملا دیا یعنی وہ سارے مسلمان کافر ہوگئے اور ساری دنیا کافرونسے بھر گئی اور مسلمان دنیا سے گویا ناپید ہوگئے۔ میان محمود احمد رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء مین لکھتے ہین جب حضرت (مرزا صاحب) کی مخالفت کے باوجود انسان مسلمان کا مسلمان رہا تو پھر آپکی (مرزا صاحب کی)

سلہ صحیفہ رحمانیہ نمبر۶ صفحہ ۱۷ سے ۲۱ تک دیکھو ۱۲ سلہ اسکی تفصیل صحیفہ رحمانیہ نمبر۶ مین ملاحظہ کیجاے ۱۲

بعثت کا فائدہ ہی کیا ہوا؟ اس کلام سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کی بعثت کا فائدہ یہی ہے
کہ ساری دنیا کے مسلمان کافر ٹہرائے جائین اور ظاہر ہے کہ جب مرزا صاحب نے کافرونکو مسلمان نہیں بنایا
تو اب اگر مسلمانونکو کافر بھی نہ بنائین تو پھر انکا وجود اور بعثت بیکار ہو جاے اسلیئے انکے خلیفہ صاحب اور خلف
ارشد کو اس پر اصرار ہے کہ سب کو کافر بنایا جائے تاکہ انکی بعثت کا فائدہ ظاہر ہو۔ اب برادران اسلام مرزا صاحب
کی چشمہ کو دیکھین کہ کسقدر کفر کا دریا بہا دیا ہے اور دنیا مین کفر کی ظلمت کو پھیلا کر اپنی بعثت کا فائدہ دکھایا ہے
اسیطرح انکی ساری باتون پر غور کرین اور انصاف فرمائین کہ مرزا صاحب کا ماننا کیسا ہے؟ اور اللہ تعالی سے
عاجزی کے ساتھ دعا کرین کہ وہ ہادی برحق ہمین اور آپ کو سیدھے راستہ پر چلائے اور راہ مستقیم پر قایم رکھے آمین

بعض مرزائیون سے دریافت کیا گیا کہ مرزا صاحب نے ایسا عظیم الشان دعوے کیا یعنی مسیح موعود بنے
اور تین لاکھ معجزون کے مدعی ہوئے اور حضور انور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار بتاتے
یعنی سو حصے حضور انور سے افضل ہو گئے مگر یہ بتائے کہ اونکی ذات سے اسلام کو اور مسلمانون کو کیا فائدہ ہوا۔
انہون نے کتنے کافرون کو مسلمان کیا۔ مسلمانون کی ظاہری اور باطنی حالت مین کیا ترقی ہوئی۔ اُسنے جواب
دیا کہ حضرت نوحؑ کی بعثت سے کیا فائدہ ہوا تھا۔ یعنی حضرت نوحؑ نے نو سو برس سے زیادہ تبلیغ کی مگر چند کافر مسلمان
ہوئے تھے۔ مین نے کہا کہ حضرت نوحؑ کی دعوت سے جتنے قطعے کافر ایمان لائے اوتنے ہی یا اوسکے نصف کافرون کا ایمان لانا
مرزا صاحب کیوجہ سے ثابت کرو مگر یہ یقینی بات ہے کہ دنیا مین جتنے کفار ہین یعنی یہود و نصاری اور ہنود آریہ ان مین سے دس
بیس کو بھی مرزا صاحب نے مسلمان نہین بنایا۔ البتہ چالیس کروڑ مسلمانونکو کافر بنا دیا اور حضرت نوحؑ نے پچاس سو یا کچھ کم و
بیش کافرونکو مسلمان بنایا تھا اور آپنے ایک سادی دعا سے ساری دنیا کو کفر سے دھو دیا اور سارے مخالفین کفار کو طوفان نوحی سے
نیست و نابود کر دیا۔ اب حضرت نوحؑ کی بعثت کا فائدہ اور مرزا صاحب کے دعوی کا نتیجہ دیکھ لو مگر افسوس ہے کہ اکثر انکے دل
اسقدر سیاہ ہو گئے ہین کہ ایسی بدیہی حقانی باتین اونکی سمجھ مین نہین آتین انکی دعوی کی غلطی قرآن مجید سے صحیح حدیثون سے کتب سابقہ سے
اجماع امت محمدیہ سے ثابت کر دیگئی اور اونکے اور بہت سے جھوٹ دکھا دیئے گئے جسکو طلب حق ہو وہ فیصلہ آسمانی اور شہادت آسمانی
و صحائف رحمانی ملاحظہ کرے اور یہ بھی معلوم کرے کہ انکی جواب سے عاجز ہین مگر راہ راست پر آنا قبول نہین کرتے افسوس۔ اے کریم و
رحیم تو انہین اس مغالطہ کی ظلمت سے نکال اور نور ایمان سے انہین منور کر آمین اسکے بعد نکاح والی پیشینگوئی کا جواب ملاحظہ ہو

نکاح والی پیشین گوئی کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادران اسلام - دسوین صدی کی ابتدا مین سید محمد[۱] جونپوری نے ہند مین امام مہدی ہونیکا دعوے کیا تھا - اور تیرھوین صدی کے درمیان علی محمد[۲] بابی نے ملک فارس مین یہی دعوے کیا - اور دونون مدعی بہت کچھ کامیاب ہوئے - اور ابتک اونکے ماننے والے موجود ہین - چودھوین صدی کی ابتدا مین مرزا غلام احمد قادیانی نے پنجاب مین یہ دعوی کیا - مرزا صاحب کو اپنے دعوے کی اشاعت مین نہایت آسانی اور عافیت اسوجہ سے ہوئی کہ وہ ایک عادل اور آزاد گورنمنٹ کی حکومت مین رہتے تھے کسی بات سے کوئی اُن کا روکنے والا نہ تھا - اشاعت کے اسباب بھی اسوقت مین بہت کچھ مہیا ہین پھر اُن کے طرز تحریر نے کامل علماے دیندار کو اُن کی طرف متوجہ نہونے دیا اس لئے اُنہین اسقدر کامیابی ہوئی جو اسوقت دیکھی جاتی ہے - مرزا صاحب نے اپنے دعوی کے ثبوت مین اپنی پیشین گوئیان پیش کی ہین - اون مین دو پیشین گوئیان بہت ہی مہتم بالشان ہین جنکو مرزا صاحب نے اپنے دعوے کا نہایت عظیم الشان نشان بتایا ہے وہ یہ کہ (۱) احمد بیگ کی لڑکی میرے

---

[۱] اسکا حال ہدیہ مہدویہ مین مولٰنا محمد زمان خان مرحوم شاہجہان پوری حیدرآبادی نے لکھا ہے - ناظرین اُسے ضرور ملاحظہ کرین اور مرزا صاحب کی حالت سے ملائین ۱۲

[۲] اسکا مختصر حال حافظ عبد الرحمن امرتسری نے اپنے سفرنامہ مین اور مذاہب الاسلام کے آخر مین لکھا ہے - یہ بھی لکھا ہے کہ اِس فرقہ نے استنبول - شام - مصر - امریکہ - بمبئی - رنگون مین اچھی وقعت حاصل کی ہے - اب جو حضرات مرزا صاحب کی کامیابی پر فریفتہ ہوئے ہین اُنہین غور کرنا چاہئے کہ مرزا صاحب کو ایسی کامیابی نہین ہوئی - ۱۲

نکاح مین آئیگی اور (۲) سلطان محمد اُسکا شوہر میرے روبرو مریگا۔ ان دونون پیشین گوئیون کا چرچا بیس
برس سے زیادہ مرزا صاحب نے نہایت زور کیساتھ کیا ہے اور مختلف طور پر اون کے ظہور کے لئے وعدہ خداوندی
بتایا ہے اور اس قدر تاکید اور یقین سے اس دعوے کو بیان کیا ہے جس سے زیادہ تاکید اور یقین دلانا
نہین ہو سکتا۔ مگر بفضل خداوندی یہ ہوا کہ یہ دونون پیشین گوئیان غلط ہو گئین اور انکی زبان سے
اونکے دعوی کا فیصلہ ہو گیا۔ اور اُنکے پختہ اقرار نے اون کی حالت کو اظہر من الشمس کر دیا۔ یہ وقت تھا کہ
جنھون نے غلطی سے اونکی پیروی اختیار کی تھی اور اون کے دعوے کے مُصَدِّق ہو گئے تھے۔ وہ فوراً
اُن سے علیحدہ ہو کر حق کے پیرو ہوتے مگر انھون نے ایسا نہ کیا بلکہ مرزا صنا کی جماعت مین (جو در
اصل نفس کی حمایت ہے) خدائے قدوس پر الزام لگانے لگے اور یہ کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ نے اون سے
وعدے کئے تھے مگر پورے نہ کئے اور خدا تعالیٰ کی وعدہ خلافی کے ثبوت مین قرآن مجید کی آیتیں
پیش کرنے لگے۔ اور اس پردہ مین مخالفین اسلام کو مدد دینے لگے۔ چنانچہ اخبار بدر قادیان مطبوعہ
۸ اگست ۱۹۱۲ء مین ایک مضمون نکلا ہے اوسمین دو آیتین پیش کی ہین۔
(۱) يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ۔ (۲) قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا (الی) قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ
بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ۔ ان آیتون کو نقل کر کے صرف اسقدر دریافت کیا ہے کہ قرآن مجید کی یہ آیتین ہین
نہین۔ اس کی تشریح مطلقاً نہین کی کہ ان آیتون سے اونکا مدعا کیونکر ثابت ہوا۔ اسلئے ہم بھی اسقدر
کہتے ہین کہ آیتین قرآن مجید کی ہین مگر ان سے اس کا ثبوت ہرگز نہین ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی
کرتا ہے۔ اُس قدوس کی ذات اقدس اس عیب سے پاک ہے اور ہم قرآن مجید کی آیتین پیش کرتے ہین جو

۵ اس آیت کے اوپر یہ ذکر ہے کہ فرعون نے حضرت موسیٰ کے قتل کرنیکا ارادہ کیا۔ ایک شخص اوسی کے قریبون مین یا اُس
کے گروہ مین تھا مگر پوشیدہ طور سے ایمان لے آیا تھا اوسنے چاہا کہ فرعون کو اس ارادے سے باز رکھون۔ اور اسطرح سمجھانا
شروع کیا کہ تو ایسے شخص کو مار یگا جو اللہ کو اپنا پروردگار کہتا ہے اور تمہارے پاس نشانیان لایا ہے۔ اچھا اُن نشانیون کو نہ مانو تمہین اختیار ہے
مگر تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہون کہ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي
يَعِدُكُمْ۔ یعنی اگر موسیٰ جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال اُس پر پڑے گا اور آپ تباہ ہو گا تیرے مارنے کی ضرورت نہین ہے۔ اور اگر
سچا ہے تو اُسکے وعدون کا ظہور کچھ تو ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پوشیدہ مومن فرعون کے سامنے ایسا لفظ بولا جو ذو معنیین تھا یعنی
اسکے معنی بعض کے بھی تھے اور کل کے بھی۔ نہایت قرین قیاس ہے کہ وہ ایسا لفظ اسلئے بولا کہ مین سچا بھی رہون اور عالم محاورہ

ہمارے دعوے کے ثبوت میں نصوص قطعیہ ہیں۔ مثلاً

(۱) رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا۔ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ اے پروردگار جو تونے ہم سے وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عنایت کر۔ اس میں شبہہ نہیں کہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(۲) حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ اس کا حاصل بھی وہی ہے جو پہلی آیت کا ہے

(۳) فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ۔ اس بات کا خیال بھی دل میں نہ لاکہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرتا ہے اور کسیوقت اپنے وعدے یا وعید کو پورا نہیں کرتا۔ یعنی ایسا نہیں ہو سکتا یہاں نہایت تاکید سے ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ بالخصوص اپنے رسول سے وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ یہ آیت اس مدعا میں نص قطعی ہے کہ مرزا صاحب مامور من اللہ اور خدا کے رسول نہ تھے کیونکہ جس بات کو مرزا صاحب نے نہایت پختہ وعدہ خداوندی بار بار کہا ہے وہ پورا نہیں ہوا۔ اسکی تفصیل دلائل حقانی میں کیگئی ہے چوتھی دلیل ملاحظہ ہو

(۴) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔ صبر کر اسمیں شبہہ نہیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا

(۵) اَلَا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے

(بقیہ صفحہ ۹) کے لحاظ سے فرعون کے مزاج کے بالکل برخلاف بھی نہو تاکہ وہ میری بات کا خیال کرے۔ قرآن مجید میں اسکے لفظ کا ترجمہ بعض کیا گیا جسکے معنی عام محاورہ میں اور ہیں اور بعض وقت دوسرے معنی میں بھی بولا جاتا ہے یعنی کل کے معنی میں تفسیر روح المعانی میں اسکے ثبوت میں کئی شعر لکھے ہیں۔ قرآن مجید میں اوسکے کلام کا ترجمہ کر دیا گیا اور ایسا لفظ لایا گیا جسکے دونوں معنی کلام عرب میں ہیں اگرچہ ایک معنی متعارف اور عام ہیں اور دوسرے معنی میں اتفاقاً کسی وقت بولا جاتا ہے جب یہ لفظ دونوں معنی کیلئے آیا تو اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ خدا کے سارے وعدے پورے نہیں ہوتے جیسا کہ جماعت احمدیہ کہہ رہی ہے۔ افسوس ہے یہ کہ وہ اتنا بھی نہیں سمجھتی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ موسیٰ کو سچا مانکر یہ کہا جائے کہ انکے اکثر وعدے اور وعید تو جھوٹے ہونگے۔ مگر بعض سچے ہونگے کیونکہ اگر یہ معنی ہوں تو جھوٹے اور سچے میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ ایسے شخص کو کوئی سچا نہیں کہہ سکتا جسکی اکثر باتیں جھوٹی ہوں اور فرعون کا مقابل انہیں سچا مانکر سمجھا جاتا ہے اسلئے آیت کے معنی وہ نہیں ہو سکتے جو جماعت احمدیہ سمجھی ہے۔ مگر چونکہ آیت میں بعض کا لفظ آیا ہے اسلئے جماعت احمدیہ اپنا الزام دفع کرنے کے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھی اور خوش ہیں اگر آیت کے معنی یہ خیال کریں کہ خدا بعض وعدے پورے کرتا ہے سب نہیں کرتا۔ مگر انہیں سارے قرآن مجید پر نظر کرنا چاہئے۔ دیکھیں کہ قرآن مجید میں کتنی آیتیں ہیں جن سے قطعاً اور یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ یا وعید خلاف نہیں ہو سکتا۔ اسلئے تمام وعدے سچے ہوتے ہیں چند آیتیں یہاں نقل کی جاتی ہیں۔ ایسے نصوص قطعیہ کے ہوتے ہوئے کوئی ذی علم کسی آیت سے خدا کی وعدہ خلافی نہیں ثابت کر سکتا۔ تفسیر مظہری میں اس آیت کی دوسری توجیہ بیان کی ہے۔ وہ عام فہم زیادہ ہے ۱۲

سلہ ان دونوں آیتوں میں نہایت صفائی سے بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ٹلتا سارے پورے ہوتے ہیں کیونکہ قاعدہ کے سے المیعاد میں الف لام استغراق کا ہے اور اگر عہد ذہنی لیا جائے جیسا مرزائی کہتے ہیں تو بھی یہی معنی ہونگے۔ کیونکہ عہد ذہنی کرہ کے غور کرو

(اس مین کسی وقت جھوٹ کا شائبہ نہیں ہو سکتا) لیکن اکثر لوگ نہین جانتے۔ انہیں مین سے جماعت احمدیہ بھی ہے۔ کہیے خلیفہ صاحب یہ قرآن مجید کی آیتین ہین[۱] یا نہین اور ہین تو اس باب مین نص قطعی ہین یا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سارے وعدے سچے ہوتے ہین اُسکا کوئی وعدہ خلاف نہین ہوتا۔؟ اگر آپ قرآن کو مانتے ہین تو یہ بھی آپ کو ضرور ماننا پڑیگا۔ ان نصوص قطعیہ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ جو آیتین آپنے پیش کی ہین اُن کا مطلب وہ نہین ہے جو آپ سمجھے ہین ۔ وہ مرزائی جو خلیفہ صاحب کے پاس رہکر اس پیشگوئی کا یہ جواب دیتے ہین کہ وہ نکاح منسوخ ہو گیا اور اپنی بے علمی سے یہ کہتے ہین کہ کیا نسخ آیات کا ثبوت قرآن شریف سے نہین ملتا؟ افسوس یہ ہے کہ حکیم نور الدین صاحب وہان موجود ہین اور اُنسے یہ نہین کہتے کہ نسخ اگر ہوتا ہے تو احکام مین ہوتا ہے۔ اخبار مین نہین ہوتا ہے پیشین گوئیان خبر ہین اور ایسی خبر ہین کہ وعدۂ خداوندی ہے۔ انکو نسخ سے کیا واسطہ۔ اسقدر بے علمی کہ جہالت کی باتین مجیبہ جواب مین پیش کیجاتی ہین کیا اب بھی شرم نہ آئیگی۔ اگر کچھ ایمان ہے تو ان آیتون پر غور کرین خدا پر عیب نہ لگائین۔ آیتون کے بعد مضمون نگار نے حضرت یونس ؑ کی پیشین گوئی کو پیش کیا ہے جسکو مرزا صاحب نے اپنے لئے بڑی سپر بنا رکھی ہے۔ مگر یہ سخت مغالطہ ہے۔ حضرت یونس ؑ کی کوئی پیشینگوئی غلط نہین ہوئی۔ نہ وعدۂ معینہ سے ٹل گئی حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ پیشینگوئی ہرگز نہین کی تھی کہ خدا تعالیٰ تمہین ہلاک کریگا البتہ اس قدر کہکر قوم کو ڈرایا تھا کہ اگر ایمان نہ لاؤگے تو عذاب آئیگا جیسا کہ انبیا کا معمول ہے۔ جب اُنھون نے نہ مانا تو بموجب اُنکے کہنے کے عذاب آیا۔ اسکا ثبوت قرآن مجید مین ہے۔ مگر وہ عذاب کے آثار دیکھتے ہی ایمان لے آئے اسلیے عذاب ٹل گیا غرضکہ جو پیشین گوئی کی تھی وہ پوری ہوئی۔ مرزا صاحب کی پیشینگوئی یہ تھی کہ محمدی میرے نکاح مین آئیگی اور اُسکا شوہر میرے روبرو مریگا۔ اسکا ظہور نہ ہوا۔ پھر حضرت یونس ؑ کی پیشین گوئی سے اسکا جواب کس طرح ہو گیا۔ مرزائی صاحب کچھ تو آنکھین کھولو اور واقعی حالات کو معلوم کرو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ احمد بیگ کے داماد کی نسبت جو پیشین گوئی غلط ہوئی اُسکا ایک اور جواب مجیب نے دیا ہے اوسکا حاصل یہ ہے کہ انجام آتھم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۹) حکم مین ہوتا ہے اور جب نکرہ نفی کے بعد آتا ہے تو عام ہو جاتا ہے اگر کچھ علم ہے تو سمجھو کہ بیان دونون قسم کے ہونیکا حاصل ایک ہی ہوگا یعنی اللہ تعالےٰ کا کوئی وعدہ خلاف نہین ہوتا۔۱۲

[۱] اس رسالہ کو تنزیہ ربانی سے ملا کر دیکھا جائیگا تو معلوم ہوگا کہ آٹھ آیتونسے یہ دعویٰ ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے پورے ہوتے ہین ۱۲

کے صفحہ ۳۱ کی بنا پر جو اعتراض کیا گیا ہی اُس کا جواب اوسی کے صفحہ ۳۲ مین موجود ہے وہ یہ کہ احمد بیگ کے داماد کی موت کو مرزا صاحب نے مشروط کیا ہی۔ اُسکے بیباکانہ اور بکذبانہ اشتہار دینے پر وہ شرط اُس نے پوری نہین کی اسلئے مشروط نہین پایا گیا۔ اب حق پسند حضرات مجیب کی عبارت فہمی یا حق پوشی ملاحظہ فرمائین۔ فیصلہ آسمانی مین صرف انجام اتھم کے صفحہ ۳۱ کی بنا پر اعتراض نہین کیا گیا بلکہ صفحہ ۳۱ و صفحہ ۲۱۶ و صفحہ ۲۲۳ و ضمیمہ انجام اتھم کے صفحہ ۵۴ کئی جگہ کی عبارت نقل کر کے اعتراض کیا ہی اور ہر ایک جگہ کی عبارت سے ایک جداگانہ بات پیدا ہوتی ہی جو مجیب کی غلطی کو روشن کرتی ہی۔ سبکو ملا کر دیکھنا چاہئے تاکہ پوری حالت معلوم ہو۔ اُسکے بعد صفحہ ۳۲ کے مضمون کو دیکھنا چاہئے۔ مجیب نے ایسا نہیں کیا۔ اب مین صرف صفحہ ۳۱ کی عبارت آپکے روبرو پیش کرتا ہون ملاحظہ کر کے انصاف فرمائیے۔ وہ یہ ہے۔ (۱) مین بار بار کہتا ہون کہ نفس پیشینگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہی (۲) اور اگر مین جھوٹا ہون تو یہ پیشینگوئی پوری نہوگی اور میری موت آجائیگی۔ (۳) اور اگر مین سچا ہون تو خدا تعالیٰ اوسے بھی ویسا ہی پورا کریگا جیسا کہ احمد بیگ اور اتھم کی پیشینگوئی پوری ہوگئی۔ (۴) جو بات خدا کیطرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اُسکو روک نہین سکتا۔" مرزا صاحب کی عبارت کے یہ چار جملے ہین۔ ہر ایک جملہ مجیب کے جواب کو غلط بتاتا ہی۔ پہلے جملہ کا مطلب یہ ہی کہ داماد احمد بیگ کا میرے سامنے مرنا تقدیر مبرم ہی اور تمام اہل علم جانتے ہین کہ تقدیر مبرم وہی ہی جس مین کوئی شرط نہین ہوتی۔ اوسکا ہونا ہر طرح ضرور ہوتا ہے اس کے خلاف مجیب صاحب اُسکے لئے ایسی شرط بتلاتے ہین جسکا ظہور مرزا صاحب کی موت کے بعد تک نہوا۔ دوسرے جملہ مین مرزا صاحب نہایت صفائی سے سلطان محمد کے نہ مرنیکو اپنے جھوٹے ہونیکی علامت بتاتے ہین اور کہہ رہے ہین کہ اگر مین مرجاؤن اور وہ نہ مرے تو مین جھوٹا ہون۔ بھائیو ذرا غور کرو کہ اس مین ایسی شرط کیونکر ممکن ہے کہ مرزا صاحب کے مرنیکے بعد تک اُسکا ظہور نہوا اس جملہ کی رو سے اگر مرزا صاحب سچے ہین تو اُسکا مرنا مرزا صاحب کے روبرو ضرور ہی۔ تیسرے جملہ مین وہ صاف کہہ رہے ہین کہ جسطرح احمد بیگ اور اتھم میری پیشینگوئی کے بموجب میرے سامنے مرگئے اسی طرح احمد بیگ کا داماد بھی میرے سامنے مریگا اس مین اگر کوئی شرط کیجائے تو یہ کلام غلط ہو جائیگا۔ چوتھے جملہ میں

کہہ رہے ہین کہ احمد بیگ کے داماد کی موت خدا کی طرف سے ٹہر چلی ہی کیونکہ وہ اسکی طرف سے تقدیر مبرم ہی اسلیئے اُسے کوئی شرط یا کوئی دوسری بات رد نہین کر سکتی - اسکی زیادہ تفصیل کیلیئے انجام اتہم کا صفحہ ۲۲ دیکھنا چاہیئے - اب خلیفہ صاحب فرمائین کہ یہ چار جملے کیسی شہادت دے رہی ہین کہ اس پیشینگوئی مین شرط نہین ہوسکتی پھر آپ کے صحبت یافتہ آپکے پاس کے رہنے والے ایسی بات کیون کہہ رہی ہین جسسے مرزا صاحب کے کلام کا ہر جملہ غلط بتا رہا ہی - اسیطرح بقیہ عبارتونکا حال ہی کہ اُنکا بھی ہر ہر جملہ کہتا ہی کہ اس پیشینگوئی مین ایسی شرط ہرگز نہین ہوسکتی - جو مرزا صاحب کی موت تک پوری نہو - طول کلام کا خوف ہی ورنہ مین سب کو بیان کر کے دکھا دیتا - اب صفحہ ۳۲ کی عبارت کو بھی دیکھیئے جسسے مجیب شرط بتا رہے ہین اور اپنے مخالف کو شرمانا چاہتے ہین - صفحہ مذکور کی اول عبارت یہ ہی - احمد بیگ کے داماد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے - پھر اسکے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے اگر اُس سے اوسکی موت تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون " یہ عبارت تو نہایت صفائی سے بتا رہی ہین کہ صفحہ ۳۱ مین جو پیشین گوئی ہے اُسکے لیئے یہ شرط نہین ہے بلکہ مخالفین کے تنگ کرنے کی وجہ سے ایک اور میعادی پیشین گوئی کرنے کا وعدہ کرتے ہین کیونکہ صاف کہہ رہی ہین کہ اشتہار کے بعد خدا تعالیٰ جو میعاد مقرر کرے اوس سے اُسکی موت اگر تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون " یعنی جسطرح مین نے پہلے اُسکی موت کے لیئے ڈھائی سال کی مدت مقرر کی تھی اب اشتہار کے بعد پھر کوئی میعاد مقرر کرونگا - اگر اُس سے اُسکی موت تجاوز کرے تو مین جھوٹا ہون - افسوس ہی کہ ایسی صاف عبارت کا مطلب مجیب غلط سمجھ رہی ہین - الحاصل صفحہ ۳۱ و ۳۲ دونون کی عبارتین مجیب کی غلطی کو متعدد طریقون سے ظاہر کر رہی ہین - اسکے علاوہ اوسی صفحہ ۳۲ مین پیشین گوئی کے اصل الفاظ مرزا صاحب نے نقل کیئے ہین مثلاً فسیکفیکھم اللہ - ویردھا الیک لاتبدیل لکلمات اللہ - ان الفاظ کے یہان نقل کرنیکی کوئی وجہ نہین ہوسکتی بجز اسکے کہ صفحہ ۳۱ کے مضمون کی تائید کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سلطان محمد کی بیوی کا میرے پاس آنا یعنی میرے نکاح مین آنا ضروری ہی کیونکہ وعدۂ خداوندی ہی اور خدا کی بات بدل نہین سکتی اسلیئے اوسکے شوہر کا مرنا اور میری پیشینگوئی کا پورا ہونا میری زندگی مین ضرور ہے - اسلیئے سلطان محمد کے مرنیکے لیئے وہ شرط نہین ہوسکتی جو مجیب بیان کر رہے ہین الغرض

مرزا صاحب کے کلام سے مجیب کی غلطی کی چھ وجہیں بیان کردیگئیں۔ چار صفحہ ۳۱ کی عبارت سے اور دو صفحہ ۳۲ کی عبارت سے۔ کہئے مجیب صاحب اب کسے شرمانا چاہئے آپ کو یا آپکے مخالف کو؟ اسکے علاوہ اگر مجیب فیصلہ آسمانی کو دیکھتے تو اس جواب کے غلط ہونیکے اور بھی وجوہ انہیں خود مرزا صاحب کے کلام سے ملتے مگر افسوس ہے کہ حضرات مرزائی اون تحریروں کو نہیں دیکھتے جو محض انکی خیر خواہی کی نظر سے لکھی گئی ہیں۔ اور کسی نے کچھ دیکھا تو محض سرسری طور سے جواب دینے کے خیال سے۔ انصاف اور حق طلبی سے بحث نہیں۔ مجیب کے اس جواب سے یہ حالت روشن ہو رہی ہے وہ فیصلہ آسمانی کے پہلے حوالہ کو دیکھکر جواب لکھنے بیٹھ گئے۔ نہ اس پیشین گوئی کے متعلق عبارت میں غور کیا نہ اس عبارت میں جہاں سے وہ شرط نکالتے ہیں اور نہ اسکے بعد دیکھا اور جواب لکھنے بیٹھ گئے۔ افسوس تو یہ ہے کہ خلیفہ صاحب ایسی بے تکی باتیں لکھواتے ہیں اور انکے روبرو لکھی جاتی ہیں کیا تقاضاے ایمان و ہدایت یہی ہے؟

اب اگر مجیب صاحب کی قوت ایمانی فیصلہ آسمانی دیکھنے کی برداشت نہیں کر سکتی تو انجام آتھم کا صفحہ ۶ سطر سے صفحہ ۶۱ کی سطر ۴ تک دیکھیں جس میں نہایت تاکیدوں کیساتھ مرزا صاحب کے بیان کے موافق خدا تعالیٰ کا پختہ وعدہ بلکہ عہد خداوندی ہے کہ سلطان محمد کی بیوی مرزا صاحب کے نکاح میں آئیگی جس میں کہا گیا ہے۔ انا کنا فاعلین۔ فلا تکونن من الممترین[1]۔ جب مرزا صاحب سے ایسا پختہ عہد خدا کر رہا ہے تو پھر مرزا صاحب کے ایمان کا مقتضا یہ کب ہو سکتا ہے کہ سلطان محمد کے مرنیکے لئے ایسی شرط لگائیں جو انکے مرنے کے وقت تک پوری نہ ہو کیونکہ اسکے مرنیکے بعد وہ نکاح میں آئیگی۔ پھر صفحہ ۲۱۶ سطر ۶ سے آخر تک ملاحظہ کریں۔ جس میں نکاح کے رد کرنے والوں کا مار ڈالنا اصل مقصود خداوندی بیان کیا ہے۔ رد کرنے والوں میں اسوقت جبرا رد کرنے والا اُسکا شوہر تھا۔ اس الہام کے بعد مرزا صاحب وہ شرط نہیں لگا سکتے جسے مجیب بیان کر رہے ہیں۔ اسکے بعد صفحہ ۲۲۳ و ۲۲۴ پر غور کریں جس میں ہر ایک جملہ یہ کہہ رہا ہے کہ سلطان محمد کا مرنا مرزا صاحب کے روبرو ہر طرح ضرور ہے اسمیں کوئی شرط نہیں ہو سکتی اور اگر شرط تھی تو پوری ہو گئی۔ الحاصل انمیں سے ہر ایک عبارت نہایت قوی دلیل ہے کہ اس پیشینگوئی میں کوئی شرط نہیں ہو سکتی۔ بلکہ سلطان محمد کا مرنا مرزا صاحب کے روبرو بموجب اس پیشینگوئی کے ضرور ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ مجیب صاحب جب صفحہ ۳۲ کی صاف اردو عبارت

[1] یعنی اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ بلا شبہ ہم ایسے کرنیوالے ہیں اس میں تو شبہہ ہرگز نہ کر ۱۲

سمجھے تو ان حوالوں کی عربی عبارت کیا سمجھیں گے۔ مگر خدا کے لئے خلیفہ صاحب ملاحظہ کر کے انصاف
کریں اور اپنی جماعت کو سمجھائیں کہ ایسی بے تکی باتیں نہ کریں۔ خدا سے ڈریں۔ اسکے بعد مجیب صاحب عما
ان دونوں پیشینگوئیوں کی صداقت ایسے طور سے بیان کرتے ہیں کہ انکی عقل و فہم پر حیرت ہوتی ہے اور
ان جوابوں کا نمونہ روبرو ہو جاتا ہے جو گذشتہ کذاب اپنے الزاموں کے جواب میں دیا کرتے تھے کیونکہ
ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی جھوٹا مدعی اپنے الزاموں کے جوابات نہ دے۔ کچھ کہنا اسے ضرور ہے اب اسکو سمجھنا
کہ کیسا کہا ہے اُسی کا کام ہے جس کو اللہ نے عقل کے ساتھ انصاف پسندی عنایت کی ہے اور خدا سے ڈرتا بھی ہے

مجیب لکھتے ہیں کہ انجام یہ ہوا کہ وہ بزرگ خاندان جو بانی اس کام کا تھا سلسلہ بیعت میں داخل ہو گیا جس نے شرط
توبی توبی پوری کر کے پیشگوئی کی صداقت ثابت کر دی" مگر یہ محض غلط ہے احمد بیگ کے خاندان میں
کوئی بزرگ ایسا نہیں تھا جو بانی فساد یعنی بارج نکاح ہوا اور پھر وہ مرزا صاحب کا مرید ہو گیا ہو۔ اگر مجیب کو دعوی
ہے تو اُسکا نام و نشان بتائے حقیقۃ الوحی کا حوالہ اگرچہ غلط ہے مگر یہاں اُسکے حوالہ سے کام نہیں چلتا
ثابت کیجئے۔ مرزا صاحب نے انجام اتھم کے صفحہ ۲۱۸ میں پانچ شخصوں کو بانی فساد بتایا ہے۔ احمد بیگ کو
اور اُس کی ساس کو اور اسکی دو بہنوں کو۔ پھر لکھا ہے کہ یہ چاروں مر چکے ایک باقی ہے جس پر موت کا حکم
ہو چکا ہے۔ کہئے جناب اب کون باقی ہے جو سلسلہ بیعت میں داخل ہو گیا۔ اب اس سے قطع نظر کر کے کہتا ہوں
کہ جملہ توبی توبی کو اگر شرط مان لیا جائے تو بھی کسی بزرگ خاندان کے مرید ہو جانے سے شرط پوری نہیں
ہو سکتی کیونکہ مرزا صاحب انجام اتھم اور حقیقۃ الوحی میں اس جملہ کا مخاطب احمد بیگ کی ساس کو کہتے
ہیں۔ جب شرط احمد بیگ کی ساس سے کی گئی تو کسی غیر معلوم بزرگ خاندان کے مرید ہو جانے سے وہ شرط
کیونکر پوری ہو سکتی ہے۔ شرط کے پوری ہونے کے لئے ضرور ہے کہ جس سے خطاب ہے جس سے شرط کی گئی ہے وہ
توبہ کرے اور ایمان لائے۔ مگر وہ مرتے دم تک ایمان نہیں لائی۔ پھر شرط کے پورا ہونیکی کوئی وجہ نہیں ہے
اب ہم اس گرفت سے بھی درگزر کرتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ دو پیشینگوئیوں کے لئے یہ شرط تھی یعنے
احمد بیگ کی لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا۔ اور اُسکے داماد کا مرنا۔ ان دونوں پیشینگوئیوں میں ایک وعدہ
خداوندی ہے اور دوسری وعید ہے اب اس جملہ کی شرط ہونیکے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ اگر اسے پورا کر دیا جائے

یعنی جنہیں توبہ کیلئے کہا گیا ہے وہ توبہ کرلیں تو وعدۂ خداوندی کا ظہور ہو۔ اور وعید ٹل جائے مگر اُس شرط کے پورا کر دینے سے مشروط نہیں پایا گیا یعنی وعدۂ خداوندی کا ظہور نہیں ہوا۔ اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں نہیں آئی اسلئے یقیناً معلوم ہوا کہ وہ الہام بناوٹ تھا اور پھر اسکے بعد اس شرط کا اضافہ بھی یہی مصلحت تھی کہ کسی وقت کام آوے۔ اور جواب دہی کی گنجایش رہے۔ اگر وہ سچا الہام تھا تو اُسکے دونوں جز کا پورا ہونا ضرور تھا۔ مگر ایسا نہوا اسلئے وہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی۔ اور ممکن نہیں کہ اسکی صداقت کسی طرح ثابت ہوسکے الحاصل اول تو یہ ثابت نہیں کہ اُس خاندان کا کوئی بزرگ مرزا صاحب کا مرید ہوگیا اور بالفرض اگر کوئی بڑا اُس خاندان کا مرید بھی ہوگیا ہو تو بھی وہ شرط پوری نہیں ہوسکتی۔ اور اگر شرط کا پورا ہونا مان لیا جائے تو بھی پیشینگوئی کی صداقت ثابت نہیں ہوئی اور قرآن مجید کے نص قطعی اور توریت کے صریح ارشاد سے اور مرزا صاحب کے پختہ اقرار سے مرزا صاحب کا کذب ثابت ہوا۔ کیونکہ مرزا صاحب کا یہ مقولہ ہے "یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ یقین سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے"[1] دوسری جز سے مراد احمد بیگ کے داماد کا مرنا ہے۔ اب حضرات مرزائی اس قول سے کیوں روگرداں ہیں۔ اگر کوئی مسلمان مرزا صاحب کا یہ قول پیش کرتا ہے تو اُس سے ناخوش ہوتے ہیں۔ بھائیو یہ اُنہیں کا کلام ہے جن پر تم ایمان لائے ہو۔ کسی دوسرے کا قول نہیں ہے پھر ناخوشی کی کیا وجہ ہے؟ الغرض آپ مانیں یا نہ مانیں مگر اسمیں شبہہ نہیں ہے کہ فضل خداوندی نے اصلی حالت کو روشن کر کے دکھا دیا اور مرزا صاحب کے اقرار سے اُنکی زبان سے مرزا صاحب کے دعوے کا فیصلہ ہوگیا۔ جسکے آنکھیں ہیں وہ دیکھ رہا ہے۔ عجیب یہ بھی لکھتے ہیں کہ معترضین جواب دیں کہ کیوں اُنہوں نے سلطان محمد سے اشتہار نہیں دلایا۔" جواب ملاحظہ ہو۔ مرزا صاحب کے کذب کا اُنہیں کامل یقین ہوگیا تھا اب زیادہ تجربہ کی ضرورت نہ رہی تھی۔ اور جانتے تھے من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ اسلئے اشتہار دلوانیکی دقت نہیں اُٹھائی۔ ان سب باتوں کی تفصیل رسالہ تنزیہ ربانی میں دیکھنا چاہیے۔ واللہ الموفق والمعین۔ آخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین۔

امت محمدیہ کا خیر خواہ
ابو احمد رحمانی

[1] ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴۔ ۱۲ حاشیہ ۱۲

نکاح والی پیشین گوئی پر ابتک کیون گفتگو ہورہی ہی
کیا حضرت مسیحؑ کی حیات پر گفتگو کرنیسی علما موکیر قاصر ہین؟

جواب:- مرزا صاحب سکے کاذب ہونے کی ایک دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلین بیان کی گئی ہین اور اس خاص پیشین گوئی پر بحث کرنے کی وجہ نہایت محققانہ طور سے حصہ اول سوم فیصلہ آسمانی اور جواب حقانی مین اچھی طرح بیان کی گئی ہے اوسے دیکھئے۔ اوس کا حاصل یہ ہی کہ مرزا صاحب نے اپنی صداقت کا بڑا معیار اپنی پیشینگوئیون کو بتایا تھا۔ اور نکاح والی پیشین گوئی کو نہایت ہی عظیم الشان نشان کہا تھا اوسکے کاذب ہونے سے باآسانی فیصلہ ہوسکتا ہے اس لئے اسی خاص پیشین گوئی کا جھوٹا ہونا دکھایا گیا۔ اور اُس مین جو جو باتین خلاف شان ولایت و نبوت مرزا صاحب سے ہوئین اونھین ظاہر کردیا گیا۔ جس سے بالیقین ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے مین کاذب ہین۔ اب دوسری پیشین گوئی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہین ہی اور نہ حضرت مسیح کی حیات و ممات پر بحث کرنے کی حاجت ہی۔ حضرت مسیح زندہ ہون یا مرگئے ہون مرزا صاحب کسی طرح مسیح موعود نہین ہوسکتے کیونکہ جس کا جھوٹا ہونا کلام خدا سے کلام رسول سے اور خود اُس کے اقوال سے بالیقین ثابت ہو وہ مجدد اور خدا کا رسول ہرگز نہین ہوسکتا اس لئے اگر کوئی پیشینگوئی اُن کی سچی بھی ہوجائے تو ایسا ہی ہی جیسا نجومی اور رمالون کی بعض پیشین گوئیان سچی ہوجاتی ہے۔ غرضکہ جب مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کردیا گیا تو اور بحثین فضول ہین البتہ بمقتضاے اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ الخ اُنکی جماعت کو سمجھایا جاتا ہے اور حسب موقع لکھا جاتا ہے مرزا صاحب نے پچیس تیس برس رسالہ بازی اور اشتہار بازی کی تھی۔ اب نائبان رسول اوسکی حالت کو کھول رہے ہین اور فضول بحث سے اجتناب کرتے ہین او وحی الوسع

گمراہون کی ہدایت اور خیر خواہی مین کوشان ہین۔ کسی مرزائی کے کہنے سے اصل
مطلب کو چھوڑ نہین سکتے علما کی شان نہین ہے کہ فضول بحث مین پڑین۔ جن
پختہ دلیلون سے اور خود مرزا صاحب کے اقرار سے اُن کا کاذب ہونا یقینی طور
سے ثابت کر دیا گیا ہی اُسے مرزائی تسلیم کر لین یا ہماری باتون کا جواب دیدین
اوس کے بعد دوسری گفتگو کی جائے گی۔ مگر یہ قیامت تک کسی مرزائی سے نہین ہو سکتا
اس کے ثبوت کے لئے یہ دیکھنا کافی ہے کہ ہماری طرف سے متعدد رسالے خصوصًا
فیصلہ آسمانی اور شہادت آسمانی کو مشتہر ہوئے عرصہ ہوا جنمین
قطعی طور سے متعدد دلیلون سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کر دیا ہی اور اب
دوسری شہادت آسمانی نہایت آب و تاب سے شائع ہوئی ہے مگر یہان سے
قادیان تک کوئی جواب نہین دیسکتا۔ مولوی عبد الماجد صاحب نے بڑے خلیفہ کی مدد سے
ایک رسالہ لکھا تھا اُس پر پانچ رسالے اس طرف سے شائع ہو چکے ہین جن مین
اصل جواب کے علاوہ اُن کی علمی لیاقت اور دیانت کو اظہر من الشمس کیا ہے
مگر کچھ جواب دے نہین سکتے۔ جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ اس پر غور کرے اپنی
عاقبت کو برباد نہ کرے۔

راقم آپکا سچا خیر خواہ

اسرار نہانی کا جواب

حضرت اقدس مولف فیصلہ آسمانی و شہادت آسمانی عم فیضہم نے جب مسیح قادیانی کی واقعی
حالت کو روشن کر کے دکھا دیا اور مسلمانون کو ہلاکت سے بچایا اور بہت ناواقف مسلمان
جو مرزائیون کے بہکانے سے اُنھین ماننے کو تیار تھے اِن رسالون کو دیکھکر اُنسے متنفر ہو گئے
اور کتنے اُنکے ماننے والے بھی اُنسے علیحدہ ہوئے اور مونگیر سے قادیان تک اُن لاجواب رسالونکا جواب
کوئی نہ دیسکا تو عاجز ہوکر مسلمانونکے توجہ ہٹانیکے لئے رسالہ اسرار نہانی لکھا جواب بڑے فخر سے جا بجا تقسیم
کیا جاتا ہی اُسکا نہایت عمدہ اور مہذب جواب زیر طبع ہے عنقریب شائع ہوگا انشاء اللہ تعالی (محمد معز مختار سوپولوی)

الحمد للہ والمنتہ کہ

Rahmānī, Muhammad Yaʻsūb

نمبر ۱۵ بشتہ ۱۳۳۵ھ

صحیفۂ رحمانیہ

Sahīfah-yi Rahmāniyah

جس میں

ختمِ نبوت پر دلائل اور امتِ محمدیہ کی فضائل

بیان کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا ہونا قرآن وحدیث سے ثابت کیا ہے، اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کے نہ آنے کا ایک عجیب سرِ عظیم دکھایا ہے جس سے حضرت سردار انبیا کی شان رفعت اور امت محمدیہ کی عظمت نہایت خوبی سے ظاہر ہوتی ہے،

اہتمام سے منشی سراج الدین احمد رحمانی پرنٹر کے

مطبع رحمانیہ مونگیر میں چھپا
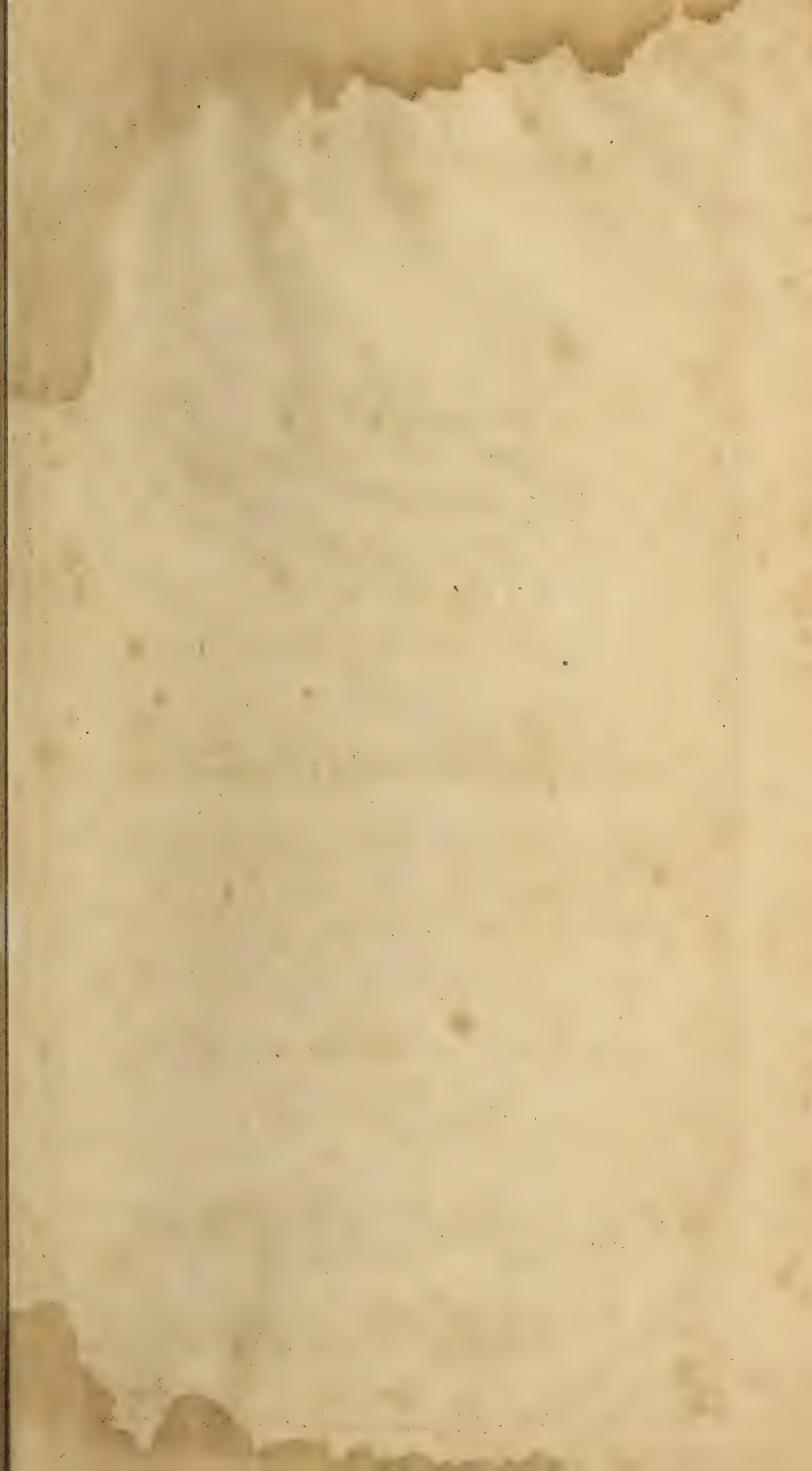
فرہاد بارہی

بار اول ۱۰۰۰

قیمت ۳ے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مرزائیونکی سخت کلامی اور بد ایمانی

حد سے گذر گئی

مسیح قادیان کے جھوٹے ہونے کے دلائل مین بہت رسالے لکھے گئے جن کے جواب سے تمام مرزائی عاجز ہین، ان رسالون مین (۱) قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے اُن کا جھوٹا ہونا ثابت کیا گیا، (۲) صحیح حدیثون سے اُن کا کذب اظہر من الشمس کیا گیا، (۳) اُن کی پیشین گوئیون کے جھوٹا ہو جانے سے وہ یقینی طور سے جھوٹے ثابت ہوئے، (۴) اون کے جھوٹے حوالون اور علانیہ دروغگوئیون سے اُن کی پوری رسوائی ہوئی، (۵) وہ اپنے پختہ اقرارون سے جھوٹے اور کاذب تمام دنیا کے نزدیک ثابت ہوئے ان دلیلون کے سوا اب اُن کے مریدون کی روش اور عام مریدین بلکہ اُن کے صحابی اور خاص مریدون کے صحبت یافتہ کے چال وچلن، اُن کی تہذیب و شائستگی، اونکی بدزبانی، مرزا صاحب کے بد اثر کو ظاہر کر رہی ہے، جس سے اُن کا نیک اللسان ہونا بھی ثابت نہین ہوتا، اور بزرگی اور نبوت تو بڑی بات ہی،

تھوڑا عرصہ ہوتا ہے کہ مولٰنا محمد عبداللطیف صاحب اور مولٰنا

محمد عبد الشکور صاحب لکھنوی بھاگلپور اور پورینی تشریف لیگئے تھے وہان وعظ ہوے
مولوی عبد الماجد سے مناظرہ کی درخواست بار بار کیگئی مگر گریز کرتے رہے، ایک روز
وہ اپنے مکان پر اپنے بلائے ہوئے چند اشخاص کو گمراہی پر قائم رکھنے کے لئے بیان کرنیکا
سامان کر رہے تھے کہ یکبارگی حضرات ممدوحین مع ایک جماعت اہل اسلام کے انکے مکان
پر پہنچ گئے، اور مولٰنا عبد الشکور صاحب سے اور عبد الماجد صاحب سے مرزا کے صدق و کذب
پر گفتگو ہونے لگی جناب مولٰنا نے انکا کذب ثابت کیا اور جو بیہودہ جواب عبد الماجد صاحب نے
دیا اسکا غلط ہونا مولٰنا نے قرآن مجید سے ثابت کر دیا مرزائی صاحب کچھ ایسے بدحواس ہوئے
کہ قرآن مجید ہاتھ میں لیکر بسم اللہ صحیح نہ پڑھ سکے مولوی عبد الماجد کی اس حالت نے انکے مرشد کی کذب
و دجالی کا گویا معائنہ کرا دیا، اگر مرزائی کے دل میں کچھ بھی حیا اور حق طلبی ہوتی تو اسیوقت مرزا کی
جھوٹے ہونے پر ایمان لے آتے مگر اسکے خلاف اس عمدہ اثر کے مٹانے اور حقائق کے چھپانے
کیلئے دو اشتہار نکالے گئے جنمین دروغگوئی کا اظہار اور علمائے حقانی پر سب و شتم کی بوچھار ہے
اس سے مقصد یہ ہے کہ مسلمانونکو اصل مقصد یعنی مرزا کے دجل و کذب سے علٰحدہ کر کے اور غصہ
دلا کر دوسری باتون کیطرف متوجہ کیا جائے، ایک اشتہار ظریف کے نام سے نکلا جسکا جواب
بھی مشتہر ہو گیا دوسرا مرزائی انجمن کے سکرٹری کے نام سے مشتہر کیا گیا جسمین اور
کذابی کے علاوہ قرآن و حدیث پر افترا کیا گیا ہے اور محض جھوٹا مضمون انکی طرف منسوب کیا ہے
جسکا ذکر مولٰنا محمد عبد الشکور صاحب نے اپنے اشتہار میں دیا ہے یہ اشتہار بخوبی ثابت کرتے ہین
کہ مرزا قادیانی کی دجالی اور کذابی کے ثبوت میں تین چالیس رسالے رحمانیہ خانقاہ سے مشتہر ہوئے ہین
انکے جواب سے سب مرزائی عاجز ہین انکے جواب مین دو ورق کا رسالہ بھی نکال نہ سکے ظریف کے
اشتہار مین صرف یہ کہکر اپنے جاہلونکو خوش کر دیا کہ فیصلۂ آسمانی پاگل کی بڑ ہے میان ظریف
مولوی عبد الماجد کے صحبت یافتہ اور انکی حالت کے فوٹو ہین اسیوجہ سے دروغگوئی اور بے
تہذیبی سے اشتہار کو بھر دیا، اور اس حق نما رسالے کو جسمین قرآن و حدیث سے مرزا صاحب کے

کذب دجالی کو آفتاب کیطرح روشن کرکے دکھایا ہے پاگل کی بڑ بتایا ہے، اب ہم اُس شان کا نمونہ دکھا کر مسلمانوں اور مرزائیوں سے اس مرزائی ظالم کی نسبت دریافت کرتے ہیں کہ یہ مسخرا اور بد گہر کس گروہ میں ہے جو قرآن و حدیث کو پاگل کی بڑ کہتا ہے، فیصلہ حصہ کی تمہید میں حدیث و قرآن سے مرزا کا جھوٹا ہونا اسطرح ثابت کیا ہے اور لکھا ہے، اگر آپکو امت محمدیہ ہونیکا فخر حاصل ہے اور کامل یقین ہے کہ انسان کو حیات ابدی اُسیوقت حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ حضور انور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا پیرو اور ساری باتوں کا ماننے والا ہو، اور بتقاضائے نفس نُؤمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ[1] اسکی حالت نہو تو ضرور آپ توجہ سے اُسے ملاحظہ کرینگے، اور اُسی کی بموجب اعتقاد رکھینگے مُخبر رسول برحق کی سچی پیشینگوئی یہ ہے:- (۱) سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ مسلم، ترمذی، ابوداود وغیرہم من ائمۃ الحدیث، "میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہونیوالے ہیں انمیں سے ہر ایک کا گمان یہ ہوگا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (اسلئے انکا یہ دعوی کرنا ہی انکے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے) میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ حق پر رہیگا اور غالب رہیگا اُسکے مخالف اُسے ضرر نہیں پہنچا سکینگے یہانتک کہ خدا کا حکم (قیامت) آجائے، اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد میری اُمت میں نبوت کا جھوٹا دعوی کرنیوالے پیدا ہونگے اور اُنکے جھوٹے ہونیکی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے یعنی میرے بعد کسیکو نبوت کا مرتبہ نہیں مِل سکتا ہے اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعوے کرے وہ جھوٹا ہے خصوصًا وہ جو اپنے آپ کو امت محمدی میں قرار دیکر نبوت کا مدعی ہو اُس کا جھوٹا ہونا نہایت ظاہر ہے،

اس حدیث سے اس کا بھی فیصلہ ہوگیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین

[1] یعنی بعض باتوں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے ۱۲

سکے ہیں یعنی کلام خدا و رسول میں جن کو نبی کہا گیا ہے اُن سب کے بعد آنیوالے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بیان کر یہ کہنا کہ آپ
تشریعی انبیا کے خاتم ہیں یا تمام انبیا کے لئے زینت یا مہر ہیں محض غلط اور قرآن
شریف میں تحریف کرنا ہے، یہ دونوں تراشیدہ معنوں کی غلطی اس حدیث
نے ظاہر کردی۔ اگر خاتم النبیین کے معنی میں کوئی تخصیص کی جائے یا اس کے
دوسرے معنے لیئے جائیں تو جملہ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي اون
کاذبوں کے جھوٹے ہونے کی وجہ نہیں ہوسکتی، واقعات اور تاریخ سے ظاہر ہے
کہ جن جھوٹے مدعیان نبوت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مان کر
دعوی کیا ہے اُن میں کل یا اکثر ایسے ہی ہیں جنہوں نے نبوت غیر تشریعی کا دعوے
کیا ہے، اس لئے ان کے کذب کے لئے حضور کا یہ ارشاد صحیح نہوگا (نعوذباللہ)

الحاصل یہ حدیث قرآن مجید کے مطابق اور آیت وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ کے بعض مضمون کی تفسیر ہے، اس حدیث نے اول تو
خاتم النبیین کے معنے بیان کردئے یعنی تمام انبیائے کرام بمنزلہ مقدمۃ الجیش
کے تھے، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلطان الانبیا ہیں آپ
آخر میں آئے، اب آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ آپ ہی کی ہدایت کا آفتاب
قیامت تک چمکتا رہے گا، اور آپ کی شریعت حقہ کاملہ کی روشنی عمل کرنے
والوں کے دلوں کو منور کرتی رہے گی، اور کسی جدید شریعت کی انھیں حاجت
نہ ہوگی، ہاں علمائے امت اور مجددین ہوں گے، جو آپ کے دین مستقیم
کی حقانیت کو ظاہر کرتے رہیں گے، اور مسلمانوں کی خراب حالت کی
درستگی اُن کا کام ہوگا۔ اور یہ بھی بشارت حضور انور نے دیدی
کہ یہ گروہ حقانی جھوٹوں پر، گمراہوں پر غالب رہے گا۔ اس لئے کسی نبی کی

آنے کی ضرورت نہ رہی، اس مضمون کی شہادت مین بہت حدیثین[1] پیش ہوسکتی ہین، مگر بغرض اختصار حدیث مذکور کے علاوہ صرف تین حدیثین یہان نقل کی جاتی ہین، (۲) ابن ماجہ مین دجال کے بیان مین ایک بڑی حدیث روایت کی گئی ہے، اس مین یہ ارشاد ہے، اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے خطاب کرکے فرماتے ہین، کہ مین تمام انبیا کے آخر مین ہون، اور تم سب امتون کے آخر مین ہو، میرے بعد کوئی نبی نہین ہے، اور تمہارے بعد کوئی دوسری امت نہین ہے، امت محمدی پر دنیا کا خاتمہ ہے، اب جن گمراہون کا یہ خیال ہے کہ آخری امت احمدی ہے محمدی نہین ہے محض غلط ہے جس کی غلطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت صاف طور سے بیان فرما دی اور یہ بھی ظاہر کردیا کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہین، امام بخاری اور مسلم دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس طرح روایت کرتے ہین (۳) اَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ، مین عاقب ہون (پیچھے آنے والا) اور عاقب وہ ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہین ہے،

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بہت ہین، ان مین ایک نام عاقب بھی ہے، اس کے معنے پیچھے آنے والا، اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کی تشریح فرمادی، جس کا حاصل یہ ہے کہ تمام انبیا کے پیچھے آنے والا، اس کے بعد کوئی نبی نہین ہے، ناظرین ان دونون حدیثون کو ذرا غور سے ملاحظہ کرین کہ کس صفائی سے جناب

[1] نمونہ کے طور پر چند حدیثون کے بعض الفاظ آپ کے روبرو پیش کئے جاتے ہین تاکہ میرے دعوے کی صحت مین آپ کو تامل نہ رہے، (۱) لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

سکے ہیں یعنی کلام خدا و رسول ہیں جن کو نبی کہا گیا ہے اُن سب کے بعد آنیوالے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مان کر یہ کہنا کہ آپ
تشریعی انبیا کے خاتم ہیں یا تمام انبیا کے لئے زینت یا مہر ہیں محض غلط اور قرآن
شریف میں تحریف کرنا ہے، یہ دونوں تراشیدہ معنوں کی غلطی اس حدیث
نے ظاہر کر دی۔ اگر خاتم النبیین کے معنی میں کوئی تخصیص کی جائے، یا اس کے
دوسرے معنے لئے جائیں تو جملہ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اون
کاذبوں کے جھوٹے ہونے کی وجہ نہیں ہو سکتی، واقعات اور تاریخ سے ظاہر ہے
کہ جن جھوٹے مدعیان نبوت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مان کر
دعویٰ کیا ہے اُن میں کل یا اکثر ایسے ہی ہیں جنہوں نے نبوت غیر تشریعی کا دعوےٰ
کیا ہے، اس لئے ان کے کذب کے لئے حضور کا یہ ارشاد صحیح نہ ہوگا (نعوذ باللہ)

الحاصل یہ حدیث قرآن مجید کے مطابق اور آیت وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ
وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے بعض مضمون کی تفسیر ہے، اس حدیث نے اول تو
خاتم النبیین کے معنے بیان کر دئے یعنی تمام انبیائے کرام بمنزلہ مقدمۃ الجیش
کے تھے، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلطان الانبیا ہیں آپ
آخر میں آئے اب آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ آپ ہی کی ہدایت کا آفتاب
قیامت تک چمکتا رہے گا، اور آپ کی شریعت حقہ کاملہ کی روشنی عمل کرنے
والوں کے دلوں کو منور کرتی رہے گی، اور کسی جدید شریعت کی انھیں حاجت
نہ ہوگی، ہاں علمائے امت اور مجددین ہوں گے، جو آپ کے دین مستقیم
کی حقانیت کو ظاہر کرتے رہیں گے، اور مسلمانوں کی خراب حالت کی
درستگی ان کا کام ہوگا۔ اور یہ بھی بشارت حضور انور نے دیدی
کہ یہ گروہ حقانی جھوٹوں پر، گمراہوں پر غالب رہے گا۔ اس لئے کسی نبی کی

آنے کی ضرورت نہ رہی، اس مضمون کی شہادت مین بہت حدیثین[۱] پیش ہوسکتی ہین، مگر بغرض اختصار حدیث مذکور کے علاوہ صرف تین حدیثین یہان نقل کی جاتی ہین، (۲) ابن ماجہ مین دجال کے بیان مین ایک بڑی حدیث روایت کی گئی ہے، اس مین یہ ارشاد ہے، اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے خطاب کرکے فرماتے ہین، کہ مین تمام انبیا کے آخر مین ہون، اور تم سب امتون کے آخر مین ہو، میرے بعد کوئی نبی نہین ہے، اور تمھارے بعد کوئی دوسری امت نہین ہے، امت محمدی پر دنیا کا خاتمہ ہے، اب جن گمراہون کا یہ خیال ہے کہ آخری امت احمدی ہے محمدی نہین ہے محض غلط ہے جس کی غلطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت صاف طور سے بیان فرما دی اور یہ بھی ظاہر کردیا کہ خاتم النبین کے معنی آخر النبین کے ہین، امام بخاری اور مسلم دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس طرح روایت کرتے ہین کہ (۳) انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی، مین عاقب ہون (یعنی پیچھے آنے والا) اور عاقب وہ ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہین ہے،

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بہت ہین، ان مین ایک نام عاقب بھی ہے، اس کے معنے پیچھے آنے والا، اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کی شرح فرمادی، جس کا حاصل یہ ہے کہ تمام انبیا کے پیچھے آنے والا، اس کے بعد کوئی نبی نہین ہے، ناظرین ان دونون حدیثون کو ذرا غور سے ملاحظہ کرین کہ کس صفائی سے جناب

---

[۱] نمونہ کے طور پر چند حدیثون کے بعض الفاظ آپ کے روبرو پیش کئے جاتے ہین تاکہ میرے دعوے کی صحت مین آپ کو تامل نہ رہے، (۱) لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مین آخر النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے ان تینون حدیثون نے **خاتم النبیین** کے معنے کی نہایت واضح شرح کردی، یعنی پہلی حدیث مین تھا۔ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی یعنی مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے، یہانتو جملہ لا نبی بعدی نے خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین متعین کئے تو دوسری حدیث مین صاف طور سے حضورؐ نے اپنے آپ کو انا آخر الانبیاء فرمایا یعنی مین تمام انبیا کے آخر مین ہون تیسری حدیث مین اُس کی جگہ ارشاد ہوا انا العاقب الخ یعنی مین سب نبیون کے بعد آنے والا ہون، میرے بعد کوئی نبی نہین ہے، اس کے معنی بعینہ وہی ہین جو دوسری حدیث کے ہین، ان تینون حدیثون سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین کے ہین، غرضکہ اس الہامی لفظ کے معنے صاحب الہام نے بیان فرما دیئے، اور حضور انورؐ کی زبان مبارک سے مرزا اور مرزائیون کی غلطی ظاہر ہوگئی، اب اس کی تائید کے لئے چوتھی حدیث ملاحظہ ہو،

(۴) صحیح بخاری مین ہے کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء

بقیہ صہ۵۔ ترمذی وغیرہ۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا، اس سے نہایت صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی امت مین کوئی نبی نہ ہوگا۔ اب جو نبوت کا دعوی کرتا ہے وہ حضور انورؐ کو جھوٹا ٹھراتا ہے، (۲) لا نبوۃ بعدی الا المبشرات میرے بعد نبوت نہین ہے مگر مبشرات ہین، (۳) ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بلاشبہ رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی ہے (۴) عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہین کہ ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے تشریف لائے اور

كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببيعة الاول فالاول اعطوهم حقهم فان الله سائلهم عما استرعاهم (بخاری باب نزول عیسیٰ)
یعنی بنی اسرائیل پر انبیا حکومت کرتے تھے، جب کوئی نبی انتقال کرتا تو اونکی جگہ دوسرا نبی قائم ہوتا تھا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے البتہ خلفا ہونگے (جو مسلمانوں کے تمام امور کا نظم کریں گے، اور اُن کی کثرت ہوگی، صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ہمکو کیا ارشاد فرماتے ہیں (یعنی جب بہت سے ہوں گے تو اگر ایک وقت میں کئی ہوئے تو ہم کو کیا کرنا چاہیئے) حکم ہوا کہ جس سے پہلے بیعت کرلو اُس کو پورا کرو، اور اُن کے حقوق کو ادا کرتے رہو، اللہ تعالےٰ خلفاء سے ماتحت کی نسبت سوال کرے گا، کہ کس طرح انہوں نے رعیت سے برتاؤ کیا، تم بری الذمہ ہو، اس حدیث سے نہایت صفائی سے ظاہر ہوگیا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہیں ہوگا، یہ مدعا ان چاروں حدیثوں سے بعبارۃ النص ثابت

بقیہ صلا اور تین مرتبہ فرمایا انا النبی الامی ولا نبی بعدی، میں نبی امی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، یہ حدیثیں امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی ہیں (۵ و ۶) صحیح بخاری و مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں، ختم بی الانبیاء وختم بی النبیون، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، انبیا کا خاتمہ مجھپر کیا گیا، اس مضمون کی روایتوں سے حدیث کی کتابیں بھری ہیں بیسیوں صحابی اس مضمون کی روایت کرنے والے اس وقت میرے پیش نظر ہیں، اور کامل تلاش سے کس قدر ہوں اسے میں نہیں کہہ سکتا، الغرض عام طور سے ختم نبوت کا ثبوت قرآن و حدیث سے کامل طور سے ہے، مگر نبوت تشریعی اور غیر تشریعی کا فرق کرکے کسی ضعیف روایت میں بھی پتہ نہیں چلتا کہ نبوت غیر تشریعی ختم نہیں ہوئی، جن صحابہ نے ختم نبوت کی حدیثیں روایت کی ہیں اُن میں سے بعض کے نام یہ ہیں، جابرؓ بن عبداللہ، ابو سعید خدری، ابو الطفیل، ابو ہریرہ

ہے، اس میں کسی طرح کا شک شبہ نہیں ہوسکتا،

الحاصل ان حدیثوں سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں دیا جائے گا، البتہ جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہوں گے، جس کا ظہور ہو رہا ہے،

اب میں مختصر طور سے یہ بیان کرتا ہوں کہ **خاتم النبیین** کے جو معنی احادیث مذکورہ سے معلوم ہوئے وہی معنے محاورہ عرب سے ثابت ہیں، کیونکہ **خاتم النبیین** میں لفظ **خاتم** ہے اس میں حرف **تا** کو زبر بھی ہے اور زیر بھی ہے، اگرچہ روایت کے لحاظ سے زیر زیادہ مستند اور معتبر ہے کیونکہ زبر کی روایت کرنے والے صرف ۲ دو آدمی ہیں، باقی جتنے ماہرین قرآن و قراء ہیں وہ سب زیر کے ساتھ روایت کرتے ہیں، البتہ ہندوستان میں زبر کے ساتھ مستعمل اور مشہور ہوگیا ہے، اس لئے عوام سمجھتے ہیں کہ صحیح یہی ہے مگر یہ اُن کی ناواقفی ہے، کلام عرب میں **خاتم** کے کئی معنے ہیں، **انگوٹھی مہر، آخر القوم**، یعنے جو سب سے آخر میں ہو، مگر یہ لفظ جب مضاف

بقیہ حاشیہ انس بن مالک، عفان بن مسلم، ابی معاویہ، جبیر بن مطعم، عبداللہ بن عمر، ابی بن کعب، حذیفہ، ثوبان، قتادہ، عبادہ بن الصامت، عبداللہ ابن مسعود، جابر، عبداللہ ابن عمر، عائشہ، عبداللہ بن عباس، عطاء ابن یسار رضی اللہ عنہم ۱۲

سلہ علامہ جریر طبری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حسن اور عاصم کے سوا تمام قاری خاتم کے تے کو زیر پڑھتے تھے، بیضاوی کے حاشیہ شیخ زادہ میں ہے کہ عاصم کے سوا سب نے خاتم بکسر التاء پڑھا ہے اور تفسیر مدارک میں بھی اسی طرح ہے اور تفسیر روح المعانی کے جلد ۶ میں ہے وقرأۃ الجمہور خاتم بکسر التاء على انه اسم فاعل اى الذى ختم النبيين والمراد اخرهم اور فتح البیان میں بھی یہی ہے الغرض ان پانچ تفسیروں سے معلوم ہوا کہ سوا ایک یا دو قاریوں کے سب نے خاتم کے تے کو زیر پڑھا ہے اس لئے زیادہ مستند یہی ہے ۱۲

ہوجاتا ہے اُس وقت کلی معنی نہیں رہتے بلکہ مضاف الیہ کے اعتبار سے اُس کے معنے خاص ہوجاتے ہیں مثلاً **خاتمُ فضۃٍ** یعنی انگوٹھی چاندی کی، یہاں خاتم خاص انگوٹھی کے معنی میں ہے، دوسرے معنی نہیں ہیں اسی طرح جس وقت خاتم کو قوم وغیرہ کی طرف مضاف کریں گے مثلاً **خاتمُ القومِ** کہیں گے تو اُس کے معنے صرف آخر قوم کے ہوں گے، دوسرے معنے کہیں ہوں گے، **لسان العرب** جو اہل زبان کے نزدیک نہایت مستند لغت ہے اس میں لکھا ہے خِتامُ القومِ و خاتِمُھُم و خاتَمُھُم - آخرہم و فی التنزیل العزیز ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولٰکن رسولَ اللہِ وخاتمَ النبیین، ای آخرھم "

یعنی لفظ ختام اور خاتِم - اور خاتَم تینوں کو جب مضاف کرتے ہیں اور مثلاً خاتم القوم کہتے ہیں تو اُس کے ایک ہی معنی ہوتے ہیں یعنی ساری قوم کے آخر میں آنے والا، اور قرآن مجید میں جو ما کان محمد الخ میں جو لفظ خاتم النبیین ہے اُس کے معنے یہ ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انبیا آخر میں ہیں، اسی طرح جب خاتم لفظ نبیین کی طرف مضاف ہوگا اور خاتم النبیین کہیں گے تو اُس کے معنی یہی ہوں گے کہ سب انبیا کے آخر میں آنے والا اُسکے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا، کیونکہ اگر اُس کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ دیا جائے تو وہ آخر الانبیاء نہوا، یہی معنی اور ماہرین لغت نے لکھے ہیں، چنانچہ **قاموس** اور اُس کی شرح **تاج العروس** میں ہے

الخاتم من کل شیءٍ عاقبتہ و آخرتہ و الخاتم آخر القوم کالخاتم و منہ قولہ تعالیٰ	یعنی ہر شے کے انجام اور اُس کے آخر کو خاتم کہتے ہیں اسی طرح خاتم القوم آخر قوم کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو رسول اللہ

وَخَاتِمُ النَّبِیّٖنَ اَیْ اٰخِرُہُم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے

اس کے معنی آخر النبیین کے ہیں یعنی سب انبیا کے آخر میں آنے والے،

لغت کی ان تین کتابوں میں پہلے **خاتم** کے معنے محاورہ عرب سے ثابت

کرکے خاص قرآن مجید کی وہ آیت والفاظ جن میں لفظ **خاتم** آیا ہے، اور

النبیین کی طرف مضاف ہے اس کے معنی بیان کر دئیے، اور نہایت صفائی

سے بتادیا کہ اس کے معنی آخر النبیین کے ہیں، اگرچہ ان تینوں کتابوں کے

بیان سابق سے آیت کے معنی معلوم ہو گئے تھے کہ آخر النبیین کے معنی ہیں

مگر آخر میں آیت کے الفاظ کو نقل کرکے یہ کہنا کہ یہاں بھی خاتم کے وہی معنی

ہیں جو اوپر بیان کئے گئے۔ غالباً اسی دور اندیشی کی غرض سے ہے کہ کسی وقت

کوئی جاہل یا گمراہ آیت میں دوسرے معنی بتا کر مسلمانوں کو گمراہ نہ کرے،

اب نہایت ظاہر ہے کہ قرآن مجید عرب کی زبان میں اوتارا گیا ہے تاکہ

وہ اسے سمجھکر اس کی ہدایتوں پر عمل کریں، اور دوسروں کو سمجھائیں،

اس لئے تمام دنیا کے لئے فرض ہے کہ اس کے وہی معنی کرے جو عرب کے

محاورہ میں آئے ہیں، اس کے خلاف معنی کرنا یقینی تحریف ہے اور بیان

سابق سے قطعی طور پر آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ عرب کے محاورہ میں

خاتم النبیین کے معنی **آخر النبیین** کے ہیں، یعنی سب کے آخر میں آنیوالا

اس کے سوا دوسرے معنے نہیں ہو سکتے، اس لئے بخوبی ثابت ہو گیا کہ آیت

وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اس باب میں نص قطعی ہے کہ جناب

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہیں آپ کے بعد کسی کو مرتبہ نبوت

نہیں ملے گا آپ کے وجود باجود سے کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں رہی

آپ کی نبوت اور آپ کی شریعت کا آفتاب قیامت تک چمکتا رہے گا،

اس آیت سے یہ بھی قطعی طور سے ثابت ہوگیا کہ آپ کے بعد امتی غیر امتی جو
نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے،

اہل علم اس کو سمجھتے ہوں گے کہ قرآن مجید میں اور حدیثوں میں اس
مقام پر لفظ **النبیین** جمع سالم معرف باللام آیا ہے ایسے لفظ کو اصول فقہ
وغیرہ میں الفاظ عام میں شمار کیا ہے، اس لئے **خاتم النبیین** کے یہ
معنی ہیں کہ جس کو نبوت کا مرتبہ دیا گیا، اور جس پر نبی کا اطلاق کیا جائے
خواہ وہ ظلی اور بروزی نبی ہوں یا تشریعی اور غیر تشریعی جس قسم کے ہوں
سب کے آپ خاتم ہیں آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا مرتبہ کسی کو نہ ملیگا

الغرض جس طرح صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا تھا کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی کو کسی قسم کی نبوت نہیں ملے گی، اسی طرح
قرآن مجید کی اس آیت نے اس مطلب کی کامل صراحت کردی۔ اب طالب
حق کے لئے قرآن مجید کے نص قطعی اور مستند اور متعدد احادیث کے صریح
الفاظ سے یقینی طور سے ثابت ہوگیا کہ حضور انور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں مل سکتا، اس لئے آپ کے
بعد جو نبوت کا دعوے کرے وہ یقیناً جھوٹا ہے، البتہ علماء کاملین آپ کے

سلہ یہی بات بعض کاملین امت محمدیہ کے کلام سے بھی ظاہر ہوتی ہے اور وہ کلام بھی روحانی
اور القائی ہے، شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ وصیت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں، این فقیر از روح پر فتوح
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرد کہ حضرت چہ می فرمایند درباب شیعہ کہ مدعی محبت اہلبیت
اند وصحابہ را بد می گویند، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنوعی از کلام روحانی القا فرمودند
کہ مذہب ایشان باطل است وبطلان مذہب ایشان از لفظ امام معلوم می شود چوں ازاں
حالت افاقت دست داد در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام باصطلاح ایشان معصوم

نائب ہوتے رہیں گے اور وہ وہی کام کریں گے جو انبیاے بنی اسرائیل کرتے تھے

یہ ایک عمدہ وجہ ہے اس امت کے خیر الامم ہونے کی کہ باوجود امت ہونیکے

وہ کام کریں گے جو گذشتہ انبیا نے کیا ہی، اس مختصر بیان سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ مرزا صاحب کا دعوی نبوت کرنا اور اُن کی جماعت کا اُنھیں کسی قسم کا نبی سمجھنا قرآن مجید کے نص قطعی اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہی۔ اب اسکی خلاف ختم نبوت کی حقیقت بیان کرنا محض عوام کو فریب دینا ہی، اگر کسی مرزائی نے کچھ اس کے خلاف لکھا ہی تو ہمارے سامنے پیش کرے اور پھر اپنی جہالت و فریب کو دیکھے کہ ہم کس طرح اُسے آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھاتے ہیں، اور کوئی رسالہ لکھکر اپنے جاہل گمراہوں میں شائع کرنا اور ہم سے پوشیدہ رکھنا کسی اہل حق کا کام نہیں ہے، پوشیدہ رکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ اُنھیں اپنے بیان پر وثوق نہیں ہی، مگر اپنے پیرووں کو اپنے فریب میں رکھنا ضروری سمجھتے ہیں اس لئے اُن جاہلوں کے تقاضے کے لئے کچھ لکھ دیتے ہیں،

سنا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے سرگروہ قرآن مجید کا شغلہ زیادہ رکھتے ہیں، مگر حیرت ہے کہ ایسی صریح باتوں سے بے خبر ہیں اور سورہ اعراف کی آیت سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بقیہ صفحہ ١١ سفر ... اطاعت منصوب الخلق ست و وحی باطنی درحق امام تجویز می نمایند، پس در حقیقت ختم نبوت را منکر اند، گو بزبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را خاتم الانبیاء می گفتہ باشند اسکے بعد جناب شاہ صاحب کے قول کی شرح میں قاضی صاحب فرماتے ہیں "فقیر محمد ثناء اللہ گوید کہ انچہ حضرت شیخ را در بطلان مذہب امامیہ از جناب رسالت پناہ علیہ السلام القا شدہ و واضح گشتہ کہ عقیدہ شان مستلزم انکار ختم نبوت ست بطریق توارد ہمیں فقیر ہم واضح شدہ کہ فقیر آنرا در شمشیر برہنہ باستیعاب نوشتہ" یہ دو بزرگ اُن کاملین علما اور واصلین بخدا میں

وسلم کے بعد بھی رسول آئیں گے، وہ آیت یہ ہے، یَا بَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ، (اعراف جزء ۸ - رکوع ۱۴)
اس آیت سے یہ ثابت کرنا کہ حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انبیا آئیں گے بہت بڑی غلطی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ یہ جماعت علوم قرآنیہ سے بالکل ناواقف ہے، قرآن مجید مین انبیائے سابقین کے حالات اور واقعات بہت بیان ہوئے ہین، اُنھین واقعات کے بیان مین یہ آیت بھی ہو، اس سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر آنے کا قصہ ہے، اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن کی اولاد سے یہ خطاب کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اے بنی آدم میرے رسول تمہارے پاس آئین گے اور میری باتین تمسے کہین گے، پھر جس نے اُنھین مانا، اور میری باتون پر عمل کیا اُسے کچھ خوف وخطر نہین ہے اور جس نے نہ مانا وہ ہمیشہ جہنم مین رہے گا، (۱) اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے بعض اُن انبیا کا ذکر کیا جو اس عام حکم سنانے کے بعد آئے، یعنی حضرت نوح - حضرت ہود،

بقیہ صہ ۱۲ - ہین جن کے علم وفضل پر امت محمدیہ ناز وفخر کرتی ہے، یہ دونون حضرت فرماتے ہین کہ شیعہ کا مذہب اس وجہ سے باطل ہے کہ آل اطہار اور ائمہ کبار کے ساتھ ایسا عقیدہ رکھتے ہین جس سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے، اس عقیدے مین شاہ صاحب چار باتین لکھتے ہین (۱) امام کو معصوم جانتے ہین (۲) اُس کی اطاعت کو فرض سمجھتے ہین (۳) یہ بھی اعتقاد کرتے ہین کہ مخلوق کے لئے مقرر کئے گئے ہین، (۴) وحی باطنی ان پر اُترتی ہے ان چار باتون مین آخر کی دو باتین انبیا سے مخصوص ہین اور پہلی دو باتین ان کو لازم ہین البتہ چوتھی بات مین اس قدر کمی ہے کہ انبیا کو ظاہری وباطنی ہر قسم کی وحی ہوتی ہو - اور

حضرت صالحؑ، حضرت لوطؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت موسیٰ علیہم السلام اس سے ظاہر ہے کہ آیت میں اُسی وقت کا ذکر ہے، ایسے علانیہ قرینہ ہونے کے بعد بھی مرزائی قرآن مجید کو نہیں سمجھتے،

(۲) اس کے علاوہ اگر قرآن مجید پر نظر ہے تو سورہ بقرہ پارہ اول رکوع میں ذیل کی آیت ملاحظہ کیجئے جس میں یہی مضمون ہے، مگر اس طرح کہ میرے بیان کی اُس سے پوری تصدیق ہو جاتی ہے، وہ آیت یہ ہے،

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(سورہ بقرہ پارہ اول رکوع ۴)

یعنی آدمؑ نے اپنے پروردگار سے (معافی مانگنے کے لئے) چند کلمات سیکھ لئے (جن کی برکت سے) خدا نے اُن کی توبہ قبول کی بیشک وہ بڑا ہی معاف کرنے والا مہربان ہے، ہم نے حکم دیا کہ تم سب یہاں سے اُتر جاؤ (اور یہ بھی کہہ دیا کہ) جب میری طرف سے تمہیں ہدایت پہنچے تو اس پر عمل کرنا کیونکہ جو ہمارے حکم کی پیروی کریں گے اور ہماری ہدایت پر چلیں گے اُنہیں (آخرت میں) نہ کسی بات کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جو ہماری ہدایت سے انکار کریں گے اور ہماری نشانیوں کی تکذیب کریں گے وہ جہنمی ہونگے اور اُس میں وہ ہمیشہ رہیں گے،

٭ ٭ ٭ ٭
٭ ٭

یہ آیت اور سورہ اعراف کی آیت دونوں مضمون کے اعتبار سے ایک ہیں

(بقیہ صـ۱۳) امام کو صرف باطنی ہوتی ہے مگر یہ وجود امر لگو ہے کہ ان کے عقیدہ کو انکار ختم نبوت لازم [illegible]
اور یہ دونوں حضرات کاملین شیعہ کو ختم نبوت قرار دیتے ہیں ان کے کلام [illegible]

حاصل معنی میں کچھ فرق نہیں ہے، البتہ کچھ لفظوں کا اختلاف ہے اور جب
اس آیت میں صاف ہو کہ یہ خطاب حضرت آدمؑ کو جنت سے جدا ہوتے
کے وقت کیا گیا تھا اس لئے سورہ اعراف کی اس آیت کے خطاب کا بھی
یہی وقت ہے، کیونکہ یہ دونوں آیتیں ایک مطلب کو بیان کر رہی ہیں غرضکہ
یہ دو روشن قرینے جو قرآن مجید سے ظاہر ہو رہے ہیں اس بات کی کامل شہادت
دے رہے ہیں کہ سورہ اعراف کی آیت مذکورہ میں امت محمدیہ سے خطاب نہیں
ہے، بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت میں اُن کی اولاد سے خطاب ہے،
(۳) اب اس کی کامل تائید حدیث سے بھی ملاحظہ کریئے، تفسیر درِ منثور
میں ہے، اخرج ابن جریر عن ابی یسار السلمی قال ان اللہ
تبارک وتعالےٰ جعل آدم وذریتہ فی کفہ فقال یا بنی
آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیتی فمن
اتقی الخ، اس روایت میں خاص اسی آیت کی تفسیر ہے جس کا ذکر ہو رہا ہے
اور نہایت صفائی سے وہی تفسیر کی ہے جو ہم نے بیان کی ہے، یعنی اس آیت
میں امت محمدیہ سے خاص خطاب نہیں ہے، بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کے
وقت میں یہ خطاب کیا گیا ہے اور اس کی صورت خیالی اس روایت میں بیان

بقیہ صفحہ ۱۱ - معنی آخر النبیین کے ہیں اور وہ نبی تشریعی یا غیر تشریعی جس طرح کا ہو، جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سب کے خاتم ہیں کیونکہ شیعہ اماموں کو تشریعی نبی نہیں جانتے،

مرزائی حضرات تو مرزا صاحب کو رسول بلکہ انبیاء اولو العزم سے افضل اعتقاد کرتے ہیں اور کامل
وحی الٰہی کا اُن پر اترنا اُن کے عقیدہ میں ہے مرزا صاحب تو نزول وحی کا اس طرح دعوے کرتے ہیں کہ
کسی نبی نے نہیں کیا، چنانچہ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں "لیکن میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے
پر نازل ہوئی اُس نے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"

کی گئی ہے چونکہ مرزا صاحب نے (۴) اس تفسیر سے بہت حوالے دئے ہیں اسلئے اس تفسیر سے لکھنا میں نے مناسب سمجھا، اس تفسیر کے علاوہ جب خاتم النبیین کے معنی محاورہ عرب اور احادیث صحیحہ سے معلوم ہوئے کہ آخر النبیین کے ہیں تو آیت وَلٰكِن رَّسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ نے قطعی فیصلہ کر دیا کہ سورہ اعراف کی آیت میں قیامت تک کے بنی آدم مراد نہیں ہیں بلکہ خاص حضرت آدم علیہ السلام کے وقت کا ذکر ہے، کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، یہ چار دلیلیں قرآن مجید اور حدیث سے بیان کی گئیں جن میں نہایت روشن طریقے سے ثابت ہو گیا کہ سورہ اعراف کی آیت کا مطلب وہ نہیں ہے جو مرزائی بیان کرتے ہیں، بلکہ وہ مطلب ہے جو ہم نے بیان کیا،

اب اہل علم انصاف پسند جماعت احمدیہ کے سرگروہوں کی قرآن دانی معلوم کر لیں کہ قرآن مجید کے معنے سے کس قدر ناآشنا ہیں، اور نص قطعی کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں، اور عوام کو دھوکا دینے کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور شیخ محی الدین عربی رضی اللہ عنہ کا قول پیش کرتے ہیں، مگر نص قطعی اور احادیث صحیحہ کے خلاف ان حضرات کا قول پیش کرنا یہ دعوے کرنا ہے کہ ان مقدس

بقیہ صفحہ ۱۵:- ملاحظہ کیا جائے کہ بارش کی طرح نزول وحی کا دعوے کسی نبی نے نہیں کیا۔ مگر مرزا صاحب کرتے ہیں اس کے ساتھ صاف طور سے یہ بھی کہتے ہیں کہ صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا، اسلئے بحسب ارشاد شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ و قاضی ثناء اللہ علیہ الرحمۃ بھی مرزائی حضرات منکر ختم نبوت ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے گو زبان سے اس کا اظہار کریں اور اپنے اشتہاروں اور رسالوں میں چھاپیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں جب کوئی دریافت کرتا ہے کہ جب تم مرزا کو نبی مانتے ہو تو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے

حضرات نے صریح قرآن وحدیث کے خلاف ایک بات کہی، مگر یہ بڑی غلطی ہے، ان بزرگون کی شان نہایت اعلی وارفع ہے اُن کا کوئی کلام خلاف قرآن وحدیث کے نہین ہوسکتا، جو حضرات صوفیہ کے اصطلاحات نہین جانتے اور اُن کے حالات سے واقف نہین ہین اُنہین یہ منصب نہین ہے کہ اپنے دعوی کی دلیل مین اُن کے کلام کو پیش کرین، اس کی تفصیل دوسرے رسالہ مین کیجائیگی جو خاص ختم نبوت کی بحث مین لکھا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ،

حضور سرور انبیا کے آخر مین آنیکا راز

اور امت محمدیہ کی فضیلت

یہان اس کا بھید معلوم کرنا چاہئے کہ جب خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین کے ہین، یعنی سب انبیا کے بعد آنے والا تو اس مین کیا خوبی اور فضیلت ہے بلکہ خوبی تو اس مین معلوم ہوتی ہے کہ آپ کے بعد آپ کی شریعت کے پیرو بہت سے انبیا آتے، جس طرح حضرت موسیٰ کے بعد شریعت موسوی کے پیرو بہت انبیا

بقیہ صلا :- ختم الانبیا ہوئے، تو لبسبب جہالت اور کم علمی کے عجیب عجیب طرح کی باتین بناتے ہین حاصل یہ کہ خلاف قرآن واحادیث صحیحہ اور محاورہ عرب کے خاتم النبیین کے معنی قرار دے رکھے ہین اور خوش ہین اور کبھی قت کہتے ہین کہ ظلی نبی ہین اصلی نہین ہین مگر وہ یہ بتائین کہ جب مرزا صاحب اپنے اوپر نزول وحی کا یہ نادر بیان کرتے ہین کہ کسی اولوالعزم نبی نے بھی بیان نہین کیا، اور یہی دعوی ہے کہ صریح طور سے مجھے نبی کا خطاب دیا گیا پھر اصلی نبی ہین اس سے کیا زیادہ ہوسکتا ہے جو اس سے انکار کیا جاتا ہے، الغرض اسمین شبہہ نہین کہ مرزا صاحب علانیہ نبوت کا دعوی کرتے ہین اور صاف طور سے ختم نبوت کے منکر ہین، اور عوام کے دہوکہ دینے کو باتین بناتے ہین رسالہ ختم نبوت مطبوعہ اخبار اہل فقہ امرتسر مین عمدگی سے اسکی تفصیل کی ہے ۱۲

آئے، یہ خیال ظاہر میں کم علم کو ہو سکتا ہے، مگر جن کو فضل خداوندی نے اسرار شریعت پر آگاہی دی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود سب کے بعد اس لئے ہوا کہ آپ کی ذات مقدس سے اللہ تعالےٰ کو دین کا کمال منظور تھا، آپ کو شریعت کاملہ دی گئی، اور ارشاد ہوا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰ کے وقت سے لیکر حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک دنیا کے لوگ اس لائق نہ تھے کہ اُنھیں کامل شریعت دیجاتی، پہلے انبیاء جس قدر آئے وہ سب بمنزلہ مقدمۃ الجیش کے تھے، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سلطان الانبیا ہیں تمام انبیاء سابقین نے آہستہ آہستہ بنی آدم کو آراستہ اور اس لائق کیا کہ شریعت کاملہ دی جائے اس لئے سب کے بعد آنے والے کی زیادہ عظمت ہونی چاہیئے، کیونکہ اُس کے ذریعہ سے شریعت کاملہ مخلوق کو ملی جو اصل مقصود ارسال انبیاء ہے، چونکہ آپ مظہر کامل صفت رحمت کے ہیں اور رحمۃ للعالمین آپ کا خطاب ہے اس کا مقتضا یہ ہوا کہ آپ کے بعد نبوت کا مرتبہ کسی کو نہ دیا جائے، کیونکہ شرعی نبی وہی ہے کہ جس کا منکر کافر ہے، یعنی وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، اب اگر آپ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو حسب عادت قدیمہ ضرور بہت لوگ ایسے ہوتے، کہ حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے ہوتے اور اس نبی پر ایمان نہ لاتے جو آپ کے بعد ہوا، اور اس وجہ سے وہ دائمی عذاب کے مستحق ہوتے یہ آپ کی شان رحمت کے بالکل خلاف تھا کہ آپ کو مان کر کسی وجہ سے دائمی عذاب میں مبتلا رہے یہ نہیں ہو سکتا اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، اس سے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال فضیلت حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اور تمام انبیا پر ظاہر ہوتی ہے، کہ یہ شان رحمت کسی کو عنایت نہیں ہوئی، اور کسی کی امت کو یہ شرف نصیب نہ ہوا

اور اس کی وجہ سے دوسرا شرف آپ کی اُمت کو یہ ملا کہ اس امت کے علمائے کاملین کی عظمت و شان وہی ہے جو انبیا کی ہونی چاہیئے، یہ وہی کام کرینگے جو انبیاے بنی اسرائیل نے کئے ہیں، علامہ سیوطی خصائص کبریٰ میں امت محمدیہ کی خصوصیات میں یہ بھی لکھتے ہیں علمائهم کانبیاء بنی اسرائیل یعنی امت محمدیہ کے علما انبیائے بنی اسرائیل کے مانند ہیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علما کی شان میں فرمایا، العلماء ورثة الانبیاء علما انبیا کے وارث ہیں، اور یہ بھی فرمایا فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنی کم[1] یہ ظاہر ہے کہ انبیا کا ترکہ مال و دولت نہیں ہوتا، بلکہ عظمت و بزرگی اور کلام الٰہی کا علم اُن کا ترکہ ہے، اس لئے حدیث کے یہ معنی ہوئے کہ انبیا کی شان اور عظمت اور ہدایت و علم شریعت علما کو ملتا ہے، جب علما امت کی شان انبیا کی شان سی ہوئی تو جس طرح حضرت موسیٰ کے بعد انبیا کے ہونے سے حضرت موسیٰؑ کی عظمت معلوم ہوتی ہے اسی طرح یہاں علمائے کاملین سے آپ کی عظمت کا اظہار نہایت کامل طور سے ہوتا ہے، البتہ یہ فرق ہے کہ حضرت رحمۃ للعالمین کو مان کر پھر کسی بزرگ اور عالم کو نہ ماننے سے دائمی عذاب کا مستحق نہیں ہو سکتا اور حضرت موسیٰ کو مان کر اُن کے بعد کے نبی کو نہ ماننے سے عذاب دائمی کا مستحق ہے، مثلاً یہود حضرت موسیٰ کو مانتے ہیں، مگر حضرت عیسیٰؑ کے نہ ماننے سے کافر ہیں، اس فرق سے حضرت رحمۃ للعالمین کی شان بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے دوسری حدیث سے تو علماء کاملین کی بہت ہی بڑی عظمت ثابت ہوتی ہے، کیونکہ ان کی فضیلت کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فضیلت کے مشابہ

[1] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عالم کی فضیلت عابد یعنی عبادت کرنیوالے پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت میرے ادنےٰ امتی پر ۱۲

فرماتے ہین، اور مسند امام احمدرح کی روایت[1] بھی ملاحظہ کی جائے جو حاشیہ پر منقول ہے
اب خیال کرنا چاہئے کہ اس فضیلت کی کیا انتہا ہے، اللہ اکبر یہ خیال کہ اگر نبوت
ختم ہوجائے تو خدا تعالے کی صفت کلام معطل[2] ہوجائے گی جاہلانہ خیال ہے ذرا
غور کرو کہ خدائے تعالیٰ کی ذات پاک ازلی و ابدی ہے اسی طرح اس کی صفات
ازلی و ابدی ہین اور انسان کا وجود اور اس نبوت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام
سے چلا، جن کی نبوت کو آٹھ نو ہزار برس سے زیادہ مورخین نہین بتاتے، اس سے
پہلے نبوت کا سلسلہ نہ تھا، اس وقت اس کی صفت کلامیہ کا کیا حال تھا، اگر اس
نبوت کے ختم ہوجانے سے اس کی صفت کا معطل ہوجانا لازم آئے تو حضرت
آدم علیہ السلام کے وجود سے پہلے تو اس نبوت کا سلسلہ ہی نہ تھا، تو اس خیال
کے بموجب اس غیر متناہی زمانے مین خداے پاک کی یہ صفت معطل رہی، مگر اس
خیال کی بنیاد محض نادانی اور ناواقفی ہے، خدا کے مقربین فرشتے ہین جن سے
وہ ہمیشہ کلام کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا، مگر افسوس ہے کہ مرزا صاحب فرشتون
کے وجود شرعی سے منکر ہین اور توضیح مرام مین بمدین حکما کیطرح باتین بناتے ہین۔

---

[1] امام احمدؒ نے اپنے مسند مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد لکھا ہے الابدال فی ھذہ الامۃ ثلاثون مثل ابراھیم خلیل الرحمٰن کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اس امت مین تیس ابدال ابراہیم خلیل اللہ کے مثل ہوتے رہینگے انمین سے جب ایک کا انتقال ہوا کریگا اسکی جگہ دوسرا قائم مقام ہوگا، یعنی ایسے بزرگ ذی مرتبہ سے امت محمدیہ خالی نہین رہی گی یہان ان بزرگون کو حضرت ابراہیم کے مثل کہا ہے اس سے کوئی صاحب یہ خیال نہ کرین کہ انکا مرتبہ بعینہ حضرت ابراہیم کا سا ہوگا، اور وہ ظلی اور بروزی نبی حضرت ابراہیم کے مثل ہونگے اور انکا منکر کافر ہے استغفر اللہ یہ ہرگز نہین ہے بلکہ جس طرح مثال دیجاتی ہے کہ زید کالاسد یعنی زید شیر کے مانند ہے اس مثال سے یہ غرض ہرگز نہین ہوتی کہ جو حالتین اور خواص شیر کی ہین وہ سب یا اکثر زید مین پائی جاتی ہین، بلکہ مقصود یہ ہے کہ شیر کی ایک خاص صفت جو انسان کے مناسب اور اسکے لئے فخر ہوسکتی ہے وہ ایک حد تک زید مین پائی جاتی ہے اسیطرح ان ابدال مین قرب خداوندی اور خلت حضرت ابراہیم کے مشابہ ہوگی مگر اس قسم کے دعوے مرزا صاحب کیطرح یہ ہرگز نہ کرینگے، الغرض امت محمدیہ مین ولایت اور نبوت کے مشابہ کمالات ہونگے جن کی وجہ سے العلماء ورثۃ الانبیاء اور علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

اس کے علاوہ خدا کی مخلوق کا احاطہ انسان نہیں کر سکتا، وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا اُس کا ارشاد ہے، پھر یہ بھی نہیں معلوم کہ اُس کا کلام کس کس طرح ہوتا ہے، اور کون کون بندے اُس سے ممتاز ہوتے ہیں، انسان کا علم اس کو احاطہ نہیں کر سکتا، مگر اس قدر کہتے ہیں کہ اُس کے مخصوص فرشتے اور خاص خاص اولیاء اللہ اُس کے خطاب اور کلام سے ممتاز ہوتے رہتے ہیں، اور ہوتے رہیں گے اس کے لئے رسالت اور نبوت کی ضرورت نہیں ہے

اس تمام بیان کا نتیجہ بھی معلوم کر لینا چاہئے، وہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے نص قطعی اور چار صحیح حدیثوں سے بلکہ دس سے مسیح قادیان کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا اور اُس کے جھوٹے ہونے پر بیس صحابہ کرام نے شہادت دی، بلکہ اس کے سوا جس قدر صحابہ نے ختم نبوت کے مضمون کو روایت کیا ہے اُن کا یقینی اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے اس لئے آپ کے بعد جو نبوت کا دعوے کرے وہ ان صحابہ کی زبان سے جھوٹا ہے، اب جو ایسے یقینی جھوٹے اور مفتری کو سچا کہتا ہے وہ درحقیقت اللہ و رسول سے سخت گستاخی کرتا، اور تمام قرآن مجید اور مذکورہ احادیث صحیحہ کو نہیں مانتا، اگرچہ ظاہر میں زبان سے انکار نہ کرے اور مسلمانوں کو فریب دے، اب اہل دانش سمجھ لیں وہ کیسا شخص ہے، اور اوس سے کیسا معاملہ کرنا چاہئے،

بقیہ صفحہ کہا جا سکے، مگر نبوت کا وہ خاص درجہ جس کی وجہ سے اُس کا منکر کافر ہو جاتا ہے کسی کو نہیں دیا جائیگا، اور اُس کی وجہ وہی ہے کہ آپ کی شان رحمت کے منافی ہے ۱۲ یہ شبہ بعینہٖ وہی ہے جو دہریہ اور قائلین قدم عالم کرتے ہیں، کہ عالم قدیم ہے اس لئے کہ عالم حادث ہو تو تعطل باری لازم آئیگا یعنی عالم کے وجود کے قبل خدا معطل تھا، اور تعطل باری محال ہے اس لئے عالم قدیم ہے ۱۲

یہان تک جو عبارت نقل کی گئی وہ بعینہ فیصلہ کے تمہید کی ہی آمین دیتی خدئین ہین اور پانچ " آیات قرآنی ہین اور اُن کے معنی ہین، ان کو یہ قادیانی مسخرہ پاگل کی بڑ بتاتاہے، اور یہ وہ قادیانی ہے جو شب و روز قادیانی مولویون کی صحبت مین رہتا ہے اُن ہی کے مشورہ سے ایسے کام کرتا ہے اُس کا یہ حال ہے کہ کلام خدا اور کلام رسول کی کیسی بے حرمتی کررہا ہے، اب ہمارے بھائی قادیانیون کی ایمانی حالت کا اندازہ کرین، یہ وہ باتین ہین جن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ قادیانیون کا یہ کہنا کہ ہم مسلمان ہین، اور قرآن و حدیث کو مانتے ہین مسلمانون کو محض فریب دینا ہے، یا مرزا کی بیعت کا اثر ہے کہ عقل سلب ہوگئی ہے، تیرہ درونی نے انوارِ حقانیت کو پوشیدہ کردیا ہے، اس لئے کلام خدا و رسول بھی اُن کے نزدیک پاگل کی بڑ ہے (نعوذ باللہ) - اب دیکھین کون قادیانی مولوی پروفیسر اس مدلل اور محکم تحریر کا جواب دیتا ہے، ہم منتظر ہین، اگر دو ماہ کے اندر اس کا جواب نہ دیا تو کامل طور سے سمجھا جائے گا کہ تمام قادیانی کسی خاص وجہ سے ایک یقینی جھوٹے کی پیرو ہین اور کسی طرح اُس کی صداقت ثابت نہین کرسکتے،

آخر مین دو باتین مین کہنا چاہتا ہون ایک تو قادیانیون کی جہالت کا نمونہ دکھاتا ہون ملاحظہ کیا جائے، جن حدیثون مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہی کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی یعنی مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے، اس کے معنی مین اپنی قابلیت کا اظہار اس طرح کرتے ہین کہ لا نبی بعدی کے معنی یہ ہین کہ کوئی کامل نبی میرے بعد نہین، ناقص نبی آئین گے، اس کا نتیجہ یہ تو ظاہر ہے کہ مرزا صاحب ناقص نبی ہین،

(۱) اس کے علاوہ یہ فرمائین کہ جب لا نبی بعدی کے یہ معنی ہوئے کہ کوئی کامل نبی میرے بعد نہین ہے، ناقص نبی ہون گے تو اُن کے نزدیک لا الٰہ الا اللہ کے

یہ معنی ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی بڑا معبود کامل نہیں ہے چھوٹے چھوٹے معبود ہیں یعنی مشرکین عرب وغیرہ کا جو خیال تھا اور ہنود کا ہے وہ صحیح ہے اسلام نے اُنہیں مشرک نہیں ٹھیرایا، قادیانی صاحب کہئے یہی عقیدہ آپ کا ہے؟ اگر نہیں ہے تو دونوں میں فرق بیان کیجئے،

(۲) تمہید کی چوتھی حدیث دیکھئے اُس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں انبیا سیاست کرتے تھے، جب ایک نبی انتقال کرتا تھا اُس کی جگہ دوسرا نبی اوس کے قائم مقام ہوتا تھا، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اب اگر اس کے یہ معنی ہوں کہ میرے بعد کوئی کامل نبی نہیں ہے تو حدیث سے یہ ثابت ہوگا کہ حضرت موسیٰ کے بعد جتنے نبی بنی اسرائیل میں ہوئے وہ سب کامل نبی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل امت محمدیہ میں ویسے نبی نہوں گے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیا نہ تھے بلکہ انبیائے بنی اسرائیل کے مثل تھے اور مرزا صاحب کا مرتبہ اُن سے بہت کم ہے، قادیانی صاحب ذرا ہوش کر کے باتیں کیجئے تمہارے اس دعوے کے غلط ہونے کی اور بھی وجوہ ہیں جو اہل علم الفاظ حدیث سے بخوبی سمجھتے ہیں، وقت ضرورت ہم بھی بیان کر دیں گے،

دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت تک اہل حق کی طرف سے بہت سے رسالے مرزا صاحب کے کذاب و مفتری ہونے کے ثبوت میں مشتہر ہو چکے ہیں، اور قرآن و حدیث کے علاوہ خود مرزا صاحب کے اقوال سے اُن کا جھوٹا ہونا۔ مردود ہونا، ملعون ہونا، ہر بد سے بدتر ہونا، ثابت کر دیا گیا ہے، اُن کا علانیہ جھوٹ دکھا دیا گیا ہے مگر سخت حیرت ہے کہ مرزائی گروہ کی عقل کس طرح سے سلب ہو گئی کہ کچھ خیال نہیں کرتے اور ایسے علانیہ جھوٹے کو خدا کا رسول مان رہے ہیں، اور افسوس یہ ہے کہ اپنی عاقبت تباہ کر رہے ہیں، یہ بھی اُنہیں خیال نہیں ہوتا کہ کئی برس سے رسائل مشتہر ہو رہے ہیں

اور یہان سے قادیان تک کسی مرزائی کی مجال نہین ہوئی کہ اُن کا جواب دے، پھر اُن کے جھوٹے ہونے مین کیا شک رہا،

بھائیو! جان بوجھ کر اپنی عاقبت تباہ نہ کرو، اور اُن رسالون کو غور سے دیکھو، جہان تمہین شبہہ پیش آئے اُسے دریافت کرو، جواب دینے کے لئے ہم حاضر ہون، جو تمہین اُن رسالون کے دیکھنے سے منع کرین اُنہین اپنا دشمن سمجھو اور یقین کر لو کہ تمہین راہ حق دیکھنے سے روکتے ہین، اور اندھا بنا کر جہنم مین گرانا چاہتے ہین، ہم تمہاری خیر خواہی سے کہتے ہین، بعض رسالون کے نام لکھے جاتے ہین،

خادم الحکما
محمد یعسوب

ہمدردانِ اسلام

غور و انصاف کی نظر سے دیکھین

اِس خطرناک زمانہ مین ہمارے مذہب اسلام پر ہر چہار طرف سے دشمنان اسلام کی نگاہین جس قدر تیز پڑرہی ہین اور جیسی جان توڑ کوششین اس کے مٹانے پر ہو رہی ہین وہ کسی سے مخفی نہین ہین اور اسلام کے شیدائی حضرات کی نظرون سے پوشیدہ نہین ہین، خصوصًا وہ دشمن جو اسلام کا شیدا اپنے کو کہہ کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی بن کر پھر اصلی اسلام کو نیست و نابود کرنے کی فکر مین جان توڑ کوششین کر رہا ہے اُن کے دام فریب سے بچانے کے لیے جو مفید رسالے لکھے گئے ہین اس وقت اُنکو توجہ کے ساتھ دیکھنا اور اُن کی اشاعت مین پوری سعی کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے، تاکہ اس گروہ کے فتنہ سے محفوظ رہین، انمین سے بعض ضروری اور مفید رسالون کا دیکھنا نہایت ضروری ہے،

نام کتاب	قیمت	کیفیت
فیصلۂ آسمانی حصہ ۱	۸/	اِس مین مرزا صاحب کے نہایت عظیم الشان نشان کو غلط ثابت کرکے اور اُنکی ذاتی حالت کو دکھا کر نہایت روشن طریقہ سے اُنھین کاذب ثابت کیا ہے اور اُنکے جوابات کی غلطی نہایت خوبی سے دکھائی ہے، اب تیسری مرتبہ اضافہ کیساتھ چھپا ہے، کامل ۵ برس ہوگئے کسی مرزائی کو جواب لکھنے کی جرأت نہ ہوئی،
[illegible]	۵/	اسمین مرزا صاحب کے پختہ اقرارونسے اُنھین کاذب ثابت کیا ہے اور اُنکی عظیم الشان دلیل کا بطلان نہایت محققانہ طور سے کیا ہے، اب نظر ثانی کے بعد دوبارہ مونگیر مین چھپا ہے
فیصلۂ آسمانی حصہ ۳		اِس مین نہایت محققانہ طریقہ سے قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے اور رسالہ اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح کی حالت دکھا کر اُنکی خطرناک حالت پر متنبہ کیا ہے، خلف فی الوعید کی بحث ایسی تحقیق سے لکھی ہے کہ ابتک دیکھی نہین گئی، آخر مین منکوحہ آسمانی کے متعلق قابل دید بحث ہے، اب یہ رسالہ ۔۔ نہین رہا،
شہادت آسمانی	۲/	اِس مین مرزا صاحب کی آسمانی شہادت کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے،
دوسری شہادت آسمانی	۶/	اِس مین نہایت وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ سنہ ۱۳۱۲ھ مین جو گہنون کا اجتماع رمضان مین ہوا یہ امام مہدی کا نشان ہرگز نہین تھا، اِس بیان مین مرزا صاحب کے جھوٹ اور فریب بھی دکھائی ہین، اگر کسی مرزائی کو ہمت ہو تو جواب دے،

نمبر	نام کتاب	قیمت	کیفیت
۶	[illegible]	۸/	بحمد اللہ یہ صحیفے ۱۴ نمبر تک مشتہر ہو چکے یہ پندرہوان نمبر ہے اسمین ختم نبوت پر دلائل اور امت محمدیہ کے فضائل بیان کرکے مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا ہونا قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہے اور آنحضرت کے بعد نبی کے نہ آنیکا ایک سر عظیم دکہایا ہے
۷	ہدیہ عثمانیہ حصہ ۱	۴/	اس مین نہایت خوبی سے مرزا صاحب اور اُن کے مرید خواجہ کمال کا صریح جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے،
۸	جواب حقانی ملقب بہ آئینہ صداقت	۴/	اس مین اسرار نہانی کا جواب ہے اور نہایت عمدگی و شائستگی سے مرزا کے اقوال سے مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے،
۹	[illegible]	۲/	اس مین مولوی علاؤ الدین صاحب وکیل بھاگلپوری نے اپنے ایک مرزائی دوست کو نصیحت کی ہے اور مرزا کے اقرار سے اُنہین جھوٹا ثابت کیا ہے،
۱۰	محکمات ربانی	۶/	اسمین مولوی عبد الماجد پروفیسر کالج بھاگلپور کی غلطیان اور بد دیانتی ثابت کرکے مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے،
۱۱	ابطال اعجاز مرزا	۸/	اسمین مرزا کی قصیدہ اعجازیہ کے اغلاط دیکھائے ہین اور اُس کے ہر جھوٹ کی غلطیان دکہاکر مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے
۱۲	[illegible] یونس علیہ السلام	۳/	مرزا نے اپنی جھوٹی پیشینگوئیون کے جواب مین اکثر لکھا ہے کہ حضرت یونس کی پیشینگوئی بھی پوری نہین ہوئی تھی اس رسالہ مین دکھایا ہے کہ حضرت یونس نے کوئی ایسی پیشینگوئی نہین کی جو پوری نہوئی مرزا صاحب کا دعوی محض غلط ہے

محمد اسحق عفا اللہ عنہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

(اللہ تعالی فرماتا ہے)

یعنی شیطان اُنکو وعدے دیتا ہی اور امیدین دلاتا ہی مگر شیطان اُنسے جو کچھ بھی وعدہ کرتا ہی وہ نرا دھوکا ہے

قولہ قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہی حق ثبوت — اُس بے نشان کی چہرہ کشائی یہی تو ہے **قولہ**

جس بات کو کہیگا کرونگا مین یہ ضرور — ٹلتی نہین وہ بات خدائی یہی تو ہے

اقول جب ٹل گئی تو جان خدائی نہین یہ بات — جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے **اقول**

تائید ربانی ۱۳۳۱

بجواب

ہزیمت قادیانی

مصنفہ

عالی جناب علامۂ زمن حکیم مولوی ملک نظیر حسن صاحب بہاری سابق مرید خاص مرزا قادیانی لیکن بحمد اللہ کہ سنہ ۱۸۹۸ء سے بمقام ضلع فتحپور عقیدۂ باطلہ سے توبہ کرکے مراد آباد جاکر داخل سلسلۂ رحمانی ہوے جس مین ملک عبدالرحمن منصور طالب العلم قادیان کے "ہزیمت قادیانی" (یعنی برعکس نہند نام زنگی کافور "نصرت یزدانی") کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور تاریخی نام کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے

بماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ ہجری

[illegible] پریس دہلی مین طبع ہوکر شائع ہوا

صفحہ ۶ + جب بڑے مندرجہ تعلیم الٰہی دلچسپ

نظم مندرجہ جو مرزا صاحب کے جھوٹے کلام مندرجہ تعلیم المہدی ہی اسپر

دل لگا کر تم ذرا انجام آتھم کو پڑھو — میرزا کی گالیوں کو منہ سے زائد پھر گنو

قول ہی کچھ فعل ہی کچھ پالسی اُنکی سنو — گالیاں سُنکر دعا دو پاکے دکھ آرام دو

کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھا دو انکسار

اپنا روپیہ[1] مانگنے پر جو کرے سب و شتم — کچھ نہ بولے غیر کی سختی پہ مارے نہ دم

میرزا صاحب یہ کیسا جھوٹ کرتے ہیں رقم — چپ رہو تم دیکھکر اُنکے رسالوں میں ستم

دم نہ مارو گر وہ ماریں۔ اور کریں حال زار

مارنے[2] ہم کیوں لگے اور کیوں کریں بیحال زار — مفت کی تہمت نہ دو شرماؤ اپنے دلمیں یار

اپنے منہ سے کہتے ہو ایسا سمجھ پر تیری مار — کون سلطان القلم ایسا لکھیگا دل فگار

شرم کی یہ بات ہی ہم کیا جتائیں بار بار

غیرتِ حق میرزا جی کے ہوئی جب سد راہ — خود بقولِ میرزا جو تھا شریر و پُر گناہ

مفتری صادق کے آگے ہو گیا مرکر تباہ — مفتری ہوتا ہی آخر اس جہاں میں روسیاہ

جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاربار

میرزا صاحب کے رگ ریشہ سے واقف تھے یہی — ڈاکٹر عبد الحکیم اور مولوی امرتسری

تنگ آکر اُنکے حملوں سے یہی کہتے بنی — تم نہ گھبراؤ۔ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی

چھوڑ دو اُن کو کہ چھپوا دیں وہ ایسے اشتہار

---

[1] سراج المنیر اور براہین احمدیہ کا روپیہ پیشگی لیا ہوا جب مطابق وعدہ کتاب نہ ملی۔ مانگنے پر مرزا صاحب نے کوئی خباثت طبیعت اپنی اُٹھا نہ رکھی (دیکھو عصائے موسیٰ چودھویں صدی کا مسیح ۱۲

[2] مفتروح ۱۲ یہ پانچوں مصرعے مصنف کیطرف سے بطور شرح مصرعہ مذکورہ بالا مصنفہ مرزا صاحب لکھے گئے۔ ذرا ارباب مذاق سلیم مرزا صاحب کی اس بھونڈی تحریر پر (دم نہ مارو گر وہ ماریں الخ) غور کریں اور اسکے نازک و شرمناک پہلو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و آلہ و اصحابہ اجمعین

دیباچہ کتاب

ناظرین انصاف پسند کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک طالب العلم صاحب مسمّی بہ ملک عبدالرحمان منصور کی طرف سے ایک رسالہ بنام نصرت یزدانی بجواب فیصلہ آسمانی مطبع کیمی کلکتہ سے چھپکر شایع ہوا ہے۔ مصنف نے ٹائٹل پیج پر اپنی طالب العلمی کی سند مین مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا تعلیم یافتہ ہونا اپنا ظاہر کیا ہے۔ کون اسکا انکار کرسکتا ہے کہ جیسا مدرسہ ہوگا۔ ویسی تعلیم بھی ہوگی۔ مرزا صاحب کی رام کہانیان اور جھوٹے افسانے دنیا پر روز روشن کیطرح ظاہر ہوچکے۔ اُن کے دُہرانے کی اس رسالہ مین اب ضرورت باقی نہین رہی۔ پھر جس یونیورسٹی کے پرنسپل (یعنی مرزا صاحب) اتنکی کذب بیانی خود اُنہیں کے متضاد اقوال سے ثابت ہوچکی ہون۔ تو اون کے یونیورسٹی قادیان کی تعلیم یافتہ اور ڈپلوما یافتہ طالب العلم کا کیا پوچھنا ہے کہ کیسے راستباز ہونگے قادیانی یونیورسٹی کی تو بنا ہی جھوٹ پر ٹھیری ہوئی ہے۔ پھر بیچارہ طالب العلم سچائی کی تعلیم کہان سے حاصل کرے۔ علاوہ اسکے اُنکی طفلانہ کم استعدادی تو خود اُن کی کتاب مذکور کے صفحہ ۱۲ سطر آخر کے اوپر والی عبارت سے ظاہر ہوتی ہے کہ بیچارہ کو ابھی تک روزمرہ کے عام لفظونکی صحت تو معلوم ہی نہین ہے۔ کہ جوق در جوق کی جگہ جوک در جوک لکھدیا ہے۔ میان صاحبزادے سے کوئی اتنا تو پوچھ دیتا کہ یہ لغت پنجابی ہے یا جاپانی۔ کیونکہ غالباً آپ حضرات ناظرین کے کان

بھی اِس نئی لغت سے ناآشنا ہونگے۔ یہ تو میان صاحب کے استعداد کا حال اُسپر یہ حوصلہ کہ فیصلہ آسمانی کا جواب لکھا ہی۔ بعینہ وہی مثل ہے کہ مینڈکی کو زکام۔ اور اسپر طرّہ یہ ہے کہ مفتی صادق صاحب ایڈیٹر البدر نے اِس رسالہ کی ریویو لکھکر بڑی تعریف کی ہے۔ یا تو بغیر دیکھے بھالے بقول شخصے من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ اپنے ہم مشرب بھائی کے لیئے صدائے آفرین بلند کر دی یا دیدہ ودانستہ منصب ایڈیٹری کے خلاف اپنے اخبار کا منہ کالا کیا۔ ٹائٹل پیج مین دو شعر شاید آپنے کسی اکابر کے نتیجہ فکر سلیم سے لکھا ہی اور کنایتہً مرزا صاحب کی راستی کیطرف اشارہ کیاہے وہ درج ذیل ہے۔ چونکہ مضمون اِسکا ناتمام رہگیا تھا۔ اسلیئے راقم نے تیسرا شعر اضافہ کر دیا۔ اب ارباب ذوق سلیم انصاف کرین کہ میان طالب العلم کی کیسی مرمت ہوگئی ؎

قولہٗ

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہی حق ثبوت — اِس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہیگا کرونگا میں یہ ضرور — ٹلتی نہین وہ بات خدائی یہی تو ہے

اقول

جب ٹلگئی تو جان۔ خدائی نہین وہ بات — جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے

فالحمد للہ علی ذٰلک۔ کہ جس امر کو مین نے مرزا صاحب کے رد مین ظاہر کرنا چاہا ہے اور فیصلہ آسمانی وغیرہ رسائل مین ظاہر کر دیا گیا ہے۔ اوسکو میان طالب العلم نے اپنے متذکرہ صدر دونون شعر مین قبول کر لیا۔ اِس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہزیمت قادیانی ہو سکتا ہی۔

میان صاحب فیصلہ آسمانی مین تو اسیکا ذکر کیا گیا ہے کہ جو الہام کا دعوے مرزا صاحب نے بڑے زور دن سے کیا اور صاف صاف اقرار کیا کہ یہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ اگر ایسا نہو تو مین مفتری اور کذاب اور ہر بد سے بدتر ہون۔ پھر وہ الہام مرزا صاحب کا وقوع مین نہ آیا۔ اسلیئے مرزا صاحب مفتری اور کذاب ٹھیرے۔ کیونکہ اگر وہ الہام واقعی منجانب اللہ ہوتا تو آسمان ٹلجاتا مگر وہ خدائی وعدہ نہ ٹلتا۔ جیسا کہ خود مصنف نے اسپنے دونوں شعرون مین ظاہر

کر دیا ہے۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی ٭

مصنف کی دعا سے (جو دیباچہ میں ہے کسیقدر ترمیم کے ساتھ) مجھکو بھی اتفاق ہے۔ کہ ایک شخص (جھوٹا مسیح اور نبی بنکر) سادہ لوحوں کے آنکھوں پر اپنے فریب اور ضلالت کی پٹی باندھکر گمراہی کے قعر تاریک مین دھکیل چکا ہی اے رب ذو الجلال تیرے فضل سے کچھ دور نہین کہ اون کو اب بھی اِس مہلکہ سے نجات دیوے اور اپنے آسمانی فیصلہ سے انکی نصرت کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

مصنف نے صفحہ ۲ سے تمہید اُٹھاکر انقلابات زمانہ سے ڈراکر صفحہ ۴ کی سطر ۱۳ و ۱۴ میں لکھا ہی کہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہان سے اسکو حق اور نیکی ملے۔ لے لے۔ خواہ ایک عیسائی یا یہودی سے یا بیجان دیوار سے خواہ کہیں بھی ہو"

شاید بیچارہ طالب العلم کی نظر قرآن مجید کی اِس پاک آیت پر (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) نہیں پڑی۔ ورنہ یوں بیباک ہو کر نہ کہتے کہ حق اور نیکی کسی عیسائی یا یہودی یا بے جان دیوار سے بھی ملے تو لیلے[1]۔ اول تو اشارہ کے طور پر مرزا صاحب کی مثال ان تینوں سے دی ہی۔ جو ان کے عقیدہ کے موافق اپنے نبی کو عیسائی اور یہودی اور بے جان دیوار سے تشبیہ دینا مرزا صاحب کی خلاف شان تھا۔ بہر حال اِسکو وہ جانیں اور اون کے نبی۔ اِسکی نسبت مجھکو کچھ زیادہ سوچھانیکا حق نہیں ہے۔ مگر جو بڑی اہم بات ہی وہ یہ ہی کہ بموجب آیت شریف مرقومہ بالا کی ہمارے اسلام کا اکمال بدرجہ اتم اِس ذات مقدس نبویہ مصطفویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تیرہ سو برس سے زیادہ ہوئے کہ ہوچکا۔ اب اسکے سوا اور کسی قسم کا حق یا نیکی طلب کرنے والا کسی عیسائی یا یہودی یا کسی شئے بے جان سے بجز کسی بوالہوس خارج العقل کے کوئی دوسرا فہمیدہ مسلمان صاحب قلب سلیم

[1] ایسا تو کسی ناقص الاستعداد طالب العلم کا البتہ تقاضا ہوسکتا ہی کہ امیدوار بنکر ایک بیچارہ حیرہ یا عیسائیت اور یہودیت کے گندہ کھنڈروں میں حق کا متلاشی رہے۔ ورنہ کھنڈرنمیں سوائے گندگی بول و براز کے اور کیا رکھا ہی!

نہین ہوسکتا۔ اب اِس حملہ کا زیب قلم فرمانا طالب العلم مصنف کا سوائے تقاضائے سِن اور ناواقفیت کے اور کیا کہا جا سکتا ہی۔ خدا اون کو تمیز اور شعور عطا کرے اور سچے اِسلام کی قابلیت کا مادہ عنایت کرے۔

آگے چلکر میاں صاحبزادہ نے صفحہ ۶ کی سطر ۵ لغایت ۹ مین بچوں کی طرح اپنا بھولا پن ظاہر کرکے تحریر کیا ہے۔

"کہ حشر کے دن جب تم سے سوال کیا جائیگا کہ قادیان مین ایک شخص نے مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا" اور اُس نے یہ کہا کہ وہ مسیح محمدی اور مہدی جو کہ حضرت سرور کائنات کا بروز[۱] ہو کر آنے کو تھا وہ میں ہوں۔ کیا تم نے اسکی کوئی تحقیق کی۔ جیسے تم کو عقل سلیم عطا کی تھی" اُس سے سوچا اگر وہ سچا تھا تو کیا تم نے اُسکی بیعت کی۔ یا محض ضد و تعصب" کیوجہ سے جان بوجھکر آنکھون پر پٹی باندہ لی۔ اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے" تو کیا جواب دوگے !!

میرے عزیز ملک جی! بڑے غور اور توجہ سے میرا سیدھا سیدھا جواب بھی گوش ہوش سے سُنکر نقش کالحجر کرلین۔ غالباً یہ جواب باصواب انشاء اللہ المستعان اون کو اور سب برادران اسلام گم شدہ گان بادیہ ضلالت کے لیئے (قسم ہے اُسی ذات واجب الوجود عالم الغیوب مالک یوم الدین کی) بلاشک و شبہ باعث نجات ہو جائیگا۔ اور مرزا صاحب کے الزام دعوے سے بری الذمہ ہو جائینگے۔ خدا کے لیئے اسکو اپنے دلی ایمان سے یقین کرکے میرے جواب کو سرسری نظر سے بناوٹ نہ سمجھئے مین حلفاً خدا کو حاضر و ناظر جانکر اپنے دلی ایمان سے عرض کرتا ہون۔ کہ جو کچھہ جواب میں لکھا جاتا ہے وہ لفظ بلفظ مین اُسی ایمان اور یقین قلبی سے لکھتا ہون جسطرح مجھکو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی مقدس توحید اور حضرت سرور کائنات سیدالمرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت اور ختم نبوت اور اُن کے

---

[۱] بروزی اور ظلی نبوت و مہدیت کی ثبوت مین کوئی آیت قرآنی یا حدیث صحیح سے سلف صالحین نے استنباط کیا ہو تو حکیم خلیفۃ المسیح صاحب اسکا اعلان کیون نہین فرماتے ہین۔ اور اگر بروز سے مطلب اِن کا اوتار لینا جیسا کہ ہندؤن مین ہے خیال کرتے ہین تو پھر کرشن منتچی بھگت بنجائیے ۱۲

لائے ہوئے احکام پر ایمان ہے۔ میرے پیارے عزیز! اس سے اور زیادہ کوئی طریقہ آپ لوگ کے باور کرانے کا اور اپنی صداقت کے اظہار کا نہین ہوسکتا۔ کہ خدا بزرگ ودانا کو اسوقت اپنے قلب کی صفائی اور صداقت پر گواہ کرتا ہوں۔ وکفی باللہ شہیدا۔

پیارے عزیز و خدا تمکو اور سب برادران اسلام کو توفیق راستی عنایت کرے۔

جواب راقم بروز حشر

مصنف کے قول کو مانکر مین التماس کرتا ہون کہ جب مجھسے سوال ہوگا تو انشاءاللہ تعالے محض بے ترددی سے یہی جواب دونگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیحیت ومہدویت کو مین نے منکوحہ آسمانی والی پیشگوئی نمبر(۱) اور مرزا سلطان محمد بیگ کے موت کی پیشگوئی نمبر(۲)۔ اور مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری والی پیشگوئی نمبر(۳) ۔ اور ڈاکٹر عبدالحلیم خان کی موت کی پیشگوئی نمبر(۴) سچانہ پایا۔ مین نے اوسکے رسالے دیکھے اوسکی روش اوسکے افعال واقوال کو موازنہ کیا۔ خود اوسی مرزا صاحب کے قول اور الہام مدعویہ کے مطابق اوسکو جھوٹا پایا۔ لہذا ہم نے اوسکی بیعت نہ کی۔ اے میرے مالک عالم الغیوب تو میرے جواب کی سچائی سے پورا پورا واقف ہی اور تیرے سامنے ذرہ برابر کسی کے دل کی بات چھپ نہیں سکتی۔ تیرا ہی ارشاد پاک ہی کہ لاتحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ‘ اسلیئے بموجب تیرے ارشاد کے ہم نے (اس مرزا غلام احمد کو) جھوٹا مسیح اور کذاب مفتری سمجھا۔ ؎

میری سچائی ہی تجھپہ ظاہر نہیں چھپا تجھسے حال دل کا ۔۔۔ تیرا ہون مین اک کمینہ بندہ اسیقدر ہی جواب میرا

پیارے عزیز تم نے میرا جواب سُن لیا۔ اب مین تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب تم لوگ سے اوس میدان حشر مین یہ سوال ہوگا کہ ہم نے تو اپنے حبیب کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدالمرسلین و خاتم النبیین بناکر بھیجا تھا اور اسلام کو کامل کرکے اپنی توحید اون کے ذریعہ سے پھیلائی تھی۔ اور اپنے کلام مین صاف صاف بتادیا تھا کہ ہمارے حبیب پاک کے بعد

کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر باوجود اس قدر صریح ارشاد کے تم نے ایک جھوٹے مفتری کو دنیا کمانے کی غرض سے کیون مسیح اور مہدی اور جھوٹا نبی مانکر ہمارے ہزارون بندون کو گمراہ کیا۔ تب تم کیا جواب دوگے۔ یہ دنیا کا جواب جو یہان جھوٹ بک رہی ہو۔ وہان بکار آید نہوگا کیونکہ وہان خود تمہارے اعضا اعضا تمہارے کرتوت کے گواہ بنکر تمہیں جھٹلائینگے۔ اور خود احکم الحاکمین جو تمہارے دل کی باتون سے ذرہ ذرہ واقف ہی۔ تمکو بات بنانے کی مجال نہ ہوگی۔ اور یہی جواب دکھلا دیا جائیگا کہ محمد مصطفےٰ اور سچے عیسےٰ (علیہما الصلوٰۃ والسلام) یہ ہین نہ مرزا غلام احمد مفتری کذاب۔

یار و مبارک وہ ہین جو وہان کے واقعات کو مد نظر رکھکر ابھی سے ہوشیار ہو جائین اور جو لغزش اور غلط فہمی سرزد ہوگئی ہے اُس سے صدق دلی کے ساتھ نادم ہوکر توبہ کرے۔ اور جواب کے لیئے تیار ہو جائے ؎

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

اسکے بعد اُسی صفحہ ۵ کی سطر ۱۴ الغایت ۱۶ مین شاید مرزا صاحب کا مقولہ نقل کیا گیا ہے کہ "مجھ کو حقیر سمجھکر نفرین کی۔ اور ایک گٹھلی سمجھکر کوئی پرواہ نہ کی مگر دیکھو اُس خالق الحب والنوی نے اِس ذلیل گٹھلی کو کتنا عروج دیا اور اسمین سے کیسے کیسے کرشمے دکھلائے"

میرے پیارے عزیز خدا کیلئے ذرا غور کرکے یہ تو بتاؤ کہ مرزا صاحب کا عروج بڑا تھا یا فرعون کا خیر چونکہ یہ بہت گزرے ہوئے زمانہ کی تاریخ ہی اسکو بھی جانے دو۔ حال ہی کا واقعہ پیش نظر رکھکر مرزا صاحب کے عروج اور سامی و باتہ سرد ستی کے دنیاوی عروج سے مقابلہ کر دو اور جانچو کہ آپکے عروج کے مقابلہ مین بیچاری مزاجی کے کسادبازاری کا ذکر کرنا آپکو سخت دشوار ہوگا۔ اسیلئے میں جھوٹے مسیح اور مہدیکو اونہیں کے ہم منصب مدعی نبوت کا زمرہ یعنی سید محمد جون پوری سے مقابلہ کرکے دکھاتا ہون جسنے نوین صدی مین اپنی مسیحیت کا اعلان اور نبوّت کی اشاعت ایسے زور سے کی کہ باوجود امتداد زمان کثیر آجتک ہزارون در ہزارون اوسکے نام لیوا موجود ہین۔ اور اِسکے زمانہ مین تو اِس کی

گرم بازاری اس قدر ہوگئی تھی کہ بڑے بڑے رؤسا اور اہل علم اوسکے مطیع ہوکر اسکی نبوت کی اشاعت مین سینکڑون رسالے سیاہ کر دئے۔ اور لاکھون کو اسکا مطیع ومنقاد بنادیا تھا۔ چار سو برس کا زمانہ گزرا کہ اتبک اسکے متبعین اسی ہندوستان کے مختلف مقامون مین مثل حیدرآباد وسندھ وغیرہ کے اسکے مذہب کے حامی ہین۔ تو کیا اسکا عروج اہل حق کے لیئے نبوت کی نشانی ہو جائے گی۔ ہرگز نہین۔ اگر یہ دعوے آپکا صحیح ہو تو سب سے پہلے مرزا صاحب ہی پر سید محمد جونپوری کی نبوت اور مہدویت کی بیعت لازم آویگی۔ ورنہ بقول خود اول الکافرین کا خطاب خود بدولت پر ہی صادق آویگا۔ اور کرشمون کا ذکر جو کیا گیا ہے اسکا حال تو دنیا پر ان کی دو درجن جھوٹی پیشین گوئیون سے بخوبی معلوم ہو چکا ہے۔ جسکو بطور نمونہ کے راقم نے رسالہ مسمی بہ مسیح کاذب مین بڑے صفائی سے پبلک مین پیش کیا ہی (یہ رسالہ مولوی سید محمد اسحٰق صاحب مونگیر محلہ مخصوص پور سے ملے گا) ۔

میرے عزیز مصنف ذرا متوجہ ہوکر مرزا صاحب کے صریح جھوٹ کے کرشمے ملاحظہ کرین۔ ناواقف حضرات جن کو مرزا صاحب کی تصانیف پر مطلق نظر نہین وہ بیچارے اس حال سے بالکل لاعلم ہین۔ کہ حضرت جی نے صریح جھوٹ دعوے کرکے اپنی برگزیدگی اور مقدس کا اظہار کیا ہے جب ہی تو مصنف نے آگے چلکر لکھا ہے (یہی مرزا صاحب ہی کا مقولہ اعادہ ہوا ہے)

"تم ہم کو گالیان دیتے ہو مگر ہم تمارے لیئے دعا کرتے ہین۔ تم لعنت بھیجتے ہو ہم تمہارے لیئے رحمت مانگتے ہین۔ تم ہم سے نفرت کرتے ہو ہم تم سے پیار کرتے ہین۔ تم ہماری مذمت کرتے ہو ہم تمہاری تعریف کرتے ہین"

(راقم) جس کسی اجنبی اشخاص کی نظر ان جملون پر پڑیگی مجرد ان جملون کی سچائی ذہن نشین کرکے خیال کرلیگا کہ واقعی ایسا لکھنے والا کس قدر عالی ظرف کریم النفس بے کینہ مقدس بزرگ ہی کہ

گالی کے بدلے دعا۔ لعنت کے بدلے رحمت۔ اور مذمت کے عوض مین تعریف کرتا ہے۔
لیکن ناظرین ذرا صبر کرین۔ مین بڑے زور سے کہتا ہون اور فقط کہتا نہین خود مرزاجی
کی چند مغلظ اور فحش گالیون کی سیر بھی کرا دیتا ہون۔ اوسوقت آپ لوگ فیصلہ کرلین گے
کہ لکھنے والا اِن جملون کا اکذب الکذبین ہے اور اسی قسم کی ابلہ فریبیون کا
نام اس نے سلطان القلمی رکھا ہے۔ اور مین مرزاجی کی تصنیفات کا حوالہ دیکر لکھتا ہون کہ
اِن کی جھوٹائی کو پڑتال کر لیجئے۔ اور مین بڑی جرأت سے مرزائیونکو مخاطب کرکے کہتا ہون
کہ اگر کوئی مرزائی مفصلہ ذیل مغلظ اور فحش گالیون کو خود مرزاصاحب کی تصانیف سے
ثابت ہونا انکار کرے اور اپنے انکار کو ثابت کر سکے یعنی راقم کی مندرجہ بالا سطرون کو
غلط ثابت کرے تو فی گالی دس دس روپیہ تاوان مجھسے بلا عذر وصول کرلے۔
لیجئے اب ناظرین راقم کیطرف مخاطب ہو جائین۔ اور مرزاصاحب کی کذب بیانی
اور مکاری کا تماشہ دیکھین۔ پہلے رسالہ جات۔ انجام آتھم و ضمیمہ آتھم و ازالہ الاوہام۔ و
توضیح المرام (یہ سب مرزاصاحب کی تصانیف ہین) ملاحظہ کر جائیے۔ تو آپکو خود پتہ چل
جائیگا۔ کہ خود بدولت مرزاصاحب کی طبعزاد مغلظ شکم زاد فحش گالیون کی تعداد (خدا جھوٹ
نہ بلوائے) تو شمار مین پانچسو کے قریب ہین۔

اگرچہ وہ فحش گالیان نقل کرنے کے قابل نہیں۔ مگر مرزائیون کی زبان بند کرنے کیلئے
اور مرزاصاحب کو اسکا ثواب پہونچانے کے لیئے بدل ناخواستہ انمیں سے بطور نمونہ
درج کیجاتی ہین +

مرزاصاحب کی شکم زاد مغلظ گالیون کا نمونہ

اے بدذات فرقہ مولویان۔ اندھیرے کے کیڑو۔ اندھے نیم دہریہ۔ ابولہب۔ پلید دجال
اول الکافرین۔ بے ایمان اندھے مولویو۔ بدذات جھوٹا۔ بدگوہری ظاہر نکرنے۔

باطنی جذام۔ بدچلن۔ بددیانت۔ بےحیا انسان۔ جنتے ہی مرجاتا۔ یہودیت کا خمیر۔ خنزیر سے زیادہ پلید۔ خالی گدھے۔ سیاہ داغ زاغ ان کے منحوس چہرون پر شورون اور بندرون کیطرح دیکھئے مرزا صاحب کیسی جھوٹ کی قلعی کھلی) رئیس الدجالین۔ روسیاہ۔ راس الغاوین۔ زندیق۔ شیخ نجدی۔ عقیب الکلب دیعنی سگ بچگان کہئے مرزا صاحب یہ سب سچ ہے نا) غول الاغوی۔ جھوٹ کا گوہ کھایا (مرزا صاحب نے چند چن کر گالیان تصنیف کی ہین) اتر پر مکار۔ عقاب۔ قیمۃ۔ واہ تو مرزا جی نے موت کا مزہ چکھا ہوگا۔ افرعونی رنگ۔ کتے۔ گدھا۔ غرض ہزارون جگہ مرزا صاحب نے ایسی غلیظ غیر مہذب ناوخبیثہ کا استعمال کیا ہے جو بجائے خود ایک کتاب کی صورت مین بنام چودھوین صدی کی نئی ڈکشنری کے شائع ہوگی۔ ناظرین! غور فرمائین کہ مینے بہت ہی مختصر طور پر نمونہ مرزا جی کی گالیون کا باکراہ تمام دکھایا ہے۔ اب آپ ہی فرمائیے کہ جس جھوٹے مفتری کے زبان سے ایسی ایسی گالیان نکلی ہون۔ اور خود اسی جھوٹے کی تصانیف ایسے بیہودہ فحش سے بھری ہون وہی جھوٹا کتنی دریدہ دہنی سے جھوٹا دعوے کرتا ہے کہ تم ہم کو گالیان دیتے ہو ہم تمہارے لئے دعا کرتے ہین۔ تم لعنت بھیجتے ہو ہم رحمت مانگتے ہین الخ

ہات تیرے جھوٹے کی دم میں نمدا۔ ایسی بے پر کی کوئی اڑاتا ہے۔ آپ گوذی ہوئین ہون سلطان القلم کے دعوے وآن مگر در غگورا حافظہ نباشد صحیح نکلا۔ یہ ہین مرزا جی کے جھوٹے دعوے۔

پھر بقول صاحب عصائے موسیٰ (صفحہ ۱۴۷) ان ہی الفاظ پر کفایت دبس نہین فرماتے بلکہ مرزا جی نے اپنی طرف سے عربی عبارات مین عجیب لعنتین تصنیف کرکے لکھی ہین مثلاً۔ رئیس الدجالین اور اسکا تمام گروہ علیہم تعال لعن اللہ الف الف مرۃ۔ ورا قم) ذلک خسران الدنیا والآخرۃ کہ مرزا صاحب کی زبان سے بجائے دو دو ہزار کے ہزارون لعنتین نکلی ہین یعنی مسلمان مومنین تو درود ہزارہ پڑھتے ہین اور مرزا جی کے یہان ہزار

لعنتوں کی پھٹکار برس رہی ہے۔ اپنا اپنا نصیب ہے

سُن تو سہی جہان مین ہی تیرا فسانہ کیا — کہتی ہی تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

ولعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا اور کیا کہیں گے)

اسکے بعد صفحہ ۶ سے ۹ تک جھوٹی من گھڑت کہانی صوبہ بنگال کے مسلمانون کی لکھی ہی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ منہا قولہ کیا امرا کیا عوام قریباً سب کالی مائی کی پرستش کرتے ہین اور مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہین اس قدر شرک مین ڈوبے ہوئے ہین کہ انھون نے پرستش کے لیئے گھر مین کالی کا بت رکھ چھوڑا ہے الخ

اقول ناظرین ذرا مرزائی طالب العلم کے سفید جھوٹ کو ملاحظہ کرین کہ صوبہ بنگال مین کوئی مسلمان نہین قریباً سب کے سب مشرک ہین اور کالی کی پوجا کرتے ہین فلعنۃ اللہ علی الکاذبین انکو مجسم جھوٹ کہون یا جھوٹ کی مشین۔ کس بیدردی سے صوبہ بنگال کے مسلمانونپر شرک کا الزام دے رہا ہے۔ کیون نہ ہو قادیان کی تعلیم اور خلیفۃ المسیح کے صحبت کا اثر اتنا بھی نہ ہو تو پھر مرزائی کیسے۔ مگر جھوٹے کو اسکا مطلق خیال نہ رہا کہ خود بھی ملک جی صوبۂ بنگال ہی کے ایک نہایت ہی کوردہ قریہ کوسی کے رہنے والے ہین۔ شاید ان کے یہان تقریبات مین کالی جی بھی پجتی ہون تو یہ دوسری بات ہے اوسی پر سارے بنگال کے مسلمانون کو قیاس کرنا بالکل لڑکپن ہے۔ کون نہین جانتا کہ بنگال کی سرزمین خصوصاً اور سارا ہندوستان عموماً قدوم میمنت لزوم سے حضرت امام المسلمین سید احمد شہیدؒ اور اون کے خلیفہ مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کے سارا بنگال بفضلہ تعالے اسلام آباد ہوگیا اور اون بزرگان کے فیضان سے شرک اور بدعت جس قدر خدا نے چاہی مٹ گئی اور ابتک بھی دوسرے بزرگوارون کے فیضان سے مٹ رہی ہے ذرا جاکر بنگال کے اضلاع جہان مسلمانونکی آبادی ہے۔ سیر کرو اور اپنی آنکھون سے دیکھ لو۔ پھر اسکے بعد مسلمانون کی تاریخ اسلام لکھنے کا حوصلہ کرو۔ فقط اپنے خاندان کے کرتوت پر میان صاحبزادے نے جو شرک

عالمگیر قیاس کرلیا ہے بالکل غلط ہے۔ کیا ضلع پٹنہ اور مونگیر اور گیا کے بعض بعض ملکون کی بستیون مین جو مشرکانہ رسم شادی بیاہ مین باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے رائج الوقت ہے اسکا وہ انکار کرسکتے ہین۔ ہرگز نہین۔ اور سب رسومات بدعتیہ کو تو بالائے طاق رکھو مگر ملک جی یہ تو کہیں کہ دادا غوم اُن کے کون تھے جسکا روٹ ونیٰ دہ سیر بڑے شدومد سے بُت پرستانہ گیت کے ساتھ چڑھایا جاتا ہے۔

دادا غوم کا ہے روٹ ساڑھے بیس گز لنگوٹ
بھر کے لایا ہے کنٹھوست
دادا غوم الخ

(راقم) کہئیے ملک جی۔ کیسے سچے کی سُنائی۔ ہوش تو آگیا ہوگا۔ تم نے تو بنگال پر مشرکانہ الزام تھوپ دیا تھا۔ مگر مین نے تو اُس شرک کا خوانچہ آپ ہی کے سامنے پیش کردیا۔ عطائے خواجہ بلقائے خواجہ۔ چونکہ مین بھی ملک ہون مجکو اس سے انکار نہیں کہ کسی زمانہ مین بایام جاہلیت یہ رسم میرے یہان بھی ہوتی ہوگی۔ مگر ایک زمانہ گزرا کہ بندگان دین کے فیضان سے یہ سب رسوم قبیحہ شرفائے ملک زادگان کی بستی سے بحمدہ مفقود ہوگیا ہے۔ اور شریعت واتباع سنت کی اشاعت پوری طرح سے ہوئی اور ہو رہی ہے۔ ہان چند کورہ قریون مین ابھی تک دادا غوم کا روٹ جاری ہے جیسے کوسی۔ آڑھا۔ وانکی وغیرہ وغیرہ جہان ملک جی کا وطن مالوف ہے۔

اسکے بعد صفحہ، مین میان صاحبزادہ نے ایک چشم دید واقعہ بھی تصنیف کیا ہے۔ وہ قابل دید ہے۔ قولہٗ کہ جسکو ایک غیور مسلمان بھی سُنکر ضرور افسوس کرے گا الخ

اہل مرزاجی کے واقعات روزمرہ کو پیش نظر رکھتے تو ملک جی کو ہرگز افسوس کا مقام نہوتا کیونکہ مرزاجی تو ایسے ہی کسب حلال پر ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ اب خلیفہ جی کے سر پر وہ دستار خلافت بندھگئی ہے۔ میان! ذرا اپنی آنکھ کے شہتیر کو دیکھ لو پھر دوسرے پر

منگھڑت کہانی جماؤ۔ کیا تم نے رسالہ واہمیجر سید امیر شاہ صاحب کا واقعہ بالکل اپنے دل سے بھلا دیا کہ مرزا جی نے بیٹا دینے کی بشارت دی اور ایک سال کی میعاد مقرر کری اور پانسو روپیہ کا نوٹ پیشگی وصول کرلیا۔ مگر جھوٹے اور مکارون کا خدا ناس کرے کہ ۱۵۔ اگست ۱۸۸۶ء جس تاریخ کو زبردستی مرزا اسنے یادداشت مین لکھوایا تھا اسکو آج ۲۴ سال گزرگئے کہ جھوٹا روسیاہ رہا۔ مگر نوٹ ہضم ہوگیا۔

اسطرح کے ایک دو نہین بہت سے ہتھکنڈے مرزا صاحب کے مشہور ہین اگر اسکے تفصیل دیکھنا چاہتے ہو تو رسالہ مسیح کاذب۔ اور چودھوین صدی کا مسیح۔ اور عصائے موسے اور الذکر الحکیم وغیرہ منگا کر دیکھ لو تب تمہاری آنکھ کی شہتیر کا پتہ چلجائے گا۔

لالچ اور زرطلبی کا ذکر مصنف کے زبان سے نکلتی ہوئے اگر شرم ہوتی تو مرزا صاحب کے کارنامون کو یاد کرکے سراج المنیر اور براہین احمدیہ کا پیشگی چندہ فریب سے لیکر مرزا صاحب کا زرکثیر ہضم کرجانا۔ اور وعدہ کے مطابق کتابون کو چھاپکر شائع نہ کرنا بھول نہ جاتا۔ اور اپنے گریبان مین مونہ چھپا لیتا۔ میرے عزیز! اخفا نہونا۔ یہ اظہار حق ہے۔ بھلا تمنے مرزا صاحب کے خسر کا قصیدہ بھی قادیان مین ہنگام طالب العلمی بلدۂ قنوج سُنا ہے؟ یا پہچانا نہین مجھکو دو چار شعر اسکے یاد بھی ہین۔ لو اگر تم کو یاد نہو تو مین یاد دلاتا ہون۔ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۴ صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲ مین چھپکر مرزا صاحب کے ملاحظہ سے گزر چکا ہے۔ اور اسپر گویا ان کی منظوری ہوچکی ہے کیونکہ اسکا کچھ جواب نہ دیا گیا۔

مال جو دے وہ مرید خاص ہے — اسکے دل مین بالخصوص اخلاص ہے
جو نہ دے کچھ مال وہ کیسا مرید — شمر اسکو جان لو یا ہے یزید
ہر گھڑی ہے مالدارونکی تلاش — تاکہ حاصل ہو کہین وجہ معاش
ہو یتیمون ہی کا یا رانڈونکا ہو — رنڈیون کا مال یا بھانڈونکا ہو
آج دنیا مکر سے لبریز ہے — اب دغابازی پہ ہر اک تیز ہے

بدمعاش اب نیک از حد بن گئے بومسیلم آج احمد بن گئے

قولہ حدیثون مین بالکل ٹھیک آیا کہ وہ وقت آنے والا ہے۔ جبکہ مسلمان یہودی اور نصرانی ہو جاوینگے الخ

اقول۔ یہ تو آپنے ٹھیک لکھا۔ آپ ہی کے ایک بھائی ملک جی کوسی والے یہودی تو کیون ہوتے اسلئے کہ کچھ اسمین فائدہ ہی کیا ہوتا۔ مگر ہان عیسائی ضرور ہو گئے۔ اور بپتسما لیکر معہ بی بی کے کرشتان ہو گئے۔ کہو یا کیسی سچی حدیث ہوئی غیرت ہو تو شرماؤ۔ ورنہ بے حیا باش انچہ خواہی کن پر عمل کرو۔

قولہ کہانتک اس بات کو روؤن !!

اقول۔ اب روے سے کیا ہوت ہے چڑیا چن گئی کھیت۔ توحید کا تو خدا کیلئے نام لیکر بندگان خدا اور مسلمانون کو دہوکہ مین نہ ڈالو۔ میانصاحب ! توحید کی دہجیان تو خود مرزاجی نے اپنے جھوٹے الہامون سے ایسی اڑائی ہین کہ ہرگز قابل رفو نہین۔ کیا تم مرزاجی کے الہام سے واقف نہین ہو۔ کہ مرزاجی خود خدا۔ خدا کے باپ۔ خدا کے بیٹا (معاذاللہ) سبھی کچھ بنگئے ہین دیکھو اونکا الہام مندرجہ ذیل۔

(۱) کتاب البریہ مین مرزاجی لکھتے ہین کہ مین نے اپنے کشف مین دیکھا کہ مین خود خدا ہون اور یقین کیا کہ وہی ہون۔

(۲) انت منی و انا منک یعنی خدا کہتا ہی کہ مرزا تو مجھ سے ہی اور مین تجھ سے ہون

(۳) انت منی بمنزلۃ اولادی یعنی تو مجھ سے میری اولاد کے برابر ہے۔

ناظرین آپ ملاحظہ فرماوین کہ میان منصور صاحب جو توحید کا ذکر اپنے مونہ سے نکالا ہے۔ کہانتک اُسپر قائم ہین۔ جبکہ اون کے گروجی نے توحید حنیفی کا اسطرح خون کرکے اپنے جاہل مریدون کو تباہ اور گمراہ کر ڈالا ہو۔

صفحہ ۱۳ مین ملک منصور صاحب یون گلریز ادا ہین۔ کہ ایک ایسا فتنہ کا زمانہ آنیوالا ہی

جبکہ صرف وہی شخص ایما نلدہ سکیگا جو ایک بکری لیکر جنگل مین چلا جاوئے۔ اسکو چرا دے
اور اُسکے دودہ سے گزارا کرے الخ

اقول۔ کیا مرزا صاحب مین یہ بات تمنے دیکھی تھی یا اسطرح کے روش مرزا جی مین تم نے
کبھی پائی تھی۔ کہ فقر اور تذلل اور سکینیت وانکساری کیطرف مرزاجی کبھی مائل بھی ہوئے
یا تم نے محض زبانی جمع خرچ لگا دیا۔ اب ہم سے سنو کہ مرزا صاحب کیسے تھے افسوس
تو یہی ہے کہ اون بیچارے کو ایسے پاک اور مخلصانہ زندگی کی ہوا ہی نہین لگی تھی۔
مزاج مین فرعونیت۔ ظاہر داری مین رئیسانہ امارت۔ پرائے مال سے رغبت۔ درویشی
اور انکساری سے کراہت۔ البتہ اونکو تھی۔ کسی نے اونکی شان مین یہ سب صفات سچ لکھے
ہین۔ جناب معلے القاب آکل الپلاؤ والکباب۔ شایق الزعفران الاصفر۔ عاشق المشک
والعنبر۔ حضرت مسیح زمان عیسلے دوران حکیم مولوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
مجدد۔ محدث۔ مہدی۔ نبی۔ رسول (معاذ اللہ)
بلکہ خود خدا۔ خدا کے باپ۔ خدا کے بیٹے۔ گرمیون مین بغیر خسخانہ کے زندگی دشوار۔ بادہ
ہائے شربت برف سے مست و سرشار +

تو اب تمہیں اپنے ایمان سے حضرت سرور کائنات صلعم کے ارشاد کا موازنہ کرو۔ کہ
مرزا صاحب کا طرز عمل دیا تھا جیسا تم نے صفحہ ۱۳ مین لکھا ہی؟ ہرگز نہین واللہ ہرگز نہین۔
انہیں سب اسباب سے تو مین اور سب ارباب طبع سلیم مرزاجی کا انکار بہزار اصرار کرکے اونکے
مخالفت کرنے لگے۔ اور بجمدہ متحقق ہوگیا کہ وہ بڑے پکے دوکاندار تھے۔ اور لطف یہ ہی
کہ یہ سب بھید مرزاجی کا کسی غیر احمدی نے نہین کھولا۔ ابھی وہی مخلص احمدی بیس بیس
برس کے رفیق خاص اور مریدان با اخلاص جنھون نے اپنا مال مرزاجی کے دوکانداری
کے پیچھے ہزارون ودہزار لٹا دیا۔ اور ذرہ بھی جبین پر شکن نہ لائے۔ ہان جب حد سے
زیادہ مرزاجی بڑھنے لگے اور اپنی نبوت اور مسیحیت بگھارنے لگے تو اونہین لوگون کو اللہ تعالے

نے توفیق رفیق بخشی کہ مرزاجی کی سب راز نہانی اور الہامات شیطانی۔ اور چرب زبانی کا
پردا فوٹو کھینچکر عالم مین دکھادیا۔ لو مجھسے اُن حضرات بابرکات کے نام بھی سُنو۔ جناب
منشی الہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن
پٹیالہ۔ میر عباس علیصاحب لودیانہ۔ فتح خان صاحب منشی غلام قادر صاحب حکیم مظہر حسن
صاحب۔ حافظ حامد علیصاحب وغیرہ وغیرہ (دیکھو صفحہ ۹ عصائے موسیٰ) جو مرزا
صاحب کے بست سالہ مرید تھے اور مخلصین تھے۔ اور اِن کے سوا ہزارون ایسے ہین کہ
قبل ہین خوش اعتقادی کے ساتھ مرزاجی کے طرفدار تھے۔ جب انکا حال پرضلال
کھلا توسبکے سب اُن سے بیزار ہوگئے۔ راقم بھی ایک ادن کے باختصاص مریدون
مین تھا۔ اور بعین اقامت ضلع فتحپوراون کے ساتھ راسخ الاعتقادی کا دم مارتا تھا۔ مگر
ہزار ہزار شکر اوس پاک بے نیاز خدائے ذوالجلال کا جسنے اِس خاکسار کو اپنے فضل و
کرم سے مرزاجی کی کارستانیون پر جلد مطلع وآگاہ کردیا۔ اور اونکی نبوت باطلہ کو
دور ہی سے سلام کرکے مرادآباد جاکر حضرت مولانا ومرشدنا شاہ فضل الرحمٰن قدس اللہ
سرہ العزیز کے ہاتھ پر اپنے سابق اعتقادات باطلہ سے توبہ کرکے داخل سلسلہ رحمانیہ
ہوا۔ اللہ تعالےٰ ہمارے سابق اعمال باطلہ کو بخشے اور جو لوگ ابھی تک بادیہ ضلالت
مین گم گشتہ تھے اونکو بھی سیدھی راہ دکھادی۔

پیارے عزیز آپنے حضرت مولف فیصلہ آسمانی مدظلہ العالی کیطرف اشارہ کرکے
لکھاہے کہ "ہمارے علماء اور آئمہ کا یہ حال ہے کہ اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لیئے راست اور
حق کو جھوٹ دکھانا چاہتے ہین۔ تو عوام کا پھر اللہ حافظ"

مین بھی قسم ہے خدا کی آپکے قول سے بالکل موافق ہون کہ آپکے علماء اور آئمہ
کا بالکل یہی حال ہے کہ راست اور حق کو جھوٹ دکھاتے ہین۔ یا جھوٹ پر ملمع سازی
کرکے سچا کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ غرض نتیجہ دونون کا ایک ہی۔ اِسکا ثبوت

بسم سے جیجئے۔ اور اپنے گریبان مین منہ ڈالیئے۔

کشتی نوح کے صفحہ ۵ سے مرزاجی کے چار سفید جھوٹ بڑے زور سے ظاہر کرتا ہوں وہ لکھتے ہین یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف مین بلکہ توراۃ کے بعض صحیفون مین یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کیوقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل مین خبر دی ہے۔ اور ممکن نہین کہ نبیوں کی پیشگوئیان ٹل جائین سلہ حاشیہ مین لکھتے ہین مسیح موعود کیوقت طاعون کا پڑنا بائیبل کی کتابون مین موجود ہے۔ زکریا ۱۴ انجیل متی ۲۴

(پہلا جھوٹ مرزاجی کا)

قرآن شریف مین کسی جگہ نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گا۔ مین بڑے زور سے مرزائیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر مرزائی سچے ہین تو اپنے خلیفۃ المسیح سے ہفتہ کے اندر قرآن شریف سے ثبوت اسکا شائع کرین۔ ورنہ جہالت اور کور باطنی کا علاج کرین۔ اور پھر کبھی مرزا صاحب کی مسیحیت نہ بگھارین۔

(دوسرا جھوٹ مرزا کا)

کتاب ذکریا نبی کے باب ۱۴ آیت ۱۲ میں یہ ہرگز نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کیوقت طاعون پڑیگا بلکہ اُس مین تو اُس قوم پر مری پڑنے کا ذکر ہے جو یروشلم پر چڑھائی کرینگے (مرقع قادیانی جلد راقم) واہ مرزاجی کیا بے پر کی اڑائی ہے۔ کہ ہر صحیح الحواس اس جھوٹ کی عفونت سے پریشان ہے۔ مگر مرزائی ہیں کہ انکو لخلخہ کا کام دے رہا ہے۔

(تیسرا ڈبل جھوٹ مرزاجی کا)

انجیل متی باب ۲۴ آیت ۸ مین یہ نہیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ

سلہ کہاں آکر خود بخود مرزاجی کی زبان سے بمصداق الحق یجری علی اللسان آخر نکل ہی گیا کہ پیشگوئی انبیا کی ممکن نہیں کہ ٹل جائین۔ پھر بقول مرزا صاحب ان کی پیشین گوئیان جو ٹل گئیں۔ اسمین جھوٹ ہوئے حضرت یونس ہو کے بے سر و پا قصہ کو جاہلون کے ڈھارس باندھنے کے لیئے کیون پیش کرتے ہین کہ حضرت یونس نے قوم کی ہلاکت

اسکے برعکس اسمین لکھاہے کہ جب جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آوینگے تب مری پڑے گی۔ اور بھونچال آوینگے (دیکھو انجیل متی باب ۲۴ آیت ۸) اور جھوٹے لکھنے والے پر اور تو کیا خود بدولت ہی کی تصنیف کردہ ہزار لعنت کا وردکرو۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی کہ ہر طرف مرزا جی کے جھوٹ کی ٹونڈی کسی گئی کہ کسیطرف بھاگ نہین سکتے۔

(۴) چوتھا جھوٹ مرزاجی کا

مکاشفات یوحنا باب ۲۲ آیت ۲ مین یہ ہرگز نہین لکھاہی کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑیگا

میرے پیارے عزیز ملک منصور صاحب اپنے امام یعنی مرزا صاحب کے صریح جھوٹ کو دیکھنا۔ واقعی بھائی تمنے سچ لکھا کہ جب ہمارے علماء اور ائمہ کا یہ حال ہے کہ اپنا الّو سیدھا کرنے کے لیئے سچ کو جھوٹ دکھانا چاہتے ہین الخ

اب خدا کیلئے ذرا ایمان سے کہدو کہ مرزاجی نے کیسا ڈبل جھوٹ لکھا۔ اور اپنے مریدین کو کیسا اندھا بنا چھوڑا۔ کسی نے بھی جرأت نہ کی کہ مرزا صاحب کو ذرا ٹوکتے کہ حضرت جی یہ کیا غضب ڈہا رہے ہو۔ مخالف آپکی دھجیان اڑا دینگے۔ نعوذ باللہ اس قدر موٹا اور سفید جھوٹ کہ ریلوے اسٹیشن کے سنگل پوسٹ کیطرح دور ہی سے دکھائی دیوے۔ کیا آپکے مخالف بھی آپکے مریدون کیطرح نشیب و فراز پر نظر نہ ڈالین گے۔ اور حضرت جی کے جھوٹی ہانک پر سب بجا اور درست کے نعرہ لگا کر لقمہ چرب کیطرف ہاتھ بڑھاتینگے۔ افسوس بلکہ ڈبل افسوس ہے ایسے شخص کی دلیری پر جو دیدہ و دانستہ لوگون کو دھوکہ مین ڈالنے کے لیے جھوٹ کے کاغذی گھوڑے خانہ ساز مطبع سے دوڑایا کرے۔ اور خدا اور اسکے رسولون پر تہمت دھرے۔ فلعنة اللہ علی الکاذبین۔

میرے عزیز! تم توریت کے حوالہ دینے سے شاید بہت خفا ہو گئے۔ کیونکہ توریت کے احکام کے مطابق مرزا صاحب کے ایسے جھوٹے ملہم اور کاذب نبی کی سزا قتل مقرر ہے تم تو اسکے پہلے ورقون مین توریت و انجیل اور قرآن شریف کے متعلق مرزا صاحب کے چار صریح

جھوٹ دیکھ چکے پھر حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی پر اپنے جلے پھپھولے کیون توڑتے ہو۔

کہ مولف موصوف کا دامن صدق و صفا آجتک تحریف و ابلہ فریبی و مکر و دروغگوئی سے بحمدہ تعالے بالکل پاک و صاف ہی۔

بھائی صاحب! اگر آپکے نزدیک چند اخبار کے ایڈیٹرون کے ریمارک اور بقول آپ کے بودے اعتراضات امرِیہ کا جواب دینا ہی مرزاجی کے لیئے نشان مسیحیت اور تصدیق نبوت کافی ہے تو پھر صائب کا کلام اسکے رد مین پیشگوئی کا کام دے گا +

۵

عیسےٰ نتوان گشت بتصدیق خرے چند

کیا کہیئے کور باطنون کو اتنا بھی تو معلوم نہین کہ عیسائیون کا جواب دندان شکن (جو مرزا صاحب کے کبھی خیال مین بھی نہین گزرا ہوگا) کب سے دیا جاتا ہے اور دیا جاچکا ہے۔ میان! پادری فنڈر اور پادری عماد الدین۔ اور منشی صفدر علی عیسائی کا جواب سچ کہنا مرزاجی نے بھی کبھی دیا ہے اوسوقت انکی سلطان القلمی اور مسیحیت اور بن گھڑت الہامی تاریکی کس حجلہ عروسی مین زیر نقاب تہین کہ میدان مین اپنے حریف کے مقابل آنے اور مُنہ دکھانے شرماتی تھیں۔ اگر کوئی کتاب اون کے جواب مین لکھی ہو تو بتاؤ وہ کون سے مطبع مین چھپکر چھُپ گیئن۔ لو ہمسے سُنو بیچارہ مرزا صاحب کو کہان ایسا مادہ تھا کہ اُن جیسے پادریون کے سامنے لن ترانیان بگھارتے۔ پادری فنڈر صاحب کو مولانا رحمت اللہ صاحب کرانوئی نے آگرہ مین مناظرہ کرکے سخت عاجز اور ایسا ساکت کیا کہ او سدم ہندوستان سے ولایت ہی جہان سے مناظرہ کے لیئے تیاری کرکے آئے تھے۔ وہین بھاگ گئے۔ آپ لوگون کو یہ واقعہ نہ معلوم ہو یہ دوسری بات ہی ورنہ ہندوستان کے ہر ذی علم ارباب اِسکو خوب جانتے ہین۔ اِس مناظرہ کی کیفیت مولانا موصوف نے رسالہ ”اظہار الحق“ مین لکھکر شائع کی ہے جسکو بڑی قبولیت ہوئی ہے کہ متعدد یورپ کی زبانون مین ترجمہ ہوکر از گنگ تا سنگ

پھیل گیا۔ اور کچھ جواب کسی عیسائی سے ولایت کے بھی نہ بن سکا۔ پادری عماد الدین اور منشی صفدر عیسائیون کا جواب حضرت مصنف فیصلہ آسمانی ہی کے فیضان اور تقریر کا نتیجہ ہے جسکا جواب آجتک اون لوگ سے یا کسی دوسرے عیسائی سے نہ دیا گیا۔ حالانکہ ایک مدت دراز ہوگئی۔ دو دیکھو ترانہ حجازی۔ پیغام محمدی[١]۔ دفع البلیات۔ آئینۂ اسلام) وغیرہ وغیرہ یہ سب بڑے زور کی تحریرین قوی استدلالات سے لکھی گئی ہین حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت مصنف مدظلہ العالی پوری خدمت اسلام کی بجا لائے جس سے ہزارون متردد دین مذہب کی تشفی ہوگئی اور عیسائیت کے دام تزویر سے مخلصی پائی۔

تو پھر کیا آپ لوگ کے عقاید کے موافق ایسے جواب دندان شکن اور مسکت کے دینے سے مسیحیت اور مہدویت لازم ہو جاتی ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ ایسے ڈھل یقین نہوتے تو مرزا صاحب کو مسیح ہی کیون مانتے۔

جاہل عیسائیون اور چند ناتجربہ کار آریون کے جواب مین باتین بنا لینی اور جھوٹی پیشگوئی آتھم کی موت کی منانی۔ اور میعاد ختم ہونے پر ہر ستمبر کی پشیمانی مرزا صاحب کو مبارک رہے ؎

سُن تو سہی جہان مین ہے تیرا فسانہ کیا　　　کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا

میانصاحب! آپکو اتنا بھی تو معلوم نہین کہ اوپر کے سب رسالے حضرت مولف فیصلہ آسمانی کے پرزور قلم کا نتیجہ ہین،، جب ہی تو آپنے لکھا کہ جس وقت عیسائیون کا مناظرہ ہوا اوسوقت حضرت مولف فیصلہ آسمانی کہان چھپے ہوئے تھے۔ کیون نہین جواب دیا،، ذرا مہربانی کرکے اپنے حکیم خلیفۃ المسیح سے پوچھیئے اونکو ضرور معلوم ہو گا۔ کیونکہ اونکو بھی ہر چند

[١] کہین کوئی مرزائی صاحب اس کتاب کے نام سے گھبرا نہ جائین کہ پھر منکوحہ آسمانی والی محمدی کیطرف تو کنایہ نہین۔ حاشا و کلا۔ یہ تو اُس زمانہ کی کتاب ہے جبکہ مرزا صاحب نے محمدی کے نکاح کا پیغام بھی نہ کیا تھا ١٢

عیسائیون کے مناظرہ سے کچھ دلچسپی تو ضرور تھی مگر وہ بھی ان پادریون کے جواب مین سوائے سکوت کے حمایت اسلام کی طرف کسیوجہ سے جرأت نہ کرسکے۔

تو پھر کیا عیسائیون اور آریون کا جواب شافی دینا آپ کے نزدیک ٹھانہ شان اور لازمہ مہدویت و مسیحیت ہی ؟ استغفر اللہ ہو ہذا الا باطیل۔ میان صاحبزادہ توبہ کیجئے اور مرزا صاحب کو مسیح بناکر مہدی مانکر اون کے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکا نہ لگائیے۔

اور سنو لالہ اندرمن کے اعتراضات کا اہیکا جواب مرزا صاحب نے دیا یا کسی دوسرے نے **خلعت الہنود** مصنفہ مولانا سید حسن شاہ صاحب کشمیری جسنے اندرمن کے دانت کھٹے کر دئے بڑی وضاحت اور خوبی سے و دلائل قاطعہ سے لکھکر شائع ہوئی ہے۔ جی چاہے تو دیکھ لو۔ اور ساتھ ہی اسکے مولانا مولوی محمد علی صاحب بچھراؤن کی تصنیف بھی صوت اللہ الجبار کو بھی دیکھ سکو تو دیکھ جاؤ یا حکیم صاحب سے پڑھ جاؤ اور غور سے موازنہ اور مقابلہ فرماکر انصاف کرو کہ اس طرحکا شافی اور مسکت جواب مرزا صاحب نے کوئی بھی لکھا ہی یا ہرگز نہین ہان یہ ضرور ہم کہیں گے کہ گالیان دینے مین۔ نئی نئی فحش بد زبانی تصنیف کرنے مین جھوٹی شیخی بگھارنے مین۔ اُن کو البتہ ید طولیٰ تھا۔ یہ اور بات ہی اور مرد میدان بنکر حریف کو شائستگی سے جواب دینا اور بات ہی۔ آپ لوگ دل مین تو ضرور اعتراف کرینگے کہ واقعی بڑی غلطی مین پڑے ہوئے ہین۔ کہ مرزا صاحب کو سُلطان القلم وغیرہ وغیرہ کہا جائے۔ اگرچہ زبان سے کسی شرم و لحاظ اور بیجا مروت سے اسکا اقرار نہ کرین۔ مگر یاد رکھئے کہ آج دنیا کے چندروزہ شرم و لحاظ کی خاطر اپنا دین خود اپنے ہاتھون آپ لوگ تباہ کر رہے ہین جس وقت اوس خدائے قدوس مالک یوم الدین کے سامنے آپکے ہاتھون مین یہ فرد قرار داد جرم سہ

کہ از بہر دنیا دہد دین بہ باد

دیا جائیگا تو مرزا صاحب یا خلیفۃ المسیح کوئی کام نہ آوینگے۔ خدا کیواسطے ذرا تو تخلیہ مین دومنٹ ان امور کو سوچئے۔ ابتک وقت باقی ہے۔ میرا آپ پر کچھ زور نہین ہی صرف دینی اخوت اسلامی

یا انسانی ہمدردی رہ رہ کر دلمیں ابھارتی ہے کہ اپنے بچھڑے ہوتے بھائیوں کو سختی سے نرمی سے جسطرح ہوسکے بلاؤں وہ جامع المتفرقین اگر چاہے گا تو ملاہی دیگا۔ وما علینا الا البلاغ ٭

صفحہ۲ این میرے دوست نے لکھاہے کہ وفات مسیح کے مسئلہ کے انکار کی وجہ سے لاکھون مسلمان عیسائی ہوگئے،، الخ

یہ نئی تک بندی آپکی آج سُننے مین آئی۔ شاید اسکا رپورٹ آپکے مسیحی دربار مین بذریعہ ٹیلی گرافک الہامی مسیح کے قادیان کی گورنمنٹ میں پہونچی ہو جو ابھی تک بصیغہ راز کسی پولیٹیکل مصالح سے اخبار البدر یا الحکم کے دفتر میں بھی اسکی خبر نہ دیگئی۔ جو ہندوستان کی عام پبلک کے گوش زد ہوتا۔ ورنہ لاکھون مسلمان عیسائی ہوجائین۔ اور کسی عیسائی مشن ڈیپارٹمنٹ کو خبر نہ ہو۔ مگر ایک قادیانی طالب العلم کو اسکی پوری پوری آگاہی ہو۔ کیون نہ ہو۔ اسے سبحان اللہ میان صاحبزادے کی دور بلا۔ معلوم ہوتاہے کہ مرض کابوس مین کچھ مبتلا رہے ہین۔ جلد اپنا علاج کیجئے۔ یہ مہلک عارضہ ہی۔ ایک مختصر علاج تو مین ہمدردانہ ہدیہ کرتا ہون کہ اپنے جھوٹے مسیح کا پورا نام مسیح کے پتے پر لکھ کر ببول کے لکڑی میں جلاکر اپنی ناک مین دہونی دیجئے۔ ایک ہی دفعہ یہ عمل کرنے سے پھر کبھی بدخوابی اور اول فول بکنے کا اثر باقی نہ رہے گا۔ مجرب نسخہ ہے ہر کہ شک آرد (خدا جانے کیا) گردد ٭

خیر یہ تحقیقی جواب تھا جو لکھا گیا۔ اب الزامی جواب اُس جملہ کا آپکے یہ ہو کہ شاید مفہوم آپکا اِس جملہ سے کہ "لاکھون مسلمان عیسائی ہوگئے،، یہ ہو کہ آپ لوگ جو بہت سے مسلمان آب حیات مسیحؑ کا انکار کرکے میرزائی مسیحی مذہب ہوگئے۔ اُسی کو آپنے اِس جملہ مین عیسائی سے تعبیر کیاہے۔ تو البتہ یہ ٹھیک ہے اور بہت درست ہی کیونکہ مرزاجی کی مسیحیت اور مہدویت کسی کرستان۔ یا آریہ ہندو کو مسلمان بنانے سے تو واقعی عاجز اور مجبور رہی۔ مگر البتہ لاکھون مسلمانون کو خلاف ارشاد قرآن کریم و احادیث نبویہ کے ممات مسیحؑ کا مسئلہ اوہ بھی سرسید مرحوم کے اوگالدان سے چورا کما تحفہ د تبرک پیش کرکے اچھے خاصے مسلمانونکو

مسیحائی بناکر رموز حقایق اور معارف قرآنی کے گلے پر کند چھری پھیر کر حلال وخستہ حال کر دیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

اصلی حضرت مہدی موعود امام آخر الزمان علیہ الف الف تحیۃ والسلام (روحنا فداہ) کی تشریف آوری سے تو دنیا مین خیر و برکت اور ہدایت اس قدر پھیل جائیگی کہ کسی کو بھی مجال انکار باقی نہ رہیگا۔ اور ہر طرف اسلام ہی اسلام دکھائی دیگا۔ مسلمانون مین خیر کثیر۔ اور دولت کی استغنائی اس قدر ہوگی۔ کہ کوئی بھیک لینے والا نہ ملیگا۔ مگر مرزا صاحب کے مہدویت اور مسیحیت کا عجیب الٹا اثر ہو گیا کہ ہدایت کے بدلے ضلالت مین مسلمان مبتلا ہو گئے۔ کہ لاکھون قدیم الاسلام انکی دجہ کرکے جدید مسحائی بنگئے۔ اور تمول کی جگہ مفلس قلندر ہو گئے عاقبت ندارد۔ دبا۔ ہیضہ۔ بلا۔ طاعون۔ لال بخار۔ بھونچال اس قدر کثرت سے ہو کہ اللہ کی پناہ ہے

قدم نا مبارک و مسعود — گر بہ دریا رود بر آرد دود

صفحہ ۱۹ مین میرے نو آموز مصنف نے لکھا ہے "کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جن کتابون کا آپ حوالہ دے رہے ہین۔ اُن کے مؤرخ (یہ مولف کی خرابی ہی) تو بولے نہین اور آپنے اپنی ہانپ دی الخ"

میرے عزیز منصور ملک صاحب! زیادہ بات نہ بنایئے مجھکو سب حقیقت مرزا جی کی معلوم ہے۔ اور اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی جسکا نام قصیدۂ اعجازیہ رکھا گیا ہے اور جس شخص سے پورے پانچ سو روپیہ دیکر لکھوائے گئے ہین۔ مجھپر پورے طور سے ظاہر ہے۔ مین بھی مرزا صاحب کے رازدارون مین پہلے بہت دن تک رہ چکا ہون۔ گھر کا بھید یا ہون۔ حکیم خلیفۃ المسیح صاحب سے اگر چاہو حلفاً پوچھ دیکھو۔ لو مجھ سے اسکی حقیقت سنلو۔ بھوپال مین جناب نواب صدیق حسن جان صاحب مرحوم کے یہان جو ایک عرب کا شاعر شیخ سعید بن محمد طرابلس وارد تھا۔ اور وہ فی نظم و نثر مین

عربی کے اگرچہ ہندوستان کے اعتبار سے تو البتہ ممتاز شخص تھے۔ مگر عرب مین شعرا
اہل فن کے خوشہ چین تھے۔ شیخ عبد القادر طرابلسی مہاجر مدینہ طیبہ جو قطع نظر اور علوم
دینیہ کے خاص علم ادب اور شاعری مین مرجع خاص و عام ہین۔ اون کے سامنے ایک
مبتدی سے زیادہ وقعت ان کی نہ تھی۔ بضرورت دنیا عرب سے ہند مین آئے
اور مرزا صاحب سے بھی قادیان مین ملے۔ ضرورت تو اونکو دامنگیر تھی ہی۔ مرزا صاحب
نے اپنے تعلیمانہ مضامین کو ٹوٹی پھوٹی عربی نثر مین ادا کر کے اون سے قصیدہ کی فرمایش
کی اور آخر تھے اہل زبان۔ فی البدیہہ سرسری طور پر یہ دو قصیدہ اوس نے لکھدئے
اور رسالہ الہجیر سید امیر علیشاہ صاحب والی۔ (پانچسو کی رقم) (جو مرزا صاحب نے
جھوٹے فرزند ہونے کے الہام بشارت دیکرا اینڈا تھا) ان کے قصیدہ کے محنتانہ مین
نذر ہوئی سے مال حرام بود بہ سوئے حرام رفت * کا مضمون بھی ٹھیک ہو گیا۔ یہ اون
عرب کی اوگال ہے۔ جسکو مرزا صاحب اپنے سلطان القلمی کا اظہار کر رہے ہین۔ نہیں
میان صاحبزادہ! آپ سمجھیئے یہ ہین مرزا جی کے اعجاز جسکو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری
رسالہ الہامات مرزا کے صفحہ ۷۰ لغایت ۹۶ بڑی وضاحت سے ہر ہر شعر کی نحوی و صرفی
و عروضی غلطیان نکالکر طبع اول پر (پانچسو روپیہ کا انعام) اور طبع ثانی پر (پورے ہزار کا)
اور طبع ثالث سنہ ۱۹۰۴ء مین ڈبل انعام دو ہزار روپیہ کا مشتہر کیا اور پانچ برس تک
اسکے بعد مرزا صاحب جیتے رہے۔ مگر انعام پانے کی جرأت نہ کر سکے۔ اور نہ کچھ جواب
ہی دے سکے۔ آپ بیچارے عربی سے نابلد اسکو آپ کیا جان سکتے ہین۔ اور کیونکر
پہچان سکتے ہین۔ مرزا صاحب کی اور دوسری عبارتین جو ایک سطری دو سطری خاص
انکی شکم زاد تصنیف ہین۔ اُن سے ان دونون کتابون کا مقابلہ و موازنہ کوئی اہل فن
ادیب کرے تو بے تردد صاف طور پر مرزا صاحب کا کرشمہ کھل جاتا ہے۔ اور فسانہ
عجائب کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔ خیر یہ تو اہل علم کے سمجھنے کی بات ہے آپ بیچارے اس کو

نہین سمجھہ سکتے ہین۔ آپکو تو ابھی اتنا جغرافیہ جو معمولی مدرسون مین رائج ہی بھی معلوم نہین۔ جو صحیح صحیح ملکون کا نام بھی املا کر سکین۔ صحیح عبارت لکھنا تو زیادہ قابلیت کا کام ہے۔ جیسا کہ آپ نے اسی صفحہ ۱۹ سطر ۹ مین لکھا ہی کہ مرزا صاحب کی اعجاز المسیح کتاب "ملک عرب وشاہم مصر وطوران سب جگہ گئی"

(راقم) بھیا گھبراؤ نہین ذرا جغرافیہ کے نقشہ مین دیکھکر بتلاؤ تو کہ طوران کہان ہے کہیں کوہ طور کے نزدیک تو نہین؟ کیونکہ تم نے طوران کو شاید اسیکا مشتق سمجھا ہے جبھی تو طا مہملہ سے املا کیا ہے!۔ خیر اسکو بھی درگزر کرو۔ وہان کا دار السلطنت کون شہر ہے۔ اور وہان کی زبان کیا ہے؟ چنگیزی یا جاپانی یا منگولی۔ میرے یار ذرا صاف بتا دو تم نے تازہ جغرافیہ پڑہا ہے۔ اور پڑھا بھی کہان کہ یونیورسٹی قادیان مین۔ اور ذرا مہربانی کرکے یہ بھی بتا دینا کہ ملک شاھم کس سرزمین مین واقع ہی۔ کیا دشت قفچاق کے قریب کوئی ملک کا نام تو نہین ہے۔ یا[1] تم نے شاید مرتقی خیال کے بوستان خیال سے یہ سب شہرون کا نام معلوم کیا ہے۔ شرم شرم۔ ہزار شرم۔ چھوٹا منہ اور بڑا نوالہ۔ گلدم اور نگلین گولر۔ ذرا اپنے بساط کو دیکھیئے اور فیصلہ آسمانی کے جواب لکھنے کو حکیم[2] خلیفۃ المسیح صاحب تو باوجود انہمہ قرآن دانی اور معارف اور حقایق سناشی کے بیچارے فیصلہ آسمانی کے جواب لکھنے سے دم بخود ساکت ہوں۔ اور یہ بیچارہ طالب العلم ہے کہ غصہ مین جامہ سے باہر ہی ہوا جاتا ہے۔

صفحہ ۲۰ مین ہمارے عزیز ملک منصور صاحب نے نمبر ۲ مین حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی کی تردید اور اپنے مرزا صاحب کی تائید مین دانے زعم باطل سے آیۂ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً ۱لی وحصٰی کل شیئ عدداً پارہ ۲۹ سورہ جن کو استدلالاً

---

[1] میان تم کو مومن خان کا مصرعہ بھی یاد نہ رہا۔ جو لفظ کو صحیح کرتے ے ایرانیون میں یارہم تورانیون میں ہم اسی پر اہل تصنیف بنے کا نزلہ اپنے اوپر نازل کریا ۱۲ منہ

[2] خیر الدین بھائی یعنی کوسی کے رہنے والے ۱۲

پیش کیا ہی۔ اور لکھ مارا ہے "کہ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی نے صرف مرزا صاحب کو نہیں۔ بلکہ
اِن تمام کے تمام نبیون اور مرسلون کو نعوذ باللہ رمال بنا دیا" خدا جانے واقعی مرزائیون کی عقل سلیم
سلب ہوگئی ہے یا دیدہ و دانستہ احمقانہ اعتراض لا کر تقریر بیکار لکھنا اپنی چالاکی سمجھتے ہین
حالانکہ حضرت مولف موصوف نے یہ بخوبی ثابت کر دکھایا کہ پیشگوئیان معیار مرسلین نہین۔ پھر
ہمارے ملک جی کا یہ بودا اعتراض جہالت نہین تو اور کیا ہی۔ ہان جنھون نے اپنی صداقت
معیار پیشگوئیونکو ٹہیرالیا ہو اور وہ پیشگوئیان روز روشن کیطرح جھوٹی ہو چکی ہون۔ پھر اونکے
کذب کو ظاہر کر دینا اور اون کے مقابلہ مین ہمالین غیرہ کا ذکر کرنا بالکل مناسب ہی۔ اور مرزا صاحب
اِس خطاب کے بالکل مستحق ہین۔ فاعتبروا یا اولی الابصار اور جس آیہ شریف مرقومہ بالا کو استدلال
پیش کیا ہے۔ اوسکو اہل علم بخوبی معلوم کرینگے کہ مجیب کے دعوے سے اسکو کیا ربط ہو سکتا ہی
کسی جاہل کے کہنے سے خواہ مخواہ بھی قرآن مجید کی آیت نقل کرنا کوئی دلیل نہین ہو سکتی
اسی وجہ سے نہ تو اسکا ترجمہ نہ غیب کی معنی نہ اور کوئی تفسیر اس آیۃ کریمہ کی لکھی۔ میان صاحبزادے
بھلا یہ تو بتاؤ کہ علی غیبہ مین خدا تعالےٰ نے غیب کی نسبت اپنی طرف کیون کی؟ غیب کی
معنی اِس آیت مین تمہاری سمجھ سے باہر ہے۔ لہذا ہم نے بھی جاہل کو جاہل رہنے دیا۔
اور ظاہر نہ کیا۔ اِس احمقانہ طور پر آیت کی نقل کر دینے سے سوائے جاہل مرزائیون کے
اور کون صدائے تحسین بلند کریگا۔ بھائی صاحب اگر عربی تفسیر دیکھنے کی لیاقت نہ تھی
تو کوئی اردو ہی کی تفسیر دیکھ لیتے۔ کہ آپ کے دعوے سے کہان تک اِس آیت شریف
کو ربط ہو سکتا ہے۔ جانچ لیتے یا کسی سے پوچھ لیتے۔ میان صاحبزادے خود مرزا جی نے
بھی اسکو قبول کیا ہے کہ مجرد پیشگوئی معیار صداقت مرسلین نہیں ہو سکتی (دیکھو ازالۃ تمام
وحقیقۃ الوحی۔) اور یہ بالکل ٹھیک ہی۔ کیونکہ واقعات روزمرہ اِس کے شاہد ہین
میان صاحب ذرا کسوف وخسوف وزلزلہ وطوفان ورویت ہلال وغیرہ کی خبرون
پر دھیان کرو کہ برس چھ مہینے پہلے سے بقاعدہ نجوم وفلکیات آیندہ کی خبرین مشہور کردیجاتی

ہین اور اکثر اس قاعدہ کے موافق پیشگوئی اُتر جاتی ہے۔ جہازمین معلمون کا ایک آلہ دیکھو جسکو بر امیٹر کہتے ہین۔ اوس سے پوری کیفیت طوفان اور جس سمت سے طوفان کی آمد ہوگی۔ اور جسطرف کو اسکا رخ رہیگا۔ سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ جو مرزاجی کے ناقص ملدانی کی پیشگوئی سے بدرجہا بڑھکر ہے۔ تو اب جہازران معلمون کو بھی مرزائی صاحبان نبوت مین مرزاجی کے شریک کرلین تو عین انصاف ہے۔ ورنہ محض لاف وگزاف صفحہ ۱۲ مین مرزا صاحب نے ایک نہین بلکہ سینکڑون پیشگوئیان کین۔ اور سب کی سب پوری ہوئین صرف ایک مشتبہ تھی"۔

دراقم، مرزاجی کی دو درجن جھوٹی پیشگوئیان رسالہ مسیح کاذب مین بخوبی گنائی گئی ہین منگاکر ملاحظہ فرمایئے تو حواس درست ہو جائینگے۔ اور ناظرین اسکو غور سے ملاحظہ کرین کہ خود ملک منصور صاحب نے بھی قبول کرلیا کہ ایک تو ضرور مشتبہ ہے فھو المراد جس شخص کا ایک جھوٹ بھی ثابت ہو جائے اوسکی شہادت قانوناً اور عرفاً وشرعاً مردود ہو جاتی ہے پھر مرزا صاحب خود بقول مقبولہ ملک جی کے کیونکر مقبول ہو سکتے ہیں۔ آگے چلکر لکھتے ہین کہ انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد یہ بھی ظاہر کردونگا کہ جو کچھ آپ نے اس پیشگوئی کی نسبت لکھا محض غلط اور عظیم الشان پیشگوئی عظیم الشان طور پر پوری ہوئی"۔

بھائی صاحب! یہ لکھنا آپکا نرالا جھوٹ ہے۔ جبکہ اپنی حیات مین مرزاجی آپکے گردجی اسکا جواب نہ دیسکے تو آپ بیچارے۔ سکے آدمی کے پیرشدی کیا ظاہر کرینگے۔

مرتے دم تک یہی حسرت تو مرزا صاحب اپنے ساتھ گور مین لیگئے کہ جس ماہ لقا کا آسمان پر مرزاجی کے خدا نے نکاح پڑھادیا تھا۔ اسکی صورت زیبا تک دیکھنی نصیب نہوئی اور سلطان محمد بیگ اُنکا خصم یار قیب ۱۵-۱۶- برس تک مرزاجی کے کلیجہ پر مونگ دلتا رہا۔ اور باوجود تقدیر مبرم ہونے کے مرزا کا الہام اسکی نسبت نہ پورا ہوا۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

نکاح آسمانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے　　رہیگی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

صفحہ ۲۴ مین اللہ تعالے کا ہر ایک نشان اور ہر ایک رسول کی ہر ایک پیشگوئی عظیم الشان ہو اور ان مین سے بہت ٹل گئیں

(راقم) دروغگو را حافظہ نباشد۔ اسی رسالہ مین اپنے ملک جی نے خود ٹائیٹل پیج پر بطور عنوان رسالہ کے یہ شعر لکھا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ — خدائی بات نہین ٹلتی۔ اور یہ بہت ٹھیک ہے کہ خدا کا وعدہ ہرگز ہرگز نہین ٹلتا۔ پھر اُسکے خلاف یہ لکھتے ہین کہ بہت سی ٹل گئین قولہ

جس بات کو کہیگا کرون گا مین یہ ضرور — قولہ — ٹلتی نہین وہ بات خدائی یہی تو ہے
جب ٹلگئی تو جان خدائی نہین یہ بات — اقول — جھوٹے نبی کی پردہ کشائی یہی تو ہے

ملک جی کے حواس بجا نہیں ہین۔ آپ لکھتے ہین،، کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی ایک تصنیف مین فرماتے ہین "یوعد ولا یوفی"، یعنی خدا وعدہ کرتا ہے اور پورا نہیں کرتا ہے =

(راقم) ناظرین ذرا اس حماقت کو میان صاحبزادے طالب العلم کے ملاحظہ کرین کہ حضرت مؤلف فیصلہ آسمانی نے تو محمد بن تومرت مہدی کاذب کا ذکر بقید حوالہ کتاب تاریخ کامل ابن اثیر و ابن خلکان وغیرہ پوری وضاحت سے بتعین جلد دہم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۰۵ وصفحہ ۱۳۳ جلد (۱) بہ تفصیل حوالہ کتاب افادۃ الافہام مصنفہ مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی صفحہ ۱۴ سطر ۱ بذیل حاشیہ ایسی وضاحت سے لکھدیا ہے کہ ہر مبتدی بھی باوجود تاریکی باطن کے ظاہر طور پر اس مضمون پر نظر ڈال سکتا ہے۔ جسکو مصنف کم شعور نے طفلانہ مزاجی سے اپنے رسالہ کے صفحہ ۳۳ مین یون جھوٹ لکھکر اپنے رسالہ کا منہ کالا کیا،، کہ لکھ تو دیا مگر حوالہ نامعلوم یہ مختصر تاریخ ہند سے انہون نے لیا ہے یا تیقہ برج سے الخ،،

ناظرین ذرا اس لڑکے کے جھوٹ کو اسی جگہ پر تال کرلین۔ کہ ماشاءاللہ میان ملک منصور نے اپنے مسیح کاذب کے قدم پر قدم رکھ کر طابق النعل بالنعل کی پوری

مطابقت کردی۔ کیون نہ ہو تعلیم کس یونیورسٹی کی ہے جہان رات دن اسی جھوٹ کی مشاقی ہوتی رہتی ہے۔

کتاب فیصلہ آسمانی کثرت سے شایع ہو چکی ہے۔ ذرا ناظرین ایک نظر صفحہ ۱۴۰ و ۱۴۱ کو دیکھ جائین۔ اور اس عقل کے اندھے کو بھی دکھا کر روشنی کی سلائی کور باطنون کی آنکھون مین پھیر دین۔ تو البتہ بیچارے لڑکے کو سوجھائی دیگا۔

اس قدر واضح طور سے حوالہ دینے پر تو جھوٹ لکھدیا کہ حوالہ نامعلوم اور خود ملک جی بڑے بیباکی سے لکھتے ہین کہ شیخ عبد القادر جیلانی اپنی ایک تصنیف مین فرماتے ہین یوعلہ والا یوفی۔

اب کوئی میان لڑکے سے یہ تو پوچھے کہ حضرت شیخ غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی تو سینکڑون تصانیف ہین۔ تم نے کیون حوالہ نہ دیا۔

مین نے جانا بیچارہ طالب العلم کے آنکھون پر جہالت کا ایسا گھٹاٹوپ پردہ پڑا ہوا ہے کہ وہ حوالہ دینے سے عاجز ہے اسی لیئے اس قدر پر بس کر دیا کہ " اپنے ایک تصنیف مین فرماتے ہین "

میان بے مجھے سُنو تمہین کیا معلوم کہ کون تصنیف مین ہے تم تو بیچارے عربی فارسی اور اردو سے بھی محض نابلد معلوم ہوتے ہین جبھی تو جوق در جوق کو صفحہ ۱۲ مین اپنے رسالہ کے جوک در جوک لکھا ہے۔ اردو کا بھی املا درست لکھنا تم کو پہاڑ ہے تو پھر کیون تصنیف کا بار عظیم اپنے سر پر اوڑھ لیا جس تصنیف کا حوالہ تم دینے سے عاجز رہ گئے مین تم کو بتائے دیتا ہون۔ وہ شریف تصنیف حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی فتوح الغیب ہے۔ یہ گلریزی تمہارے گرو گھنٹال حکیم جی کی ہے جسکو مین بڑے زور شور سے پبلک مین سو کرکے نہایت جرأت سے کہتا ہون کہ جو جملہ یوعلہ والا یوفی کا حوالہ دیا ہے اور عامہ مسلمین کو فریب دیا ہے کہ یہ مقولہ حضرت موصوف رضہ کا ہی یہ بالکل غلط ہے۔

اگر اس جملہ مذکورہ کو بغیر تحریف لفظی بعینہ و بلفظہ کوئی میرزائی یا حکیم صاحب حضرت سیدنا غوث الاعظم کے تصنیف موصوف مین دکھا دین تو مین دو سو انکو انعام دیتا ہون۔ اور میعاد بھی بہت طویل دیتا ہون۔ جو آپسے ۶ ماہ کی ہے۔ اور اگر یہ جملہ یدعل[۱] و لا یدفی بعینہ و بلفظہ ثابت نہ کر سکے تو پھر اُن پر سوائے ہزارہ لعنت تصنیف کردہ مرزاجی کے اوپر کیا پہونچ سکتا ہی۔

لطیفہ

یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہی کہ رحمانیون کا خدا وہ ذات واجب الوجود وحدہ لا شریک ہی جسکی شان یہ ہی ان اللہ لا یخلف المیعاد جیسا کہ عزیز منصور سلمہ نے اپنے رسالہ کے ٹائیٹل پر شعر لکھا ہے وہ ٹھیک ہی۔ ہان شیطانیون کا خدا اُسکا وہم متخیلہ ہے اور ذریات شیاطین کا باپ۔ وہی جھوٹے الہام اپنے مریدون کے دل مین ہر وقت ٹھونستا رہتا ہی۔ جیسا کہ قرآن کریم مین سورۂ ناس کے آیہ شریفہ الذی یوسوس فی صدور الناس مین ارشارہ ہے اور جو کچھ ایسے وساوس باطلہ سے کوئی شیطانی وعدون کے مرید مذکور کو بے بصیرتی اور حماقت سے کچھ اُمید اُس کی بندھ جاتی ہے۔ اسواسطے اسکو الہام تو مشہور کر دیتا ہے۔ مگر جھوٹ ہو کر ٹل جایا کرتا ہے جسکو قرآن کریم نے اِس مضمون کا ارشاد فرمایا ہے۔ غور سے سنو! یعدھم و یمنیھم وما یعدھم الشیطن الا غرورا ۔ ترجمہ یعنی شیطان انکو دیعنی مرزا جیسے کو) وعدہ دیتا ہے اور امیدین دلاتا ہے حالانکہ شیطان ان سے جو کچھ بھی وعدہ کرتا ہے وہ نرا دُھوکا ہی دھوکا ہے۔

اِس صفائی سے قرآن کریم کا ارشاد ہو رہا ہے اور میرزائی حضرات اسپر توجہ نہین فرماتے ہین۔ یہ کیا غضب خدائے قدوس کے ارشاد پاک کے خلاف ڈھا رہے ہین

[۱] لطف یہ ہی کہ من چیزے دیگر می سرایم و طنبورہ من چیزے دیگر۔ یعنی حکیم جی تو فرماتے ہین یدعل و لا یدفی اور انکی خوب مرمت کرکے میان طنبوسہ یعنی منصور کہتے ہین کہ یدعل و لا یدفی حالانکہ یہ دونون ہی غلط۔ خود املا انشا ۲ غلط غلط غلط

اور اپنے ڈھاک کے ۳ پتوں پر ضد سے اڑے ہوئے ہین۔ خدا کے واسطے ایک لمحہ تو
ان امور پر غور صحیح و فکر سلیم کرین۔ آپ سمجھئیے یہ گر ہے کہ مرزا جی کی جھوٹی پیشگوئیان کثرت
سے ہوتی تہین۔ کچھ دو چار شکلیں رمل کی اور اون کے منسوبات کو یاد کر کے زائچہ لکھ سکتے
تھے اور باقی عقل معاش کے پورے ذہن کے پکے قیافہ اور واقعات شناسی مین بھی
اپنے کو یکتائے روزگار جانتے تھے۔ اسلیئے طبیبون کے قاعدہ کے موافق کچھ موسم
کچھ ملک کچھ خلط کا لحاظ کر کے پیشگوئیون کے گول مول جملے تصنیف فرمایا کرتے تھے۔ اسپر
بھی سینکڑ دن ہی جھوٹ اِن کے تمام ہندوستان مین مشہور ہو چکے۔ یہان تک کہ
خود اونکے موافقین جو صاحب عقل سلیم ہین۔ جب اونکے مقابلہ مین مرزا صاحب کا تذکرہ
آیا بے ساختہ اُن لوگ نے ایمان کی بات کہی کہ مرزا صاحب مین بھی تو عیب تھا کہ جو کچھ
اون کے دلمین آیا اسکو کالوحی منزل من السماء سمجھ لیتے تھے اور اپنی بات
کے ناحق ضد مین ٹھوکرین کھاتے تھے۔ کاش یہ عیب نہ ہوتا تو آدمی معقول تھے بیان
صاحبزادے! یہ ہے معقولیت کی تحقیق اور منصفانہ رائے اور آزادانہ خیال۔

اب آپ مخالفین کا ثبوت دیجئے۔ جنکا ذکر آپنے اپنے منہ سے نکالا ہے کہ مرزا صاحب
کو بڑا عالم فاضل سلطان القلم سمجھتے تھے۔ (صفحہ ۱۶) جب آپ مخالفین کی فہرست اور
ثبوت ظاہر کیجیئگا تو مین بھی بذریعہ اخبارات آپ کے موافقین کی دستخطی تحریرین
شائع کر دونگا۔ بلکہ اسکو رجسٹری کرا کے۔ اگر آپ توبہ کی شرط کرین۔

مرزائیون کی عادت ہوگئی ہے کہ جب کسی نے مرزا کی جھوٹی پیشگوئی کو ظاہر کیا
تو اپنے جاہل بھائیون کے اطمینان اور ڈھارس باندھنے کے لیئے جھٹ حضرت یونس
کا قصہ شروع کر دیا۔ چاہے مرزا کے حالات سے چسپان ہو یا نہو۔ عوام مین تو
یہی مشہور کر رکھا ہے کہ حضرت یونسؑ کی پیشگوئی بھی (نعوذ باللہ منہا) ٹل گئی ہے
تو مرزا کی پیشگوئی کیون نہ ٹلے۔

سنو سنو بھاگو نہین۔ اے عقل کے دشمنو۔ کور باطنو۔ جب تمہین کچھہ قرآن کا علم نہین۔ تو کیون قرآن دانی کا دعوے بیفائدہ کرتے ہو۔ اور بیچارے جاہلونکو جہنم کا راستہ دکھلاتے ہو۔ میان! کسی آیت یا کسی حدیث سے سلف سے آجتک یہ ہرگز ثابت نہیں ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یونس علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ہان عذاب بھیجنے کا وعدہ تھا۔ اور عذاب آیا۔ اور وعدہ خداوندی سچا ہو گیا جب قوم نے گرویدگی اغنیا کی اور ایمان لائے تو عذاب ہٹا دیا گیا۔ بس قرآن مجید اور حدیث شریف سے اسی قدر ثابت ہی۔ بھلا مرزا کے آسمانی نکاح والی پیشگوئی سے اسکو کیا تعلق ہو سکتا ہے۔

پھر آگے چلکر لکھتے ہین۔ کہ وعدہ نہین تھا وعید تھا۔

ملک جی! بلّی کے گوہ کی طرح مرزا جی کے الہامی جھوٹ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہین۔ مگر اوسکی عفونت اور سٹرانڈ بدبو کہین چھپا سکتی ہے۔ مرزائی ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے ہین اور اپنے جھوٹے کردار سے باز نہین آتے۔ کبھی وعدہ کو وعید بتاتے ہین۔ اور یہ سمجھتے ہین کہ وعید کہدینے سے مرزا جی پر جھوٹ کا مقدمہ ڈسمس ہو جائیگا۔ ہرگز نہین۔ قطع نظر اس بات کے کہ یہ وعدہ ہو یا وعید۔ مرزا جی نے تو اس پیشگوئی کی نسبت یہ قید لگائی تھی کہ یاد رکھو اگر یہ پیشگوئی پوری نہوئی اور مین مر گیا مین تو ہر بد سے بدتر ٹھیرونگا۔

پھر اب خود بقول ان کے مرزا جی کو بدترین مخلوق سمجھنے مین آپکو کیا عذر ہی۔ کیونکہ زمانہ ہوا کہ مرزا جی مر بھی گئے۔ اور اُن کا خصم وڈہل رقیب سلطان محمد بیگ بفضلہ تعالیٰ صحیح و سالم موجود ہے۔ یہ ہے فیصلہ آسمانی۔ غیرت ہو تو توبہ کر کے اب بھی مسلمان ہو جاؤ۔ ورنہ تم جانو اور تمہارے اعمال۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ **محمدی بیگم** سے نکاح ہونا مرزا کا اور اُس سے بشیر الدولہ۔ عالم کباب۔ عمانوئیل کا پیدا ہونا جس کی تعریف مین مرزا نے مجذوبون کا سا بڑ لگایا ہے۔ کان اللہ نزل من السماء بھی الہامی جملہ زیب رقم فرمایا ہی یہ وعدہ تھا یا وعید۔ سچ کہنا۔ کیونکہ ابھی تک مرزا جی کو اسکی حسرت باقی ہے ۔

نکاح آسمانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے ۔۔۔ رہیگی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

مسٹر آتھم وداکٹر عبد الحکیم خان و مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مقابلہ مین جو جو پیشگوئیان مرزا صاحب کی روز روشن کیطرح تمام دنیا پر جھوٹ ثابت ہو چکی ہین - اون سب کی شرح اور پوری کیفیت رسالہ مسیح کاذب مین راقم نے پبلک پر ظاہر کر دیا ہے - (جس صاحب کو تفصیل درکار ہو وہ رسالہ ملاحظہ کر لین) صفحہ ۲۶ مین ہمارے عزیز لکھتے ہین (کہ فیصلہ آسمانی مین حضرت مؤلف مدظلہ العالی نے لکھا ہے") کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات میں بد تہذیبی سے کام لیا" کس قدر کورانہ جھوٹ اور جاہلانہ افترا ہے مین پبلک کو مخاطب کر کے التماس کرتا ہون کہ رسالہ فیصلہ آسمانی تمام شایع ہو چکی ہے اور قریباً یہ رسالہ ہر شہرون مین مشہور ہو چکا ہے - بھلا مہربانی فرما کر ذرا ملاحظہ کر کے آپ لوگ اِس جاہل طالب العلم کی جہل کو جانچ لیوین کہ اُس رسالہ مین حضرت مؤلف نے کسی جگہ آئینہ کمالات کا نام بھی لکھا ہے - یا نہیں - شاید ان پر بھی مرزا جی کی طرح جھوٹے الہام کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے - بقول شخصے مچھلی کے جائے کن تیرائے - یہ پنجابی مثل ہے - جسکا مفہوم یہ ہے کہ مچھلی کے بچے انڈون سے نکلتے ہی تیرنے کا الہام ساتھ لیئے آتے ہین - اُسی طرح سے مرزا جی کے روحانی صاحبزادگان بھی ہین - ؎

ابھی فتنہ ہے کوئی دن مین قیامت ہوگا

اگرچہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے مطلق جھوٹ یا افترا نہین ہے - اب مین اسکو پوری تصریح سے پبلک میں پیش کرتا ہون - اور ملک منصور صاحب کا مین شکریہ ادا کرتا ہون کہ اونکی جھوٹی تقریر نے مجھکو اسکی صراحت پر مجبور کیا ورنہ کا ہیکو اسکا ذکر ان کے مقابلہ مین کیا جاتا ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد -

ایک آئینہ کمالات پر کیا منحصر ہے مرزا جی کی مندرجہ ذیل تصانیف مین جنمین تخمیناً پانچسو غیر مکرر گالیان اور نخش کلمات اور لغو تصنیف نعتیں درج ہین - جو شان میں علما کرام

اور شانخان نؤذی العظام مین مرزاجی نے اپنی خباثت نفسانی تحریر کی ہین - اور اُسکے علاوہ جو شان نبوت مین حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے فحش شدید اونکی امہات مومنات کے لیئے درج رسالہ کیا ہو اسکو دیکھ جایئے تو پتہ چل جائیگا کہ کوئی لکھنؤ کے شہدے پاجی بھی ایسی گالیان نبی خدا کی شان اور اُن کی امہات کی شان مین ہرگز ہرگز استعمال نہیں کرسکتے جسکو مرزا نے نہایت بیباکی سے اور دریدہ دہنی سے لکھا ہے - چونکہ میرے نزدیک اون کا اعادہ بھی گناہ ہو اسلیئے میرے قلم کو جرأت نہیں ہوسکتی کہ اُسکو ظاہر کرسکون - آئینہ کمالات - توضیح المرام - ازالۃ الاوہام - انجام آتھم - ضمیمہ انجام آتھم -

جیسا کہ راقم نے قبل اسکے صفحہ، این چند نمونہ مرزا کے فحش کلام کا بدل ناخواستہ پبلک پر ظاہر کردیا ہو - اوسکو جانچنے کے بعد پبلک خود فیصلہ کرلے - کہ جس شخص کے زبان پر ایسے پاجیانہ لغات چڑھے ہون - اور انکا مصداق حضرت عیسیٰ جیسے اولوالعزم نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے امہات مومنات کو (معاذ اللہ) ٹھہرادے - کیا وہ شخص کبھی ایسا ہوسکتا ہی کہ اُسکو دنیادار شرفا اور مہذب قوم میں بھی شمار کرسکیں - ہرگز نہین - ہرگز نہیں - نبوت اور مہدویت تو درکنار معمولی دیندارانہ حیثیت کا آدمی بھی یہ ذلیل چال چلن اور رذیل طریق کو اپنے لیئے ہرگز ہرگز باعث افتخار نہیں سمجھ سکتا ہی اپنے منہ میان مٹھو مُفتخِر بنجائین یہ دوسری بات ہی ؎

بے حیا باش انچہ خواہی کن

مولانا مثل مشہور ہے "لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا" میرے پیارے عزیز! اب تو ضرور مان لینا چاہیئے کیونکہ آپکا اونٹ آپ ہی کے سامنے رد کردیا گیا ہو ؎

بات کو مانو اسمین کہ نہ کرو | قے نہ کرو میرا کہنا رد نہ کرو

قولہ یہ خدائی سلسلہ ہے اور وہی اوسکی مدد کرتا ہے اگر انسان کا بنایا ہوا ہوتا تو مدتون ہوئی ہم برہم ہوجاتا

اقول میان! یہ کیون نہیں کہتے کہ یہ مرزائی سلسلہ ہے جو خود خدا[1] - خدا کا باپ[2] - خدا کا بیٹا[3] ہونیکا

[1] خود خدا جیسا مرزاجی کو کشف مین ظاہر ہوا تھا (تفسیر یعنی مرزا کرشن چندر ہوگئے اور ہمین روپ دھارن کیا ۱۲ [2] خدا کا باپ (یعنی ہندون کے موافق) مرزاجی نے براہ روپ مین بھی جلوہ گری فرمائی - ۱۲ منہ [3] خدا کا بیٹا (تفسیر) اونہین ہندؤن کے راماین کے روسے آخر زمانہ مین کلنکی اوتار لیکر آئے - جسکو وہ مہدی یا مسیح خیال کرتے ہین ۱۲ منہ

دعویداراہو جسکی تفصیل پچھلے صفحہ میں بخوبی کردیگئی ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسہم ومن سیات اعمالھم) لو مجھسے سُنو۔ یہ تینوں الہام تو مرزاجی پر ہوئے تھے مگر تفسیر اس کی اسوقت اون کے ذہن مین نہ آئی تھی۔ اب مجھ کو اوس موفق حقیقی نے اس میرزائیہ تثلیث کی حقیقت کہولنے کی توفیق بخشی ہے۔ مگر یار خفا نہ ہونا۔ ہرچند بات کڑوی ہے مگر علاج بالخاصہ ہے۔ حاشیہ دیکھو صفحہ ۲۳۔ یہ تو اون تینوں جملوں کی تفسیر ہوئی۔ مگر حقیقت مین مرزا صاحب کی یہ انوکھی تثلیث ہے عیسائی معروف تثلیث مین باپ اور بیٹا اور روح القدس ملکر تثلیث پوری ہوتی ہے اور مرزا صاحب کی نئی تثلیث مین باپ اور بیٹا اور اون کے خدا کا باپ بھی شریک تثلیث ہے۔

میان صاحبزادے! اب سمجھے یہ ہی سلسلہ میرزائیہ کی تثلیث اور اسکا درہم برہم ہونا اگر آپ لوگ کو معلوم نہو تو کور باطنی کا علاج کیجئے۔ مرزا صاحب کی حیات ہی سے اونکا کارخانہ فیل کر گیا۔ دوکانداری ٹھنڈی پڑگئی۔ پبلک پر اون کا فریب کھل گیا۔ خود ہزار دن مرید خاص اون کے عقیدے سے پھر گئے۔ اور بڑے گرما گرمی سے روبرو ہونے لگے۔ تمام دنیا مین اون کے دجال ہونیکا اور کفر کا فتوے شائع ہوگیا۔ اسپر بھی آپ لوگ کو احساس نہو تو پھر کیا اجارہ ہے عقل سلیم آپ لوگ سے صلب کر لی گئی ہے اور بعینہ فونوگراف بنگئے جو کچھ قادیانی ترانہ آپ کے دلون کے رکارڈ مین بھر دیا گیا ہے وہی آواز نکلتی ہے۔

اب بھی چیتو۔ توبہ کا دروازہ ابتک کھلا ہوا ہے۔ موت کی گرم بازاری انواع اقسام سے مرزا صاحب کے قدم نحس کی بدولت تمام دنیا مین۔ ان بطش ربک لشدید للہ کی منادی ہو چکی ہے۔ مبارک وہ لوگ ہین جو اس منادی پر کان دھرین اور اپنے سچے نبی خاتم المرسلین حضرت سیدنا محمد مصطفٰے علیہ الف الف تحیۃ والثنا کی دل سے پیروی کرکے شیطانی

۱؎ غیرت حق۔ میرزاجی کے ہدی جب سدراہ + خود بقول میرزا جو تھا شریر و پر گناہ + مفتری صادق کے آگے مرگیا ہو کر تباہ + مفتری ہوتا ہے آخر اس جہان مین روسیاہ + جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاروبار + یہ مرزا صاحب کا شعر ہے اوپر مصرعہ لگایا گیا ہے کیا پھڑکتا ہوا مضمون ہے اور کیسا چسپان ہے +

عقاید باطلہ سے اپنے کو بچا دین۔ اور اسکو غور سے تخلیہ مین تجویز کرین کہ اس تیرہ سو برس مین آج
تک کتنے جھوٹے مہدی اور مسیح پیدا ہوتے گئے مگر اسلام کا کیا بگڑا۔ سوائے اسکے کہ معدودہ
چند لوگ اسلام کی فہرست سے خارج ہو گئے اور اون کی جگہ درک اسفل مقرر ہو گئے اور مشیت
الٰہی نے اپنی حکمت بالغہ سے اونکو حقیقی اسلام اور اتباع رسالت مصطفوی سے محروم رکھا۔
میرے پیارے عزیز ملک منصور! (بقول ارشاد مرزا صاحب کے کہ کسی قدر مرارت بھی
لازمہ حق گوئی ہے) جا بجا ہمنے محض نیک نیتی سے واسطے افادہ عوام و خواص کے براہ بہی
خواہی مرزائیان کے واقعہ صحیحہ کا اعادہ کیا ہے۔ اور میرزا صاحب کی منہاج نبوت و مہدویت
کا اظہار کیا ہے۔ خدا کے لیئے خفا نہونا۔ بلکہ تخلیہ مین خدا کو حاضر و ناظر جانکر اس رسالہ کو
سامنے رکھکر ذرا غور تو کیجئے اور ان واقعات کو پیش نظر رکھکر خود ہی دلمین فیصلہ کر لیجئے۔ کہ جس
شخص کے افعال و اقوال باہم ایسے متضاد ہون (مسیحیت اور مہدویت تو درکنار) بھلا کبھی وہ
ہمچشمون مین اپنی سوسائٹی کے قابل اعتبار ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ واللہ ہرگز نہین۔ ثم باللہ
ہرگز نہین ضرور آپ بھی دل مین بلا تکلف اعتراف کیجئگا۔ اور آپکا دل گواہی دے گا کہ فیصلہ آسمانی
واقعی آسمانی فیصلہ ہے۔ اس سے انکار کرنے کی ہرگز جرأت نہیں ہو سکتی۔ لیکن پھر بھی آپ کو
یہان شیطانی وسواس یا دوسرے لفظون مین دنیاوی حجاب کا روڑا صراط مستقیم سے روک
رہا ہے۔ بڑے بہادر اور دانشمند وہ ہین کہ اس مقام پر خدا کی سچی توحید اور رسالت مصطفوی کی
مضبوط ڈوری کو پکڑ لین۔ اور شیطانی وسواس اور بے جا حجاب کی مزاحمت کر کے صدق دل سے
توبہ کر کے اوس قدوس ذو الجلال کے آگے سر عجز و نیاز کو جھکا دین کہ ایسی سرافگندگی اوس کے حضور مین
باعث قبولیت ہو جاتی ہے اللھم اھدنا الصراط المستقیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین آمین
بجاہ سید المرسلین و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ اجمعین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

لطیفہ۔ خاتمہ کتاب مین مرزا صاحب آنجہانی کے چند وہ الہامات جنکے سچے ہونے مین مرزا جی
کے کسی مخالف کو بھی کچھ عذر نہین ہوگا بنظر مزید دلچسپی ناظرین ذیل مین درج کیئے جاتے ہین۔ مگر حضرات

ناظرین سے دست بستہ التماس ہے کہ مرزا صاحب کے ان الہامات پر خدا کیواسطے مضحکہ نہ اڑائیگا کیونکہ یہ حضرت مسیح قادیان کے (جیسا کچھ بھی ہو) الہام تو ہین ٭

(۱) مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے کہ کبھی معدے کے خلل سے ورم بھی ہو جاتی ہے۔ (ریویو۔ اپریل) ٭

سبحان اللہ۔ کیا لطیف الہام ہے جو آجتک کسی طبیب یونانی یا ڈاکٹران انگریز کو بھی معلوم نہوا تھا۔ یا معلوم تھا تو مرزا صاحب کو اسکی اطلاع اُن اطباء نے کیوں نہ دی۔ ناظرین یہ البتہ مرزا صاحب کا الہام ہی ہے

(۲) مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ "رعایا میں سے ایک شخص کی موت"! (ریویو۔ اپریل) ٭

کون بے ایمان ہے جو اس الہام کو سچ نہ مانیگا واہ کیا کہنے ہین الہام تو ایسا ہی ہونا چاہئیے کہ دشمن بھی مانجائے

(۳) الہام ہوا "فتح"! (ریویو۔ اپریل) کس کی یہ مت پوچھو۔ جس کی ہوگی وقت پر کہدینگے۔

صاحبو! مرزا صاحب کے ایسے ویسے جیسے تیسے سو نہین بلکہ ہزارون مزخرف الہامات خود اُن کے تصنیفات مین بھرے پڑے ہین جنکو اہل طبع سلیم دیکھکر بے ساختہ کہہ اوٹھیگا کہ ٹھیک مرزا صاحب کے الہامات مندرجہ ذیل شعر کے مصداق ہین ؎

این کرامت ولی ماچہ عجب گربہ شاشید گفت باران شد

مرزائی حضرات بس ان تینون کو دیکھکر دل مین شرمائین اور پھر کبھی الہام کا ذکر اپنی زبان سے نہ نکالین۔ زیادہ والسلام علی من اتبع الھدیٰ ٭

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

الراقم

ملک نظیر احسن بہاری سابقاً یکے از مرید خاص

جناب مرزا صاحب مگر حالیاً مرزا صاحب کے عقاید باطلہ سے تائب ہو کر داخل سلسلۂ رحمانیہ ہوا

لائق دید کتابیں

یہ رسالہ چونکہ ایک غیر مہذب طالب علم کا جواب ہے۔ اسلیئے اُسی طرز پر لکھا گیا ہے اہل تہذیب طالبین حق رسائل ذیل کو ملاحظہ کریں میں اس ورق پر اُن کتابوں اور رسالوں کا نام ظاہر کرنا چاہتا ہوں جن میں نہایت شائستگی اور پُرزور تحریر اور حقانی دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوے میں سچے نہ تھے جماعت احمدیہ میں کوئی ان رسائل کا جواب نہیں دے سکتا +

نمبر شمار	نام	خلاصہ مضمون
۱ ۲ ۳	فیصلہ آسمانی حصہ اول قیمت ۲ر حصہ دوم قیمت ۴ر حصہ سوم زیر طبع	مرزا صاحب نے جس معجزے کو اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان ٹھیرایا تھا۔ اور خلق کو اُس کا منتظر کیا تھا اُس کا ہر طرح سے غلط ہونا اس رسالہ میں دکھایا گیا ہے +
۴	تتمہ فیصلہ آسمانی حصہ اول قیمت ۲ر	پہلے حصہ کے بعض مضامین کے جواب میں جو مرزا صاحب نے اور اُن کے خلیفہ نے لکھا ہے اُسکی غلطی ظاہر کی گئی ہے +
۵	شہادت آسمانی قیمت ۲ر	۱۳۱۱ھ میں چاند گہن اور سورج گہن کا اجتماع رمضان شریف میں ہوا تھا اُسے مرزا صاحب نے اپنے مہدی ہونیکا آسمانی نشان ٹھیرایا تھا اُس کا غلط ہونا نہایت پُرزور تقریر سے ظاہر کیا ہے +
۶	حقیقۃ المسیح قیمت ۳ر	اس میں متعدد طریقوں سے اور خود مرزا صاحب کے قول سے مرزا صاحب کا کاذب ہونا نہایت معقولیت سے ثابت کیا ہے اور اُنکے وجود کا نتیجہ دکھایا ہے +

نمبر شمار	نام	خلاصہ مضمون
۷	معیار المسیح قیمت ۲ر	بعض وہ آیتیں جنسے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں سے اُن کا کاذب ہونا ثابت کیا ہے +
۸	تنزیہ ربانی ۲ر	مدرسہ قادیان یعنی خلیفۃ المسیح صاحب کے دربارے جو حصے ۲ فیصلہ کے بعض مضمون کا جواب نکلا تھا۔ اُسکے دو جواب اہل حق کی طرف سے شائع ہوئے۔ ایک مفصل دوسرا مختصر +
۹	معیار صداقت ۱ر	
۱۰	تنبیہ قادیانی قیمت ۱ر	مرزا صاحب کے بڑے صحبت یافتہ اڈیٹر اخبار بدر نے بے تہذیبی سے کچھ لکھا تھا۔ اُسکا کافی جواب ہے +
۱۱	مسیح کاذب ۳ر	اسمیں دو درجن جھوٹی پیشگوئیاں مرزا صاحب کی لکھکر اُنکی حالت دکھائی ہے +
۱۲	تذکرہ یونس علیہ السلام	حضرت یونس کا سچا واقعہ ذکر کر کے مرزا صاحب کا کذب ظاہر کیا ہے (ابھی طبع نہیں ہوا) +
۱۳	شہاب ثاقب	یہ لائق دید رسالہ برق آسمانی کا دنداں شکن جواب ہے (ابھی نہیں چھپا) +
۱۴	ایک ہمدرد مخلص کی فریادرسی (زیر طبع)	اس میں ماسٹر عبد المجید صاحب کے خط کا محققانہ مفصل قابل دید جواب ہے۔ (ابھی طبع نہیں ہوا) +
۱۵	حق طلب کی سچی فریاد زیر طبع	اسمیں ماسٹر عبد المجید صاحب کا دوسرا خط ہے اور اُسپر تقریظ اور مختصر نوٹ ہیں۔ ماسٹر صاحب کا یہ خط قابل دید ہے + (زیر طبع ہے)
۱۶	حق نما زیر طبع	جس میں نہایت شائستگی اور خوبی سے جماعت احمدیہ کو ہدایت کی گئی ہے اور جلسہ اسلامیہ لاہور کی روئداد بھی شامل ہے جس میں مرزا صاحب کے اُس جلسہ سے روپوش ہونیکی کیفیت مذکور ہے۔ (زیر طبع)

اور اسی قسم کی کتب اور کتب دینیہ اور تصوف وغیرہ شہر مونگیر محلہ مخصوص پور
مولوی سید حاجی عبد الرحمن صاحب و مولوی محمد اسحٰق صاحب سے بقیمت طلب فرمائیں

ماہوار رسالہ

انجمن تائید اسلام لاہور

نمبر ۱۵ | ۱۵ - بابت ماہ فروری ۱۹۲۵ء قیمت سالانہ پیشگی عہ

منشی محمد عبداللہ میر منشی کی چٹھی

Munshi Muhammad 'Abd-ullah Mir Munshi ki cithi

(سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ جنوری ۱۹۲۵ء)

اسکے متعلق صرف یہی کہنا کافی ہے کہ ’’لعنت اللہ علی الکاذبین‘‘۔

نیز اسی اخبار میں آپ نے ایک اور جھوٹی خبر دی ہے کہ ہمارے خاص دشمن سلسلہ (یعنی راقم) کے بھتیجے لفٹیننٹ محمد خان نے تمہارے سلسلہ میں داخل ہونے کا اعلان کیا ہے حالانکہ انکا نام محمد خان نہیں بلکہ خان محمد ہے۔ میں ذیل میں لفٹیننٹ خان محمد کی تحریر جو انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھکر مجھے دی ہے پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی اطلاع غلط ہے۔

نقل

’’میں بحیثیت اہلسنت والجماعت حنفی المذہب ہونیکے اعلان کرتا ہوں کہ اشاعت اسلام کے تمام کاموں میں بدل وجان حصہ لیا کرونگا اور مرزا فرقہ احمدیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیونکہ ان کے عقائد ہمارے عقائد کے بالکل برخلاف ہیں۔ (خان محمد عثمانی)

8—9—24 (دستخط اردو وانگریزی)

اصل تحریر میرے پاس موجود ہے اگر چاہیں تو آپ دیکھ سکتے ہیں۔

نیز اُسی پیغام صلح میں آپ نے اپنے احمدی بھائی میاں عزیز اللہ پلیڈر کی تعریف میں ایک پورا کالم سیاہ کر ڈالا ہے۔ آپنے میاں عزیز اللہ کی نسبت لکھا ہے کہ انکا گھر نمونہ بہشت ہے اور وہ بڑے نیک صالح ہر دلعزیز اور اُنکے فرزند نہایت نیک صالح ہیں۔

ڈاکٹر صاحب جو مہمان نوازی میاں عزیز اللہ نے آپ کی کی ہے اُسکا حق آپنے ادا کر دیا ہے سچ ہے "جسکا کھایئے اُسکا گایئے" جس مکان میں آپ نے پلاؤ زردہ اور مرغ کھائے ہوں وہ کیوں بہشت نہ ہو۔ باقی رہا انکی ہر دلعزیزی اور نیکی۔ سو ہم مری کے لوگ آپ سے بہتر جانتے ہیں۔ اب مَیں آپ کے مکتوب گرامی کیطرف متوجہ ہوتا ہوں۔

جو کچھ خامہ فرسائی آپ نے مرزا صاحب کے عقائد کے متعلق کی ہے خاکسار خود یہ سب کچھ مرزا صاحب کی تصانیف سے دیکھ چکا ہے۔ اُن سے بے خبر نہ تھا آپنے مرزا صاحب کی تصانیف سے صرف روشن پہلو لیکر اُسپر اپنے قلم کی جولانی دکھلائی ہے۔ مگر تاریک پہلو آپنے عمداً نظر انداز کر دیا ہے۔

ابتدا میں مرزا صاحب کے عقائد وہی تھے جو ایک پکّے مسلمان کے ہوتے ہیں لیکن جب اُنہوں نے بتدریج مسیحیت۔ مہدویت۔ کرشنیت اور نبی ہونیکا دعویٰ کیا اُسوقت کے عقائد غور طلب ہیں۔

قبل ازیں آپ ۲۸ ستمبر کے اخبار پیغام صلح میں مجھے مخبوط الحواس۔ بدزبان اور بداخلاق جیسے کریہہ الفاظ سے یاد کر چکے ہیں۔ مگر یکم اکتوبر کے خط میں آپ میری نسبت فرماتے ہیں۔ کہ آپ بفضلہ کلمہ گو ہیں۔ پھر آپ اپنی روزی خود کماتے ہیں سامان فروش مُلّا نہیں آپکا جوش جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اسلام کے لیئے ہے میں اُسکی قدر کرتا ہوں۔ اس ایک ہفتہ کے اندر اندر آپ کے خیالات میں اسقدر اختلاف کا واقعہ ہونا اس امر کی بیّن دلیل ہے کہ آپ مرزا صاحب کے پکّے اور راسخ العقیدہ مریدوں میں سے ہیں کیونکہ "بقول دروغگو را حافظہ نباشد" آپ کے مرزا صاحب بھی کبھی تو ظلّی نبی کبھی نبی اور کبھی اُمتی بنتے رہے اور کبھی نبوّت سے انکار کر دیا۔ خیر آپنے بھی اپنے جھوٹے نبی کی سنّت کو

تازہ کر دیا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عرصہ بیس سال سے میرا سلسلۂ گفتگو اور بحث مباحثہ مرزائیوں اور احمدیوں کے ساتھ رہا ہے۔ عرصہ دس سال سے آپ کی دو پارٹیاں بنیں اس سے پیشتر لاہوری پارٹی والے اور قادیان پارٹی والے ہر دو مرزا صاحب کو نبی مانتے رہے۔ ہم اہل اسلام کا تو یہ یقین ہے کہ قادیانی اپنے کفر وارتداد میں پختہ ہیں کیونکہ وہ لوگ ٹھیک مرزا صاحب کے بتلائے ہوئے راستہ پر چلتے ہیں۔ مگر لاہوری منافق ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کو فریب دینے کی غرض سے مرزا صاحب کی نبوت کے انکاری ہیں۔

ذیل میں اپنے تمام اعتراضات کے جواب ملاحظہ کیجئے۔

کیا آپ لوگ ایسے شخص کو مجدد قرار دیتے ہیں جس نے ذیل کے اشعار کہے ہوں۔

آنچہ من بشنوم ز وحیِ خدا ۔۔۔ بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم ۔۔۔ از خطاہا ہمیں است ایمانم
کربلائیست سیر ہر آنم ۔۔۔ صد حسین است در گریبانم

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

"بریں عقل ودانش بباید گریست"۔ اگر اشعار بالا جزوِ ایمان احمدی ہا است پس "تُف بر چنیں احمدیت"۔

آپ نے اپنے خط میں بحوالہ آسمانی فیصلہ نمبر ۳ لکھا ہے کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں "میں مسلمان ہوں اور اہل سنت والجماعت پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور کلمہ پڑھتا ہوں۔ اور مدعی نبوت نہیں"۔

جواب۔ ملاحظہ ہو نقل از کتاب موسومہ "ایک غلطی کا ازالہ" جو مرزا صاحب نے اپنے عین حیات میں سورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء بمقام قادیان شائع کی۔ **وھو ھذا**۔

"ہماری جماعت میں بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جنکو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں

رہکر اپنی معلومات کی تکمیل کر سکے وہ بعض حالات میں مخالفین کے اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے اسلیئے باوجود اہل حق ہونے کے انکو ندامت اُٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کیطرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ۔ رسول۔ مرسل۔ اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے۔

حقیقۃ الوحی ص۱۶۴۔ "جو مجھکو نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا"۔

جناب ڈاکٹر صاحب! جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم عطا فرمائی ہو اور وہ زیور علم سے آراستہ ہو۔ اور اُس میں فراسی صداقت بھی ہو۔ وہ ان بیّن اور صحیح دعاوی کے ہوتے ہوئے کیونکر مرزا صاحب کو مسلمان قرار دے سکتا ہے! آپکا تاویلات کرنا کہ مرزا صاحب ظلی اور بروزی نبی ہیں۔ درست نہیں۔ جناب من! تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ تو کیا حضرت ابوبکر رض سے بڑھکر کوئی شخص فنا فی الرسول ہو سکتا ہے؟ کیا حضرت صدیق اکبر رض نے کسی جگہ کسی کتاب میں دعویٰ کیا ہے کہ میں ظلی نبی ہوں۔ ہرگز نہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لَوْ کَانَ نَبِیًّا مِنْ بَعْدِی لَکَانَ عُمَرُ تو کیا حضرت عمر فاروق رض نے کہیں ایسا دعویٰ کیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ تاویل فضالۃ التسلیم کہ نبی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ حقیقی اور مجازی یعنے سچا اور کاذب۔ تو اس صورت سے مرزا صاحب جھوٹے نبی ضرور ہوئے۔ جیسے کہ اس سے قبل بائیس گذر چکے ہیں۔

آپکا یہ لکھنا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے مجازاً اپنے لیئے ابن اللہ کا لفظ استعمال کیا۔ سراسر بہتان ہے۔ ڈاکٹر صاحب مجھے اس کتاب کے نام سے تو آشنا کردیں جس میں ابن اللہ ہونے کا دعویٰ حضرت عیسٰے علیہ السلام نے کیا ہے۔ ہاں البتہ قرآن کریم میں

رب العزت فرماتا ہے کہ وَقَالَتِ النَّصَارٰی مَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ یعنے اللہ تعالیٰ ذکر فرماتا
ہے کہ عیسائی لوگ حضرت عیسےٰ کو ابن اللہ کہتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے
خود دعویٰ نہیں کیا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا قول قرآن کریم میں یہ ہے۔ اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ
اٰتَانِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اہل قبلہ کلمہ گو کیونکر کافر ہو سکتا ہے۔ اور ایک کلمہ گو مسلم کو
پھر خادم اسلام کو جو یورپ اور امریکہ میں غیر مسلموں کو کلمہ پڑھا کر اسلام کے دائرہ میں
داخل کرتے ہیں کافر قرار دینا۔"

جناب ڈاکٹر صاحب! قرآن کریم فرما رہا ہے لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ
قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰئِکَۃِ
وَالنَّبِیِّیْنَ۔ دوسری جگہ ارشاد ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۔ جب تک ایک شخص تمام ضروریات دین پر ایمان نہ رکھے وہ ہرگز
مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقر کے شروع میں سب سے پہلے مومنین
کا ذکر کیا۔ پھر کافروں کا اور بعد منافقین کا۔ منافق وہی ہیں جو زبان سے تو کہتے
ہیں کہ ہمارا خدا اور رسول اور قرآن پر ایمان ہے۔ مگر جو معانی قرآن کریم کے حضور (صلعم)
اور صحابہ کرام نے فرمائے اُس پر عمل نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ جو معانی مرزا صاحب کو بذریعہ
وحی معلوم ہوئے وہی درست ہیں۔ حالانکہ مَنِ اعْتَقَدَ وَحْیًا مِّنْ بَعْدِیْ مُحَمَّدٍ
کَانَ کَافِرًا بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

باقی رہا یہ کہ آپ امریکہ اور یورپ میں خدمت اسلام کر کے لوگوں کو دائرہ اسلام
میں لا رہے ہیں"۔ جناب من! یہ دعویٰ آپ کا چنڈو خانہ کے مجذوب کی بڑ سے زیادہ
وقعت نہیں رکھتا۔ "خفتہ را خفتہ کے کند بیدار"۔ آپ اپنے اخبار میں جو چاہیں درج
کر دیں کون پوچھتا ہے۔ کیا ہندوستان میں آپ نے ایک جسم کا آریہ داخل اسلام کیا
کیا مرزا صاحب کے حقوق آپ پر کچھ نہیں کہ اُنکی نگری کے ہزاروں قادیانی [illegible]
مرتد اور کافر کہتے ہیں ایسے گمراہ ہوں اور آپ انکو اس گمراہی سے نجات نہ دلائیں [illegible]

یورپ وغیرہ مارے مارے پھریں۔ یورپ میں تو عیش و عشرت اور فیا فتوں میں مصروف رہکر بھولے بھالے ہندوستانیوں کی کمائی پر پانی پھیر رہے ہیں۔ یورپ میں اسلام مرزا صاحب اور اُنکے مریدوں کے پہلے سرسید احمد اور شیخ عبداللہ کوئیلم پہونچا چکے ہیں جسکا ظہور پہلے ہوچکا ہے۔ اور وہی نیچری اسلام ترقی کر رہا ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ " وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا (اے مسلمانو! قرآن کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ نہ کرو)۔

جنابِ من! خدارا ذرا نظرِ انصاف سے غور فرمائیں کہ دینِ محمدی پرانا دین ہے یا دین احمدی (جو مرزا غلام احمد کے نام سے موسوم ہے) یہ اظہر من الشمس ہے کہ تیرہ سو سال سے تمام صحابہ کرام سلف صالحین اور اہلسنت والجماعت اسی خدا کی رسّی یعنے قرآن کریم کو مضبوط پکڑے ہوئے تھے۔ جب مرزا صاحب آئے تو انہوں نے اور اُنکے متبعین نے اس خدا کی رسّی کو چھوڑ دیا اور مسلمانوں کے جمِ غفیر میں تفرقہ ڈالکر ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی۔ اور عقائدِ باطلہ کو ترویج دی اور قعرِ ضلالت و مذلت میں جا ڈوبے اور مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ کے مصداق بنے۔

آپ فرماتے ہیں کہ "حیاتِ مسیح کا عقیدہ خلاف قرآن اور صلیب پرستوں کا ہے"۔ اور ساتھ ہی آپ اس خط میں اقرار کر چکے ہیں کہ "میں اور میرا مجدد حنفی اور فقہ حنفی کے پیرو ہیں"۔ گو میرے پاس بے شمار دلائل اور ثبوت حیات مسیح کے متعلق ہیں مگر چونکہ آپ فقہ حنفی کی پیروی کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اسلئے میں حضرت امام الاعظم رح کا قول حیاتِ مسیح کے بارہ میں نقل کرتا ہوں جسمیں آپ کو چون و چرا کی جرأت نہ رہیگی۔

ملاحظہ ہو فقہ اکبر ص۱۶ مصنفہ امام الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ وخروج الدجال ویاجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربھا ونزول عیسے علیہ السلام من السماء وسائر علامات یوم القیمۃ علی ما وردت بہ الاخبار الصحیحۃ حق۔ اسمیں حضرت امام اعظم رح حیات مسیح کے قائل ہیں کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ عیسٰے علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔

جناب ڈاکٹر صاحب برائے خدا ابتو اپنے عقائدِ فاسدہ سے تائب ہو جائیں اور وہی مسلک اختیار کریں جسپر تیرہ سو سال سے تمام صحابہ کرام۔ تابعین۔سلف صالحین اور اُنکے متبعین گام زن رہے ہیں۔ قبر میں آپ سے سوال ہوگا کہ مَنْ رَّبُّکَ وَمَنْ نَبِیُّکَ وَمَنْ دِیْنُکَ یہ کوئی نہیں پوچھیگا کہ مَنْ مِرْزَا غُلَامْ اَحْمَدُکَ ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

آپنے تحریر فرمایا ہے کہ "اگر حضرت عیسٰے علیہ السّلام آجائیں تو وہ منصب نبوت سے کسطرح گر جائینگے اور اس سے ختمِ نبوت باطل ہو جائے گی"۔

جنابِ من! یہ منطق آپ کی جاہلوں پر مؤثر ہو تو ہو مگر ذی علم اصحاب کے نزدیک یہ بے اثر ثابت ہوگی۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام تو پہلے ہی سے نبی ہیں اُنکو دوبارہ آنے سے نئی نبوت عطا نہ ہوگی اور نہ اُنکے آنے سے ختمِ نبوت باطل ہوگی۔ بلکہ ہمارے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تصدیق ہوگی۔ جسمیں حضور انورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "میرے بھائی حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان سے نزول فرما کر بعد میرے نزدیک قبر میں مدفون ہوں گے"۔ جنابِ من! ذرا اس مثال پر ٹھنڈے دل سے غور فرماویں۔

"موجودہ وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ ہیں۔ اِن سے پہلے ایک وائسرائے لارڈ چیمسفورڈ رہ چکے ہیں۔ جو ولایت میں ابھی تک زندہ ہیں۔ اگر سابق وائسرائے ہندوستان میں پھر کسی موقع پر آئیں تو اُنکو سابق وائسرائے ہی کہا جائے گا مگر عملدرآمد موجودہ وائسرائے کے احکام پر ہوگا۔ سابق وائسرائے کے آنے سے موجودہ وائسرائے کی ہتک ہوگی اور نہ منصب میں تنزل ہوگا"۔

اب میں مضمون کو طوالت دینا نہیں چاہتا ہوں۔ اور دستِ بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس گمراہی کے گڑھے سے نکال کر راہِ مستقیم پر لائے۔ مگر ساتھ ہی فرمانِ ایزدی پر بھی نظر ہے کہ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔

جناب ڈاکٹر صاحب! اگر جناب کسی موقع پر بازار میں کسی دوکان پر یا مسجد میں یا منڈی میں تشریف لاکر بالمشافہ مکالمہ کریں۔ اور مرزا صاحب کے آخری دعاوی کے رُو سے بتائید آیات کلام اللہ و احادیث رسول اللہ ثابت کردیں کہ مرزا صاحب ایک مجدد تو در کنار

ایک ادنیٰ مسلمان کا درجہ رکھتے ہیں تو میں بطور پیشکش مبلغ دو صد روپیہ جناب کو دونگا

اور اگر مینے مرزا صاحب کی کتب سے بتائید قرآن و احادیث اُنکا کافر اور مرتد ہونا ثابت کردیا تو آپ سے میں روپیہ کا خواہاں نہ ہوں گا۔ بلکہ آپ کھڑے ہوکر صرف اپنے عقائد سے توبہ کریں۔ زیادہ نیاز۔

(خاکپائے اہل اللہ۔ محمد عبداللہ میر منشی۔ نزکوہ مری ۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء

تکفیر اہل قبلہ

ریویو آف ریلیجنز ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۶ پر "بہاء اللہ ایرانی کی شریعت جدیدہ" کے زیر عنوان بہاء اللہ کی تعلیم درج کرکے اُسپر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ مگر جب ہم ہی باتیں اور الہامات کفر و شرک مرزا جی کے ہم پیش کرتے ہیں تو ہمکو کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب تو مسلمان تھے۔ اور ایسے ایسے کلمات اور الہامات از قبیل متشابہات ہیں اُنکو محکمات کے تابع کرو۔ اور مرزا صاحب کو اپنی دعاوی میں سچا یقین کرو۔ اور اُنکے تابع ہوجاؤ۔

جواب۔ یہ پایہ راستی و اعتبار سے اسقدر دور ویل ہے جسکی نسبت صائب ایرانی نے کہا ہے

برعیب خویشتن ہر گرنمے باشد کسے آگاہ ۔۔۔ خلیدن نیست در اندام ماہی خار ماہی را

یعنے اپنا عیب کسیکو معلوم نہیں ہوتا۔ جیسے مچھلی کا کانٹا مچھلی کو نہیں چبھتا۔ پس قادیانی صاحبان کو اپنے عیبوں کی طرف دیکھنا چاہیے۔ کہ اُنکے اور اُنکے پیشوا کے الہامات اور مکاشفات و اعتقادات جب اپنے اندر وہی عفونت رکھتے ہیں تو وہ بہاء اللہ کو کافر و خارج از اسلام کہنے میں حق بجانب نہیں ہوسکتے۔ اگر بہاء اللہ بسبب تغیر و تبدیل و تنسیخ مسائل شریعت محمدی قابل تکفیر ہے تو مرزا صاحب [illegible] غیر پر کیوں علماء اسلام کو گالیاں دیجاتی ہیں کیونکہ مرزا صاحب نے بھی

قرآن مجید کے احکام کی تنسیخ کی ہے اور خلاف قرآن و احادیث عقائد احداث کئے ہیں۔ ہم ذیل میں مرزا صاحب اور بہار اللہ دونوں مدعیان نبوت کے اقوال کفریہ درج کر کے مسلمانوں کو بتاتے ہیں کہ یہ دونوں یکساں اسلام کے صراط مستقیم سے بہکانیوالے ہیں اگر قادیانی صاحبان تاویلات سے اپنا مسلمان ہونا ثابت کر سکتے ہیں تو ایسی تاویلات سے بہار اللہ کے پیرو بھی مسلمان رہ سکتے ہیں۔

اول۔ بہار اللہ کا دعویٰ۔ اِنَّنِی اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا الْمُھَیْمِنُ الْقَیُّوْمُ۔ تحقیق میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں (بحوالہ طرازات ص۱۳)

الہام مرزا صاحب۔ یَحْمَدُکَ وَیُصَلِّیْ یعنے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں (حقیقۃ الوحی ص۹۹)

بہار اللہ تو صرف مخلوق کا معبود بنتا ہے مگر مرزا جی کی خالق تعریف کرتا ہے۔ مگر مرزائیوں کی عقل پر افسوس ہے کہ جو مخلوق کا معبود بنے اُسے تو کافر کہتے ہیں لیکن جو خالق کا معبود بنے اُسے مسلمان اور مسیح موعود وغیرہ اور سنئے۔ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں" (حقیقۃ الوحی ص۷۴) "اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیْ آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ میرے ساتھ ہیں" (حقیقۃ الوحی ص۷۵)

دوم۔ بہار اللہ کے روضہ کی پرستش۔ قادیان میں بھی بہشتی مقبرہ ہے جو وہاں مدفون ہوتا ہے بخشا جاتا ہے جس سے تمام شریعت محمدیہ منسوخ ہے۔ کیونکہ جائداد کا دسواں حصہ دیکر قادیان میں جسے قبر کی جگہ ملجاوے وہ بہشتی ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں میں بہشت بقیمت بکتا ہے قادیان میں بھی بہشت بکتا ہے۔ یہ مرزا جی کی قبر کی فقط پرستش ہی نہیں بلکہ وہاں تو جو دفن ہی ہو وہ بہشتی ہوتا ہے۔

سوم۔ بہائی شریعت اسلامی شریعت کے منسوخ کرنیوالی ہے"۔ مرزا جی کی شریعت بھی اسلامی شریعت کے منسوخ کرنیوالی ہے۔ جہاد کو حرام کر دیا (تحفہ قیصریہ) مرزا صاحب نے مسمی اللہ دتا کنجر سے حرام کی کمائی کا روپیہ اشتہاروں کے واسطے لینا چاہا اور جائز قرار دیا۔ ختم نبوت کے عقیدہ کو منسوخ کیا۔ اصالتاً نزول عیسے علیہ السلام سے انکار کیا۔ فرشتوں سے انکار کیا۔ ملائکہ کے نزول سے انکار کیا۔ اور انکے بعد آپکے بیٹے خلیفہ محمود نے اپنے عقائد کا کھلا اقرار کیا کہ ہمارے عقائد مسلمانوں والے نہیں چنانچہ چنانچہ لکھتے ہیں"۔ ہمیں لوگوں سے یہ اختلاف ہے۔ ختم نبوت ہم نہیں مانتے بایں طرح جسطرح دوسرے مسلمان مانتے ہیں نزول مسیح بھی ہم اوسطرح نہیں مانتے جسطرح مسلمان مانتے ہیں۔ رسول اللہ کے بعد رسولوں کا نہ آنا ہم حماقت سمجھتے ہیں۔ ہم قرآن کے معانی و تفسیر ایسے کئے ہوئے جنکو ہم الہام کہتے ہیں درست کہتے ہیں۔

اور تفسیر میں کوئی نہیں مانتا۔ خدا سب ایک ہی کرتا ہے پیغمبروں کی خصوصیت نہیں۔ ہم بعث بعد الموت بھی اسطرح نہیں مانتے جسطرح دوسرے مسلمان مانتے ہیں۔ دوزخ و بہشت بھی اسطرح نہیں مانتے جسطرح مسلمان مانتے ہیں۔

چہارم حج مکہ میں ہوتا ہے جو احمدیوں کا مکہ و مدینہ بھی قادیان ہی ہے۔ عبد اللطیف کابلی حج کے واسطے آیا اور قادیان میں رہکر واپس چلا گیا۔ اور کہا کہ میرا حج قادیان میں ہو گیا ہے۔ اور تمام مرزائی ماہ دسمبر میں قادیان جاتے ہیں۔

پنجم اہل بہا میں سلام کا طریقہ۔ مسلمانوں میں طریقہ ہے کہ ایک السلام علیکم کہتا ہے تو دوسرا وعلیکم السلام کہتا ہے مگر بہائی ایسا نہیں کرتے الخ۔ مرزا صاحب کے مرید بھی وعلیکم السلام نہیں کہتے اور نہ مسلمانوں کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اور نہ انکے ساتھ نماز۔

ششم خیراتی اموال میں بہاء اللہ اور اسکی اولاد کا تصرف الخ۔ مرزا صاحب نے بھی خیراتی اموال سے دنیاوی مزے اڑائے۔ ہزاروں روپے کے زیورات اور وسیع مکانات اور باغات بنوائے۔ اور خود لکھتے ہیں کہ جہاں ہمکو دس روپے ماہوار کی آمدنی نہ تھی اب لاکھوں روپے آتے ہیں (حقیقۃ الوحی صہ ۲۱۱)۔ خیراتی مال سے خلیفہ صاحب نے ہزاروں روپیہ سیر کشمیر میں صرف کرائے۔ اور پچاس ہزار روپیہ سفر لنڈن میں صرف کرائے اور ایسے شہر کی سیر کی جسکی تعریف میں کسی شاعر نے لکھا ہے ؎

ہوائے ناز پر کافر اڑائے بال پھرتے ہیں — بچے کیونکر یہ مرغ دل کہ اڑتے جال پھرتے ہیں

جب مرزا صاحب کا مشن بھی ایسے ہی اعتراضات کا محل ہے اور جو اعتراضات بہاء اللہ پر کیئے جاتے ہیں وہی مرزا صاحب پر پڑتے ہیں۔ تو پھر اسلام اور شریعت اسلام کے واسطے دونوں برابر ہیں پھر تعجب ہے کہ ایک دوسرے کی تکفیر کرے حالانکہ وجہ تکفیر اپنے اندر رکھتا ہو جب اپنے اوپر اعتراض ہو تو متشابہات کہکر اپنی مخلصی چاہے۔ مگر دوسرے کو کافر کہے یہ انصاف سے بعید ہے۔ خود خدا بنے۔ خدا کا بیٹا بنے۔ خدا کی بیوی بنے۔ خدا کے اطفال جنے۔ خدا اسکے ساتھ طاقت رجولیت کا اظہار کرے۔ خدا کی اولاد بنے۔ خدا کے نطفہ سے بنے کن فیکون کے اختیار رکھے۔ خدا کا اوتار بنے۔ خالق زمین و آسمان بنے رسول بنے وغیرہ وغیرہ۔ تو مسلمان مرسل یزدانی مسیح موعود اور

اور دوسرا اگر ایسا کرے تو کافر اور اسلام سے خارج۔

مرزا صاحب اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معزول کرکے نجات کے خود ٹھیکیدار بنجائیں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو توڑکر مقام محمود کا مرتبہ بھی چھین لیں قرآن کی آیت منسوخ کردیں اور ایک آیت اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ قرآن میں بڑھادیں تو مسلمان اور مسیح موعود اور ایسے واجب التعظیم کہ انکی بیعت کے بغیر نجات نہیں ملسکتی وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی تکفیر کریں اور اپنے نہ ماننے والوں کو جہنمی قرار دیں تو حق بجانب ہوں اور اگر بہاء اللہ کچھ کہے تو کافر۔ یہ کونسا انصاف ہے؟

جب مسلمان مرزائیوں کو انکے عقائد فاسدہ اور خلاف شرع محمدی کرنیکے باعث انکی تکفیر کرتے اور اسلامی فرقہ نہیں سمجھتے تو کہتے ہیں کہ اہل قبلہ اور اسلامی فرقہ کو کیوں کافر کہتے ہو! ایسا کرنے سے تم خود کافر ہو جاتے ہو۔ مگر خود بہائی فرقہ کی تکفیر کرکے بھی مسلمان بنتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ "غرض بہاء اللہ کی یہ وہ شریعت ہے جسکی وجہ سے اہل بہا کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہا اس شریعت کے ہوتے ہوئے۔ جو شخص بھی یہ کہتا ہے کہ بھائی فرقہ اسلامی فرقہ ہے وہ یا تو بہائی ہے اور لوگوں کو دھوکا دینا چاہتا ہے اور یا وہ بیخبر ہے"۔

اسیطرح مسلمان مرزا صاحب کے کشوف والہامات جو شریعت محمدی کے خلاف ہیں پیش کر کے کہتے ہیں کہ مرزائی فرقہ مسلمان نہیں اور جو شخص فرقہ مرزائیہ کو مسلمان کہتا ہے وہ یا تو خود مرزائی ہے یا اسلام سے بیخبر ہے۔ اگر بہاء اللہ اسواسطے کافر اور اسلام سے خارج ہے کہ اس نے خلاف قرآن و شریعت محمدیہ کیا ہے۔ تو مرزا صاحب نے جب اس سے بڑھکر خلاف قرآن و اسلام و شریعت محمدیہ کیا ہے اور اسلام کے اندرونی دشمن ہیں تو پھر وہ کیوں اسلام سے خارج نہیں؟ اور علمائے اسلام مرزائیوں کی تکفیر کرنے میں کیوں حق پر نہیں ہیں؟

ریویو۔ "دافع شبہات عن آیات رب الکائنات"۔ مرزائیوں کے اعتراضات کے جواب میں جو وہ رفع و نزول عیسے علیہ السلام پر کیا کرتے ہیں۔ مولوی محمد مسلم صاحب دیوبندی مدرس اول مدرسہ عربیہ چھاؤنی انبالہ کی تصنیفات سے ہے کتاب کیا ہے

کوزہ میں دریا بند ہے۔ کوئی اعتراض نہیں کہ جسکا جواب اسناد شرعی سے مسکت نہ دیا گیا ہو۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ نزول حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا اصالتاً موعود ہے نہ کہ بروزاً۔ اور حدیثوں سے بروزی نزول کی تردید کردی ہے اور آخیر پر خاتم النبیین کے معانی وتفسیر پر ایسے لطیف پیرایہ میں بحث کی ہے کہ جسکا مرزائیوں سے کوئی جواب نہیں بن آتا۔ کیونکہ آنے والا مسیح نبی اللہ ہے۔ اور نبی اللہ بعد حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے آنا ناممکنات سے ہے اسلئے اصالتاً نزول متحقق ہے جس سے وفات مسیح باطل ہو جاتی ہے۔ اور قادیانی مشن سارے کا سارا از سر تا پا غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ صفحات ۱۴۸۔ قیمت ۹ اور دس نسخوں کے خریدار کے لئے ۸ فی نسخہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ شیخ محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

مرزائیت سے توبہ

مکرم بندہ! السلام مسنون۔ چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ ایک شخص مسمی اقبال محمد ساکن مٹھیانہ تحصیل وضلع ہوشیار پور بدقسمتی سے مرزائی ہو گیا تھا۔ کل ۸ جنوری ۱۹۲۵ء کو وہ دو مسلمان ہمراہیوں کے ساتھ میرے پاس آیا۔ اس نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات کے متعلق سوال کیا۔ خاکسار نے مرزا غلام احمد قادیانی کی الہامی کتاب براہین احمدیہ کا صفحہ ۳۶۱ (بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲) نکالا اور کہا کہ سنو تمہارے گورو جی مہاراج کیا لکھتے ہیں:۔

"مگر میرے بعد ایک دوسرا آنیوالا ہے وہ سب باتیں کھول دیگا۔ اور علم دین کو بمرتبہ کمال پہونچائیگا۔ سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص چھوڑکر آسمان پر جا بیٹھے۔ پھر اسی کا صفحہ ۴۹۸، ۴۹۹ (بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) نکالا اور کہا سنو مرزا جی لکھتے ہیں:۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئیگا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے تو اُنکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں

پھیل جائیگا۔

اسکے بعد خاکسار نے اسکو مرزا غلام احمد صاحب کے وہ الہامات اور تحریرات جنپر اُنہوں نے خود بذاتہ مطلق عمل نہیں کیا دکھائیں (۱) براہین احمدیہ ص۳ میں ہے۔ اول ہر ایک صاحب کی خدمت میں جو اعتقاد اور مذہب میں ہم سے مخالف ہیں بصد ادب امد غربت عرض کیجاتی ہے جو اس کتاب کی تصنیف سے ہمارا ہرگز یہ مطلب اور مدعا نہیں جو کسی دل کو رنجیدہ کیا جائے (۲) ایضاً فیہ ص۱۰۔ چہارم بخدمت جملہ صاحبان یہ بھی عرض ہے کہ یہ کتاب کمال تہذیب اور رعایت آداب سے تصنیف کی گئی ہے اور اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں کہ جس میں کسی بزرگ یا پیشوا کسی فرقے کی کسرِ شان لازم آوے اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتہً یا کنایتہً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجے کا شریر النفس خیال کرتے ہیں (۳) تلطف بالناس وترحم علیہم لوگوں سے لطف کے ساتھ پیش آ۔ اور انپر رحم کر (انجام آتھم ص۵۵)(۴) یا داؤد عامل بالناس رفقاوا حسانا اے داؤد لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر (انجام آتھم ص۷۶) ان تحریرات الہامات کے خلاف انجام آتھم بقیہ حاشیہ ص۲۱ میں لکھتے ہیں:۔

”اے بدذات فرقہ مولویان تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئیگا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تمپر افسوس کہ تمنے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا ہے وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔“ اسپر اقبال مذکور نے اقرار کیا کہ واقعی مرزا جی کذاب ہیں۔ اور میں عقاید مرزائیہ سے توبہ کرتا ہوں۔ اور توبہ نامہ لکھدیا جسکی نقل بغرض آگاہی ناظرین بعینہ درج ذیل کرتا ہوں۔

نقل توبہ نامہ۔ ”مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا اور مفتری جانتا ہوں اور آج سے میں عقاید مرزائیہ سے توبہ کرتا ہوں۔ یہ تحریر مینے بلا جبر لکھی ہے اور بقائمی ہوش کے لکھا ہے۔ اقبال محمد بقلم خود سکنہ مٹھیانہ تحصیل ضلع ہوشیارپور تاریخ ۸ جنوری ۱۹۲۵ء۔

گواہ شد علی محمد بقلم خود سکنہ مٹھیانہ تاریخ ۸ جنوری ۱۹۲۵ء۔ گواہ شد جلال دین بقلم علی محمد سکنائے مٹھیانہ (نشان انگشت)

میں دعا کرتا ہوں کہ رب بے نیاز صانع بے انباز اسکو بطفیل جناب رسولکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم توبہ پر ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین۔ والحمد للہ اولاً و اخراً والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ دائماً سرمداً۔

عبدہ راجی العفو بربہ القوی امجد علی عفرلہ الوالی منمقام کھنوڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور ۲۳ جمادی الآخر سنہ ۱۳۴۳ھ

ایک ہزار نو سو روپیہ کا انعامی چیلنج

مرزائی اخبار الفضل کی کذب بیانی

مکرمی السلام علیکم۔ مباحثہ اہرانہ ضلع ہوشیارپور میں میرزائیوں کے بلاجواب دیئے فرار ہو جانے کے متعلق جو مضمون اخبار سیاست ۱۱ اکتوبر میں درج ہوا تھا اُسکی خانہ پری مرزائیوں نے جس قابل نترم دلیری سے کی ہے اور حق بات کو چھپایا ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب الفضل نے چند ساعت خوش ہو کر جو صلواتیں اخبار سیاست کو سنائی ہیں وہ میرے پہلے کارڈ سے ظاہر ہو گئی ہونگی کہ اہرانہ کے مرزائی اور انکے نامہ نگار و اخبار سچائی کے خلاف کتنا اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔ نظر بحالت موجودہ فقیر جناب کے رسالہ کے ذریعہ سے قادیانی دربار میں حضرت خلیفۃ القادیان کی جناب میں عرض کرتا ہے کہ حضور کے پھیلائے ہوئے پروپاگنڈے نے مسلمانوں میں سخت صورت فساد قائم کر دی ہے۔ باپ بیٹے کا دشمن ہے تو بیٹا باپ کا۔ ماں بیٹی کے نقصان کی جویاں ہے تو بیٹی ماں کی بربادی کے خواہاں۔ بناء وفات حضرت مسیح کی موت قبل از نزول۔ اور مرزا جی کی اپنی نبوت کا سوال ہے۔

اندریں حالت فقیر گذارش کرتا ہے کہ رفع شر و فساد کے لئے فقیر کی اس بہترین تجویز پر یقین عمل کریں تو بہتر ہوگا۔ وہ یہ کہ فریق ثانی یعنی مرزائی صاحبان میں سے کل لکھے پڑھے ہوئے حضرات کو چیلنج دیا جاتا ہے کہ اگر مسیح علیہ السلام کی موت قبل از نزول کو کوئی مرزائی قرآن شریف کی کسی آیت سے ثابت کر دکھا دیں تو

مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام لے سکتے ہیں

اور اگر کوئی مرزائی صاحب مرزا صاحب کے اُن ۹ الہامات میں سے جو فقیر نے مباحثہ اہرانہ میں پیش کئے تھے جملہ پیغمبران علیہم الصلوۃ والسلام کی پاک تعلیمات کی کسوٹی پر سچا ثابت کردیں تو فی الہام سو روپیہ نقد کل ۹ سو روپیہ انعام لے سکتے ہیں بصورت عدم ثبوت اونکو دوہرا تاوان دینا ہوگا۔ کوئی مرزائی صاحب مباحثہ کرنے اور انعام لینے کا مستحق نہ ہوگا جبتک حضرت خلیفۃ القادیان کیطرف سے وکالتنامہ پیش نہ کرے۔ اصل روئے سخن فقیر کا حضرت خلیفۃ القادیان کی طرف ہے۔ اگر وہ توجہ فرمائیں تو ملک میں امن ہوسکتا ہے۔ اور علاوہ انعامات بالا کے درگاہ رب الصمد سے امت محمدیہ کے اتفاق اتحاد کرانیکی سعی میں وہ درجات عظمیٰ کے بھی مستحق قرار دئے جائینگے۔ اشتہار بازی اور بالائی اخباری باتیں نہ سنی جائینگی۔ براہ راست شرائط طے کرو۔

فقیر محمد رحمت اللہ مبلغ ضلع ہوشیارپور مقام جہان خیلاں ۲ نومبر ۱۹۲۵ء

مناظرہ کھاریاں میں مرزائیوں کی سخت شکست

انجمن اہل السنت والجماعۃ کھاریاں ضلع گجرات کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۹ و ۳۰ نومبر ۱۹۲۴ء کو منعقد ہوا برگزیدہ علمائے اہل السنت رونق افروز ہوئے۔ پہلے روز پرزور وعظ ہوئے مخلوق کا بیحد ہجوم تھا۔ دوسرے روز مرزائیوں سے مناظرہ ہوا۔ پہلے اجلاس میں مسئلہ حیات و ممات مسیح پر بحث ہوئی اہلسنت کیطرف سے مولنا محمد حسین صاحب ساکن کولوتارڑ ضلع گوجرانوالہ اور مرزائیوں کی جانب سے مولوی جلال الدین مولوی فاضل مناظر تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے دلائل قاہرہ قرآن احادیث سے حیات مسیح کو ثابت کیا مرزائی مناظر جواب دینے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ دو گھنٹہ تک یہ مجلس قائم رہی۔ جب مرزائی مولوی کی مغلوبیت کا یقین ہوگیا تو نعرہائے تکبیر اور فتح اہلسنت و جماعت کا غلغلہ بلند ہوا۔

دوسرے جلسہ میں موضوع بحث مرزا صاحب کا صدق و کذب تھا۔ اہل سنت کیطرف سے مولنا کرم الدین صاحب دبیر رئیس بھیں ضلع جہلم کھڑے ہوئے۔ اور مرزائیوں کیطرف سے

وہی پہلا مناظر اُٹھا۔ پہلی تقریر میں تو مرزائی کچھ بولتا رہا اور اپنے خیالات ظاہر کرتا رہا لیکن مولانا کرم الدین صاحب کی جوابی تقریر سنکر مرزائی مولوی لاجواب ہوگیا۔ مولنا نے مولوی جلال الدین مرزائی مناظر کو خطاب کر کے فرمایا کہ کبھی وہ دن تھا کہ میرے مقابلہ میں مرزا صاحب خود عدالت گورداسپور میں کھڑے ہوتے تھے۔ اور انکے دائیں بائیں مولوی نور الدین مولوی عبد الکریم مولوی محمد احسن امروہی بابو گاڈ موجود ہوتے تھے۔ یا آج یہ دن ہے کہ میرے مقابلہ میں ایسے شخص کو کھڑا کیا گیا ہے جو میرے مقابلہ کے لائق نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی جماعت کا حال سابق جیسا نہیں رہا۔ تبھی تو انکو مناظرہ اہلسنت میں کامیابی نہیں۔ اسکے بعد مولنا نے مرزائی مناظر کے دلائل کے پرخچے اڑا کر مرزا جی کے الہامات وغیرہ کا خوب ہی مدلل اور معقول جواب دیا۔ جس سے سامعین پر الم ہوگیا کہ مرزائی فرقہ حق پر نہیں۔ (از اخبار اہل سنت والجماعت ۱ یکم فروری ۱۹۲۵ء)

رسید زر مع شکریہ بابت جنوری ۱۹۲۵ء

چوہدری عطا محمد صاحب چلیانوالہ	عہ ر
علاؤ الدین صاحب خانقاہ موسیٰ زئی	عہ
منشی قمر الدین صاحب پٹواری فرانتح الدبٹالہ	عہ
منظور الحق صاحب خورشید پور	ے ر
منشی بشیر محمد صاحب اہلکار نابھہ	عہ
احمد خان صاحب کھنوہ	عہ ر
سید ذاکر حسین صاحب سبامانہ	عہ ر
مولوی علی محمد صاحب شہنہ ہٹی	عہ ر
حافظ محمد رمضان صاحب سیالکوٹ	سے
محمد یار خان کنانور	عہ ر
اللہ دتا صاحب بہروال	عہ
صوفی حاجی محمد صاحب پشاور	عہ ر
میاں رکن الدین صاحب ٹھہ برنہ	۱۴/۶/۳
وی پی بجریہ دسمبر ۱۹۲۴ء	عہ

کل میزان —— ۱۴/۶/۳۲

محمد بشیر بخش پرنٹر و پبلشر سیکرٹری انجمن تائید اسلام نے زرین پریس بھاٹی دروازہ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۳۴ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۲۴ء

رسالہ ماہوار انجمن تائید اسلام لاہور

نمبر ۶ | بابت ماہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۲۴ء | قیمت فی پرچہ سالانہ

انجمن اسلامیہ قادیان کا پانچواں سالانہ جلسہ

کارروائی جلسہ

مرتبہ قاضی حبیب اللہ منشی فاضل مہتمم مصری کتب خانہ کشمیری بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے فضل و کرم سے انجمن کا یہ پانچواں سالانہ جلسہ مطابق اعلان یکم دوم سوم اپریل سنہ ۱۹۲۴ء کو منعقد ہوا۔ اور جن اغراض کے لئے منعقد ہوا کرتا ہے انمیں نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ یہاں کے مسلمان جنہیں سوائے عقائد باطلہ مرزائیہ کے حقیقی اسلامی عقائد کا [illegible] ہزارہا کی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے حتیٰ کہ باوجود پوری وسعت کے جلسہ گاہ انکے لئے کافی نہ تھی۔ ان لوگوں پر علمائے اسلام کے نصائح و مواعظ حسنہ کا نہایت عمدہ اثر ہوا۔ یہ لوگ عقائد مرزائیہ سے تبری اور بیزاری کا اظہار کرتے تھے اور متمنی تھے کہ انہیں عقائد مرزائیہ سے بچا کر اسلام پر قائم رکھنے کیلئے ہمدردان اسلام علاوہ سالانہ جلسہ

قادیان میں کوئی خاص انتظام فرمائیں۔ چنانچہ لوگوں کی اس خواہش کے متعلق جو تجویز علمائے کرام و دیگر ہمدردانِ اسلام کے سامنے پیش کیگئی اُسکا کچھ ذکر کارروائی ہذا کے اخیر میں آئیگا۔

اب ہم جلسہ ہذا کی روئداد مختصراً ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں تاکہ دور و دراز کے اہل اسلام برادرانِ ملت جو کسی وجہ سے شریک جلسہ نہیں ہو سکے مرزائیوں کی بےبسی اور چیرہ دستی اور علمائے اسلام کے مواعظ و کوششوں سے باخبر ہوں۔ آئندہ خود اس جلسہ میں شریک ہو کر باعث رونق و اعانتِ اسلام ہوں اور دوسروں کو شمولیت و امداد کی ترغیب دیں۔ **وھوھذا**:۔

۳۱ مارچ ۱۹۲۷ء کو علمائے دیوبند کا وفد (جو اُستاد العصر حضرت مولنا سید انور شاہ صاحب معلم اعلیٰ مدرسہ عالیہ دیوبند۔ فخر الواعظین و المناظرین حضرت مولنا سید مرتضیٰ حسن صاحب مشاہیر دواعظ فصیح حضرت مولنا بدر عالم صاحب۔ افصح المبلغین و فخر المحققین حضرت مولنا محمد ادریس صاحب اور چند دیگر علماء پر مشتمل تھا) بمعیت منبع فیوضات صوری و معنوی حضرت مولنا حاجی نور احمد صاحب امرتسری و مولوی محمد نعیم صاحب لدھیانوی و دیگر ہمراہیان بوقت شام بٹالہ اسٹیشن پر پہونچے۔ جہاں حاجی عبد الغنی صاحب اور اُنکے ہمراہیوں نے پہلے ہی سے سواری کا انتظام کر رکھا تھا چنانچہ فٹنوں اور ٹانگوں کی سواری سے یہ متبرک جلوس حاجی صاحب کے مکان پر پہونچا جہاں جناب بابو پیر بخش صاحب سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور اور بعض دیگر علما پہلے پہونچے ہوئے تھے سب نے ملکر کھانا کھایا جو حاجی صاحب کی بہترین مہمان نوازی کا شاہد تھا اور کسیقدر آرام کے بعد نماز عشاء کے اور رات کو جامع مسجد میں مجلس وعظ منعقد ہوئی۔ مسلمانانِ بٹالہ علمائے اسلام کے مواعظ کے نہایت مشتاق معلوم ہوتے تھے بکثرت جمع ہوئے لیکن چونکہ اگلے روز قادیان پہونچکر تقاریر کرنی تھیں اور سابقہ چند روز گوجرانوالہ میں شریک جلسہ ہونیکے سبب طبائع میں تکان تھا سوائے مولانا بدر عالم صاحب اور دو ایک دوسرے بزرگوں کے باقی شریک نہ ہو سکے اور استراحت فرمائی۔

علی الصباح مستری محمد ابراہیم صاحب کی معرفت موٹروں کا انتظام ہو گیا اور علماء کرام کا یہ کثیر مجمع بسواری موٹر و ٹانگوں کے بٹالہ سے روانہ ہو کر یکم اپریل کو قریب ۱۱ بجے قادیان پہونچا۔ یہاں حسب دستور علماء کرام آریہ سکول اور دیگر متفرق مکانات میں ٹھہرائے گئے جو اکثر عالی ظرف و شریف ہندو احباب کی عنایت سے انجمن اسلامیہ قادیان کو اس تقریب پر ہمیشہ میسر ہوتے ہیں۔

اجلاس اول - یکم اپریل بعد نماز ظہر

(بصدارت استاد العصر حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب۔ مدرس اعلیٰ مدرسہ دیوبند)

واعظ مولوی عبدالعزیز صاحب گورداسپوری | اخلاق حسنہ۔ خشیت ایزدی اور بے ثباتی دنیا پر آپکا وعظ تھا

فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ (اے انسان
جب تجھے تیری نیکی خوش کرے اور برائی ناخوش تو پھر تو مومن ہے) ؎ ور دہان زندہ خاشاکے جہد ؛
دانگہ آرامد کہ بیرونش کند ؛ برائی جب انسان کو بری معلوم ہوتی ہے تو وہ اسے ایسی چبھتی ہے
جیسا زندہ آدمی کے حلق میں کانٹا اور اسے آرام نہیں ہوتا جبتک وہ کانٹا نکال نہیں لیتا
پس افسوس اون لوگوں پر ہے جو کہلاتے مومن ہیں مگر انہیں اپنی برائیاں برائیاں نہیں معلوم ہوتیں
پھر انہیں ترک کریں تو کیونکر؟ اور فرمایا کہ مومن کا دل ایک زندہ دل ہے اور مردہ دل
یعنے کافر کی کوئی نیکی قبول نہیں۔ اسپر قرآن شاہد ہے لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا (کافر لوگ
جو کچھ کیا اوسپر قدرت نہیں رکھتے) خدا کی حدود کی حفاظت تمام نیکیوں کی جڑ ہے اور اسکی حدود
سے زیادہ کوئی برائی نہیں"۔ اور فرمایا کہ دوستو! موت زندگی خوشی وغمی ورزق وغیرہ سب
مقدر ہیں۔ خدا فرماتا ہے اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ تو پھر آپکی زیادہ توجہ انجام کار کیطرف ہونی
چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ فانی مال و وجاہت پر آپ بھولے رہیں جسکا نتیجہ بعینہ ایسا ہے ؎
جوں سفنے کسے شاہی لبھی چشم کھلی ہتھ خالی ؛ اینویں نال ترے او غافل نسبت دنیا والی
(یعنے خواب میں کسیکو بادشاہی ملی۔ جب آنکھ کھلی تو وہی تہیدستی اور فقر و فاقہ تھا۔" اسکے بعد
آیۃ وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ پڑھکر اسکا مدعا بیان کیا اور کہا ؎ صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے ؛
عمر یونہی تمام ہوتی ہے ؛ جو وقت غفلت میں گذرا اسپر پچھتانا ہوگا يَا حَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ
فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ مگر اسوقت کا پچھتانا کچھ فائدہ نہ دیگا۔ نہ کسی دوست کی دوستی کام آئیگی اَلْاَخِلَّاءُ
يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بلکہ کہینگے يَا لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا۔ اور برخلاف اسکے
نیک لوگوں کو خداوند کریم یوں خطاب فرمائیگے کہ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ
تَحْزَنُوْنَ (اے میرے نیک بندو! نہ تمپر آجکے دن کوئی خوف ہے اور نہ تم کوئی غم کھاؤ)
پھر فرمایا کہ قیامت کے دن دوستی تو کیا يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ط

(اس روز ہر شخص اپنے بھائی ماں باپ اور بیوی بچوں سے بھاگے گا) اور لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی
(کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا) بڑے بڑے بزرگان دین سب دنیا کو ہیچ کہتے آئے ہیں
؎ بجز خونِ شاہاں درین طشت نیست ٭ بجز خاکِ خوباں درین دشت نیست ٭
مجرموں کو قیامت میں حکم ہوگا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا۔ اور وہ اپنا
اعمالنامہ دیکھکر کہیگا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا
مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا۔ (کہ چھوٹا بڑا کوئی گناہ بغیر لکھے اس نے نہیں چھوڑا) اسی لئے حضرت سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ (دنیا آخرت کی کھیتی ہے) لہذا ؎

از مکافاتِ عمل غافل مشو ٭ گندم از گندم بروید جو ز جو

قابل واعظ نے اسکے بعد ذیل کی آیات پڑھکر بالبسط انکی توضیح کی وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ لِّلرَّحْمٰنِ ۔
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ۔ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا وَلَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ
آیات کے بعد یہ رباعی پڑھی۔ رباعی:۔ یاد داری کہ وقت زادنِ تو ٭ ہمہ خنداں بودند و تو گریاں ٭
آنچناں زی کہ وقتِ مردنِ تو ٭ ہمہ گریاں بوند و تو خنداں ٭ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَا اُوْذِیَ
نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ (جتنا ایذا مجھے دیا گیا ہے اسقدر ایذا کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا) کیوں نہ ہو۔
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ شمع خود جلتی ہے مگر غیر کو فائدہ پہونچاتی ہے اسی لئے
حضور کا نام سراجًا منیرًا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غریب طبقہ سے زیادہ انس تھا لہذا
دعا میں بھی یہی فرماتے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِیْ مِسْكِيْنًا ہے ؎
ہر کہ زندہ دید او بہ خود دار شد ٭ دریں جہاں در چشم او چوں دار شد ٭ اسکے بعد مقرر نے ان آیات کی توضیح کی
مَنْ يُّرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا۔ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اور بیان کیا
کہ رابعہ بصریہ نے جب سے خدا سے لو لگائی اس خیال سے انکو نیند نہ آتی کہ آجکی رات تو ہماری ہے کل خدا جانے کل ملے یا نہ ؎
ع دلا امروز کی قدر ویا صبح[illegible]۔ اسکے بعد اس مسئلہ پر خوب روشنی ڈالی کہ اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ
وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا يَقِيْنَ لَهٗ وَبِهَا يَفْرَحُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ۔ اور بالآخر عَجِّلُوْا بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْفَوْتِ پر
وعظ ختم کیا۔ آپکا وعظ سامعین ہمہ تن گوش ہو کر سنا اور نہایت متاثر ہوئے ٭

بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری | آپ کی تقریر مرزا صاحب کی عمر کے متعلق تھی۔ بابو صاحب کا
غضب کا حافظہ اور یادداشت ہے۔ مرزا صاحب نے اپنی عمر کے متعلق جو پیشگوئیاں کی ہیں
بابو صاحب نے مرزا جی کی کتابوں سے بقید حوالہ انکی ایسی تردید کی کہ مرزا جی کی رسالت کا ہنڈا
ہی پھوڑ دیا۔ بابو صاحب کا بیان ٹھیٹھ پنجابی اور مشہور کتاب "پکی روٹی" کی طرز پر تھا
بابو صاحب کے طرز بیان کو وہی لوگ کچھ اچھا جانتے ہیں جنہوں نے سنا۔ وہ احاطۂ قلم سے باہر اور
قلم اسکے لکھنے سے قاصر ہے۔

تقریر مولوی ابو تراب عبد الحق صاحب ایڈیٹر المسنت امرتسر | آپ نے آیات وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ اور اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔
اور لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ پڑھکر دلائل قاطعہ سے عقائد مرزائیہ کی تردید
…مانی جسے پوری توجہ سے سنا گیا۔ (آپکی مفصل تقریر انکے اخبار اہلسنت ۱۱ اپریل میں چھپ چکی ہے) [اور نماز عصر کیلئے جلسہ برخاست ہوا]

تقریر مولنا مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر | آپ کی تقریر بعنوان "میں اور قادیان" بعد نماز
عصر شروع ہوئی۔ مرزائی جماعت کیلئے آپ کی تقریر سیف قاطع کا کام کرتی ہے۔ آپ نے اپنے اور مرزا صاحب
کے سابقہ تعلقات کے دوران میں قادیان کے آریہ صاحبان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ انہوں نے
…سے آج ہمیں جگہیں دی ہیں اسیطرح اسوقت بھی مجھے جگہ دی تھی جبکہ ابتداءً مجھے مرزا جی کے ساتھ
گفتگو کرنیکے لئے قادیان آنا پڑا۔ اور فرمایا کہ میں مرزا جی کا ایسا مخالف نہیں جیسا کوئی لین دین والا بلکہ
…جو کچھ کہیں اور سپر مرزائیوں کو اعتراض کا حق ہے جو وہ جلسہ ہذا کے خارج اوقات میں کر سکتے ہیں۔
…دفعہ ۱۵۰ کے اندر مستثنیات ہیں ہم بھی انکے ماتحت عادی مرزائیہ کی تنقید کرتے ہیں اور یہ ہمارا حق ہے
…کے فضل سے یہ جلسہ کئی سالوں سے ہو رہا ہے اسمیں کبھی کوئی بدمزگی نہیں ہوئی۔ اور ہو کیوں؟ مَا جِئْنَا
لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ۔ ہم یہاں کوئی فساد کرنے نہیں آتے ع دشمن خویش بدشنام میالا صاحب … قلب
…وہیں کہا ہے ۔ بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے ۔ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے
صاحبان! مرزا صاحب کا کلام نبوت نظام سنئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "او بد ذات
فرقہ مولویاں"! مگر ان علمائے اسلام کا یہ طریقہ نہیں کہ گالی کے جواب میں گالی دیں بلکہ اِنْ تَعْفُوْٓا
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ "در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست"۔ ایسی لغویات سے سمجھکر اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا…

علمائے اسلام درگذر کرتے ہیں"۔ اسکے بعد کہا کہ میں مرزاجی کی بات بات کی بہت بڑی قدر کرتا ہوں مرزاجی کے بیٹے کیطرف سے کتاب "سیرت مہدی" مجھے ملی جو مجھ کو فوراً عزیز ہی اور مجلد بند ہوائی۔ اسکی بعد اعجاز احمدی میں سے ایک شعر پڑھکر کہا کہ یہ مرزاجی نے میرے نام ڈیڈیکیٹ کیا ہے اور اسکے بعد علامۂ زمان قطب دوران حضرت شاہصاحب مسند آرائے گولڑہ شریف کے متعلق مرزا کا ایک شنیع ناپاک سا شعر پڑھا۔ اُسکے ساتھ مرزا کے اور متعدد اشعار پڑھے مثلاً "میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں"۔ "کربلائے ست سیر ہر آنم ؛ صد حسین است در گریبانم"۔ "انبیا گرچہ بودہ اند بسے ؛ من بعرفان نکمترم کسے"۔ "آنچہ داد است ہر نبی را جام ؛ داد آن جام را مرا بتمام"۔ اور اُنکی نقلیاں بیان کیں۔ پھر یہ الہام پڑھا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ اور کہا کہ یہاں مرجع ضمیر ہی بنزار دہے۔ اور بعض حیدرآبادی مرزائیوں کا ذکر کیا اور انجام آتھم کے صـ۲۳ پر مرزاجی کی پیشگوئی کا پتہ دیا کہ "مرزا سلطان احمد محمدی بیگم کا خاوند نہ مرے تو میں جھوٹا"۔ وغیرہ ہیچ قسم پیشگوئیوں کی نہایت معقولیت سے تردید کی جو نہایت مؤثر ثابت ہوئی۔ مولوی صاحب چونکہ مرزاجی کے قدیم حریفوں میں ہیں لہذا اُسکی نسبت آپکی معلومات کافی ہیں اور اُسکے خوب راز داں ہیں لہذا اونکی تمام باتیں تہ کی ہوتی ہیں اور لاجواب ہیں اگرچہ مولویصاحب نے خاص خاص باتوں کی تشریح اُسیقدر پر کفایت کی کہ کوئی واقف حال سمجھ سکے اسپر بھی مرزائی آتش بپا ہوتے ہیں فاضل مقرر نے اخیر پر مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونے سے انکار انکی ہی تحریر سے بتایا۔ اور جلسہ نماز مغرب کے لیئے برخاست ہوا (مولوی صاحب کے دوران وعظ میں مرزائی کچھ تڑپے اور شوروغل کی ابتدا جو ہوئی تو خان غلام رسول خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کھڑے ہوکر اُنہیں تنبیہ کی اور کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ تم میں سے جلسہ ہذا میں کوئی نہ بولے تم اپنے ہاں جلسہ کرو اور انکے جواب دو)

تقریر مولانا محمد ادریس صاحب دیوبندی | آپکے بعد نماز عشاء حقیت اسلام اور اسرار نماز پر نہایت مدلل اور فاضلانہ تقریر فرمائی جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ دیہات کے لوگ اگرچہ ہیچ قسم مضامین سمجھنے کے بہت کم قابل ہوتے ہیں تاہم آپکے لفظ لفظ پر ہمہ تن گوش تھے۔ اور ہر طبقہ کے لوگ آپ کی تقریر کی توصیف کر رہے تھے۔ اور قریب ۱۲ بجے رات یہ مبارک مجلس باحسن وجوہ برخاست ہوئی۔

اجلاس دوم - ۲ اپریل صبح

سب سے اول مولوی عبدالعزیز صاحب گورداسپوری نے اپنے پُرتاثیر وعظ سے حاضرین کو محو حیرت بنایا آپکے وعظ میں مثنوی مولانا روم اور دیگر اشعار پنجابی وغیرہ کو زیادہ دخل ہوتا اور خوبی یہ کہ کسی حدیث یا آیت کے موافق مطلب اور باموقع پڑھتے ہیں۔

آپکے بعد مولوی محمد اسماعیل صاحب نے آیت فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ تلاوت فرماکر اخلاق نبویہ علی صاحبہا الصلوٰة والتحیۃ کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ ایک شخص مسجد میں پیشاب کر بیٹھا صحابہؓ اسکے چوفیر آموئے کہ اوسکی گوشمالی کریں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں زجر و توبیخ کرنے سے روکا اور اوس شخص کو نہایت نرمی سے سمجھایا کہ اَنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا (مسجدیں اس کام (پیشاب) کیلئے نہیں بنائی گئیں (مقرر کا غالباً یہی مطلب ہوگا کہ "مرزائیوں کو نرمی سے سمجھایا جائے" یہ درست لیکن جب اونکی طرف سے علمائے اسلام کو مرزا کیطرح کہا جائے " او بدذات فرقہ مولویان!" اسکا جواب کن الفاظ سے دیا جائے؟ کہ "آہن بہ آہن تواں کوفتن" یا "جائے گل گل باش جائے خار خار" پر عمل نہ کیا جائے تو زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے "چوب نرم را کرم میخورد")

قابل مقرر نے کہا کہ جو شخص کوئی مخالف کام کرے اُسکو نرمی سے سمجھانا چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسیکو جھڑ کیا اور گھیڈ نہیں بتایا۔ ثمامہ قاتل تھا حضورؐ نے اُسے گرفتار کرکے مسجد میں باندھا اور اوس سے پوچھا کہ کہو اب تیرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ اوس نے عرض کیا اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ اگر آپ مجھے قتل کریں تو ایک قاتل کو قتل کرینگے۔ آپکا حق ہے۔" یہ سنکر حضورؐ نے اُسے آزاد کر دیا اور وہ بعد ازاں مسلمان ہو گیا۔ مقرر نے بیان کیا کہ اہل مکہ نے حضورؐ پر بڑے بڑے تشدد کیئے مگر بعد فتح مکہ جبکہ مخالفوں کی موت و حیات حضورؐ کی منشا پر منحصر تھی آپؐ نے فرمایا۔ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ آج تم پر کوئی زیادتی نہ ہوگی"۔ اس سے ثابت ہے کہ ہر پیشوا کے اخلاق بدرجہ غایت اچھے ہونے چاہئیں آپنے اپنا تمام مال یتامیٰ پر تقسیم کر دیا تھا۔ یہ تھی حضورؐ کی اُسوہ حسنہ جسکے لئے خداوند کریم کا ارشاد ہوتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (مسلمانو! تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصلت کا اختیار کرنا لازم ہے) اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ الخ (تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو چاہیئے کہ اُسے ہاتھ سے روکے یہ نہ ہوسکے تو زبان سے روکے یہ بھی نہ ہوسکے تو خود اس کو برا سمجھے

باپ اگر چاہے تو بیٹے کو ہر طرح قمار بازی سے روک سکتا ہے۔ واعظ کو ہر شخص غلطی پر متنبہ کر سکتا ہے اور یہ اسکا فرض ہوتا ہے کان لپیٹ کر پاس سے گذر جانا اور منع نہ کرنا گناہ ہے۔ البتہ جو شخص یہ چاہے کہ اسکی تقریر سے دوسرے کو ضرور رنج پہونچے اور دل آزاری ہو تو یہ برا کرتا ہے یہ اسوۂ حسنہ کے خلاف
مولوی صاحب کی تقریریں وعظ کا ایک خاص رنگ اور تاثیر کی خاص جھلک تھی جس سے سامعین نے خاطر خواہ حظ حاصل کیا۔

آپ کے بعد بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری کی تقریر تھی کہ "مرزا صاحب مسیح موعود نہیں"۔ آپ نے آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الآیۃ اور وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ الخ اور حدیث يَنْزِلُ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ الحدیث پڑھکر انکی توضیح کی اور ثابت کیا کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہیں ہو سکتے بلکہ انکے یہ دعاوی سراپا دروغ بافی ہے۔ بابو صاحب کی تقریر اور اوسپر مرزا صاحب کی کتابوں کے حوالجات اور ٹھیٹھ پنجابی زبان اور انکا خاص طرز بیان ایک لطف پیدا کر رہا تھا

تقریر مولٰنا بدر عالم صاحب مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند | آپکی تقریر احیاء موتی پر اور کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان پر لیجائے گئے یا نہیں اور کہ انکا آسمان پر جانا عقلاً ممکن ہے یا نا ممکن؟ مشتمل تھی۔ فاضل مقرر نے ایک شیر ببر اور پدّی کی مثال بیان کرکے کہا کہ ۔ بت بھی کریں آرزو خدائی کی ۔ شان ہے تیری کبریائی کی۔ ایک پدّی ٹانگیں آسمان کیطرف کھڑی کرکے پڑی تھی۔ کسی نے تعجب سے پوچھا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ تو وہ کہنے لگی۔ اسلئے کہ "خدانخواستہ اگر کہیں آسمان گر پڑے تو ٹانگوں سے تھام لوں"۔ کیا کوئی عقلمند پدّی کی اس بات کو تسلیم کر لیگا؟ ہرگز نہیں"۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک نبی تشریعی ہوتا ہے اور ایک غیر تشریعی۔ اور آجکل ایک اور قسم بھی ہے یعنے اشتہاری۔ آج سے سو تیرہ سو سال پہلے جس عیسٰے کی بواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا پاک نے تشہیر فرمائی وہ ایسے پرندے بنا تا جو اڑتے تھے۔ خدا فرماتا ہے وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ نہ اس عیسٰے کو انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی دیا۔ اور قبر مدینہ میں ہوگی۔ وغیرہ۔ یہ وہ خدائی اشتہار تھا جسے دنیائے عالم جانتی ہے۔ اور مرزا جی نے عیسٰے علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا بنایا۔ مدینہ میں آپکے انتقال سے انکار کیا۔ یہ سب امور قابلیہ سے باہر تھے لہذا مرزا نے استعارہ کہکر ٹالدئے لیکن مینار کو استعارہ نہیں بتایا کیونکہ وہ اختیاری امر تھا خود بنا لیا۔ مقرر نے اسموقعہ پر ایک بیوہ عورت کی مثال بیان کی جو کسی سے نکاح کی متمنی تھی۔ ایک خواہشمند ملگیا لوگ جمع ہوئے

نکاح خواں آیا۔ نکاح پڑھا۔ بات بات میں زوج صاحب بڑی خوشی سے کہتے گئے کہ مجھے قبول ہے۔ بیوہ کا کسیقدر اثاثۃ البیت تھا وہ بھی آپ نے بطیب خاطر منظور کیا۔ اب اخیر پر عورت نے کہا کہ میرے ذمہ مسمی للو کا دو ہزار قرض بھی ہے تو جناب خاوند صاحب لگے دائیں بائیں دیکھنے اور کہنے لگے کہ بھائی صاحبان سب باتیں تو میں نے مانی ہیں ایک آپ لوگ بھی مانیں۔

اسکے بعد فرمایا کہ میں چاہتا تھا کہ مرزا صاحب کی کتابوں سے اختلاف اٹھ جائے مگر کیا کیا جائے وہ کہیں تو عیسے علیہ السلام کو صاف گالیاں دیتے ہیں۔ کہیں کہتے ہیں کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو ؛ اوس سے بہتر غلام احمد ہے۔

کہیں عیسے علیہ السلام کی تعریف کر دی تاکہ خود اُنکے مثیل بننے کی صورت میں قابل عظمت مانے جائیں۔ پھر اُنکی برائیاں بیان کیں اور دوبارہ دنیا میں اُنکا آنا محال بتایا تاکہ اپنے دعوٰی میں صادق مانے جائیں۔ (یہاں پر فاضل مقرر نے سنتر اور بدی کی مثال کا عجیب پیوند لگایا) اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کیطرف سے اپنے رسول ہونے کی بابت فرمایا اِنّی رَسُولُ اللّٰہِ اِلَیکُمْ (بیشک میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں تمہاری طرف) اور جو کتاب خدا کیطرف سے لائے اسکی بابت فصحائے عرب کو کہا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ اس جیسی بھلا ایک سورۃ تو بنا لاؤ۔ تو وہ اس سے لاجواب و عاجز ہو گئے۔ موسٰے علیہ السلام کے وقت جادو کا زور تھا اُنہوں نے اپنے معجزہ سے زمانہ کے جادوگروں کو شکست دی۔ لہذا ثابت ہوا کہ سرکاری آدمی سے مقابلہ ناممکن ہے۔ اور فرمایا کہ ہر شخص کا اپنے فن میں امتحان چاہئے جیسے پہلوان کا کشتی میں بڑھئی کا کرسی وغیرہ بنانے میں۔ سرکاری آدمی کی وردی امتیازی ہوتی ہے۔ اسٹیشن قلی کے پاس نمبر بطور نشان کے ہوتا ہے۔ حتٰی کہ ٹانگوں پر بھی امتیازی نمبر ہوتے ہیں لیکن تعجب یہ ہے کہ جو شخص نبوت و رسالت کا دعوٰی کرے اُسکے پاس کوئی نشان نہ ہو۔ عیسے علیہ السلام نبی تھے انکو وہ معجزے بطور نشان کے دیئے گئے تھے۔ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ مٹی کے جانور بناتے تو وہ جاندار ہو کر اُڑ جاتے۔ جب مرزا صاحب کو یہ کہا گیا کہ آپ مثیل عیسے جو بنتے ہیں آپ بھی جانور مٹی کا بنائیں جو اُڑ جائے تو آپ فرماتے کیا ہیں کہ یہ تماشا ہماری شان سے بعید ہے۔ اور احیائے کی نسبت کہا کہ مردوں کا زندہ ہونا تو بڑا ہی ابتلا ہے۔ مگر افسوس کہ مرزا جی نے بجائے مردے زندہ کرنیکے زندوں کو

مروہ بنادیا (یعنے بجائے کفار کو مسلمان بنانیکے مسلمانوں کو کافر بنا دیا) ۔ فاضل مقرر نے ایک
یک چشم کی مثال بیان کی جو اپنی آنکھ بنوانی چاہتا تھا ۔ بدقسمتی سے اُسے ڈاکٹر ایسا ملا کہ
جس نے دوسری آنکھ بھی اندھی کردی ۔ ادعا کہ مرزاجی کہتے تھے عیسٰی درحقیقت زندہ نہیں کرتے
تھے بلکہ مسمریزم کا عمل کرتے تھے ۔ حضرت مقرر نے آخیر پر فرمایا کہ حضرات ! معجزہ فعل خدا کا ہے
جو پیغمبروں کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے جیسے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی قرآن میں ہے یہ تو ہوا معجزہ
اور مسمریزم جادو ہے جیسا کہ تفسیر کبیر وغیرہ میں لکھا ہے اور وہ بے دین لوگوں سے صادر ہوتا ہے
لہذا اُسے معجزہ نہیں کہتے ۔

فاضل مقرر کی تقریر نہایت مدلل اور پُرمغز عالمانہ تھی لیکن افسوس کہ بخوف طوالت اُسکے
بالتمام درج کرنے سے ہم قاصر ہیں ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔

تقریر حضرت مولانا سید مرتضی حسن صاحب مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند | فرمایا ۔ ارے یارو کیوں نہیں مان لیتے کہ یہاں
ہم لوگوں کا آنا بھی مرزاجی کا معجزہ ہی تو ہے اور آپ سے کچھ لینا دینا تو نہیں اور اس سڑک کے دشوار گذار
گڈھے بھی تو اسی کے مصداق ہیں حَوَالَیْہِ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ میں ۲۰ سال سے مرزا کی کتابیں
دیکھتا ہوں مگر مرزاجی کا بروز ہوا تو آخر حبیب اللہ کلرک امرتسری میں جو اُنکا دشمن ہے
کسی مرزائی میں ہوتا تو اُنکا کچھ فائدہ بھی ہوتا ۔ لیکن حق یہ ہے کہ مرزا صاحب سے کوئی حق پسند
محبت نہیں رکھ سکتا ۔ مرزا نے سنہ ۱۸۸۰ء میں دعاوی کا سلسلہ شروع کیا اور سنہ ۱۹۰۸ء میں ان کا
انتقال ہوگیا ۔ حبیب اللہ صاحب ہی بتائیں کہ ایک دن کو تو کوئی سنبھالے پہلا بارش کیطرح وحی آنی
شروع ہو جائے تو مرزاجی کس کس کو سنبھالیں (ایک انگریز کی مثال) کہ وہ ایک مولوی صاحب سے
پڑھنے گیا تو انہوں نے کہا کہ ایسے شخص سے پڑھو جو الفاظ کا ایک ہی ایک معنے جانتا ہو ۔ میرے
پاس تو ایک ایک لفظ کے ہزاروں معنے ہیں ۔ علٰے ہذا مرزاجی کرشن مہاراج بنے ۔ عیسٰی بنے
محمد بنے ۔ گورونانک صاحب بنے تاکہ تمام دنیا (ہندو ۔ مسلمان ۔ سکھ ۔ عیسائی) مرزاجی کے
مطیع ہو جائیں مگر یہاں طلب الکل فوت الکل والا معاملہ ہوا ۔ غضب ہے کہ ایک شخص ۲۸ ۔ ۳۰
سال تک دعاوی کرتا اور لکھتا رہتا ہے مگر یہ معلوم نہ ہو کہ اُسکا دعویٰ کیا تھا ۔ اگر میرے بیان میں
شک ہو تو مولوی محمد علی صاحب مرزائی لاہوری ۔ اور مرزا صاحب کے بیٹے یا خلیفہ محمود صاحب کی تقریر موجود

کہ ایک ان میں سے مرزا جی کو نبی مانتا ہے تو دوسرا اس سے انکار کرتا ہے اور مجدد کہتا ہے۔ یاد رکھو
میری باتیں لاجواب ہیں۔ سنئے مرزا جی کے دعاوی۔ مجدد ہونیکا دعوی۔ محدث۔ امام الزمان۔
خدا کا جانشین۔ مہدی۔ حارث۔ نبی اللہ۔ ابراہیم۔ آدم۔ نوح۔ موسیٰ۔ مریم۔ عیسیٰ۔ عیسیٰ کا
بیٹا وغیرہ وغیرہ ہزارہا دعوی ہیں۔ (ایک رنڈوے کی مثال) یہ شخص نکاح کا متمنی تھا کسی نے پوچھا
کہ نکاح میں کیا تاخیر ہے تو جواب دیا کہ نصف ہو چکا اور نصف ہی باقی ہے۔ کہا یہ کسطرح؟
جواب دیا کہ میں مانتا ہوں اب صرف عورت کے ماننے کی دیر ہے۔

ایک پنڈت کی مثال۔ پوچھا گیا کہ حاملہ کے لڑکی ہوگی یا لڑکا؟ تو اس نے ذو معنی لفظ بولا
یعنی "لڑکا نہ لڑکی"۔ اسکے بعد فرمایا کہ مرزا جی نے ۸۰ ہزار صفحہ لکھ مارا اگر کوئی پوچھے کہ اگر لکھا ہو تو بتا
(یہاں بنئے کی مثال بیان کی جب سے پوچھا گیا تھا کہ آٹا دال گھی نمک ہے تو جواب دیا کہ یہ سودا تو
نہیں اور سب کچھ ہے) سچ ہے لن یصلح العطار ما افسد الدہر۔ آخر مرزا جی قیامت میں اپنے
متبعین کو دوزخ میں جھونکیں گے۔ کہ خداوندا میں نے نہ دعوی نبوت کیا نہ رسالت وغیرہ کا۔ یہ لوگ
خود ہی مجھے نبی کہتے تھے"۔ فاضل مقرر نے فرمایا کہ صحابی تمام اولیاء اللہ اور اقطاب سے افضل ہے
مگر یہاں ایک نبی کے دو صحابی (محمد علی لاہوری مرزائی اور مرزا جی کا بیٹا محمود) ایک دوسرے کو خارج
از اسلام بتاتے ہیں۔ اب ہمیں بتایا جائے کہ ہم مرزا جی کو کیا مانیں؟ کیا ایسا نبی مانیں کہ جسے
حمل ہوا کرتا ہے؟ افسوس۔ (یہاں مقرر نے ایک طالب علم کی مثال بیان کی جو مضمون کتاب پر
بلا سمجھے اعتراض کیا کرتا تھا)۔ اسکے بعد فرمایا کہ حضرات! قادیان کے مسلمان غریب ہیں لیکن مسلمان خاص ہیں
یہ بہتیرے ڈرائے دھمکائے گئے مگر ایسی ہڈی کے بنے ہیں کہ انہوں نے کچھ پرواہ نہیں کی۔ مرزا جی
نے دین اسلام مٹانے کی کوشش کی ہے۔ تم لوگ اس انجمن کو قائم رکھ کر دین اسلام کی مدد کرو
مرزا جی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ہونا بتاتے ہیں مگر ساتھ ہی یہ آقا بنی [illegible]
آجائے۔ مگر آہ۔ ذات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی طرف [illegible]
(ایک مثال) فریقین عدالت میں آتے ہیں۔ ممکن ہے جج معاملہ نہ سمجھے اور نتیجا [illegible]
میں رہے۔ مگر ایک شخص دعوی تو کرے مگر شہادت پیش نہ کرے اسکی حالت معلوم [illegible]
مرزا جی نے خود فیصلہ کر دیا ہے (البدر ۱۹ جولائی [illegible]) کہ جب سے دعوے [illegible] کیا گیا تھا اب

تین لاکھ سے زیادہ میرے ساتھ ہیں۔" (اجی حضرت بہاء اللہ بھی جب کھڑا ہوا تو اکیلا ہی تھا) اور اتنے ہی میرے نشان بلکہ سات کروڑ۔" ایک دلچسپ مثال کے بعد مقرر نے کہا کہ ضرورت اب یہ ہے کہ ہندو سکھ۔ عیسائی اور مسلمانوں کا ایک مشترکہ کمیشن بیٹھکر فیصلہ کرے کہ مرزا جی تھے کون؟ اسلام پر اس قسم کی ہزاروں آندھیاں آئیں مگر اسلام کا کچھ بگاڑ نہ سکیں۔ مرزا جی نے حضور رسالتمآبؐ کے بارہ میں گستاخیاں کیں اور کہا کہ آپکے معجزے کم تھے اور میرے زیادہ مگر خیر اسکا نتیجہ قیامت کو معلوم ہو رہیگا۔ مسلمان بڑا کہتے ہیں لَانُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔ ہم کوئی تفرقہ نہیں ڈالتے اور نہ ہمیں مرزا جی کا کہا ماننے میں کوئی امر مانع۔ لیکن وہ خود جو کہتے ہیں کہ میں نبی نہیں ہوں میرا کام یہ ہے کہ عیسٰے پرستی کا ستون توڑ دوں۔ توحید پھیلاؤں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت وجلال دکھاؤں۔ وغیرہ وغیرہ۔" واہ جی واہ تیرہ کمان بعث کے مسلمان۔" (اسوقت مرزائی حاضرین سٹ پٹا کر کھڑے ہو گئے کہ ہم جواب دیتے ہیں۔ مگر پولیس افسر نے ڈانٹ بتائی تو جھاگ کیطرح بیٹھ گئے) اسکے بعد مقرر علامہ نے فرمایا کہ حضرات! مرزا محمود صاحب کے نام بذریعہ رجسٹری جو تحریریں میں نے پانچ ماہ قبل جواب کے لئے بھیجی تھی اب تک اُسکا جواب تو بن نہ آیا بھلا آج اِسکا جواب اتنا جلدی آپ کیا دینگے۔ جاؤ پہلے سابقہ قرض اُتارو اور اُسکا جواب دو تو پھر اسکی بابت سوچنا۔" فاضل مقرر نے اسکے بعد مرزا جی کی کتابوں سے ادن کے جھوٹ پڑھکر سُنائے۔ جسپر منشی قاسم علی اور یعقوب علی تراب وغیرہ نظام جلسہ بگاڑنیکے لئے بہت تڑپے مگر چونکہ قابل افسر انتظام کے لئے موجود تھے اُنہوں نے کہدیا کہ اپنی ہاں جلسہ کر کے جواب بنا یہاں شور مت کرو۔ لہٰذا بیچاروں کی کچھ پیش نہ گئی۔ اسکے بعد حضرت مقرر نے کہا کہ سید دین میں بروز نہ ہوا۔ مکہ اور مدینہ میں بروز نہ ہوا۔ مگر ہوا تو قادیان میں اور پھر مرزا پر۔ "اینچہ بوالعجبی است۔" اب ۱۲ بج چکے تھے۔ دو ایک نہایت لطیف مثالیں بیان ہونیکے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

تقریر مولوی عبد العزیز صاحب گورداسپوری | بعد نماز ظہر پہلے آپ ہی سٹیج پر آئے اور آیت اَلَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پڑھکر اسکی عام فہم پنجابی میں تفسیر بیان کی اور نہایت دلچسپ وعظ سے لوگوں کو محظوظ کیا۔

آپکے بعد حضرت مولٰنا مرتضیٰ حسن صاحب نے فرمایا کہ اول وقت میری تقریر کے دوران میں جبکہ میر

مرزاجی کے حیض کے مسئلہ پر تقریر کر رہا تھا تو مرزائی جماعت نے اعتراض کیا تھا۔ چنانچہ مقرر نے اُن عبارات کو مرزا کی کتابوں سے نکالکر پڑھا اور سامعین کو بحوالۂ کتاب پکار کر سُنایا۔ زاں بعد صاحب افسر (مجسٹریٹ منتظم جلسہ) کو دکھائیں اور انہوں نے دیکھکر تصدیق کی اور یہ قضیہ ختم ہوا۔

تقریر جناب مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری | آپنے فرمایا کہ انسانی زندگی کا مقصد رضائے خدا ہونا چاہیئے

آنکس کہ در نماز نہ بیند جمالِ دوست ؛ فتویٰ ہمیں دہم کہ نمازش قضا کند

اسکے بعد ہندو خواتین کی رسم ستی کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو محبت الٰہی کی ترغیب دلائی اور یہ شعر پڑھا

خسرو ادر عشقبازی کم ز ہندو زن مباش ؛ کو برائے مردہ سوزد زندہ جانِ خویش را

اور ہمارا خدا تو حیّ وقیوم ہے۔ مسلمان کی زندگی کا مقصد فقط رضائے خدا ہے۔ علماء یہاں قادیان میں صرف اسلیئے آتے ہیں کہ مرزا نے جو مسلمانوں کو راہِ خدا سے بہکایا ہے تو اُنکو سیدھی راہ پر لایا جائے اور گمراہی سے بچایا جائے۔ دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت سورج کو گرہن لگتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سورج نے آسمان پر ابراہیم (سبط النبیؐ) کا ماتم کیا ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو فراہم کرکے اسکی تردید فرماتے ہیں۔ مگر مرزا محمود کے شملہ سے آنے کی رپورٹ میں گاڑی کے اسٹیشن پر رکنے کا ذکر چھپتا ہے تو اوسکی تردید نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ دلچسپ بیان سے حاضرین کو محظوظ کیا اور یہ شعر پڑھا۔ عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ ؛ وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے ؛ اسکے بعد فاضل مقرر نے ایک مطبوعہ اشتہار پیش کیا جسمیں لکھا تھا۔ مرزا صاحب خدا سے استدعا کرتے ہیں کہ ”اے خدا ہم دونوں (مرزا غلام احمد اور مولوی ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے اُسکو سچے کے سامنے ہلاک کردے“۔ خدا نے بحکم اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یہ دعا اونکی قبول کی اور آخر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اس اشتہار کے ۱۳ مہینے بعد مرزاجی لاہور میں مرگئے اور میں ابتک آج سے سولہ برس بعد زندہ ہوں مرزائی صاحبان خود انصاف کرلیں کہ مرزا صاحب کی دعا کے مطابق سچے مرزاجی ہوئے کہ میں (ثناء اللہ)۔ آہ سے یہ مسائلِ تصوف یہ ترا بیان غالب ؛ تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا ؛ مگر افسوس کہ میں مرزاجی کے جنازہ میں بھی شریک نہ ہو سکا۔ (پڑھنی نماز جنازے کی غیروں نے ؛ مرے تھے جنکے لئے وہ رہے وضو کرتے)

ز اں بعد منشی قاسم علی مرزائی کے مناظرہ لدھیانہ کا ذکر کیا جو مقرر اور منشی صاحب کے مابین تین سو روپیہ پر مشروطیہ ہوا تھا اور سردار بچن سنگھ صاحب پبلک پراسیکیوٹر منصف نے فیصلہ معہ ۳ سو روپیہ مولوی ثناء اللہ مقرر کے حق میں دیا۔ فاضل مقرر نے کہا کہ اب یہ دو فیصلے میرے حق میں ہیں۔ مرزا صاحب کی موت والا آسمانی فیصلہ کہ وہ میرے سامنے ہلاک ہو۔ اور منشی قاسم کی ہار اور میری جیت معہ ۳ سو روپیہ کے زمین کا فیصلہ اب کہو کیا کہتے ہو؟ ارے تمہارے نبی مرزا غلام احمد سے میں جیتا اور وہ ہلاک ہوا۔ اُسکے حواری یا صحابی منشی قاسم علی سے میں جیتا جو سامنے کھڑے ہیں۔ اب تم میں کوئی مرزا غلام احمد سے علم اور مرتبہ میں بڑھ گیا ہے تو میں اوس سے گفتگو کرنیکو تیار ہوں۔ ورنہ جب تمہارا نبی میرے مقابلہ میں ہلاک ہو گیا تو پھر تمہاری حقیقت ہی کیا ہے۔ کیا آپ لوگوں نے یہ بھی کبھی نہیں سُنا کہ کُلُّ الصید فی جوف الفراء + سیہ چھیڑ خوبوں سے چلی جائے اسد ؛ اگر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی ؛ فاضل مقرر نے اسکے بعد اپنے زندہ کے متعلق بعض دلچسپ باتیں بیان کیں اور کہا کہ آج میں اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ بحکم کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ) احمدی دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اب میرے ہاتھ بیعت کریں (اسوقت مرزائیوں کیطرف سے ایک رقعہ آیا کہ اگر بہاء اللہ کی کتابیں ثناء اللہ سے نکل آئیں تو فی کتاب ملعہ روپیہ ہم دینگے) فاضل مقرر نے کہا کہ میں نہ فقط بہاء اللہ کی کتابیں دکھاؤں گا بلکہ اُنپر اپنے نوٹ بھی لکھے ہوئے دکھاؤنگا جس سے معلوم کرینگے نہایت غور و خوض سے اُنکا مطالعہ کیا ہے۔ (یہ بحث اسلئے چھڑ گئی کہ مقرر نے بعض مرزائیوں کا مرزائی عقائد چھوڑ کر بہاء اللہ کا مذہب اختیار کرنا بیان کیا جو مرزائی مذہب کی کمزوری بطلان اور بے بنیاد ہونے پر دلالت کرتا ہے)۔ اب نماز عصر کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔

— بعد نماز عصر حکیم مولوی ابو تراب عبد الحق صاحب ایڈیٹر اخبار اہل السنۃ امرتسر نے آیۃ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ پڑھکر اتباع سنت پر روشنی ڈالی اور مرزائیوں و چکڑالویوں کی بخوبی تردید کی اور حیات مسیح پر دلچسپ دلائل بیان کئے۔

آپکے بعد مولوی محمد عبد اللہ صاحب کا وعظ ہوا۔ آپنے اطاعت خدا اور رسول پر نہایت مؤثر تقریر کی اور آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ الآیۃ کی نہایت خوبی کے ساتھ توضیح فرمائی۔ اور بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ کفار کے ہاتھ گرفتار ہو گئے تو اُنہیں کفار نے کہا اگر اسلام چھوڑ دو تب نجات ہو سکتی ہے ورنہ تکلیف سے مرو گے۔ تو آپنے جواب دیا لَا ضَیْرَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ

سہ صداقت کیلئے گر جان جاتی ہے تو جانے دو ؛ مصیبت پر مصیبت سر پہ آتی ہے تو آنے دو۔
اسکے بعد انکو زندہ گرم تیل میں ڈالکر جلایا گیا۔ دوسرے صحابہ جو دیکھ رہے تھے اُسنے کہا کہ تمہارا بھی یہی حال ہوگا ورنہ اسلام ترک کردو انہوں نے بھی وہی جوابدیا جو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الآیۃ
لہٰذا ہم دنیا کی کسی تکلیف کی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن افسوس انکے بعد ایسے لوگ آئے جو اس آیت کے مصداق بنے فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔ آپکی واعظانہ تقریر نہایت دلجمعی سے سنی گئی۔

تقریر جناب پیرزادہ محمد بہاء الحق صاحب اڈیٹر اخبار القاسم امرتسر۔ پہلے آپنے مشہور نعتیہ رباعی :۔

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ ؛ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ ؛ حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ ؛ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ؛

نہایت دلکش لہجہ میں پڑہی اور ساتھ ہی چند اردو اشعار دلربایانہ طرز میں۔ اور کہا کہ ان جلیل القدر علماء کے سامنے میرا کچھ بیان کرنا سوء ادبی تو ہے مگر اَلْمَامُوْرُ مَعْذُوْرٌ کچھ کہے بغیر چارہ نہیں۔
بزرگانِ من! جلسہ کا یہ جاہ و جلال اور بیشمار اہل اسلام کا ہجوم دیکھکر سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہاں قادیان میں جلسہ کرنے پر ہمیں کونسا امر داعی ہوا؟ سنئے! مرزاجی نے جب آریوں عیسائیوں وغیرہ غیر مسلم لوگوں کے مقابلہ کے لئے اسلام کی حمایت میں آواز بلند کی تو علمائے اسلام نے ہر طرح سے انکی مدد کی۔ لیکن جب مرزاجی نے خلاف عقائد اسلام دعاوی کیئے تو علماء اُنکے خلاف ہو گئے۔ اور ہونا چاہئے تھا۔ اور چونکہ قادیان مرزاجی کا مسکن اور عقائد مرزائیہ کا مرکز ہے لہٰذا علمائے اسلام کو مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ الخ کا امر یہاں جلسہ کرنے پر باعث ہوا۔ اب مرزائی لوگ کہتے ہیں کہ اگر مرزائیت صداقت پر مبنی نہ ہوتی تو اسکی اسقدر ترقی نہ ہوتی۔ مگر انکا یہ معیار صداقت نہایت بودا اور دلیل از بس رکیک ہے۔ اگر معیارِ صداقت بہتات ہوتی تو بابی اور بہائی فرقہائے ضالہ کو بھی سچا ماننا چاہیئے۔ لیکن صداقت کا معیار بہتات نہیں بلکہ صداقت ہر دہی مذہب کا ہو جو فرمان خداوندی کے ماتحت کام کرے۔ اگر مرزائی صاحبان اپنی بہتات اور حسنِ تنظیم کو معیارِ صداقت مانتے ہیں تو پھر انہیں عیسائی اور آریہ مذہب کی بھی تصدیق لازم و واجب ہوگی۔ لہٰذا معیارِ صداقت کو معقول ہونا چاہیئے۔ فاضل مقرر نے مرزائیوں کے مقابلہ میں فرعون۔ ہامان اور قارون وغیرہ کے

تنوّل کا ذکر کیا کہ اُنکے مقابلہ میں مرزائی تنظیم و تنوّل کی کیا حقیقت ہے۔ اور کہا کہ یہاں غریب طبقہ کے قلیل البضاعت مسلمان رہتے ہیں جو مرزائیوں کے ہاتھوں (جیسا کہ معلوم ہوا ہے) طرح طرح کی تکالیف تو برداشت کرتے ہیں مگر اُنکی پرواہ تک نہیں کرتے۔ بالآخر فرمایا کہ احمدیت (مرزائیت) اسلامی عقائد کے خلاف ہے۔ جو لوگ اس جال میں پھنسیں گے وہ اسلام سے دور ہو جائیں گے اور یہ قربِ قیامت کی علامت ہے۔ آپکی تقریر فصاحت سے مملو تھی۔

مولوی عبد العزیز صاحب گورداسپوری نے بعض فارسی اور پنجابی نظمیں پڑہیں جنمیں سے فارسی ہدیہ کیجاتی ہے

یکے بخرام در بُستاں کہ تا سرو رواں بینی — دلت بستہ چہ در خانہ بروں آ تا جہاں بینی
چو دیدی بوستانہا را یکے بگذر بگورستاں — کہ گورستاں ہمیں گوید بیا تا دوستاں بینی
شہنشاہے کہ بر قصرش ہزاراں پاسباں بودے — کنوں بر قبۂ قصرش کلاغاں پاسباں بینی
وزیرے را کہ در دستش کلیدِ گنجہا بودے — نگر در کنج تابوتش غبارِ استخواں بینی
بسے بادام چشماں را کہ دیدی اندریں عالم — کنوں در خانہائے چشم موراں را رواں بینی
الا خاقانی مسکیں چہ دلبندی دریں دُنیا — کہ چوں چشم زنی برہم نہ ایں بینی نہ آں بینی

اسکے بعد ایک اور فارسی نظم پڑہی جسکا مصرعۂ اول تھا "شکست رنگ شباب و ہنوز رعنائی"۔ اور جلسہ ختم ہوا۔

آج رات بعد نماز عشاء مختلف مضامین پر چند کس علماء نے اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کو محظوظ کیا اور قریب ۱۲ بجے رات کے جلسہ برخاست ہوا۔

جب واعظین اور سامعین اپنی اپنی فرودگاہوں کو چلے گئے اور چند مسافر سایہ بان کے نیچے جلسہ گاہ ہی میں سو رہے۔ (جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے) قریب ساڑھے ۱۲ بجے مرزائیوں کی ایک جماعت سونٹے ڈنڈے لئے آئی اور آتے ہی گیس کے جلتے ہوئے لیمپ توڑے۔ میز اور کرسیاں اُٹھا پھینکیں۔ غریب اور بیگناہ مسافروں کو پیٹا۔ وہاں قریب ہی کہیں مستری محمد ابراہیم صاحب بٹالوی تھے (جنہوں نے بٹالہ سے قادیان جانیکے واسطے علماء کے لئے موٹروں کا انتظام کیا تھا) انکے سر میں کئی ایک ضربات شدید لگائی گئیں (بھی سُننے میں آیا ہے کہ یہ جماعت مولوی ثناء اللہ صاحب اور دیگر علماء کی فرودگاہوں پر بھی جھگڑا فساد کرنیکو کوچوں میں) گشت لگاتی رہی مگر ابھی موقعہ نہ پایا تھا کہ پولیس اور افسران متعینہ کو اطلاع ہو گئی۔ جناب قاضی علاء الدین صاحب ای۔ اے۔ سی افسر متعینہ جلسہ و خان صاحب غلام رسول خان سپرنٹنڈنٹ پولیس

فوراً موقعہ واردات پر پہونچگئے۔ مولوی محمد نعیم صاحب لدھیانوی اور خاکسار (حبیب اللہ) راقم الحروف بھی علماء کی فرودگاہوں پر بعض احباب کو متعین کر کے موقعہ واردات پر گئے۔ اسوقت جناب مجسٹریٹ صاحب اور جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس مع چند ایک کنسٹبلان پولیس جلسہ گاہ کے متصل ہی مستری محمد ابراہیم صاحب بٹالوی کی ضربات ملاحظہ فرما کر انکے متعلق کچھ بیانات قلمبند کر رہے تھے وہاں سے جلسہ گاہ میں آئے مگر مرزائی بہادروں نے یہاں سے بے خبر اور نہتے سونیوالے مسافرونکو مار پیٹ کر بھگا دیا تھا۔ البتہ تلاش کر کے دو ایک لائے گئے جو ایسے خوف زدہ اور سراسیمہ تھے کہ بات تک نہیں کر سکتے تھے۔ اسوقت جلسہ گاہ کے سایہ بان کے نیچے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس معہ چند کنسٹبلان۔ مولوی محمد نعیم صاحب لدہیانوی۔ حبیب اللہ راقم الحروف منشی مہرالدین سکرٹری انجمن اور صاحب صدر انجمن اسلامیہ قادیان موجود تھے۔ مرزائیہ دارالخلافہ کیطرف سے چند آدمی لالٹین لئے قصبہ کیطرف آرہے تھے۔ مجسٹریٹ صاحب نے ایک پولیس کنسٹبل کو بھیجا تاکہ انہیں بلا لائے۔ مگر اُنہوں جواب یہ دیا کہ "ہم خلیفہ صاحب کی اجازت بغیر نہیں آسکتے"۔ اور سیدھے اپنی منزل مقصود کو چلے گئے۔

اجلاس سوم - ۲۔ اپریل صبح

آج جلسہ کا آخری دن ہے۔ ۱۲ بجے سے بعد کام ختم ہے۔ ابتداءً مولوی امام الدین صاحب ایرتیسر نے پابندی صوم وصلوٰۃ پر مختصر مگر مؤثر ومدلل وعظ فرمایا۔ پھر مولوی عبدالعزیز صاحب گورداسپوری کی تقریر ہو رہی تھی کہ بوقت ۹ بجے جناب سید عطاء اللہ شاہ صاحب بٹالہ سے آپہونچے۔ اور آتے ہی تقریر فرمانی شروع کی۔ کہا کہ:۔ "حضرات! اس مقدس اور پیغمبر زا سرزمین پر میری حاضری کا یہ پہلا موقع ہے جہاں ایک نبی گذر چکا ہے۔ مسلمانوں پر یہ عجب مصیبت کا وقت ہے۔ اور فرمایا کہ میں بے وقت پہونچا ہوں آپ لوگ مجھسے پہلے بہت کچھ کہہ چکے ہیں۔ میں مختصر ہی کہونگا۔ اسلئے کہ (رات کی مار پیٹ کیطرف اشارہ کر کے) بہت کچھ تو آپ کو رات سمجھا دیا گیا ہے اور باقی آئندہ سمجھا دیئے جاؤ گے مسئلہ خلافت عرصہ سے معرض خطر میں تھا۔ مسلمانوں کی باہمی تفرقہ اندازی میں مخالفین کامیاب ہوگئے تھے۔ مجھے مرزائی اخبار الحکم کے حوالہ سے کہا گیا ہے کہ جس خلافت پر عطاء اللہ شاہ مٹنا کہنا تھا وہ تو اب خود مٹ گئی ہے لہٰذا اسکو اب یہاں قادیانی خلیفہ کی خلافت میں آجانا چاہیئے

اللہ! اللہ!! ع "نہ من برآں گلِ عارض غزل سرایم و بس"۔ حرم محترم بیت اللہ شریف اور مدینۃ الرسول میں جہاں چیونٹی تک مارنی منع ہو وہاں مسلمانوں کا خون بہایا جائے۔ بندگانِ خدا کو لیونکے نشانہ بنائے اور شہید کئے جائیں اور سینکڑوں قید ہوں تو یہ جماعت مرزائیہ قاتلوں سے اظہار ہمدردی کرے مگر ہم مسلمانوں کی دشمن۔ میں اور کیا کہوں سے بنا بھی کریں آرزو خدائی کی ہے شان تری کبریائی کی
ہم میں سے کسیکو چھینک آجائے۔ زکام یا کھانسی ہو جائے یا بے وقت ..... حاجت ہونے لگے تو مرزا صاحب کی پیشینگوئی پوری ہونے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وغیرہ۔" پھر فرمایا کہ یاد رکھنا چاہیئے جمہوریت حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت سے قائم ہے۔ اب بھی مسلمان تو غیر مسلم بھی کام وہی کرتے ہیں جو مسلمان کرتے تھے فقط زبان سے نہیں کہتے کہ ہم مسلمان ہوگئے ہیں اور اسی جمہوریت کے تحت میں سلطان عبدالمجید خان کو تخت سے اُتار گیا ہے خلافت کے معنے ہیں اسلامی حکومت سو وہ موجود ہے۔ بس خلافت سے متعلق اسیقدر بیان کافی ہے۔

فاضل مقرر نے فرمایا قادیان میں وہ آئے جو کچھ لیکر آئے۔ کیونکہ یہاں پیٹ پوجا ہوتی ہے "ہم عذا پوجا کرتے اور بتاتے ہیں ہمارا یہاں کیا کام"؟ (غالباً یہ جملہ اخبار الحکم کا جواب تھا) اسکے بعد مولانا حاجی نور احمد صاحب نے فرمایا کہ مرزائی کہتے ہیں ہمنے یورپ میں اسلام پہونچایا۔ جبکا حضرت مقرر نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ضرور! اچھا تو یہاں ہی پہونچا دکھایا ہے (اور رات کے فتنہ مرزائیہ کیطرف اشارہ کر) اور آج رات تو گلی کوچوں میں بھی بہتا رہا ہے۔ اسکے بعد اخبار زمیندار کے حوالہ سے ایک مضمون بیان کیا جو ترکی اخبارات سے لیا گیا تھا جو اسلام آباد (ہندوستان) کی کسی جامع مسجد احمدیہ کے امام نے بھیجا ہے۔ اس میں ترکی خلافت مٹنے پر مبارکباد دیگئی ہے۔ اور فرمایا کہ ۷ کروڑ مسلمان ہند تو خلافت کو ملتے ہیں سوائے قادیانیوں کے۔ میں اسکے سوا کیا کہ سکتا ہوں کہ "ڈاٹی ٹوٹنیاں اور ڈیرو" کے مصداق ہیں۔ میں نے گوجرانوالہ کے جلسہ میں علما سے کہا تھا کہ میں مرزا کو مجدد امام اور نبی و رسول ماننے کو تیار ہوں بشرطیکہ اسمیں نبی و مجدد وغیرہ کی کوئی کرتوت ہو۔ "کیا میں کڑیاں دے نگ پھرن والے نوں نبی من لاں"۔ (یعنے لڑکیوں کے پیچھے پھرنے والے کو کیا میں نبی مان لوں؟ یہ محمدی بیگم والی پیشگوئی کیطرف اشارہ ہے)۔ اسکے بعد فاضل مقرر نے کہا میں دعا کرتا ہوں خدا مسلمانوں کو اس گمراہی (مرزائیت) سے بچائے۔ مرزا مر گیا اُسکا معاملہ اب خدا سے۔

آپ لوگوں نے جو اینٹ یہاں رکھی اور جو بوٹا لگایا ہے اسکو سرسبز رکھنا۔ یہ نہایت مبارک تجویز
اور میرا ایمان ہے کہ مرزائیت کی بیخکنی کے لئے آپنے یہاں انجمن قائم کی ہے۔ اور بیرونجات
میں جہاں جو کچھ ہو رہا ہے تو وہ بعینہٖ "...... مرے کھاریاں اور مردہ وزیرآباد" کا مصداق ہے۔
مسلمانو! مرزائیوں سے بچنا۔ انکو گالی گلوچ نہ دینا۔ انکیطرف ہاتھ نہ اُٹھانا۔ اکالی صاحبان سے
بھی میری درخواست ہے کہ ضرورت کے وقت وہ قادیان کے ان غریب مسلمانوں کی [illegible] کریں
مسلمانو! اس انجمن کو ضرور قائم رکھو۔ آج رات کے خون سے یہ بوٹا اور بھی اچھا [illegible] ہوگا [illegible]
آپ لوگ جبر و تشدد سہیں اور اپنے کام میں لگے رہیں۔ (پونے دس بجے سید صاحب اپنی پرزور اور موثر
تقریر ختم کرکے بسواری موٹر بٹالہ کو واپس ہو گئے۔

آج رات مرزائیوں کیطرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری کو اشتہار ملا جس میں انہیں
قسمیہ مباہلہ کرنیکی دعوت دیگئی تھی۔ مولوی صاحب نے اُسکے سلسلہ جواب میں فرمایا کہ جب
فریق ثانی مجھے قرار دیا گیا ہے تو پھر باقی مسلمانوں کو اسمیں شریک کرنا خلاف قانون ناجائز ہے
اور ڈٹ کر اپنی آمادگی ظاہر کی۔ پھر قاسم علی مرزائی سے لدھیانہ میں ۳۰۰ روپیہ شرط [illegible] جیتنا
بیان کیا۔ اور کہا کہ مرزا کے چچازاد بھائی نے امرتسر میں مجھے بیان کیا کہ مرزا غلام احمد نے جب قادیان
میں طاعون نہ ہونے کا الہام سنایا ہے تب سے اس معمولی قصبہ میں چار سو مسلمان مر چکے ہیں۔ سچ ہے
قَالَ اُوحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ۔ پھر کہا کہ مرزا جی نے حجاز ریلوے کے متعلق پیشگوئی کی تو بنتے
بنتے وہ رُک گئی۔ خدا کرے اب اُنکی پیشگوئی کی میعاد ختم ہو گئی ہو اور یہ لائن مکمل ہو جائے۔

تقریر مولٰنا سید مرتضیٰ حسن صاحب سلمہ اللہ | آپنے خطبہ کے بعد ایک رباعی پڑھی جسکا مصرع اول یہ ہے۔
"یار کا پاس ادب اور دل ناشاد رہے"۔ (اسوقت مرزائی لوگ نہ معلوم کس نیک ارادہ سے پورے
تیار اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر آئے تھے۔ مگر عاقبت بین منتظمین اور معاملہ فہم مجسٹریٹ صاحب
متعینہ جلسہ نے فوراً کھڑے ہو کر کہا کہ زیر دفعہ ۱۴۴ میں حکم دیتا ہوں کہ کوئی لاٹھی والا احمدی
جلسہ کے اندر اور جلسہ گاہ کے قریب نہ دکھائی دے۔ جو شخص اس وقت جلسہ گاہ میں [illegible]
کے حوالہ کر دے۔ پانچ منٹ کے اندر اس حکم کی تعمیل ہو۔ اسکے بعد جس شخص کے پاس لاٹھی پائی جائے
وہ گرفتار کرکے میرے سامنے پیش کیا جائے"۔) اس حکم کی بنا پر [illegible]

لاٹھیاں دیدیں۔ اور جماعت مرزائیہ عرق ندامت میں ڈوب رہی تھی)۔
اس قانونی ہنٹر کے بعد حضرت مقرر نے فرمایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو کچھ بیان کیا ہے میں بھی اسی کے متعلق کچھ کہونگا۔ "مفت اٹھنے کے نہیں بستر سے فقیر"۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرے صدق یا کذب کا معیار میری پیشینگوئیاں ہیں اگر وہ سچی نکلیں تو میں سچا اور وہ غلط اور جھوٹی ہوں تو میں جھوٹا۔ فاضل مقرر نے اسکے بعد محمدی بیگم والی پیشگوئی کو غلط اور جھوٹا ثابت کیا کہ وہ اُنکے نکاح میں نہ آئی اور مرزا جی مر گئے۔ اور ساتھ بیان کیا کہ مرزا کے خلیفہ اول مولوی نورالدین نے اس پیشگوئی کی نسبت لکھا ہے "ہو سکتا ہے کہ مرزا جی کی اولاد سے کوئی لڑکا محمدی بیگم کی اولاد کی کسی لڑکی سے نکاح کرے اور اسطرح یہ پیشگوئی پوری ہو جائے"۔ اسکے بعد مقرر نے مرزا جی کو جھوٹا بنایا۔ قاسم علی مرزائی نے حوالہ پوچھا تو مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری نے حقیقۃ الوحی سے بحوالہ جناب پیر دستگیر رح جھوٹے کی تعریف پڑھکر سنائی یُوْعِدُ وَلَا یُوْفِیْ کہ وعدہ کرے اور پورا نہ کرے اسکو جھوٹ کہتے ہیں۔ یہ عبارت حاضرین کے سامنے بھی پیش ہوئی جسے اُنہوں نے درست بتایا۔ زاں بعد مقرر نے فرمایا میں ۳۰ سال تک مرزا کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے مگر سوائے منشطط دعاوی (مجددیت۔ کرشنیت۔ مہدویت۔ رسالت۔ نبوت۔ مثیل عیسے وغیرہ وغیرہ کے اور کچھ نہ پایا۔ مرزا جی نے عرصہ تک قانونی امتحان کی تیاری کی اسمیں جب اُنہیں کامیابی نہ ہوئی تو پھر فنافی اللہ اور فنافی الرسول کے امتحان میں کامیابی معلوم...
اور کہا کہ آگرہ میں ڈاکٹر سبحان علی صاحب کے پاس ایک شخص آیا جو آگ کے دہکتے ہوئے انگار کھاتا اور جلتا نہ تھا۔ ایک اور شخص دونوں وقت باقاعدہ کھانا کھاتا مگر بول و براز کی اوسے حاجت نہ ہوتی تھی۔ اس قسم کے لوگ اگر کوئی دعوی کرتے تو شاید جہالت کیش دنیا کچھ مان بھی لیتی۔ زاں بعد مرزا جی کے الہامات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ انکی مثال اوستاد فضل حجام دیوبندی کے اشعار جیسی ہے جو شعر تو کہا کرتا مگر جب اس سے مطلب پوچھا جاتا تو کہتا کہ ابھی شعر یاد کر لو مطلب بعد میں ڈال دونگا۔ چنانچہ اُسکا ایک شعر ہے
؎ اُلٹپٹیں والنختا والاسترا + حجام شوق رکھتا ہے کنگھی کے ساتھ + الٹپٹیں کے الف لام سے مراد طریقت حقیقت اور شریعت بیان کرتا تھا۔ واہ صاحب یہ شعر کیا خوب ہے، اور شرح اوس سے بھی خوبتر۔
پھر ایک اور مدعی نبوت کا ذکر کیا جسے عربی زبان میں وحی ہوتی تھی جب اُسکی غلط ملط عربی عبارات پر اعتراض ہوا تو کہنے لگا

کہ اول صرف ونحو قید میں تھے اب آزاد ہوئے ہیں اب آپ لوگ جیسا چاہو پڑھو۔" یہی حال مرزائی الہاموں کا ہے اسکے بعد مرزا جی کا الہام "اُسکُن اَنتَ وَ زَوجُکَ الجَنّۃ" پڑھا اور کہا کہ مرزا صاحب نے اسکی یہ شرح کی ہے کہ جنت سے مراد محمدی بیگم اور اُنکی ہمشیرہ مسماۃ جنت بیبی" وغیرہ وغیرہ۔ اور حاضرین کو فاضل مقرر نے صوم وصلوٰۃ کی تائید کی اور اس شعر پر اپنی مؤثر تقریر ختم کی ؎

اب تو جاتے ہیں میکدے سے امیر ؏ پھر ملیں گے اگر خدا لایا

اب جلسہ برخاست ہوا۔ افسر موٹروں پر سوار سڑک پر جا ٹھہرے۔ علمائے کرام فرودگاہوں پر پہونچے ہی تھے کہ افسروں کا پیغام آیا علماء جلدی آئیں۔ چنانچہ فوراً بستر ے باندھے گئے اور اور علماء وافسران کی موٹریں ایک ساتھ بٹالہ کو روانہ ہوئیں۔ راستہ میں اتنا اختلاف ہوا کہ علماء بٹالہ اسٹیشن پر پہلے اُترے۔ لیکن افسر باقاعدہ موٹر میں بیٹھے ہوئے اسٹیشن پر علماء کو دیکھنے آئے کہ کہیں راستہ میں مفسدوں سے مڈبھیڑ نہ ہوگئی ہو۔ اور علماء کو اسٹیشن پر سلامت پاکر واپس چلے گئے۔

شکریہ ؎ ہم جملہ اہل اسلام کیطرف سے افسران اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو پولیس اور خاص افسر بھیجکر انتظام جلسہ اور امن قائم رکھنے میں مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں خاصکر جناب قاضی علاؤالدین صاحب ای۔ اے۔ سی اور جناب خانصاحب غلام رسول خان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا کہ جنکے حسن انتظام سے یہ سالانہ جلسہ امن وامان سے انجام پایا

ہم انجمن شباب المسلمین بٹالہ اور بالخصوص حاجی عبدالغنی وعبدالرحمٰن صاحب کا شکریہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ ہر طرح سے انعقاد جلسہ کے موقعہ پر اپنے قیمتی وقت اور روپیہ سے دریغ نہیں کرتے سب سے زیادہ شکریہ کے مستحق وہ شریف ہندو صاحبان ہیں جو انعقاد جلسہ کیلئے جگہ اور مہمانوں کے قیام کے لئے اپنا سکول اور دیگر مکانات مسلمانوں کے حوالہ کردیتے ہیں۔

— زیادہ ضروری امر جسکیطرف ہم مسلمانوں کی توجہ واجب جانتے ہیں یہ ہے کہ قادیان میں انجمن کا ایک ایسا مکان تیار کرادیں جسمیں سال بھر تو تعلیم دینیات ہوا کرے اور بتقریب سالانہ اجلاس جلسہ گاہ اور مہمانوں کی رہائش کا کام دے۔ اور جلد سے جلد انتظام کر کے ہندو صاحبان کو اس بوجھ سے سبکدوش کریں۔ وباللہ التوفیق

ہم اخیر پر جناب قاضی حبیب اللہ صاحب منشی فاضل مہتمم مصری کتب خانہ کشمیری بازار لاہور کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے محض بغرض حمیت اسلامی وتائید ملی اپنا قیمتی اور کاروباری وقت شریک جلسہ ہو کر روئداد جلسہ قلمبند فرمائی۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔ محمد پیر بخش سکرٹری انجمن تائید اسلام لاہور

([illegible])

اہلسنت والجماعت کی فتح اور قادیانی جماعت کی تازہ ترین شکست

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَھُمُ الْغَالِبُوْنَ ؀ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ؀

انجمن اسلامیہ حنفیہ کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ کو ہوا۔ جناب قاضی فضل احمد صاحب پنشنر کورٹ انسپکٹر لدھیانوی۔ جناب مولوی حاجی عبدالواحد صاحب علمبردار لاہوری۔ جناب مولوی محمد صاحب سکنہ نیموال شریف ضلع میرپور اور چند دیگر علماء علاقہ کے بھی شامل تھے۔ دو اجلاس پیر مخدوم جہانیاں میں ہوئے اور ایک متصل موضع دو المیال میں۔ قاضی صاحب اور حاجی صاحب نے مرزائیت کی ایسی قلعی کھولی کہ قادیانیوں میں ماتم برپا ہو گیا۔ اور بہت سی حیص بیص کے بعد مندرجہ ذیل شرائط پر مناظرہ قرار پایا۔ (۱) دونوں طرف سے ایک ایک منصف ہو (۲) ایک غیر مسلم سرپنچ ہو۔ اور امر زیر بحث "مرزا صاحب کا اسلام اور صداقت" لیکن مرزائیوں کو امر زیر بحث پر اعتراض تھا اور وہ "حیات و ممات مسیح" کو مبحث قرار دینا چاہتے تھے۔ پھر ہمنے کہا کہ یہی سہی۔

اس بات پر اتفاق ہوا کہ بحث تھانہ چوہا سیدن شاہ میں ہو۔ دونوں فریق نے سرکاری انتظام کے لئے تھانہ میں حاضر ہو کر درخواست دی۔ مہر خانصاحب انسپکٹر اور آغا عباس رضا خانصاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر نے انتظام کر دیا۔ اور مندرجہ ذیل تنقیحات قلمبند ہوئیں (۱) اہلسنت والجماعت کیطرف سے حاجی عبدالواحد صاحب علمبردار لاہوری مناظر (۲) سید لعل شاہ صاحب سکنہ دو المیال (۳) قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی معاون ـــــ احمدیہ پارٹی کا مناظر مولوی کرم داد سکنہ دو المیال (۲) فتح محمد نمبردار کلاں سکنہ ایضاً محمد بخش با فندہ سکنہ ایضاً معاون (قاضی عبدالواحد صاحب کا عقیدہ ہے کہ) حضرت عیسے علیہ السلام سولی پر نہیں چڑہائے گئے وہ زندہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ زندہ آسمان پر تشریف لیگئے ہیں اور قیامت سے پہلے بدستور اپنے جسم میں زندہ ہی تشریف لائینگے (تردید بذمہ مولوی کرم داد) یعنی کہ حضرت عیسے علیہ السلام سولی پر چڑہائے گئے (۲) اور نیم مردہ اُتار لئے گئے اور پھر انکو مرہم عیسے لگائی گئی پھر اچھے ہوئے پھر طبعی موت سے فوت ہوئے اور کشمیر میں مدفون ہیں جیسا کہ انکا عقیدہ ہے (۲) حاجی صاحب کے ذمہ یہ بھی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نہیں ہے۔ (تردید بذمہ مولوی کرم داد) یعنے کہ مرزا صاحب سچے مسیح موعود ہیں۔ اہلسنت والجماعت قرآن شریف انجیل۔ احادیث کتب مرزا صاحب سے ثبوت پیش کرینگے (تردید بذمہ مولوی کرم داد) احمدیہ پارٹی کہتی ہے کہ ہم صرف قرآن شریف کے الفاظ کا ترجمہ قرآن کریم کے دوسرے مقام سے یا صحیح حدیث یا کسی الفاظ کے ترجمہ کیلئے منتہی الارب قاموس دیگر لغات عربی سے ثبوت پیش کرینگے۔ تقریر اول ۳۰ منٹ ہر دو فریق کو۔ اور تقریر ثانی ۱۰ منٹ ہر دو فریق کو۔ ۱۶ مارچ ۴ بجے شام حضرت خواجہ سیدن شاہ صاحب کے دربار میں بحث شروع ہوئی۔ پہلی تقریر حاجی عبدالواحد صاحب لاہوری کی تھی جسمیں آپنے انجیل و قرآن سے ثابت کیا کہ حضرت عیسے سولی نہیں دیئے گئے

بلکہ وہ شمعون نامی ایک کرینی آدمی تھا جیسا کہ انجیل متی میں ہے (جب باہر آئے تو انہیں شمعون نام کا ایک کرینی آدمی ملا اسی بیگار میں پکڑا کہ اسکی صلیب اُٹھا لے اور اس جگہ جو گلگتا یعنی کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے پہنچکر پت ملی ہوئی مے اسے پینے کو دی مگر اس نے چکھکر پینا نہ چاہا اور انہوں نے اسے صلیب پر چڑھایا) جسکی تائید قرآن کریم نے بھی فرما دی وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور قرآن نے اور بھی واضح کر دیا کہ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ۔ اور فرمایا مسیح کہتے ہیں ممسوح کو یعنی جسکے سر کا مسح کیا گیا ہو پہلے زمانہ میں دستور تھا جب کوئی بادشاہ تخت پر بیٹھتا اسکے سر پر تیل ملا جاتا تھا چنانچہ حضرت سلیمانؑ کے سر پر تیل ملا گیا اور حضرت عیسےٰؑ کے سر پر پانی ملا گیا جیسا کہ اب تک عیسائیوں میں رواج ہے کہ جسکو عیسائی بناتے ہیں اسکے سر پر پانی سے مسح کرتے ہیں۔ اسلئے میرا مولوی صاحب سے مطالبہ ہے وہ بتائیں کہ مرزا صاحب کے تیل ملا گیا یا پانی گیس گر جا نہیں اور رات گیا دن کو وقت ختم۔ مولوی کرم داد۔ کلمہ شہادت۔ پھر حسبنا کتاب اللہ۔ یہ آپنے پہلی غلطی کی اور آیۃ یا عیسےٰ اِنِّی مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ سے استدلال کر کے کہا حضرت عیسےٰ فوت ہو گیا ہے۔ یہ آپکی دوسری غلطی تھی جس سے آپکے علم کی قلعی کھل گئی پھر کہا کہ توفی کا معنی بجز موت کے قرآن کریم میں نہیں آیا۔ بھلا ایک آیت تو پیش کریں جسمیں توفی کے معنی موت نہ ہو اور کہ ایسا کوئی جسم نہیں جو بغیر کھائے زندہ رہے جیسا کہ ارشاد باری ہے وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ تو پھر حضرت عیسےٰ بغیر کھائے اب تک کیونکر زندہ رہ سکتے ہیں وقت ختم۔

پھر حاجی صاحب نے فرمایا مولوی صاحب نے اصل بحث کیطرف بالکل رخ نہیں کیا (۱) کیا ثابت کیا کہ حضرت عیسےٰ سولی چڑھائے گئے (۲) کیا ثابت کیا کہ انکی جان نہ نکلی تھی کہ اتار لئے گئے (۳) کیا ثابت کیا کہ انکو مرہم عیسےٰ لگائی گئی تو وہ صحیح ہو اور طبعی موت سے فوت ہوئے (۴) کیا یہ ثابت کیا کہ وہ کشمیر میں مدفون ہیں ہرگز نہیں۔ زیادہ زور آپنے توفی پر ختم کر دیا اور دعوے سے کہا کہ ایک آیت بھی توفی کی قرآن کریم میں ایسی نہیں جسکے معنے موت نہ ہوں سنئے (۱) فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ (۲) وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ (۳) ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ۔ ان آیتوں میں توفی کے معنی پورا دینے کے ہیں اور براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے بھی اسکے یہی معنے کئے ہیں ملاحظہ ہو براہین احمدیہ ۵۱۹ مرزا صاحب۔ اور یہ حدیث بھی پیش کیگئی جو عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جس رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا آپنے ملاقات کی حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ علیہم السلام سے ان سب نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم سے سب نے پوچھا سب سے بزرگ جانکر لیکن انکو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے حضرت موسیٰ سے پوچھا انکو بھی علم نہ تھا آخر حضرت عیسےٰ سے پوچھا انہوں نے کہا کہ مجھ سے وعدہ ہے کہ قیامت سے کچھ پہلے دنیا میں جاؤنگا لیکن قیامت کا ٹھیک وقت تو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے۔ پھر بیان کیا انہوں نے دجال کے نکلنے کا حال اور کہا میں اُترونگا اور اسکو قتل کرونگا پھر لوگ اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جائینگے الخ سنن ابن ماجہ جلد ۳ صفحہ ۳۰۷ مترجم مولوی وحید الزمان اور شرح مقاصد میں ہے عظماء علماء کا یہ قول ہے کہ چار نبی زندہ ہیں خضر و الیاس زمین میں اور عیسےٰ و ادریس آسمان پر۔ ملاحظہ ہو شرح فقہ اکبر ملا علی قاریؒ۔ رہا مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ کوئی جسم بغیر طعام کھائے زندہ نہیں رہ سکتا سو میں کہتا ہوں کہ اصحاب کہف ۳۰۹ سال غار میں زندہ رہے بغیر طعام کے۔ اور فرمایا ہمارا حیات مسیح کا عقیدہ ۱۳۰۰ سال سے چلا آتا ہے۔ خداوند کریم نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق ہمکو پہلے ہی اطلاع دیدی تھی کہ ہمکو اس عقیدہ سے کوئی

وہ شیطان ہوگا اور حضرت عیسے قیامت کی نشانی ہیں۔ ملاحظہ ہو پارہ ۲۵ سورۃ زخرف۔ نہ یہ نہیں ہو سکتا کہ نشانی تو ہو ۲ ہزار برس پہلے اور قیامت کا ابھی نام و نشان تک نہ ہو۔ وقت ختم۔ مولوی کرم داد صاحب نے فرمایا قرآن کریم میں ہے قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا کہہ اللہ خوب جانتا ہے اوس مدت کو کہ تہے وہ (حاجی صاحب نے کہا) یہ مدت بھی تو خدا نے ہی بتائی ہے (مولوی کرم داد صاحب نے کہا) وہ جاگتے حرف اونکے دلوں پر پردہ تھا (حاجی صاحب) وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ترجمہ گمان کرے تو انکو جاگتے اور وہ ہیں سوتے اور کروٹیں بدلواتے ہیں ہم اونکو داہنی طرف اور بائیں طرف (حاجی صاحب) اگر وہ جاگتے ہوتے تو خود کروٹیں نہ بدل سکتے (مولوی کرم داد) میری عقل نہیں مانتی کہ کوئی جسد بغیر کھائے اتنی مدت زندہ رہ سکتے (آنریبل صاحب) آپ کی عقل نہ مانے تو کیا واقعہ ہی درست نہیں ہے — بس اسی پر تالیاں بجگئیں **"قادیانی ہار گئے"** کی صدائیں آنے لگیں۔ مولوی کرم داد صاحب کے ضمیر میں یہ خیال ضرور آتا ہوگا ؎ نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن، بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے ÷ چونکہ وعدہ تھا اگر حیات مسیح ثابت ہوگئی تو مولوی صاحب مزاجی کو کافر اور سب دعووں میں کذاب و جھوٹا مان لیں گے۔ لہذا امید ہے کہ وہ اپنا وعدہ ایفا کر کے پچے و پکے مسلمان ہو جائینگے والسلام۔ (سید کرم حسین شاہ سکرٹری انجمن اسلامیہ حنفیہ چوپا سیدن شاہ ضلع جہلم ۲۲ ۳/۲۴)

رسید زر و شکریہ بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء

مستری فیروز الدین صاحب سکرٹری انجمن حنفیہ بغداد شریف — اللہ	بابو محمد صدیق صاحب چھاؤنی فیروزپور — عہ	حکیم ابراہیم صاحب بٹالہ — عہ
مستری کریم بخش صاحب بھیرہ — ۱ عہ	حضرت پیر احمد شاہ صاحب شاہ پور — عہ	محمد اکبر شاہ صاحب تنگی چارسدہ — عہ
بابو مشتاق حسین صاحب مردان — ۱ عہ	میر محمد سید امام جامع مسجد لداخ کشمیر — عہ	مولوی محمد صاحب پسرور — عہ
ڈاکٹر غلام محمد صاحب دھرم کوٹ — عہ	سردار خان صاحب تریٹ کوہمری — عہ	مولوی ذوالفقار صاحب دلگڈھ — ۳ ع
مولوی مظفر الدین صاحب چوہڑ — عاا	احمد گل صاحب کوہ مری — عہ	حکیم میاں گل صاحب تحقی پشاور — عہ
مولوی حبیب اللہ صاحب ریاست خیرپور — عہ	مولوی احمد الدین صاحب موضع جند مال — ع	مولوی خورشید احمد صاحب قصور — عہ
حضرت مولنا محمد علی صاحب مونگیر شریف — ۱۵	محمد الدین صاحب ٹیلیماسٹر کلو جہین — لعہ	وی پی۔ مجریہ فروری ۱۹۲۴ء — ۲۰ عنہ
شیخ علاؤالدین صاحب سرگودھا — عہ	خالفہ میاں عبدالرحیم صاحب براہنہ — عہ	شیخ نبی بخش صاحب برٹش گیانہ — ۳
مولوی محمد عبداللہ صاحب پسرور — عہ	میاں الہدی صاحب موضع لہنہ گجرات — عہ	یعقوب علی شاہ صاحب موضع لہنہ گجرات — عہ
	میزان کل	۱۱۷

خاکسار محمد نبی بخش ہیڈماسٹر و سکرٹری انجمن تائید اسلام بھاٹی دروازہ لاہور

اسلئے حکام گورداسپور سے گذارش